اِذا حلفتُم وَاحفظوا اَیمانکُم

قانون حلف

ترجمہ

قول الحسن

جسکو

جناب مولوی محب اللہ صاحب لکھنوی فرنگی محلی وکیل ہائیکورٹ نظامی نے

زبان اردو دو عبارت سلیس مین بالحاقات مسائل ضروریہ کتب معتبرہ سے ترجمہ کیا

باہتمام

مولوی سید برہان الدین احمد بمطبع برہانیہ طبع شد

طبع اول ۵۰۰ جلد قیمت [illegible]

فہرست جزئیات قانون حلف یعنی ترجمہ قول الحسن

فہرست تشریحات قانون حلف

فہرست جزئیات قانون حلف

فہرست جزئیات قانون حلف

فہرست تنبیہات قانون حلف

فہرست جزئیات قانون حلف

فہرست جزئیات قانون حلف

کتاب الغصب

کتاب الشفعہ

تمت بالخیر

مقدمۂ قانون حلف

جزئیہ (۱) یمین - عبارت ہے قوت و قدرت سے اور قدرت کے معنی اسجگہہ یہہ ہین
کہ حالف اپنے انکار کو اس طرح قوت دے کہ دعوے مدعی فی الفور اوٹھہ جاوے - **رکن**
یمین کا یہہ ہے کہ اللہ تعالی کا نام جسکے ساتھہ بیان کیا جاوے اور **شرط** اوسکی انکار
منکر ہے اور **حکم** اوسکا خصومت کا اوٹھہ جانا اور جہگڑے کا فیصل ہوجانا درمیان
مدعی و مدعے علیہ کے حتی کہ دعوے مدعی نہ سماعت کیا جاویگا درصورتیکہ اوسکے پاس
بینہ نہو **ہکذا فی فتاوی عالمگیری** -

جزئیہ (۲) اصل مین لکہا ہے کہ فریقین مین سے منکر کو مدعی علیہ کہتے ہین اور دوسرے کو
مدعی - یہی کلام صحیح ہے - کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قول والیمین علی من انکر مین مدعا علیہ
کو منکر تعبیہ کیا ہے - لیکن پوری تعریف اس سے حاصل نہین ہوتی - یہہ صورتا مدعی قرار پائیگا
اور یمین اسی پر دارد ہوگی مثل امین کے کہ دعوے کرے مین نے شئے امانت واپس کردی یا
ہلاک ہوگئی - اور قابض درصورتیکہ بیان کرے کہ عین میری ہے تو یہہ بہی صورتا مدعی قرار پائیگا
اور مدعا علیہ کے تعریف سے خارج نہوگا - لیکن فرق یہہ ہے جو ہمارے بعض فقہانے بیان کیا
کہ مدعی نالش کرتا ہے دوسرے پر اپنے قول سے اگر خصومت چہوڑدے چہوڑدیا جائیگا اور
مدعے علیہ وہ ہے جس پر نالش کیجاتی ہے اور اوسکی خصومت ترک کرنیسے اوسکا پیچہا نہین
چہوٹتا کہا گیا - مدعی وہ شخص ہے جسکا کلام اثبات کو شامل ہو اور اپنے کلام منفی سے مدعا علیہ
قرار نہ پائیگا کیونکہ خارج اگر قابض سے بیان کرے کہ یہہ شئے تیری نہین ہے تو مدعی
خصم نہ قرار پائیگا تاوقتیکہ یہہ بیان نہ کرے کہ وہ شئے میری ہے اور مدعا علیہ
وہ شخص ہے جسکا کلام نفی کو شامل ہو کیونکہ قابض اگر بیان کرے کہ یہہ شئے تیری

ظاہر ہوتا ہے کہ قسم مدعی پر بحیثیت مدعیانہ عاید نہین ہوتی ہے ورنہ تخصیص قسم کی نہ کیجاتی - کذا فی اللمعات

تنقیح - اگر حیثیت مدعی کی بدل جاوے تو اوسکے احکام بھی بدل جاتے ہین - لہذا مدعی اور مدعا علیہ کی تعریف ملحوظ خاطر رکھنا چاہیئے تا حلف عاید کرنے مین غلطی واقع نہ ہو اور غیر مستحق سے حلف نہ لیا جاوے - تعریف مدعی اور مدعی علیہ کی جزئیہ نمبر (۴) مین بیان ہوئی - درصورتیکہ درپیش نظر رہیگی حلف وارد کرنے مین غلطی واقع نہوگی - چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور مقداد کے مقدمہ مین اس قول کی تائید ہوتی ہے اور ثابت ہوتا ہے اگر مدعی کی حیثیت مدعا علیہ کی ہوجاوے تو اوس پر اسی حیثیت سے حلف عاید ہوگا - چنانچہ مبسوط مین لکھا ہے کہ مقداد بن الاسود نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے سات ہزار درہم قرض لئے تھے اسکے بعد چار ہزار درہم کے وصول ہوجانے کا ازان بعد دونون نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس مرافعہ کیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ وصول ہوجانے سے انکار کرتے تھے - مقداد نے عرض کیا اونسے حلف لیجئے - حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مقداد تمسے انصاف چاہتے ہین تم ان کے دعوے پر حلف ادا کرو اس سے مستنبط ہوتا ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر بسبب حیثیت بدل جانے کے فی الواقع حلف وارد ہوتا تھا ورنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اون پر حلف وارد نکرتے - مبسوط و نتائج الافکار -

---

ہے اگر مدعی سے حلف لیا جائیگا تو گویا اپنے ہی حق کے لئے حلف لیا جائیگا کیونکہ یہہ فاجر ہے - پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا جو شخص مال مسلم کو قسم لیکر قطع کریگا اللہ تعالی سے ملاقات کریگا اس حالت مین کہ اللہ تعالی اوس پر غضبناک ہوگا - اسکو احمد نے روایت کیا ہے اور وائل بن حجر سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرموت کا اور ایک کندہ کا دونون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے حضرمی نے عرض کیا یا رسول اللہ اس شخص نے جبراً میری زمین پر جو میرے باپ کی ملک تھی قبضہ کر لیا ہے کندہ نے عرض کیا وہ زمین میری ہے اور میرے قبضہ مین ہے اور مین اوسمین زراعت کرتا ہون - مدعی کا کوئی حق نہین ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرمی سے ارشاد کیا تیرے پاس بینہ ہے اوسنے عرض کیا نہین - حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو اوس سے حلف لے اوسنے عرض کیا یہہ شخص فاجر ہے قسم کھا جائیگا اسے کوئی خوف نہین ہے - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکے سوا دوسرا تجھے حق نہین ہے - مدعی نے حلف لینے کا قصد کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اون دونون کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا آگاہ ہو کہ اگر حلف کریگا اور کہ مال بہ ظلم کھا جاویگا - اور اللہ تعالی سے ملاقات ہوگی تو وہ شخص اوس سے نفرت کریگا اور اعراض کریگا اسکو مسلم اور ترمذی نے - اور ... فرمایا اور یہہ متفق علیہ ہے اور ایک روایت مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگون کو فقط دعوی پر دیا جاوے اور مدعی مدعی علیہ سے حلف طلب کرے تو بہت لوگ دعوی اپنے مال اور خونون کے دائر کرینگے - لیکن مدعی علیہ پر حلف وارد ہوگی اسکو احمد و مسلم نے روایت کیا ہے کذا فی بلوغ المرام ... بیہقی -

جزئیہ ۴) تین شکلوں مین مدعی علیہ سے حلف نہ لیا جاویگا - اول یہہ کہ مدعی کا دعوی صحیح نہو - چنانچہ فتاوی سراج المنیر مین لکھا ہے الاستحلاف یجری فی الدعاوی الصحیحۃ دون فاسدتہا ان انکر مدعی علیہ - انتہی - دوسرے یہہ کہ مدعی گواہونکا اوس شہر مین موجود ہونیکا اقرار کرے - مختصر وقایہ مین ہے وان قال المدعی لی بینۃ حاضرۃ فی المصر وطلب الخصم لایحلف انتہی - تیسرے یہہ کہ مدعی حلف طلب نکرے - درمختار مین ہے الیمین حق القاضی مع طلب الخصم -

جزئیہ ۵) اگر مدعی علیہ حلف کرنیسے انکار کرے ورجہوڑ دیا اوسپر حلف وارد ہوتا ہو تو قاضی کو چاہئیے کہ اوسپر بسبب نکول ڈگری شئی مدعا بہا کی صادر کرے - امام شافعی علیہ الرحمہ لکھتے ہین بمجرد نکول مدعی علیہ قاضی کو ڈگری صادر نکرنا چاہئیے - بلکہ مدعی علیہ کو حلف دینا چاہئیے اگر مدعی سے حلف لیا جائے تو مدعا علیہ پر ڈگری صادر کرے کیونکہ نکول مین تین احتمال نکلتے ہین - اول یہہ کہ نکول جہوٹی قسم سے بچنے کیلئے کیا ہو - دوم یہہ کہ شریف نجیب قسم کہانیسے انکار کرتے ہین اور اسے لائق نہین سمجہتے کہ قسم کہائین اگرچہ قسم سچی ہو - تیسرے یہہ کہ شبہہ سے انکار کیا ہو - یعنے مدعی علیہ کو شک ہو کہ قسم جہوٹی ہے یا سچی - نکول اوس پر محتمل ہے جو قابل حجت نہین اور مدعی کا قسم کہانا دلیل ہے ظہور حق کی پس ضرور ہوا کہ مدعی سے حلف لیا جائے کہ تینون احتمال اوٹھ جائین - ہمارے علما کی دلیل یہہ ہے کہ نکول مدعا علیہ دلالت کرتا ہے کہ وہ عدول کرتا ہے مدعی کے دعوی کا یا اوسکا اقرار کرتا ہے کیونکہ ایسا نہو تو سچی قسم کہا لیتا - جس سے ضرر ذاتی مرتفع ہوجاتا مدعی کو قسم نہ دینا چاہئے - کیونکہ حدیث مشہور مین منکر پر حلف وارد کیا گیا ہے -

جزئیہ ۶) قاضی کو چاہئیے کہ مدعا علیہ کو تین بار حکم دے کہ مین تجہے قسم دیتا ہون اگر تو قسم کہائیگا - بری ہو جائیگا ورنہ تجہپر ڈگری شئی مدعوہ کی دونگا - تین مرتبہ حکم دینے کی وجہ یہہ ہے کہ نکول پر ڈگری دینا محل خفا ہے - لہذا اصرار کے بعد ڈگری صادر کرنا چاہئیے - تکرار کو خصاف علیہ الرحمۃ نے بیان کیا ہے

احتیاط و مبالغہ کے لئے تا مدعا علیہ کو عذر باقی نرہے اور مذہب صحیح یہہ ہے کہ اگر قاضی ایک مرتبہ نکول پر ڈگری کر دے تو جایز ہے اسکی وجہ اوپر بیان ہوئی۔ لیکن اولے یہہ ہی کہ قاضی تین مرتبہ مدعی علیہ کو حکم دے۔ **تشریح** نکول کی دو قسمیں ہیں۔ ایک حقیقی دوسری حکمی۔ حقیقی یہہ ہے کہ مدعی علیہ بصراحت کہے کہ قسم نکھاونگا۔ حکمی یہہ ہے کہ مدعی علیہ خاموش رہے اسکا حکم مانند اول کے ہی درصورتیکہ وہ گونگا بہرا نہو۔ کذا فی الہدایہ ۔

جنبیہ (۵) قسم کہانا جایز او معتبر نہیں ہے مگر خدا کے نام کی۔ کیونکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ مَن کَانَ مِنکُم حَالِفاً فَلیَحلِف بِاللّٰہِ اَو لِیَذَر۔ یعنے جو شخص تم میں سے قسم کہائے وہ خدا کے نام کی کہائے یا نہ کہائے۔ پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ مَن حَلَفَ بِغَیرِ اللّٰہِ فَقَد اَشرَکَ۔ یعنے سواے نام خدا کی جو قسم کہائے وہ مشرک ہو۔ **تشریح** حاکم کو جایز ہے کہ حالف کو حکم دے کہ اپنی قسم کو اللہ جل شانہ کی اوصاف سے موکد کرے اور یہہ تغلیظ و مبالغہ ہے یعنی حکم دے کہ یو بیان کر کہ میں قسم کہاتا ہوں اوس خدا کی کہ نہیں ہے معبود برحق مگر وہ ظاہر و باطن کا جاننے والا اور رحمن و رحیم ہے اور اسیطرح جیسے وہ رحمن و رحیم ہو ظاہر و باطن کو جانتا ہے مدعی جس قدر مال کا دعوے کرتا ہے وہ مجہہ پر نہیں ہے تغلیظ و مبالغہ میں کمی کرنیکا بہی مجاز ہی لیکن یہہ مد نظر رہے کہ قسم مکرر نہو جائے کیونکہ ایک قسم واجب ہے اگر مدعی علیہ واللہ والرحمن والرحیم کہے یعنی تین قسمیں متصور ہونگی اور اگر دونوں اخیر چہوڑ دے تو ایک قسم سمجہی جائیگی زاید قسم کی قسم کی تغلیظ نکرانا چاہئے اور دوسری تغلیظ کرانا چاہئے اور بعض لکہتے ہیں کہ مال کثیر میں تغلیظ کرانا چاہئے نہ قلیل میں کذا فی الہدایہ ۔

---

(۱) پہلے قریش میں یہہ دستور تہا کہ جو شخص حلف کرتا تہا تو وہ اپنی آبا و اجداد کی حلف کرتا یا لات و عزیٰ کی قسم کہاتا تہا حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسے منع کیا کہ آبا و اجداد یا لات و عزیٰ کی قسم نکہایا کریں بلکہ جو شخص حلف کرے اللہ جل شانہ کے نام کی یا حلف نکرے اس حدیث سے ثابت ہوا ہے کہ حلف اللہ جل شانہ اور اسکی کل صفات پر جایز ہے اور یہہ مجمع علیہ ہے اور اس سے یہی نکلتا کہ اللہ جل شانہ اور اوسکی صفات پر حلف کرنا چاہئے ۱۲ - شرح مسلم امام نووی

یا بنابہی ہو تو اوسکا باپ قسم کہاے یا اوسکا وصی یا جسکو قاضی نے منصوب کیا ہو۔ کذا فی شرح الوہبانیہ۔

جزئیہ ۹) مسلمانوں سے قسم کا تغلیظ کرنا زمانہ یا مکان میں واجب نہیں ہے مثل بعد نماز کے جمعہ کے دن یا کسی دن میں کیونکہ تعظیم مقسم بہٖ کی ہے اور وہ بدون تعین زمان اور مکان خاص کے حاصل ہو جاتی ہے (۱)۔

جزئیہ ۱۰) جن شکلوں میں حلف یقین پر وارد ہوتا ہے اونمیں اگر حلف علم پر دیا جاوے تو وہ معتبر نہوگا اور نکول کی شکل میں فیصلہ صادر نہیں ہوسکتا ہے اور حلف مذکور ساقط ہوگا اور جن شکلوں میں حلف علم پر وارد ہوتا ہی اونمیں حلف یقین پر اگر لیا جاوے تو درست ہے اور درصورت نکول فیصلہ کیا جائیگا اور حلف علم پر جو وارد ہوتا تہا وہ ساقط ہو جائیگا کیونکہ حلف یقین پر زیادہ موکد ہے کذا فی التبیین وفی فتاوی عالمگیری۔

جزئیہ ۱۱) غصب کی شکل میں مدعی علیہ کو یوں حلف دیا جائیگا کہ مدعی جس چیز کا دعوے کرتا ہے اوسکی واپسی مجہپر واجب نہیں ہے اور نکاح میں یوں حلف دیا جائیگا کہ درمیان میرے اور مدعی کے تعلق نکاح موجود نہیں ہے اور طلاق میں یوں کہ فی الحال میری زوجہ مجھسے بائنہ نہیں ہے بسبب اوس طلاق کے جسکا زوجہ دعوے کرتی ہے نہ اس طرح کہ قسم ہے خدا کی میں نے اوسے طلاق نہیں دی کیونکہ کبھی بعد طلاق بائنہ کے اوس سے جدید نکاح کیا جاتا ہے ان شکلوں میں قاضی مدعی علیہ کو حلف دیگا حاصل و مقصود پر نہ سبب پر کیونکہ اگر قسم دلائی جاوے سبب پر تو مدعی علیہ کو ضرر ہو چکیگا۔

(۱) اخبرنا داود بن الحصین انہ سمع ابا غطفان بن طریف المری یقول اختصم زید بن ثابت و ابن مطیع فی دار الی مروان بن الحکم فقضی علی زید بن ثابت بالیمین علی المنبر فقال لہ زید احلف لہ مکانی فقال لہ مروان لا واللہ الا عند مقاطع الحقوق قال فجعل زید یحلف ان حقہ لحق وابی ان یحلف عند المنبر فجعل مروان یعجب من ذلک ـ قال محمد وبقول زید بن ثابت ناخذ وحیثما حلف الرجل فہو جائز لو رای زید بن ثابت ان ذلک یلزمہ لقال ان یعطی الحق الذی علیہ ولکنہ کرہ ان یعطی ما لیس علیہ فہو اخص ان یاخذ بقولہ وبقولہ نعمین استحلفنہ مطا

اور یہہ قول جو بیان ہوا امام اعظمؒ اور امام محمدؒ کا ہے - ابی یوسفؒ فرماتے ہین
کہ تمام صورتون مین قاضی قسم دیگا سبب پر مگر جس شکل مین مدعی علیہ قاضی سے درخواست
کرے کہ مجھے سبب حلف پر ندے - تشریح
قاضی کو چاہیئے کہ حاصل پر مدعی علیہ کو حلف دے اور بعض لکھتے ہین کہ قاضی کو چاہیئے
کہ مدعی علیہ کے انکار کو ملاحظہ کرے اگر وہ سبب کا انکار کرے تو اوسی سبب پر حلف
دینا چاہیئے اور اگر وہ حکم کا انکار کرے تو حاصل پر حلف دے - تنبیہہ جاننا چاہیئے کہ
نزدیک امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ اور امام محمد رحمتہ اللہ علیہ کے اصل قسم حاصل پر وارد
ہوتی ہے مگر جس شکل مین حاصل پر قسم دلانے سے شفعت مدعی کے حق مین فوت ہو جاتی
ہو - تو سبب پر قسم دلانا سبکے نزدیک جائز ہے مثلاً زوجہ مطلقہ جسکو تین طلاق
باین دی گئے ہون اپنے نفقہ کا دعوے شوہر پر کرے شوہر اوسے اپنے ذمہ واجب
نہ جانتا ہو یا شفیع مشتری پر دعوے کرے شفع کا بسبب - یعنے ہمسایگی کے وجہ سے
اور مشتری قایل نہو یعنے وہ شافعی ہو اس شکل مین سبکے نزدیک مدعی علیہ کو قسم
دلائی جائیگی سبب پر کیونکہ اگر اس صورت مین مدعے علیہ کو حاصل پر حلف دلایا جاے
تو وہ حلف کو جائیگا اپنی اعتقاد پر پس شفعت مدعی کے حق مین فوت ہو جائیگی -
تشریح جاننا چاہیئے کہ اگر سبب اس قسم کا ہو جو مرتفع نہوتا ہو تو مدعی علیہ کو
سبب پر حلف دلا جائیگا تمام علما کے نزدیک مثال یہہ ہے کہ غلام مسلمان اپنے
مولی پر آزادی کا دعوے کرے - مولی انکار کرے اس صورت مین مولی کو حلف
دیا جائیگا سبب یعنی آزاد کرنے پر - اس طرح کہ قسم ہے خدا کی مین نے غلام کو
آزاد نہین کیا اور اگر کسی شخص کو غلام بطریق میراث ملا ہو دوسرا شخص
اوس غلام کا دعوے کرے اس شکل مین مدعے علیہ کو قسم دلائی جائیگی علم پر
مثال قاضی اوس طریقہ پر حلف دے کہ قسم ہے خدا کی کہ مین نہین جانتا ہون کہ یہہ

غلام اوسکی ملک ہی کیونکہ وارث کو اپنے مورث کی فعل پر اطلاع و آگاہی نہین ہے ۔

جزئیہ ۱۲) ہندہ دعوی کرے کہ مین نے اپنے شوہر سے طلاق طلب کیا شوہر نے اوسکی جواب مین کہا کہ تیرا امر تیرے اختیار مین ہے مین نے اپنے نفس کو مختار کر لیا اور شوہر کو اوپر حرام بنا لیا شوہر امر اختیار سے انکار کرے اس شکل مین حاصل یہ قسم لیجائیگی بالاتفاق اور سبب پر لیجائیگی اس طرح پر قسم ہے خدا کی مین نے اوسکا امر اوسکی قبضہ قدرت مین نہین دیا نکاح کے آخر زمانہ تک کہ مین نے اوسکے ساتھہ نکاح کیا اور مجکو نہین علم ہے کہ اپنے نفس کو اوسنے اختیار کیا میرے اختیار دینے کے وجہہ سے اوس مجلس مین ۔ کذا فی الوجیز الکردری ۔

جزئیہ ۱۳) اگر شوہر امر کا اقرار کرے اور اوسکی اختیار کر لینے نفس کے نسبت انکار کرے اس شکل مین اس طرح قسم دلائی جائیگی قسم ہے خدا کی مجھے نہین علم ہے کہ اوس نے اپنے نفس کو مختار بنا لیا اوسے مجلس مین جس مین امر واقع ہوا اگر نفس کے اختیار کر لینے کا اقرار کرے اور امر کا انکار کرے قسم اسطرح دلائی جائیگی کہ قسم ہے خدا کی تو نے اپنے اوس زوجہ کا حکم اوسکے قبضہ قدرت مین نہین دیا۔ پیشتر اوس مجلس کے جسمین اوسنے نفس کو مختار بنا لیا ۔ کذا فی الفصول العمادیہ ۔

جزئیہ ۱۴) زوجہ طلاق رجعیہ کا دعوے کرے بمقابلہ شوہر تو شوہر سے یون حلف لیا جائیگا ۔ قسم ہے خدا کی وہ مطلقہ نہین ہے مجھسے اوسکے ہی مین ایک طلاق دینے کی سبب سے یا تین طلاق لینے کی اگر دعوے ایک طلاق کا ہو تو ایک طلاق کا ذکر کیا جائیگا ۔ اور اگر دعوے تین طلاق کا ہو تو تین طلاق کا ۔ یا یون قسم دلائی جائیگی ۔ قسم ہے خدا کی نہین دیئے مین نے اوسکو طلاق باین یا تین طلاقین ۔ اس نکاح مین اور یون حلف نہ دلائی جائیگی کہ مین نے نہین دین تین طلاقین مطلقا کذا فی الوجیز الکردری ۔

جزئیہ ۱۵ امانت دہندہ دعوے کرے ودیعت کا ۔ امین کہے تو نے دوسرے

شخص کے ہمراہ ودیعت رکہائی تہی - مین مجکو کل ودیعت تنہا نہین دے سکتا ہون اس
شکل مین یون حلف دلائی جائیگی - قسم ہے خدا کی مجہپر نہین ہے واجب زید کی فلان
چیز اور نہ اوسکی قیمت ہزار درہم کذافی ابو حنیفہ

جزئیہ ۱۶) کرایہ مکان یا اوس زمین کا ٹہیکہ جو زراعت کیواسطے لیا گیا ہو یون
حلف دلایا جائیگا - قسم ہے خدا کی درمیان میرے اور اوس مدعی کے عقد کرایہ
بابت اس مکان کے قایم نہین ہے یا جن ایام کے ٹہیکہ کا مدعی نے مجپر دعوے
کیا ہے اوسقدر مجہپر آچکے دن لازم و واجب نہین ہے - کذافی محیط السرخسی تعلق
فتاوی عالمگیری =

جزئیہ ۱۷) اگر مدعی زر کرایہ مکان کا دعوے کرے اور مدعی علیہ منکر ہو تو قاضی
اوس سے حلف یون لیگا - قسم ہے خدا کی نہین ہے واجب مجہپر وہ زر کرایہ مکان
کا جسکا مدعی نے دعوی کیا ہے فقہا فرماتے ہین اگر قاضی چاہے تو یون قسم
دیے خدا کی مجہپر نہین واجب ہے مدعی کا وہ زر کرایہ جو مقرر ہوا ہے اس سبب سے جسکا
مدعی دعوے کرتا ہے یا اوس وجہ سے جسکا مدعی دعوی کرتا ہے کذافی المحیط

جزئیہ ۱۸) اگر دعوی کفالت مال کا ہو یا کفالت اسباب کا تو حاصل دعوے
پر حلف دلایا جائیگا اور حلف کفیل پر اوس شکل مین عاید ہوگا - جبکہ کفالت صحیحہ منجزہ
ہو یا شرط متوارفہ پر معلق ہو اور کفیل کو کفالت کا جایز رکہنا یا اوسکے نسبت اجازت
دینا بیان کیا جاوے جس مجلس مین کفالت واقع ہوئی اور اگر ایسا نہو تو
دعوے کفالت کا صحیح نہوگا - اور اوسپر حلف عاید نہوگا - کفالت کی شکل مین
یون حلف دلائی جائیگی - قسم ہے خدا کی نہین ہے میرے ذمہ اوسکے ہزار درہم
بسبب اس کفالت کی جسکا وہ مدعی ہے تا دوسری کفالت کو شامل نہو اور
ایسا ہی حکم ہے جبکہ کفالت اسباب کی ہو - قسم ہے خدا کی میرے ذمہ یہہ کپڑا

بسبب کفالت کی واجب نہین ہے - اور کفالت بالنفس مین یون قسم دلائی جائیگی
قسم ہے خدا کی بسبب اس کفالت کی مجکو فلان شخص کا حاضر کرنا واجب نہین ہے - جسکا مدعی
نے دعوی کیا ہے کذا فی الفصول العمادی -

نمبر ۱۹) زید عمرو پر دعوی کرے کہ میرے مکان کے متصل اسنے مکان خرید کیا
مین اوسکا شفیع ہون اور مشتری سے حلف طلب کرے - قاضی یون حلف دلائیگا
کہ قسم ہے خدا کی مین نے نہ وہ مکان جسکا مدعی دعوی کرتا ہے خرید کیا ہے اور
اوسکی فلان فلان حدود ہین اور اگر مدعی علیہ خرید کرے اور مدعی کے ہمسایہ دار
ہونیکا اقرار کرکے بیان کرے کہ مدعی نے وقت سماعت خبر خرید کے شفعہ طلب
نہین کیا تو شفیع دعوے کرے کہ مین نے شفعہ طلب کیا تو شفیع کا قول مع الیمین قبول
ہوگا تو قاضی شفیع سے یون حلف لیگا - قسم ہے خدا کی مجھے جس وقت مکان فروخت
ہونیکی خبر ہوئی مین نے شفعہ طلب کیا اور طلب کرنیکے نسبت مین نے بحضوری
احد المتعاقدین یا مکان مشفوعہ پر گواہ بنایا کذا ذکر فی کتاب الاستحلاف یہ حکم اوس
شکل مین ہے کہ مشتری دعوے کرے کہ مدعی کو خبر خرید کرنیکی ہوئی اور وہ لوگون کے
مجمع مین تہا اگر لوگون کے پاس نہو اور اوسکو خبر معلوم ہو اور وہ کسیکو گواہ
نہ بناسکے بسبب نہ موجود ہونے کسی کے اوسکا شفعہ باطل نہ ہوگا بسبب ترک اشہاد
یا یہ گواہ بنانے کی واسطے بلا بصورت قادر ہونیکی اور بحضوری احد المتعاقدین
یا مکان پر شفعہ طلب کیا اور مین نے اوسپر گواہ بنایا اگر شفیع دعوی کرے
کہ خرید کرنیکی خبر رات کو پہونچی اور مین نے اوسی وقت طلب شفعہ کیا اور صبح کو
گواہ بنایا تہا اس صورت مین قاضی یون حلف دلائیگا - قسم ہے خدا کی نہین
مجکو خبر ہوئی فروخت ہونیکی مگر اوسوقت جسکا تو دعوی کرتا ہے اور تو نے
شفعہ طلب کیا اور گواہ بنایا کذا فی المحیط

جزئیہ ۲۰) اگر زید دعویٰ کرے کہ عمرو نے میرا طشت چاندی کا توڑ ڈالا اور اوس حاکم کے روبرو حاضر کرے۔ مدعے علیہ اوسکا انکار کرے قاضی مدعی سے طشت کی قیمت کی نسبت حلف لیگا اور اگر مدعی بیان کرے کہ مدعی علیہ بیان کرتا ہے کہ مجھپر ضمان لازم نہیں آتا ہے۔ بلکہ نقصان دینا لازم آتا ہے اس شکل مین قاضی سبب پر حلف دلائیگا قسم ہے خدا کی مین نے اس طرح نہیں کیا جسکا مدعی دعوے کرتا ہے۔ کذا فی عالمگیری۔

جزئیہ ۲۱ اگر محمود دعوے کرے کہ فلان شخص نے میرا کپڑا پھاڑ ڈالا اور اوس سے حلف طلب کرے قاضی سبب پر حلف نہ دلائیگا اسطرح کہ قسم ہے خدا کی مین نے مدعی کا کپڑا نہین پھاڑا بلکہ حاصل پر قسم دلائیگا جیسے قسم ہے خدا کی میرے ذمہ مدعی کے نہین ہین اسقدر دراہم جسکا اوسنے دعوی پیش کیا ہے یہہ حکم اوس شکل مین ہے کہ کپڑا حاضر ہو اور اگر کپڑا حاضر نہوا اور دعوے کرے کہ فلان شخص نے میرا کپڑا پھاڑ ڈالا قاضی مدعی کو حکم دیگا کہ کس قدر تیرے کپڑے مین نقصان ہوا تاکہ مین مدعے علیہ سے اوس قدر پر حلف لون یہہ حکم اوس شکل مین ہے کہ کپڑا پھٹا ہو کذا فی شرح القاضی للخصاف۔

تشریح اگر کپڑا زیادہ پھٹا ہوا ہو تو کل قیمت لازم ہوگی اور قاضی سبب پر حلف لیگا اسطرح قسم ہے خدا کی نہین کیا تو نے ایسا اسطور پر جسکا مدعی دعوے کرتا ہے کذا فی شرح آداب القاضی۔

جزئیہ ۲۲) اگر عمرو دعوے کرے کہ محمود نے میری دیوار منہدم کر ڈالی یا توڑ ڈالی اور دیوار کی مقدار اور اوسکا مقام اور نقصان کی مقدار بیان کرے اور دیوار کا نقصان طلب کرے قاضی سبب پر حلف دلائیگا کہ قسم ہے خدا کی نہ مدعی کے میرے ذمہ اسقدر دراہم واجب ہین اور نہ اوتنین ہی کیفیت

کذا فی فتاوی قاضیخان ہکذا ذکر الخصاف - شمس الائمہ حلوائی فرماتے ہین
کہ قاضی کو چاہئے حلف سبب پر لے نہ حاصل پر یہی صحیح ہے کذا فی المحیط

جزئیہ ۲۳ اگر محمود دعوے کرے خالد کے مقابلہ پر کہ اسنے میری بکری ذبح
کی یا گائے یا چارپایہ کی آنکھہ پھوڑ ڈالی یا میرے مال مین اس قسم کا تصرف
کیا - جسکے وجہہ سے اوسمین نقصان پیدا ہوگیا اور وہ اشیاء حاضر ہون
قاضی مدعی سے دریافت کرے کہ نیز اسقدر نقصان ہوا - مدعی نقصان
کی مقدار بیان کرے اس شکل مین قاضی حاصل پر حلف لیگا نہ سبب پر ہکذا
فی شرح ادب القاضی -

جزئیہ ۲۴) درصورتیکہ دعوے دھنیون کا دیوار پر سے نکال ڈالنے یا دھنیونکو
گرجانے کا ہو اور مدعے علیہ دیوار پر نصب کرنیسے مانع ہو اور اسکا دعوے
مدعی کا انکار کرے تو قاضی مدعے علیہ کو حلف دلائیگا حاصل پر یعنے قسم ہے
خدا کی اس مدعی کو اوس دیوار پر اوس دھنئے کے رکھنے کا حق نہین ہے
جسکا یہہ مدعی ہے اور وہ دھنی دیر سے یا پہلے دیوار فلان مقام پر مکان
کے وسط یا اوسکے اختتام مین ہے - کذا فی فتاوی عالمگیری

جزئیہ ۲۵) مدعی دعوے کرے عمرو کی مقابلہ مین کہ میری زمین مین اوسنے
گڑہا کہود ا جسکی وجہہ سے مجھہ ضرر پہونچا اور نقصان طلب کرے اگر زمین کی
موضع اور اوسکی حدود اور گڑہے کی مقدار اور نقصان بیان کرے
قاضی حاصل پر حلف لیگا - قسم ہے خدا کی نہین ہے مجہپر وہ حق جسکا مدعی دعوے
کرتا ہے کذا فی فتاوی قاضیخان -

جزئیہ ۲۶) سلطان دعوی کرے پانیکی موری یا راہ کا دوسرے کی مکانمین حلف یون
دلائی جائیگی حاصل پر مدعی علیہ کو - قسم ہے خدا کی کہ مدعی کو نہین ہے یہہ حق جسکا

وہ دعوے کرتا ہے اس مکان مین جو میرے قبضہ مین ہے ۔ کذا فی محیط السرخسی
جزئیہ (۲۴) زید دعوے کرے کہ عمرو نے میرے لڑکے کو عمداً قتل کیا یا میرے
غلام کو یا میرے ولی کو ایسے آلہ سے قتل کیا جسکی وجہ سے قصاص واجب
ہوتا ہے اور قصاص طلب کرے یا دعوے کرے کہ میرا ہاتھ عمداً کاٹ
ڈالا یا میرے لڑکے صغیر کا ہاتھ کاٹ ڈالا عمداً یا دعویٰ کرے کہ ایسا
زخم پہونچایا۔ یا جراحت کا دعویٰ کرے جسکی وجہ سے قصاص واجب ہوتا
مدعی علیہ اوسکا انکار کرے اور مدعی حلف طلب کرے ۔ حالت قتل کے
نسبت دو روایتین ہین ایک یہ ہے کہ حلف بر حاصل پر لیا جاے یعنی قسم
ہے خدا کی مدعی کے فلان بیٹے کا خون یا اوسکے غلام کا یا اوسکے ولی کا
خون تجھپر نہین ہے اور اوسکا حق تجھپر بسبب اس خون کے جسکا اوس نے
دعوے کیا ہے نہین ہے دوسری یہ کہ بر سبب پر حلف دلایا جائیگا اس
طرح قسم ہے خدا کی مین نے فلان بن فلان کو عمداً قتل نہین کیا اور ہاتھ
وغیرہ کاٹے جانے کی شکل مین حاصل پر حلف لیا جائیگا ۔ قسم ہے خدا کی نہین ہے
مدعی کا حق تجھپر اس ہاتھ کے کاٹ ڈالنے کا اور تجھپر مدعی کا حق نہین ہے ۔
بسبب اوس جنایت کے کذا فی فتاوی قاضیخان ۔ **تشریح** اگر دعوے
مدعی اشکال مذکورہ مین خطا یا جنایت کا ہونیکی وجہ سے ارش یا دیت لازم
ہوتی ہے تو یون حلف دلایا جائیگا ۔ قسم ہے خدا کی نہین ہے تجھپر فلان شخص کا
وہ حق جسکا وہ مدعی ہے اوس بنیاد پر جسکا اوس نے دعوے کیا ہے ۔ کذا فی
ادب القاضی للخصاف ۔

جزئیہ (۲۵) اگر دعوے فعل مدعی علیہ پر ہو من کل وجوہ مثلاً زید دعوے
کرے دین کا میت پر ورثہ کے حضوری مین بسبب استہلاک کے یا دعوے

کرے کہ تیرے باپنے میری شی چورائی یا غصب کی تہی اس شکل مین وارث پہ حلف عاید ہوگا اور علم پر حلف لیا جائیگا اور یہی ہمارا مذہب ہے - کذا فی الذخیرہ اور حلوائی بیان کرنے مین یہہ قاعدہ سب مسائل مین مستقیم ہے - لیکن مسئلہ رد بالعیب مین - مثلاً زید مشتری دعوے کری کہ غلام آبق ہے اور دوسرے عیوب مثل اس عیب کے مشتری بایع سے حلف طلب کرے - یقین پر حلف دیا جائیگا باوجودیکہ وہ فعل غیر کا ہے کیونکہ بایع ضامن ہے کہ شی مبیعہ کو تمام عیوب سے پاک مشتری کے سپرد کرے - حلف عود کریگی اوس شے کی جانب جسکا وہ بالذات ضامن ہے - پس حلف یقین پر لیا جائیگا - کیونکہ حلف غیر کے فعل مین علم پر لیا جائیگا درصورتیکہ منکر بیان کرے مجکو علم نہین ہے اوسکا اور جبکہ علم کا دعوے کری تو یقین پر حلف لیا جائیگا - مثلاً امین بیان کرے کہ امانت دہندہ نے اوس امانت پر قبضہ کر لیا اور یہی حکم وکیل بالبیع کا ہے اگر وہ دعوے کرے کہ موکل نے ثمن پر قبضہ کر لیا کیونکہ وہ مدعی ہے اوسکی علم کا کذا فی التبیین اور اگر دعوے ہو اوس فعل کا جو من وجہ مدعی علیہ کا ہے اور من وجہ دوسرے کا - مثلاً بیان کرے تو نے مجسے خرید کیا یا تو نے کرایہ پر لیا یا قرض لیا مجسے یقین پر حلف لیا جائیگا - کذا فی المحیط -

جزئیہ ۲) زید عمرو کو روبروے حاکم لا کر بیان کرے اسکا باپ مر گیا اور میری اوسپر ہزار درہم قرض ہین قاضی مدعے علیہ سے پوچھیگا کیا تیرا باپ مر گیا اگر وہ بیان کرے ہان تو پہر پوچھیگا کیا تیرے باپ پر مدعی کے ہزار درہم قرض ہین اگر وہ اقرار کرے تو قاضی اوسکے حصہ مین سے دین ادا کرانیکا حکم دیگا اور اگر انکار کرے اور اوسکی پاس بینہ نہ ہو

اور مدعی حلف طلب کرے اس وارث سے حلف علم پر لیا جاویگا یہی قول ہمارے علماء
کا ہے حلف یوں لیا جائیگا ـــــ قسم ہے خدا کی نہیں جانتا ہوں
تو کہ اس فلاں بن فلاں کے تیرے باپ پر ہزار درہم ہیں یا اوسمیں سے کسیقدر اگر
وہ حلف کرے تو نزاع رفع ہوجائیگی اور اگر نکول بصورت نکول اوسکے حصہ سے دین
ادا کرایا جائیگا اور اگر بیان کرے مجھکو باپ کے ترکہ میں سے کچھہ نہیں ملا۔ مدعی
اوسکی تصدیق کرے تو وہ کچھہ پانیکا مستحق نہوگا اور اگر اوسکی تکذیب کرے تو مدعی علیہ
کو یقین پر حلف دلایا جائیگا کہ قسم ہے خدا کی مجھکو میرے باپ کے مال میں نہ یہہ ہزار درہم
پہونچے اور نہ اوسمیں سے کسیقدر اگر نکول کرے تو اوسپر فیصلہ شئی مدعوٰ کا
صادر ہوگا اور بصورت حلف فیصلہ صادر ہوگا۔ یہہ حکم اوس شکل
میں ہے اگر پیشتر دین پر حلف لیا گیا ہو زان بعد وصول پر اور اگر پیشتر وصول
پر حلف لیا گیا ہو تو مدعی علیہ سے دین پر حلف لینا چاہیے اور اگر وہ بیان
کرے مجھپر حلف عاید نہیں ہوتا ہے قاضی اوسکے قول کو قبول نکریگا اور اوس سے
علم پر حلف لیگا اگر مدعی پہلے دین پر حلف لینا چاہے اور بیان کرے کہ مجھکو باپ
کے میراث میں سے کچھہ نہیں ملا اور مجھپر حلف عاید نہیں ہوتی ہے اگر مدعی اوسکی تصدیق
کرے اور دین پر حلف طلب کرے تو مدعی کو حلف لینا جایز ہے اور اگر مدعی تکذیب
کرکے حلف طلب کرے دین اور وصول پر اسمیں اختلاف مشایخ کا ہے عامہ
مشایخین کا قول ہے کہ دو مرتبہ حلف لینگے ایک مرتبہ یقین پر دوسری بار علم پر
دین کے نسبت اور یہہ حکم اوس شکل میں ہے کہ دین کا اقرار کرے اور اگر انکار
کرے اپنی باپکے مرنیکا اور مدعی خواہ حلف طلب کرے تمام مشایخین فرماتے ہیں
دو مرتبہ حلف لیا جائیگا ایک مرتبہ وفات کی علم کے نسبت دوسری مرتبہ یقین پر
وصول کے نسبت اور اگر نکول کرے اور وفات ثابت ہوجاے تو حلف لیا جائیگا

دین کے نسبت اور اگر حلف کرلیا تو کوئی شئے مدعی علیہ پر لازم نہوگی اور درصورت
نکول دین لازم ہوجائیگا کذا فی شرح ادب القاضی للخصاف

جزئیہ (۲۱) کہ ایک شئے کا دعوے کرے جو دوسرے کے قبضہ میں ہو اور مدعی حلف طلب
کرے مدعی علیہ بیان کرے کہ وہ شئے میرے قبضہ میں ہے بسبب متروکہ کے اور اسکا علم
قاضی کو ہو یا نہ ہو۔ اور مدعی اسکا اقرار کرے یا نہ کرے اور مدعی علیہ بینہ قایم کرے
ان سب شکلوں میں اس کو حلف یقین پر دلایا جائیگا۔ قسم ہے خدا کی نہیں ہے ہمکو
علم کہ تیرے ذمہ اس مدعی کی کوئی شئے لازم ہے اگر قاضی کو حقیقت حال کا علم نہ ہو
اور نہ مدعے اسکا اقرار کرے اور نہ مدعی علیہ بینہ قایم کرے قاضی اس سے
حلف لیگا اور اگر مدعی علیہ قاضی سے درخواست کرے کہ مدعی سے یوں حلف
لیا جاے کہ وہ شئے ہمکو از روے میراث نہیں پہونچی۔ قاضی علم پر حلف لیگا
اسطرح۔ قسم ہے خدا کی نہیں ہے ہمکو علم کہ وہ شئی مدعی علیہ کو از روے میراث
پہونچی ہے اگر حلف کرلیا تو اوس شئے کا بحیثیت میراث پہونچنا مرتفع ہوجائیگا
اور مدعے علیہ سے یقین پر حلف لیا جائیگا اور بصورت نکول گویا وہ مقر ہوا اور
شئے کا مدعی علیہ کو بحیثیت میراث پہونچنے کا اس شکل میں مدعی علیہ سے علم پر حلف
لیا جائیگا کذا فی المحیط تشریح اگر مدعی علیہ بیان کرے کہ وہ شئی میرے قبضہ میں
آئی ہے بحیثیت ہبہ یا صدقہ یا خریدنے کی فلان شخص سے ان شکلوں میں یقین پر حلف لیا
جائیگا۔ قسم ہے خدا کی نہیں ہے واجب اس شئے کا مدعی کو سپرد کرنا اور اگر مدعی علم
اپنے ملک مطلق کا دعوے کرے تو بھی حلف یقین پر لیا جاویگا۔ کذا فی الذخیرہ

جزئیہ (۲۲) عمرو خالد سے کوئی شئے خرید کرے اور محمود دعوے کرے کہ میں نے
اوسکو بایع سے خرید کیا قبل عمرو کے خرید کرنیکے قاضی قابض سے نسبت سبب کے حلف
لیگا قسم ہے خدا کی نہیں ہے تجکو علم اس امر کا کہ محمود نے اوس شئے کو خرید کیا

بائع سے قبل عمرو کی خریداری کے کذا فی المحیط السرخسی

جزئیہ ۴) اگر راہن شئے مرہونہ کے ہلاک ہونیکا دعوے کرے اور مرتہن انکار کرے یقین پر حلف لیا جائیگا قسم ہے خدا کی نہیں ہلاک ہوئی شئے مرہونہ اور اگر راہن و مرتہن دونوں نے شخص عادل کے پاس شئے مرہونہ رکھی ہو اور ان میں اختلاف ہو شئے مرہونہ کے ہلاک ہونیکی نسبت مرتہن سے علم پر حلف لیا جائیگا کذا فی الفصول العمادی

جزئیہ ۴۳) زید چارپایہ عمرو کے پاس ودیعت رکھی عمرو اوس پر سوار ہو من بعد چارپایہ ہلاک ہو جاوے عمرو بیان کرے کہ چارپایہ بعد میرے اوترنے کی ہلاک ہوگیا زید سے حلف لیا جائیگا قسم ہے خدا کی تو نہیں جانتا ہے کہ چارپایہ بعد اوترنے کے ہلاک ہوگیا کذا فی محیط السرخسی =

نحمدہ و نصلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اردو دفتر ہو جانے سے علم عربی و فارسی ایسا صفحۂ ہستی سے نابود ہو چلا جیسے تسخیر عاملین سے
اکسیر ہوسین سے۔ اجابت دعا سے۔ قناعت گدا سے۔ نہ وہ ذوق رہا۔ نہ وہ شوق
حوصلے طلبا علم کی پست ہو گئی۔ دو ایک جرعہ خمخانہ اردو سے پی کر اور مست ہو گئے
غربا کو فکر جامہ و نان نے اوبھرنے نہ دیا۔ امرا کو آسایش تن و آرایش خوان سے۔ اگرچہ
اب بہی علمی سرمایہ اور ازل آورد مادہ ہر فرد بشر کو بقدر ظرف و حوصلہ کارپردازان قضا و قدر کے
پیشگاہ سے مرحمت ہوتا رہتا ہے۔ مگر وہ کمال جو امام اعظم رح کا ثانی صاحبین کا ثالث بنا دے عنقا کی
صفت رہتا ہے۔ مانا کہ کسی مملکت یا کسی قلمرو مین کوئی فقیہہ یا فلسفی نظر آگیا۔ ناقدردانی روزگار
و ہجوم معیشت۔ و ازدحام آلام روحانی سے دماغ تصنیف کہان اس عہد معدلت مہد انگلشیہ
مین توجسکا عدل عدل کسری اجسکی شوکت شوکت دارا کے ہمسر ہی۔ کیسے کیسے قانون کیسے کیسے آئین
دانایان فرنگ و فرزانگان یورپ نے تصنیف و تالیف فرمائی۔ عربی۔ یونانی کونسے کتابین
ہین جسکا اس گروہ اولوالعزم نے ترجمہ نہین کیا مگر ہمارے علما کہ مسند درس سے حرکت کرنا کفر
اعتکاف سے نکلنا گناہ کبیرہ سمجھتے ہین۔ قومی ہمدردی یا بکار آمد کتابون کی ترجمہ کرنے کا تو ذکر کیا
اگر فاضل متبحر و عالم تحریر ہین۔ او نہین اکابر دین و کمالات متقدمین سے لکیر کے فقیر ہین۔ ان
ائمہ دین۔ و بزرگان سلف کے کتابین اوٹھا کر دیکھی۔ تو کوئی ایسے دقیقہ۔ کوئی ایسا مسئلہ
نہین جو اونکے کلک عنبرین سلک سے فروگذاشت ہوا ہو۔ البتہ یہہ کل جزئیات۔
کسی جامع نے کسی خاص رسالہ مین فراہم نہین کئی کوئی نکتہ کسی باب مین کوئی مسئلہ کسی فصل مین
اوسوقت فراوانی علم و کثرت شوق حصول کمال کا یہہ مرتبہ تہا کہ اوس مقدس زمانہ کا جاہل بھی
کل مسائل دینی سے ماہر۔ اور اس زمانہ کی فحول علما کا ہمپایہ تہا۔ کساد بازاری علم و جہل غرض
روزگار و عدم التفات حکام سے وہ مشرقی علوم کا ستارہ جو کبہی آسمان شہرت و کمال کا

آفتاب عالمتاب بنکر چمکتا تھا۔ اب اسقدر رہبوط مین آگیا ہی۔ کہ اکتساب فیضان نور اسکا نجم غارب سے یکطرف کوئی امید خود اس مہر درخشان کی اس دبال سے نکلنی کی نظر نہین آتی۔ اب استعداد ہمت ابنای روزگار و باقیات الصالحین کی کہان کہ متعدد کتب فقہیہ کہولکر محض بنظر حصول اجر و خیال قومی ہمدردی و ترقی شریعت مصطفوی معاملات کو کتب مستندہ سے انتخاب و التقاط کرکے اردو زبان مین برطبق قانون انگریزی مرتب و مدون فرماوین سالگذشتہ اس بیہودہ گرد شہرستان رسوائی دہیچمدانی محب اللہ لکھنوی ابن مولانا مولوی محمد احسان اللہ مدظلہ نے الافادہ فی باب الشہادہ اردو زبان مین صد کتب معتبرہ سے منتخب کرکے بذریعہ مطبع روشناس ارباب بصایر و اصحاب فخایر کرچکا ہے۔ قبولیت سے یہانتک رنگ اثر جما یا کہ گورنمنٹ مقام حرسہ اللہ الی یوم القیام نے اس جامع کی محنت کو قبولیت کے نگاہ اور وقعت کے نظر سے دیکہا۔ پانچ چھہ مہینے کلبہ تعطل مین صورت آئینہ خاموش و حیران بیٹھا رہا۔ کہ یکایک دل گدگدایا۔ ناسور کہین بغیر تراوش کے کب رکسکتا تھا دل کے حرکت کے ساتھ انگلیونکو بہی حرکت ہوگئی۔ تنہا قول احسن نہین بلکہ چالیس کتاب فتاوی مستندہ سے مسائل حلف کو انتخاب کیا۔ چار پانچ مہینے خون جگر کہایا۔ جب یہہ لعل بے بہا ہاتھہ آیا۔ جو کہ شیرین سے یہ عسل مصفا کہین بڑہکر شیرین ہے۔ وہ تبر فرہاد کا ماحصل تھا یہہ نتیجہ کلک عنبرین ہے۔ معاملات مین حلف کے ایسی ضرورت تہی جیسے کہانے مین نمک کی۔ زبان کو فلک کا پادشاہ کو شکر کی۔ عروس کو زیور کی۔ دیکہا تو کوئی مستقل کتاب یا کوئی رسالہ یا فتاوی اجتک ایسا مرتب نظر نہ آیا جو جامع اور مانع ہو۔ کوئی ٹکڑا کسی فتاوی مین کسی باب کے تحت مین پڑا پایا۔ دو چار مسئلہ اس کتاب مین دو چار اوس رسالہ مین جستہ جستہ نظر آئی وہ بہی نہ مدون نہ مرتب ہر فتاوی کے پورے پورے باب دیکہنا۔ اور مسئلہ مطلوبہ بعد تفحص مالایطاق نکالنا ہر فرد بشر کا کام نہین مگر وہ کہ مرد باخبر ہو۔ جمشید کا جام نہین کہ ساری کائنات پیش نظر ہو۔ اسلئے حلف وارد کرنے مین اکثر لوگ غلطی کرتے ہین۔ اور مستحقین اتلاف حق کی شکایت کرتے ہین۔ لہذا یہہ گنجور گنجینہ معانی

بخیال آسانی و التحفاظ حقوق حقداران بڑے بڑے فتاواے مستندہ و رسائل معتبرہ سے ان
گران بہا اقاویل قابل قدر مسائل کو منتخب و مرتب کرکے ایک ناظورۂ بے مثل معشوقۂ بے نشان
کے پردے مین پیشکش کرتا ہے - ہر مضمون کے لئے جداگانہ باب - ہر سوال کا مفصل جواب جس
مسئلہ کو جس باب سے تعلق ہے - دوسرے باب مین نہ اوسکا اعادہ کیا گیا ہے - نہ اوسکی مشکل
شکلین لکھے گئے ہین - جس مسئلہ کو چاہیے فہرست دیکھکر چشم زدن مین نکال لیجیے - آمیزش کا نام
گیا - کھرا سونا ہے کسوٹی پر دیکھ بھال لیجئے - نہ جوہری ہون نہ صراف مگر کھوٹا کھرا الگ کردکھایا ہے
اسلامی قانون کا فوٹو کھیچکر پیش نظر رکھدیا ہے - ترجمہ بھی ایسا کیا کہ مغز لے لیا پوست چھوڑ دیا بعد
باقی اپنا مادہ علمی جو ازل آورد ہے وہی صرف کیا ہے - کوئی دیکھنے والا ہو تو دکھادون کہ کیا کار شگرف
کیا ہے - چونکہ ایک مدت سے اس دولت ابد مدت کا نمک خوار و زلہ ربای مائدۂ فیض سلطنت آصفیہ
ہون اسلئے اس تالیف مختصر کو اوس سلطان ارفع و اعظم اشرف و افخم مالک رقاب امم کے بارگاہ
فلک اشتباہ مین ہدیۃ پیشکش کرتا ہون - جسکے شوکت پر شوکت کو ناز ہے جسکے جلالت کے پیشگاہ
مین عظمت کو نیاز - دارای کیوان ایوان - کارکیای فرشتہ پاسبان - منوچہر بزم - تہمتن رزم
برجیس شیم - کیوان خدم - خورشید علم - مریخ حشم - جعفر کرم - کہف الامم - ملاذ العرب والعجم -
پشتنگ بارگاہ - جم جاہ ستارہ سپاہ - خسرو باذل - داور عادل - روشن گہر - روشن روان
غضنفر فر آرش کمان - قدر قدرت - مشتری فطرت - بہرام سطوت - مریخ جلادت - کیوان شکوہ
زہرہ سعادت - قضا صولت - قدر قدرت - سکندر لوا - یوسف لقا - سلطان بن السلطان
بن السلطان - حضرت ظل سبحانی - خلیفۃ الرحمانی حضرت **میر محبوب علی خان بہادر**
رستم دوران نظام الدولہ نظام الملک آصفجاہ خلد اللہ ملکہ و دولتہ -

قطعہ

فارس رخش شجاعت حارس اقلیم محمد
شہسوار ۱۲ اسپ ۱۲ دلاوری ۱۲ نگہبان ۱۲

میر محبوب علیخان خسرو ملک رقاب
جمع رقبہ بمعنی گردن ۱۲

صیارش آفاق گیر و همتش آفاق بخش · قهرش انگیزد شرار و مهرش انگیزد سحاب

بارگاه شوکتش را خوانده گیتی آسمان · مه رخان درگهش را گفته گردون آفتاب

پیشتاز موکبش نصرت عنان اندر عنان · خنگش را شوکت و عظمت رکاب اندر رکاب

لطفش اندر گوش گیتی صیت بال جبرئیل · جودش اندر طبع گیهان موج مینای شراب

از فروغ رای بیضایش بچرخ چارمین · شد خجل مهر فلک حتی توارت بالحجاب

با عتاب وی شود نازل عذاب بی‌شمار · با خطاب وی شود حاصل ثواب بی حساب

فتنه را در دور عدلش کند شد دندان تیغ · معدلت را در زمان دولتش تیز است ناب

از دم لطفش چکد از جوز ماثل انگبین · نوش حنظل از سموم هیبتش گردد شراب

وسعت جودش گشت آیات کرم را ترجمان · بارگاه فیض عامش گشت گیتی را مآب

یارب این فیض مشکل را بالطف خاص خویش · کن بگیتی روشناس سکندر و افراسیاب

شاد باد از رحمت خاص تو گردد کام جوی · من ز فیضش برمراد خویش گردم کامیاب

اور اوسکے وزیر جاماسپ تدبیر کاشف اسرار کونی و آلہی کشاف جریدہ حقایق آگاہی اختر برج بسالت گوہر درج جلالت صمصام نیام جوہر ذاتی - ضرغام بیشہ عالی صفاتی - شاہباز سپہر عظمت ہمای فرازہ و فتوت جسکا عدل ضعفا کا قوت بازو - جسکے شوکت روکش شوکت ہلاکو - کاملونکا ماوی - فاضلونکا ملجا - مکان عظمت کا مکین - آسمان جسکا آستان - بخشش جسکی آستین اہل کمال لیلی ہیں اوسکا مجنون - پادشاہ سکندر ہیں اوسکا افلاطون - حاتم سلیمان شہامت کیوان ایوان - ہوشنگ ہوش - اردوان دربان کاؤس کوس ظہیر السلطنت عالیجناب نواب **محمد مظہر الدینخان بہادر** رفعت جنگ - بشیر الدولہ عمدۃ الملک - اعظم الامرا امیر اکبر سر آسمان جاہ - دستور اعظم دولت بہیہ آصفیہ ادام اللہ اقبالہ کے شمول نام نامی و اسم گرامی سے - اس ناچیز رسالہ کو مزین کرتا ہون - کہ قبولیت دوام کی

نا کامی۔ غرائب بین شہرت عام ہو گئی ہیں۔ اور خدا کرے کہ اس قیض مسعود عدل مشکل کے قدم تا دیر مک پہونچکر نجیب ہرزہ گرد کی شہرت عام کا سبب اور بقائی دوام کا باعث ہو۔

قطعہ

دو شمع تابناک تر ایوان نہ سپہر — آورد کارساز قضا زیر آسمان

در قالب لطیف و باندام دلفریب — ترکیب زد چو ہیکل زیبای گلرخان

آن عدل و جود را چو عروسان شلخچی — بنشاند در کنار امیر فلک نشان

دستور شاہ پاک کہ آسمانجاہ — ایوان جاہ و عظمت و محراب قدردان

بنشاند گرگ فتنہ و کین را برای حفظ — با میش بہ گلہ ہای جہان صورت شبان

گر برزند فراز فلک باز ہمتش — سازد بقیہ فلک ہفتم آشیان

گیرد بدست قہر اگر تیغ مرتعش — رعشہ دود چو خون در اندام کن فکان

در دور داد او حرکت یافت چون زمین — آرام کرد در کنف عدلش آسمان

ثعبان رمحش ار بفلک روی خود کند — در کلیفس کشد بدہن ہفت آسمان

قہرش پلارکی کہ قضاش بود قراب — قدرش ذخیرہ کہ سپہرش بود دکان

جودش اگر بہ سر صلای سخا زند — ریزد بکیسہ ہای امل گنج شایگان

از رشحہ چکد زرگ کلک بادلش — در جیب آز و حرص نہد کیسہ ہای کان

گر نازد آسمان بعلو ہست گو مباش — قدرش کہ عالیست چہ حاجت بہ آسمان

صدرا چو کار ملک بدست تو دادہ اند — گوش زمانہ پر شدہ از مژدۂ امان

صیت تو چار گوشہ گیتی فرو گرفت — ملک تو میہمان شد و جود تو میزبان

خواہم ز لطف خاص تو کز مہر خاص خویش — حال محبیب پیشگہ جود خود رسان

اقبال یاورت بود و بخت خادمت ٭٭
آنکو حسود جاه تو باشد بزیر چرخ ٭٭٭٭
دشمن ۱۲

سیارہ چاکرت بود و یار آسمان ٭
بر جاے خوے چکد ز سر ش غمر آتخوان
عرق ۱۲

یا مجیب استجب لی

ضمیمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب الطہارت

جزئیہ ۱۔ زید عمر کا روغن زیتون چھینکدے یا کوئی روغن یا گھی یا سرکہ۔ اور لوگ اُسکو دیکھیں اور اُسپر گواہی ادا کریں۔ اور زید کہے کہ وہ نجس تھا اُسمین چوہا مرگیا تھا اُس کا قول مع الیمین قبول ہوگا۔ قاضیخان نے اس مسئلہ کو کتاب دعوی اور کتاب شہادت مین بیان کیا ہے مٹکی سے ایک پیالہ مین پانی بھرے پھر دوسرے مٹکے سے بعدہٗ اُس پیالہ مین چوہا نکلے اور غور سے نہ معلوم ہو کہ چوہا کس پیالہ مین گرا اگر وہ شخص مٹکونکے پاس سے ہٹ گیا ہو اور اُسکے بعد پیالہ مین چوہا دیکھے پیالہ نجس قرار پائیگا اور اگر وہ مٹکون کے پاس سے نہ ہٹا ہو تو دوسرا مٹکا نجس قرار پائیگا اور اگر وہ مٹکے دو شخصوں کے ہون اور ہر ایک اپنے مٹکے کے طاہر ہونیکا دعوے کرے تو دونون مٹکے طاہر قرار پاوینگے۔

جزئیہ ۲۔ بکر سرکہ مول لے شیشہ مین اور اُسے نکال کر اپنے برتن مین رکھے اور بیان اُسمین چوہا مرا نکلے بایع بیان کرے کہ یہہ چوہا تیرے برتن مین تھا اور مشتری کہے نہین بلکہ وہی چوہا

تیرے شیشہ مین تھا بایع کا قول قبول کیا جائیگا۔ تاتارخانیہ اور اُس کے مصنف نے صاحب الحدیقہ سے نقل کیا ہے۔

جزئیہ ۳۔ محمود دو روغن خرید کرے جو اُس برتن مین ہو جسپر سرپوش بند ہو اور محمود بعد چند دن کے سرپوش کھولے اُسمین چوہا مرا نکلے مشتری گمان کرے چوہا بیع کے وقت تھا بایع دعوے کرے چوہا مشتری کے یہان مرا نکلا۔ بایع کا قول قبول ہوگا کیونکہ وہ عیب کا انکار کرتا ہے۔ **لسان الحکام فی فصل البیع۔**

جزئیہ ۴۔ زید پانی پر پہنچے اس سے مسلم بیان کرے کہ یہہ نجس ہے زید کو اُس سے وضو کرنا جائز نہین ہے۔ فقہا لکھتے مین کہ یہہ حکم جب ہے کہ بیان کرنیوالا عادل ہو اگر وہ فاسق ہو تو اُسکے قول کی تصدیق نہ کیجائیگی اور مستور کی نسبت دو روایتین ہین ایک روایت مین مستور بمنزلہ فاسق ہے دوسری مین وہی بمنزلہ عادل متصور ہوگا اسکو قاضیخان نے اوائل کتاب الطہارت اور کتاب الحظر والاباحۃ مین بیان کیا ہے۔

جزئیہ ۵۔ تعریف شہوت کی یہہ ہے اگر جوان ہے تو اُسکے الہ کو انتشار ہو یا اگر پہلے سے انتشار رہے تو اُسکا انتشار بڑھ جاے اور اگر ضعیف عنین ہے تو یہہ ہے کہ قلب اُسکا متحرک ہو یا اگر پیشتر سے قلب اُسکا متحرک ہو تو اُسکی تحریک بڑھ جاے۔ یہہ نہین معلوم ہوتا مگر اُسکے قول سے **جامع الفتاوی فی حرمۃ المصاہرۃ۔**

جزئیہ ۶۔ مالک اپنے غلام سے کہے اگر تجکو احتلام ہو تو آزاد ہو جائیگا۔ غلام بیان کرے کہ مین محتلم ہوا اور وہ خنثی مشکل ہو۔ غلام کا قول قبول کیا جائیگا کیونکہ اُسکی احتلام سے دوسرا شخص واقف نہین ہو سکتا ہے جیسا کہ مالک اپنی لونڈی سے جو فی الحال خنثی مشکل ہو کہے اگر تجکو حیض آے تو آزاد ہو جائیگی یا شوہر اپنی زوجہ سے کہے اگر تجکو حیض آئے تو تو مطلقہ ہو جائیگی لونڈی یا زوجہ کہے مجکو حیض آیا دونون شکلون میں عورت کا قول قبول کیا جائیگا امام محمد سے روایت ہے کہ غلام کا قول قبول نکیا جائیگا اور لونڈی اور زوجہ کا

قول قبول کیا جائیگا کیونکہ احتلام سے دوسرا شخص فی الجملہ واقف ہو سکتا ہے اسی لیے
احتلام پر شہادت جائز ہے بخلاف حیض کے قاضیخان سے روایت کی گئی کہ ایک عورت
حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت مین حاضر ہوئی عرض کیا کہ مجکو ایک مہینے مین تین بار حیض آیا
حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے شریح سے فرمایا کہ تم اس باب مین کیا کہتے ہو شریح نے جواب دیا
اگر عورت اپنے امر باطنی پر گواہ پیش کرے جنکی امانت و دیانت آپکے نزدیک مسلم ہو تو اُسکے
گواہ قبول کرنا چاہیے حضرت علی رضہ نے فرمایا بہتر ہے۔ مولف لکھتا ہے کہ شریح نے اپنے
قول مین نفی اراده کی تھی۔ کیونکہ ایسی شہادت کا پایا جانا محال ہے اور قاعدہ یہہ ہے کہ کبھی کسی
حکم کو کسی محال پر معلق کر دیتے ہین اور اُس سے غرض تحقیق نفی ہوتی ہے جیسے اللہ جلشانہ
نے کفار کے حق مین ارشاد فرمایا۔ وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّىٰ يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ ط
ترجمہ۔ نہین داخل ہونگے کفار جنت مین یہان تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے مین
داخل ہو جائے۔ اللہ جل شانہ نے کفار کے عدم دخول جنت کی غایت حتی یلج الی الآخرہ
ٹھہرایا اور ظاہر ہے کہ اونٹ کا داخل ہونا سوئی کے ناکے مین محال ہے پس
عدم دخول کفار کا جنت مین منتہی ہونا یعنی جنت مین داخل ہو جانا بر تقدیر وجود غایت کہ
اس مقام پر مثال شرط کی محال ہے تو غرض کلام الٰہی سے مطلقاً عدم دخول کفار جنت مین ہے
ایسا ہی حال ہے قول شریح کا اور قاعدہ یہہ ہے کہ قبول قول خصم شہادت ظاہر حال پر مبنی ہے
تو اگر ظاہر حال شاہد نہو تو اُسکا قول قبول نکیا جائیگا۔

کتاب الصلوٰة

جزئیہ ۷۔ سراج الوہاج مین لکھا ہے کہ ظاہر الروایت مین نہین کراہت ہے اگر
لڑکا عاقل اذان دے اگرچہ بالغ افضل ہے اور اسی بنا پر اگر لڑکا عاقل واسطے
اذان کے نوکر رکھا جائے تو صحیح ہے لیکن دربارہ ادائے صلوٰة فریضہ
فقہا لکھتے ہین کہ اُسکی صحت کا حکم صادر کرنا لازمی ہے اگرچہ ارکان اور شرائط نماز کے

نیز سے شیشہ مین تھا بایع کا قول قبول کیا جائیگا۔ تاتارخانیہ اور اُس کے مصنف نے صاحب الحدیقہ سے نقل کیا ہے۔

جزئیہ ۳۔ محمود وہ روغن خرید کرے جو اُس برتن مین ہو جسپر سرپوش بند ہو اور محمود بعد چند دن کے سرپوش کھولے اُسمین چوہا مرا نکلے مشتری گمان کرے چوہا بیع کے وقت تھا بایع دعوے کرے چوہا مشتری کے یہان مر انکلا۔ بایع کا قول قبول ہوگا کیونکہ وہ عیب کا انکار کرتا ہے۔ لسان الحکام فی فصل البیع۔

جزئیہ ۴۔ زید پانی پر پہنچے اس سے مسلم بیان کرے کہ یہہ نجس ہے زید کو اُس سے وضو کرنا جائز نہین ہے۔ فقہا لکھتے ہین کہ یہہ حکم جب ہے کہ بیان کرنیوالا عادل ہو اگر وہ فاسق ہو تو اُسکے قول کی تصدیق نہ کیجائیگی اور مستور کی نسبت دو روایتین ہین ایک روایت مین مستور بمنزلہ فاسق ہے دوسری مین وہی بمنزلہ عادل متصور ہوگا اسکو قاضیخان نے اوائل کتاب الطہارت اور کتاب الحظر والاباحۃ مین بیان کیا ہے۔

جزئیہ ۵۔ تعریف شہوت کی یہہ ہے اگر جوان ہے تو اُسکے الہ کو انتشار ہو یا اگر پہلے سے انتشار رہے تو اُسکا انتشار بڑھ جائے اور اگر ضعیف عنین ہے تو یہہ ہے کہ قلب اُسکا متحرک ہو یا اگر پیشتر سے قلب اُسکا متحرک ہو تو اُسکی تحریک بڑھ جائے۔ یہہ نہین معلوم ہوتا مگر اُسکے قول سے جامع الفتاوی فی حرمۃ المصاہرۃ۔

جزئیہ ۶۔ مالک اپنے غلام سے کہے اگر تجکو احتلام ہو تو آزاد ہو جائیگا۔ غلام بیان کرے کہ مین محتلم ہوا اور وہ خنثی مشکل ہو۔ غلام کا قول قبول کیا جائیگا کیونکہ اُسکی احتلام دوسرا شخص واقف نہین ہوسکتا ہے جیساکہ مالک اپنی لونڈی سے جو فی الحال خنثی مشکل ہے کہے اگر تجکو حیض آئے تو آزاد ہو جائیگی یا شوہر اپنی زوجہ سے کہے اگر تجکو حیض آئے تو مطلقہ ہو جائیگی لونڈی یا زوجہ کہے مجکو حیض آیا دونون شکلون مین عورت کا قول قبول کیا جائیگا امام محمد سے روایت ہے کہ غلام کا قول قبول نکیا جائیگا اور لونڈی اور زوجہ کا

قول قبول کیا جائیگا کیونکہ احتلام سے دوسرا شخص فی الجملہ واقف ہو سکتا ہے اسی لیے
احتلام پر شہادت جائز ہے بخلاف حیض کے قاضیخان سے روایت کی گئی کہ ایک عورت
حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت مین حاضر ہوئی عرض کیا کہ مجکو ایک مہینے مین تین بار حیض آیا
حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے شریح سے فرمایا کہ تم اس باب مین کیا کہتے ہو شریح نے جواب دیا
اگر عورت اپنے امر باطنی پر گواہ پیش کرے جنکی امانت و دیانت آپکے نزدیک مسلم ہو تو اسکے
گواہ قبول کرنا چاہیے حضرت علی رض نے فرمایا بہتر ہے۔ مولف لکھتا ہے کہ شریح نے اپنے
قول مین نفی ارادہ کی تھی۔ کیونکہ ایسی شہادت کا پایا جانا محال ہی اور قاعدہ یہہ ہے کہ کبھی کبھی
حکم کو کسی محال پر معلق کر دیتے ہین اور اُس سے غرض تحقیق نفی ہوتی ہے جیسے اللہ جل شانہ
نے کفار کے حق مین ارشاد فرمایا۔ وَلَا یَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتّٰی یَلِجَ الْجَمَلُ فِیْ سَمِّ الْخِیَاطِ۔
ترجمہ۔ نہین داخل ہونگے کفار جنت مین یہان تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے مین
داخل ہوجائے۔ اللہ جل شانہ نے کفار کے عدم دخول جنت کی غایت حتی یلج الی الآیہ کو
ٹھرایا اور ظاہر ہے کہ اونٹ کا داخل ہونا سوئی کے ناکے مین محال ہے پس
عدم دخول کفار کا جنت مین منتہی ہونا یعنی جنت مین داخل ہوجانا بر تقدیر وجود غایت کہ
اس مقام پر مثال شرط کی محال ہے تو غرض کلام الٰہی سے مطلقاً عدم دخول کفار جنت مین ہے
ایسا ہی حال ہے قول شریح کا اور قاعدہ یہہ ہے کہ قبول قول خصم شہادت ظاہر حال پر مبنی ہے
تو اگر ظاہر حال شاہد نہو تو اُسکا قول قبول نکیا جائیگا۔

کتاب الصلوٰۃ

جزئیہ ۷۔ سراج الوہاج مین لکھا ہے کہ ظاہر الروایت مین نہین کراہت ہے اگر
لڑکا عاقل اذان دے اگرچہ بالغ افضل ہے اور اس بنا پر اگر لڑکا عاقل واسطے
اذان کے نوکر رکھا جائے تو صحیح ہے لیکن در بارہ ادا ے صلوٰۃ فریضہ
فقہا لکھتے ہین کہ اُسکی صحت کا حکم صادر کرنا لازمی ہے اگرچہ ارکان اور شرائط نماز کے

بھی عاقل کے حق میں واجب نہین ہین فرض کفایہ لڑکے عاقل کے فعل سے ساقط ہوجاتا ہے
ایک روایت مین - اور اجارہ اسکا صحیح ہے اور اذان و ہدیہ مین لڑکے کا قول قبول ہوگا - اشباہ

جزئیہ ۸ - پنج وقتی نماز کا موذن مسلم و بالغ بیان کرے کہ نماز کا وقت آگیا اسکا قول قبول
کیا جائیگا - معین الحکام -

جزئیہ ۹ - ایک شخص کو قبلہ مین شبہہ ہو اس سے دو شخص بیان کرین کہ قبلہ فلان
سمت ہے اور اسکو دوسری سمت کا گمان ہو اگر وہ دونون اس مقام کے
رہنے والے نہ ہون تو اسکے کلام پر التفات نہ کرے کیونکہ وہ دونون اجتہاد
رکھتے ہین متشکک کو اپنے اجتہاد سے انحراف نہ کرنا چاہیے - اور اگر وہ دونون
اس مقام کے رہنے والے ہون تو متشکک پر واجب ہے کہ ان کے قول پر عمل
کرے - قاضیخان -

جزئیہ ۱۰ - زید ایک قوم کی امامت مہینہ بھر کرے اسکے بعد بیان کرے کہ مین
مجوسی ہون اس پر اسلام لانیکے لیے جبر کیا جائیگا اور اس کا قول قبول نہ کیا جائیگا
اور نماز ان لوگون کی جائز قرار پائے گی اور اسیطرح اگر شخص بیباک کہے مین نے
نماز پڑھائی تمکو چند روز بغیر وضو کے اسکا قول قبول نہ ہوگا اور اگر وہ بیباک نہ ہو اور
اسکا احتمال ہو کہ اس نے ازروے ورع اور احتیاط کہا تو ان لوگون سے نماز کا
اعادہ کرایا جائیگا - قاضی خان -

جزئیہ ۱۱ - اگر جماعت اور امام مین اختلاف ہو جماعت کہے تین رکعتین ہمنے
پڑھین اور امام کہے چار رکعتین اگر امام کو اپنے قول پر یقین ہو تو نماز کا اعادہ
نکرے اگر امام کو اپنے قول پر یقین نہ ہو تو جماعت کے قول پر عمل کرے اور اگر جماعت مین
باہم اختلاف ہو بعض بیان کرین نماز کی تین رکعتین پڑھین اور امام دونون فریقون مین سے
ایک کے ساتھ اتفاق کرے اس شکل مین امام کے قول پر عمل کیا جائیگا - قاضی خان

امام مغرب کی نماز پڑھے اور چند نمازی بیان کرین کہ تو نے تین رکعتین پڑھین اور
چند بیان کرین کہ تو نے دو رکعتین پڑھین اور دونون فریق امام کے نزدیک ثقہ ہون
اُس فریق کا قول قبول ہوگا جسکے ساتھ امام اتفاق کرے **قاضیخان** -

جزئیہ ۱۲ - زید حلف کرے کہ جمعہ کی نماز امام کے ساتھ نہ پڑھونگا پھر امام کے ساتھ
دوسری رکعت مین شریک ہوکر اُسکے ساتھ نماز پڑھے امام سلام پھیرے اور یہہ دوسری
رکعت تمام کرے تو یہہ حانث نہ ہوگا کیونکہ اُس نے جمعہ کی نماز امام کے ساتھ نہین پڑھی
اور اگر وہ نماز امام کے ساتھ شروع کرے اسکے بعد سوجاے یا حدث حادث ہو اور
یہہ چلا جاے اور وضو کرکے واپس آئے اس اثنا مین امام سلام پھیرے اور یہہ
نماز مین اُسکی اتباع کرے تو یہہ حانث ہوجائیگا اگرچہ اُسنے امام کی مقارنت مین نماز
نہین پڑھی کیونکہ لفظ (ساتھ) سے اس مقام پر حقیقتہً قران نہین مقصود ہے بلکہ
مقتدی کی اتباع مع الاقتداء مراد ہے اگرچہ افعال اور انتقال اُسکا ایک رکن سے
دوسرے رکن کیطرف حاصل ہوتا ہے امام کی بعدیت مین نہ اُسکے شمول مین مگر
اس سے یہہ ظاہر ہوتا ہے کہ اُسنے امام کے ساتھ نماز پڑھی جیسا اس مقام پر یہہ اُسکا
مقتدی باقی رہتا ہے بسبب اتباع کے اور اگر زید مقارنت حقیقیہ کی نیت کرے تو
اُسکا قول فیما بینہ وبین اللہ تصدیق کیا جائیگا - اور فیصلہ کرنے مین قاضی اُس سے
حقیقت مراد لیگا - **بدایع فی آخر کتاب الایمان** -

کتاب الصوم

جزئیہ ۱۳ - جامع الصغیر مین لکھا ہے اگر عمرو حلف کرے کہ رمضان کا روزہ کوفہ مین
نہ رکھونگا اس سے رمضان کے کل روزے رکھنا کوفہ مین مراد ہے اور اگر وہ
کہے کہ کوفہ مین افطار کرون تو میرا غلام آزاد ہوجائیگا تو اُس سے عید کا دن مراد ہے

نہ کھانا پینا اور اسی طرح سے اگر حلف کرے کہ مین جس مہینے کوفہ مین داخل ہون اُسکا چاند نہ دیکھون اور چاند رات کو کوفہ مین ہو تو حانث نہ ہوگا اُسکے قول کا یہہ منشا ہے کہ چاند ہونیکے وقت وہ وہان موجود نہ ہوا ور اگر وہ کہے کہ اُس قول سے میرا یہہ مقصود تھا کہ چاند کو اپنی آنکھون سے دیکھون اُسکے قول کی تصدیق کیجاے گی۔
ایمان الخلاصہ۔

کتاب الزکوۃ

جزئیہ ۱۴- حسن ابن زیاد نے امام اعظم سے روایت کی ہے کہ صاحب مال اپنے مصدق سے کہے کہ مین نے زکوۃ دی دوسرے مصدق کو اور اس سال مین دوسرا مصدق ہو صاحب مال رسید لائے تو اُسکا قول قبول ہوگا اور اگر وہ نہ لائے تو اُسکا قول قبول نہ ہوگا ظاہر الروایت مین ہے اگر وہ رسید نہ لائے تو اُس کا قول قبول ہوگا تاسیس الدبوسی عاشر مال پر گزرے اور صاحب مال کہے کہ ابھی سال تمام نہین ہوا بلکہ چند مہینے گزرے ہین یا مجھ پر قرضہ ہے اور حلف کرے تصدیق کیا جائیگا
تشریح- عاشر اُس شخص کو کہتے ہین جسے امام راستہ پر مقرر کرے تاجرونسے صدقات لینے کیلیے پس جو شخص اُسمین سے انکار کرے سال گزرنے یا قرضہ ہونیکا وہ وجوب کا منکر قرار پائیگا اور قول منکر کا مع الیمین قبول کیا جاتا ہے- ہدایہ۔
جزئیہ ۱۵- مالک مرسوم پانے سے انکار کرے اور رعیت مرسوم ادا کرنیکی نسبت گواہ پیش نہ کر سکے قاضی کو چاہیے کہ رعیت سے حلف لے کہ ہمارے ذمہ شی واجب باقی نہین ہے من بعد اُسکی برأت کا حکم صادر کرے۔

کتاب الحج

جزئیہ ۱۶- میت کی جانب سے حج کرنے والا کہے کہ مین نے حج کیا وارث یا میت کا وصی

انکار کرے اس شکل مین حج کرنے والے کا قول قبول کیا جائیگا کیونکہ وہ مدعی ہے اُس مال کے خرچ ہوجانے کا جو اُسکے قبضہ مین امانۃً تھا اور وارث یا وصی کا بینہ اس مضمون کا نہ قبول ہوگا کہ جو شخص حج کرنا بیان کرتا ہے وہ بقرعید کے دن کوفہ مین تھا مگر جبکہ بینہ پیش کرے کہ اُسنے اقرار کیا کہ مین نے حج نہین کیا۔ **قاضی خان جامع الصغیر**

جزئیہ ۱۷۔ مالک بیان کرے کہ غلام میرا آزاد ہوجائیگا اگر اسکے سال مین حج نہ کرون وہ سال ختم ہوجاسے اور مولیٰ بیان کرے کہ مین نے حج کیا غلام کہے کہ حج نہین کیا مولیٰ کا قول قبول ہوگا کیونکہ وہ آزادی کا انکار کرتا ہے **مجمع الفتاوی** زید اپنا مال خالد کو عطا کرے اور کہے اس سال مین تو حج کر یا جہاد فی سبیل اللہ یا اپنی ذات اور اپنے عیال پر صرف کر اسکے بعد اُن دونون مین اختلاف ہو معطی کہے کہ مین نے قرض کی نیت کی تھی معطی لہ کہے کہ وہ مال مجھے تو نے فی سبیل اللہ دیا قول معطی کا قول ہوگا اسے خانیہ سے ابن مؤید نے نقل کیا ہے۔

کتاب النکاح

جزئیہ ۱۸۔ اگر شوہر و زوجہ مین اختلاف ہو ایک اُن مین سے کہے کہ نکاح گواہون سے ہوا دوسرا کہے کہ بلا گواہ قول اُس شخص کا قبول ہوگا جو دعوی کرتا ہے نکاح مین گواہ تھے اور اسیطرح سے اگر وہ دونون نکاح کی صحت اور فساد مین مختلف ہون تو مدعی صحت کا قول قبول ہوگا

جزئیہ ۱۹۔ اگر عورت دعوی کرے کہ میرے باپ نے میرا نکاح کردیا حالت بلوغ میں اور مین رضامند نہین ہوئی شوہر دعوی کرے کہ تیرے باپ نے صغرسنی مین تیرا نکاح کردیا اس شکل مین عورت کا قول قبول ہوگا اگر شوہر و زوجہ مین اختلاف ہو شوہر کہے کہ مین نے تیرے ساتھ نکاح کیا اور مین صغرسن تھا بلا اجازت مولیٰ۔ عورت کہے تو نے مجھسے نکاح کیا بعد بالغ ہونیکے مرد کا قول قبول ہوگا اور قاضی اُس سے پوچھے گا

کیا تو اس عقد کو جائز رکھتا ہے اگر وہ جائز رکھے تو نکاح صحیح ہوجائے گا اور در صورت رد باطل - اور اگر مرد نے عورت کے ساتھ بعد بالغ ہونیکے دخول کیا ہو تو یہ عورت کی اجازت سمجھی جائے گی -

جزئیہ ۲۰ - وکیل نکاح دعوے کرے کہ مین نے نکاح مین گواہ بنائے اور موکل انکار کرے وکیل کا قول قبول ہوگا اور صحت ثابت ہوجائیگی موکل کے اس اقرار سے کہ وکیل نے جو نکاح کیا ہے اُسمین گواہ نہ تھے -

جزئیہ ۲۱ - ولی اگر بکر بالغہ کا نکاح کرے پھر شوہر و زوجہ مین اختلاف ہو شوہر کہے جب تجھے نکاح کی خبر پہنچی تو تو نے سکوت کیا زوجہ کہے نہین بلکہ مین نے نکاح کو رد کر دیا عورت کا قول قبول ہوگا -

جزئیہ ۲۲ - عورت بکر کا نکاح اُسکا باپ کردے اور وہ ایک سال کے بعد کہے جب مجھے نکاح کی خبر پہنچی تو مین نے اپنی نارضامندی ظاہر کی عورت کا قول قبول ہوگا اور اگر عورت کہے کہ مجھے نکاح کی خبر ایک سال قبل پہنچی مین نے اُسکو رد کر دیا عورت کا قول قبول نہ ہوگا اور اگر عورت کو نکاح کی خبر پہنچے اور اُسکے روبرو قوم ہو اور عورت بیان کرے کہ مین نے نکاح فسخ کر دیا جب مجھے اُسکی خبر پہنچی مگر قوم نے کہا ہم نے نہین سنا عورت کا قول قبول ہوگا کیونکہ قوم نے فسخ نہین سنا اُنکے نزدیک عورت کا سکوت ثابت ہے تو عورت کی رضامندی ثابت ہوجائیگی -

جزئیہ ۲۳ - زید اپنی دختر بالغہ کا نکاح کردے اور اُسکی رضامندی یا فسخ کردینا معلوم نہ ہو اس اثنا مین شوہر مرجائے اور اُسکے ورثا بیان کرین کہ عورت کا نکاح بغیر اُسکے امر کے ہوا نہ اُسکو نکاح کا علم ہوا اور نہ وہ راضی ہوئی وہ میراث پانے کی مستحق نہین ہے - عورت کہے کہ میرے باپ نے میرا نکاح میرے امر سے کر دیا عورت کا قول قبول ہوگا اور وہ میراث پائیگی اور اُسپر عدت بھی واجب ہوگی اور

اگر وہی بیان کرے کہ میرے باپ نے میرا نکاح بغیر میرے حکم کے کردیا
مجھ کو اُس کی خبر پہنچی تو مین راضی ہوگئی اس شکل مین نہ وہ مہر پانیکی مستحق ہوگی
اور نہ میراث پائیگی کیونکہ وہ عقد غیر نافذ کی مُقر ہے اور اگر وہی بعد اُسکے نافذ کا دعوے
کرے تو اُسکا قول نہ قبول ہوگا بسبب امکان تہمت کے اور اگر کہے کہ میرے باپ نے
میرا نکاح بغیر میری رضا کے کردیا پھر اُسکی مجھے خبر پہنچی تو مین راضی ہوگئی ورثہ اجازتکا
انکار کرین اس شکل مین ورثہ کا قول قبول ہوگا۔ **تشریح** - فرق دونون شکلونمین یہ ہے
کہ شکل ثانی مین دونون متفق ہین کہ عقد تمام نہین ہوا اور عورت دعوی کرتی ہی اتمام کا
اور ورثہ اسکا انکار کرتے ہین - اور شکل اول مین دونون وقوع عقد کے اتمام کی
نسبت مختلف ہین تصرفات اصل مین اتمام ہے اس شکلمین عورت متمسک بالاصل
قرار پائیگی اور اُسکا قول قبول ہوگا **صدر الشہید** بیان کرتے ہین کہ باپ اپنے
فرزند بالغ کا نکاح کرے ہندہ کے ساتھ اور لڑکا مرجاے باپ بیان کرے کہ نکاح
بغیر اجازت فرزند کے منعقد ہوا عورت کہے کہ بعد اجازت کے وہ مرگیا عورتکا قول
قبول ہوگا **تشریح** مسئلہ اولی کے قیاس پر واجب ہے کہ باپ کا قول قبول کیا جائے
بزازیہ -

جزئیہ ۲۴ - اگر باپ بیان کرے کہ مینے کل صغیر یا صغیرہ کا نکاح کردیا اسکے قول کی
تصدیق نہ کیجائیگی مگر دو شکلونمین یا یہ کہ گواہ پیش کرے یا صغیر بعد بالغ ہونیکے اُسکے
قول کی تصدیق کرے - نزدیک امام اعظم کے اسیطرح غلام کا مولی یا عورت یا مرد کا
وکیل نکاح کا اقرار کرے ان تینون شکلونمین بھی امام اعظم کا وہی مذہب ہے اور
صاحبین فرماتے ہین کہ ولی اور وکیل اور ولی کی تصدیق کیجائیگی اور باندی کی مولی کے
بالاجماع تصدیق کیجائیگی صاحبین اور امام اعظم کے خلاف ہے بعض فقہا لکھتے ہین کہ
خلاف اُس شکل مین ہے کہ وہ بالغ ہوکر نکاح کا انکار کرے اور مولی نکاح کا اقرار کرے

لیکن اگر مولی نکاح کا اقرار کرے حالت صغرسنی مین تو اُسکا اقرار صحیح ہے - اور صحیح یہ سب ہے - خلاف اُس شکل مین ہے کہ درصورتیکہ مولی اقرار کرے پسر کے اور غلام کے نکاح کا صغرسنی مین اور جب وہ دونون بالغ ہون تو نکاح کا انکار کرین تو مولی کا اقرار صحیح نہوگا اگر غلام آزاد ہونیکے قبل یا بعد انکار کرے اس شکل مین اقرار مولی کا نسبت غلام کے صحیح نہوگا موافق قول امام اعظم کے -

جزئیہ ۲۵۵ - بکر محمود کو وکیل کرے کہ وہ اسکا نکاح کردے کسی عورت کے ساتھ اور وکیل نکاح کردے اُسکے بعد محمود اور وکیل مین اختلاف ہو محمود بیان کرے کہ تو نے میرا نکاح کیا اس عورت کے ساتھ اور وکیل بیان کرے نہین بلکہ مینے تیرا نکاح کیا اُس دوسری عورت کے ساتھ محمود کا قول قبول ہوگا درصورتیکہ زوجہ اُسکی تصدیق کرے کیونکہ وہ دونون نکاح کی تصدیق کرتے ہین نکاح ان دونوکی تصدیق کرنیسے ثابت ہوجائیگا اور یہ اس سے مستنبط ہوتا ہے کہ نکاح تصدیق کرنیسے ثابت ہوجاتا ہے -

جزئیہ ۲۵۶ - ہندہ وکیل کرے محمود کو کہ میرا نکاح بعوض چار سو درہم کے کردے محمود ہندہ کا نکاح کردے اور ہندہ شوہر کی ساتھ ایک سال سکونت پذیر رہے اسکے بعد شوہر گمان کرے کہ وکیل نے نکاح بعوض ایک دینار کردیا اور اُس قول کی وکیل تصدیق کرے اور اگر شوہر اقرار کرے کہ ہندہ نے اُسکو بعوض ایک دینار کے نکاح کرنیکا وکیل نہین کیا تھا ہندہ کو اختیار ہوگا اگر چاہے نکاح جائز رکھے بعوض ایک دینار کے اور پھر اس مقدار سے زیادہ کی مستحق نہوگی اور اگر چاہے تو نکاح فسخ کردے اس شکل مین ہندہ کا مہر مثل جہانتک کہ زیادہ ہو شوہر پر واجب ہوجائیگا بخلاف اُس مسئلہ کے جو اوپر بیان ہوا کیونکہ اُس شکل مین عورت مہر معین پر راضی تھی پس جبکہ نکاح باطل ہوگیا اور مہر بسبب دخول واجب الادا ہوگیا تو اُسی تعداد سے زیادہ نہین ہوسکتا ہے جسپر عورت راضی تھی مگر اس مسئلہ مین عورت مہر معین پر

راضی ہے تو یہ مہر مثل جہانتک زیادہ ہو یا نکی مستحق ہے اور اسکو زمانہ عدت کا نفقہ نہ دلایا جائیگا کیونکہ عدت نکاح کی وجہ سے واجب نہین ہوتی ہے بلکہ دخول بالشبہہ سے واجب ہوتی ہے اور اسمین نفقہ واجب نہین ہوتا ہے اور اگر شوہر دعوے کرے کہ عورت نے وکیل کیا ایک ہی دنیا سے نکاح کرنیکو اور عورت انکار کرے پس اسیطرح عورت کا قول مع الیمین قبول ہوگا یہہ مسئلہ اس قسم کا ہے جسمین احتیاط کرنا چاہیئے یا بعد عقد کے اسنے اختیار دیا ہے درصورتیکہ اسکے امر کے خلاف ہو۔ مناسب ہے کہ عورت کے امر پر گواہ لاے جاوین اور اسیطرح عورت بالغہ کا ولی وہ فعل کریگا جو وکیل کو کرنا چاہیئے حرمت ان افعال سے جو نسبت دلاتے ہین وطی کی ثابت ہوتی ہے اور اسکو حرمت مصاہرت کہتے ہین مثلاً مرد عورت کو مس کرے یا بوسہ لے شہوت سے اور اگر مرد شہوت کا انکار کرے تو اسکا قول قبول ہوگا مگر جسکے افعال سے اسکے آلہ کو انتشار ہو۔ **قاضی خان** —

جزئیہ ۳۔ اگر زید نکاح کرے ہندہ کے ساتھ اور وہ دوسرے کی منکوحہ ہو اور اسنے ہندہ کو طلاق دیا ہو اور ہندہ زید سے کہے تو نے میرے ساتھ نکاح کیا اور مین شوہر اول کی عدت مین بیٹھی ہوئی تھی امام ابوبکر محمد بن الفضل فرماتے ہین کہ اگر درمیان نکاح ثانی اور طلاق شوہر اول کے دو مہینے گزر گئے ہون تو نزدیک امام اعظم علیہ الرحمۃ اور ابی یوسف کے عورت کا قول قبول نہ ہوگا کیونکہ اسنے نکاح پر پیشقدمی کی ہے یہ اقرار ہے کہ عدت گزر گئی اور اگر طلاق اور نکاح ثانی کے درمیان دو مہینے سے کم مدت گزری ہو تو زوجہ کا قول قبول ہوگا اور زوجہ اور شوہر ثانی مین تفریق کرادیجائیگی یہ مسئلہ خلاف ہے اسکے کہ شوہر زوجہ کو تین طلاق دے پھر اس سے مدت کے بعد نکاح کرے زوجہ کہے تو نے میرے ساتھ نکاح کیا قبل اسکے کہ مین دوسرے سے نکاح کرتی زوجہ کا قول قبول ہوگا اگر شوہر اول نے چند مہینوں کے بعد نکاح کیا ہو اسکے بعد زوجہ نے کہے کہ مین نے نکاح کیا تیرے ساتھ قبل شوہر ثانی کے وطی کرنیکے یا مینے

نکاح کیا قبل نکاح ثانی کے اور زوجہ کہے نہین بلکہ نکاح اُسکے بعد ہوا زوجہ کا قول قبول ہوگا
اور نکاح بسبب اقرار شوہر کے فاسد ہوجائیگا اور زوجہ درصورتیکہ شوہر اول نے دخول
کیا ہو نصف مہر پانے کی مستحق ہوگی اور دخول کرنیکی شکل مین کل مہر کی مستحق ہوگی ۔

جزئیہ ۲۸ ۔ زید ہندہ سے نکاح کرے جو کسی کی مطلقہ ہوا اور دوسرا شوہر کہے کہ مین نے
تجھ سے نکاح کیا عدت گزرنیکے قبل عورت کہے کہ طلاق کے بعد مین نے حمل گرا دیا جسکی
خلقت ظاہر ہوگئی تھی زید کا قول قبول کیا جائیگا اور دونوںمین تفریق کرا دیجائیگی اور اگر
ہندہ دوسرے نکاح کے بعد کہے کہ مینے حمل گرا دیا تھا تجھ سے نکاح کرنیکے قبل پہلے شوہر کے
طلاق دینے کے بعد اور حمل کی خلقت ظاہر ہوچکی تھی شوہر بیان کرے کہ مین نے نکاح کیا
تجھ سے عدت گزرنے کے قبل ہندہ کا قول قبول ہوگا اور اُن دونون کے درمیان تفریق
کرا دیجائیگی اور اُسکو کل مہر شوہر ثانی سے دلایا جائیگا اگر اُسنے ہندہ سے دخول کیا ہو
درصورت دخول نہ کرنیکے نصف مہر دلایا جائیگا شکل اول مین دونونکے درمیان قاضی
تفریق کرائیگا اور شوہر پر اگر اُسنے دخول نہ کیا ہو تو مہر کا ادا کرنا واجب نہ ہوگا ۔

جزئیہ ۲۹ ۔ اگر مرد نکاح کرے عورت کے ساتھ اسکے بعد کہے کہ اُسکے شوہر اول نے
طلاق دی اور عدت گزرگئی عورت کہے کہ مجھے اُسنے طلاق نہین دی اور مین اُسکی
زوجہ ہون اور شوہر کہے نہین بلکہ اُسنے تجھکو طلاق دی اور عدت تیری گزرگئی قول
شوہر کا قبول کیا جائیگا ۔ **قاضیخان** ۔

جزئیہ ۳۰ ۔ اگر مرد عورت کے ساتھ نکاح کرے اسکے بعد کہے کہ وہی میری بہن یا
بیٹی رضاعی ہے مین بعد اسکے مجھکو وہم ہوگیا تھا واقع مین وہ امر نہین تھا جو مین نے کہا
نکاح اُن دونون فاسد نہ ہوگا اور اگر شوہر اپنے اقرار پر قائم رہے اور کہے فی الواقع
وہی امر ہے جو مین نے کہا یا اسپر بینہ قائم کرے قاضی اُنمین تفریق کرادیگا اور اگر
شوہر اسکے بعد انکار کرے تو کچھ فائدہ نہ ہوگا اور اسیطرح سے اگر وہ کہے کہ وہی عورت

میری بیٹی ہے یا بہن اور اُسکا نسب معروف نہو بعد کہے مین نے وہم کیا تصدیق کیا جائیگا
اور اگر زوجہ سے کہے کہ یہہ میری دختر نہیں ہے اور اُسکا نسب معروف ہو اور زوجہ کی عمر اِس قدر ہو
کہ وہ اُس سے پیدا ہو سکتی ہو ان دونون کے درمیان تفریق نہ کرائی جائیگی اگرچہ وہ اسپر
اصرار کرے کیونکہ وہ شرعاً اپنی تکذیب کرتا ہے - بزازیہ مین باب الطلاق -

جزئیہ ۳۱ - ایک شخص کسی عورت سے نکاح کرے اور پانچ مہینے کے بعد لڑکا پیدا ہو
شوہر کہے لڑکا میرا ہے فلان سبب سے عورت کہے نہین بلکہ وہی لڑکا زنا سے پیدا ہوا ہے
ایک روایت مین شوہر کا قول قبول ہوگا اور اگر نکاح کے بعد دو برس سے زیادہ
زمانہ گزر جائے اور زوجہ کے لڑکا پیدا ہوا اور باقی مسئلہ حالت سابقہ پر ہو تو شوہر کا
قول قبول ہوگا اور روایت حسن مین زوجہ کا قول قبول ہوگا -

جزئیہ ۳۲ - زوجہ عدت وفات مین کہے کہ مین حاملہ نہین ہون بعد دوسرے روز کہے
کہ مین حاملہ ہون زوجہ کا قول قبول ہوگا پس اگر وہ چار مہینے دس دن کے بعد کہے کہ
حاملہ نہین ہون پھر کہے کہ مین حاملہ ہون زوجہ کا قول قبول نہ ہوگا مگر جبکہ بچہ پیدا ہو جائے
شوہر کی تاریخ انتقال سے چھ مہینے کے اندر زوجہ کا قول قبول ہوگا اور اُسکا یہہ اقرار
کہ عدت گزر گئی باطل ہو جائیگا -

جزئیہ ۳۳ - خالد اپنی دختر کا مہر وصول کرکے دعوی کرے کہ مین نے مہر اپنے داماد کو
واپس کر دیا اور داماد تصدیق کرے اور دختر اپنے باپ کے قول کی تکذیب کرے فقہا
لکھتے ہین کہ اگر دختر بکر ہو تو باپ کا قول بجز بینہ کے قبول نہوگا کیونکہ وہ بکر لڑکی کا مہر
وصول کرنیکا مالک ہے داماد خسر کے قبضہ کرنیسے بری ہو گیا تو اب خسر داماد کو واپس
نہین کر سکتا ہے اور اگر دختر ثیبہ ہے تو اُسکے باپ کا قول قبول ہوگا کیونکہ وہ دختر
ثیبہ کے مہر کے وصول کرنیکا مالک نہین ہے اور شوہر کا خسر کو مہر پہنچا دینا امانت متصور ہوگا
اور اگر امین دعوی کرے کہ مین نے ودیعت واپس کر دی تو اُسکا قول قبول ہوتا ہے -

جزئیہ ۳۴ - ہندہ مرجاے اور اُسکا شوہر بیان کرے کہ اُسنے اپنا مہر مجھے ہبہ کر دیا تہا تو
بعض مشایخ فرماتے ہین کہ شوہر کا قول قبول ہوگا اور جامع الصغیر کے باب وصایا مین
مسئلہ بیان ہوا ہے کہ قول ورثا کا قبول ہوگا کیونکہ وہ سقوط دین کا منکر ہے اور یہہ حادثہ ہے
پس ہبہ مرض الموت پہ محمول کیا جائیگا۔

جزئیہ ۳۵ - محمود اپنی زوجہ کو اسباب خرید کرکے اور درہم حوالہ کرے تا زوجہ اُس سے
اسباب خرید کرے پہر شوہر و زوجہ مین اختلاف ہو شوہر بیان کرے کہ وہ مہر مین دیا گیا تہا زوجہ
کہے وہ ہدیہ تہا شوہر کا قول قبول ہوگا مگر اُس طعام مین جو کہایا جاتا ہے مثلاً خرما ہو یا آٹا
یا شہد اور وہ شے جو باقی رہتی ہے اسمین شوہر کا قول قبول ہوگا اور اگر اسباب از قسم
گوشت ہو یا نان یا وہ شے جو باقی نہین رہتی ہے تو شوہر کا قول قبول نہوگا۔ ابوالقاسم الصفار
لکہتے ہین کہ جو اسباب اس قسم کا ہو کہ شوہر پر اُسکا خرید کرنا زوجہ کے لیے واجب نہین
اسمین شوہر کا یہہ قول کہ وہی مہر مین تہا قبول ہوگا اور اگر اسباب اس قسم کا ہو جسکا خرید
کرنا واجب ہے مثل عورتون کے اوڑہنی یا جواہر کے اسمین شوہر کا قول قبول نہوگا۔

جزئیہ ۳۶ - خالد اپنی زوجہ کو اسباب بہیجے اور زوجہ کا باپ بہی خالد کو اسباب بہیجے
خالد کہے کہ مین نے جو شے اپنی زوجہ کو بہیجی وہ مہر مین تہی شوہر کا قول مع الیمین قبول ہوگا۔

جزئیہ ۳۷ - سلطان نکاح کرے زینب کے ساتھ اور اُسکو ہدیہ بہیجے اور زوجہ بہی
اُسکا عوض بہیجے اور شوہر اپنی زوجہ کے ساتھ شب باشی کرے اسکے بعد شوہر زوجہ کو
چہوڑ دے اور بیان کرے کہ مین نے جو شے اپنی زوجہ کو بہیجی تہی وہ عاریت تہی اور
اُس سے واپس لینا چاہے اور زوجہ بہی اُسکا عوض واپس کرنا چاہے فقہا لکہتے ہین
کہ اسباب مین شوہر کا قول قبول ہوگا کیونکہ وہ ملکیت کا انکار کرتا ہے اور زوجہ کو یہہ
حق ہے جو شے اسنے شوہر کو بہیجی ہے واپس کرے کیونکہ زوجہ گمان کرتی ہے کہ وہی
عوض ہبہ کا تہا اور جب ہبہ نہ رہا تو اُسکا عوض بہی نہ رہیگا اس شکل مین ہر ایک کو

اختیار ہے کہ اپنی شی دوسرے سے واپس لے لے۔

جزئیہ ۴۸۔ زوجہ بعد انتقال شوہر مدعی ہو کہ متوفی پر میرے ہزار درہم مہر کے ہین اسکا قول نسبت تکمیل مہر مثل نزدیک امام اعظم کے قبول ہوگا کیونکہ اُنکے نزدیک مہر مثل کا حکم دیا جاتا ہے۔

جزئیہ ۴۹۔ عورت مرجاسے اور اُسکی مان ماتم مین بیٹھے اور شوہر زوجہ کی مان کو گائے بھیجے اور وہ گانے کو ذبح کرکے ایام ماتم مین خرچ کرے اسکے بعد شوہر گائے کی قیمت طلب کرے فقہا لکھتے ہین اگر وہ دونون متفق ہون کہ شوہر نے زوجہ کی مان کو گائے بھیجی کہ وہ اُسکو ذبح کرے اور اُن لوگونکو جو اُسکے پاس ماتم مین جمع ہوئے کھانا کھلاے اور قیمت نہ بیان کی ہو اس شکل مین شوہر اُسکی قیمت پانے کا مستحق نہین ہے۔ کیونکہ وہ ہلاک ہوگئی اور گوشت اُسکی اجازت سے خرچ کیا گیا بغیر شرط واپسی کے اور اگر وہ دونون متفق ہون کہ شوہر نے گائے زوجہ کی مان کو بھیجی اور اُسکی قیمت بیان کی شوہر کو یہہ استحقاق ہے کہ گائے کی قیمت زوجہ کی مان سے وصول کرے کیونکہ وہ دونون متفق ہین کہ زوجہ کی مان سے شرط کی گئی تھی قیمت لینے کی کیونکہ ہدیون مین قیمت بیان نہین ہوتی اور اگر وہ دونون بیان قیمت مین مختلف ہون تو عورت کا قول مع الیمین قبول ہوگا۔

تشریح۔ مناسب یہہ ہے کہ شوہر کا قول قبول کیا جاے کیونکہ زوجہ کی مان دعوی کرتی ہے اجازت ہلاک کا بغیر عوض۔ اور شوہر انکار کرتا ہے شوہر کا قول قبول ہوگا مثل اُس شخص کے کہ دوسرے کو دراہم حوالہ کرے اور وہ اُسکو خرچ کرڈالے مالک دراہم کہے کہ مین نے تجکو دراہم قرض دیے قابض کہے نہین بلکہ تو نے مجھے ہبہ کیے مالک دراہم کا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۵۰۔ اگر شوہر و زوجہ مین اختلاف ہو مہر مسمی کی مقدار مین قیام نکاح مین دخول کے قبل یا اُسکے بعد طلاق کے قبل یا اُسکے بعد یا اختلاف ہو ایک کے ورثا کے ساتھ

تو قول اُس شخص کا جسکا مہر مثل شاہد ہو قبول ہوگا پس زوجہ کا قول مہر کی مقدار مین قبول ہوگا اگر اُسکا مہر اُسکے دعوی کی قدر ہو یا زیادہ - اور شوہر کے ورثا کا قول قبول ہوگا اگر مہر مثل اُسکے دعوی کی قدر ہو یا اُس سے کم یا مہر مثل ورثا کے دعوی سے زیادہ ہو - یا زوجہ کے دعوی کی مقدار سے کم ہو اور دونون فریق کے پاس بینہ نہون تو دونون سے تحالف کرائینگے اگر ایک فریق اُنمین سے نکول کرے تو دوسرے کا دعوی اُسپر لازم ہوجائیگا اور اگر ایک بینہ قائم کرے تو اُسکے حق مین فیصلہ کیا جائیگا - فتاوی مہدیہ -

جزئیہ ۱۳۱ - اگر اُن دونون مین مہر مسمی کی نسبت اختلاف ہو ایک دعوی کرے مہر مسمی کا دوسرا انکار کرے اس شکل مین منکر کا قول قبول ہوگا اور زوجہ کے حق مین مہر مثل کا حکم صادر ہوگا اور اگر دونون مین قبل طلاق اختلاف ہو یا اُنمین سے ایک مرجاے اور شخص زندہ اور متوفی کے ورثا مین اختلاف ہو یا اُنکی حیات مین اختلاف ہوا ہو تو بھی وہی حکم ہے جو اوپر بیان ہوا اور اگر وہ دونون مرجائین اور اُنکے ورثا مہر مسمی کی مقدار مین مختلف ہون امام اعظم کے نزدیک شوہر کے وارث کا قول قبول ہوگا کم ہو یا زیادہ - اور ابو یوسف فرماتے ہین شوہر کے ورثا کا قول قبول ہوگا مگر یہہ کہ وہ امر قابل انکار کو بیان کرین - امام محمد فرماتے ہین کہ زوجہ کے مہر مثل کے لزوم کا حکم صادر کیا جائیگا اور اگر اُن دونونکے ورثا کا اصل تسمیہ مین اختلاف ہو تو قول منکر کا قبول ہوگا اور امام اعظم کے نزدیک زوجہ کے کسی مہر کا فیصلہ نہ ہوگا - اور صاحبین فرماتے ہین کہ زوجہ کے مہر مثل کا فیصلہ صادر کیا جائیگا - فقہا فرماتے ہین کہ صاحبین کے قول پر فتوی ہے - تشریح - امر قابل انکار مین فقہا کا اختلاف ہے حسن بن زیاد لکھتے ہین کہ امر قابل انکار کی شکل یہہ ہے کہ زوجہ کا مہر مثل دس ہزار درہم ہو اور شوہر دعوی کرے کہ نکاح ہوا دس کے مقابلہ مین اور ابو سعید ابن معاذ المروزی لکھتے ہین کہ اُسکی شکل یہہ ہے کہ شوہر کہے کہ مین نے نکاح کیا اُس عورت سے خمر یا خنزیر کے

مقابلہ مین اور بعض لکھتے ہین کہ شوہر دعوی کرے کہ مین نے اُس شی کے مقابلہ مین نکاح کیا جسپر عادۃً نکاح نہین ہوتا ہے اور اسی پر اعتماد ہے۔

جزئیہ ۴۲ - اگر مرد نکاح کرے غلام کے مقابلہ مین اور غلام قبل تفویض کرنے کے زوجہ کو ہلاک ہوجاے اور اُس غلام کی قیمت مین زوجہ اور شوہر مختلف ہون شوہر کا قول قبول ہوگا اور اگر نکاح بمقابلہ جامۂ معین کے کیا جاوے اور کپڑا سپرد کرنے کے قبل تلف ہوجائے پھر اُنمین کپڑے کی قیمت مین اختلاف ہو شوہر کا قول قبول ہوگا اور اگر نکاح بمقابلہ چاندی یا سونے کے طشت کے کیا جاوے اور وہ زوجہ کو تفویض کرنیکے قبل ہلاک ہوجاے اور اُسکے وزن مین اختلاف ہو شوہر کا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۴۳ - اگر شوہر مرجاے اور زوجہ زندہ رہے اور زوجہ اور شوہر کے ورثا مین اختلاف ہو اُس کپڑے مین جو عادۃً مردونکے لیے ہوتا ہے وارث کا قول قبول ہوگا اور باقی اشیاء زوجہ کو دلائی جائینگی اور اگر زوجہ مرجائے اور شوہر زندہ رہے تو جو چیز عورت کے استعمال کی ہے اُسمین زوجہ کے ورثا کا قول قبول ہوگا اور باقی جو اشیاء اس قسم کی ہون کہ یہہ نہ معلوم ہو کہ کس کے استعمال کے لیے خاص ہین وہ شخص زندہ کی قرار پائینگی اور وہی شوہر ہے۔ ابویوسف اور امام محمد رحمہما اللہ فرماتے ہین کہ بعد مرجانے ایک اُن دونون کے وہی حکم صادر ہوگا جو اُن کی زندگی مین صادر ہوتا

جزئیہ ۴۴ - اگر شوہر مرجائے اور اُسکا وارث اُسکی زوجہ سے کہے کہ تجکو اُس نے صحت مین تین طلاق دی اور اُسکی یہہ غرض ہو کہ زوجہ سے اسباب لے لے اُس کا قول تا وقتیکہ گواہ نہ پیش ہون قبول نہ ہوگا اور متاع زوجہ کی قرار دیجائیگی نزدیک امام اعظم کے کیونکہ اُن کے نزدیک جو چیزین نہ معلوم ہون کہ اُن دونون مین سے کس کے استعمال کیلیے ہین اُن مین جو زندہ ہو اُسکی قرار دی جائینگی پس زوجہ کا قول مع الیمین ان الفاظ مین قسم ہے اللہ کی مجھے نہین علم ہے کہ اُسنے طلاق دی

قبول ہوگا اگر زوجہ نکول کرے یا اقرار کرے تو وہ اشیا جنکی نسبت یہہ معلوم نہو کہ
اُن دونون مین سے کس کے استعمال کے لیے ہین وارث کی قرار دیجائینگی۔

جزئیہ ۴۵ - اگر شوہر بیان کرے کہ عورت کا میرے پہلے شوہر تھا اور اُس نے
اُسے طلاق دی اور اُسکی عدت گزر گئی پھر مین نے اُسکے ساتھ نکاح کیا زوجہ بیان کرے
مجکو اُس شوہر نے طلاق نہین دی شوہر کا قول قبول ہوگا اور زوجہ کا قول قبول
نہوگا - ایک شخص حاضر ہوکر بیان کرے کہ مین وہ شوہر ہون جس کا شوہر ثانی نے اقرار کیا
اور عورت اُسکی تصدیق کرے اور شوہر ثانی تکذیب کرے شوہر ثانی کا قول قبول ہوگا
کیونکہ اُس نے اس نکاح کا اقرار نہین کیا -

جزئیہ ۴۶ - بکر اپنی دختر بالغہ کا نکاح کر دے اور اُسکے شوہر سے اُسکا مہر طلب کرے
شوہر کہے مین نے اُسکے ساتھ دخول کیا وہ باکرہ نہین تھی دختر کا باپ کہے نہین بلکہ وہی
باکرہ تھی میرے مکان مین باپ کا قول قبول ہوگا اور اگر باپ اقرار کرے مہر کے قبضہ
کرنیکا اور دختر باکرہ ہو تو اسکا قول تصدیق کیا جائیگا - **قاضیخان من کتاب النکاح**

جزئیہ ۴۷ - سوال بکر ہندہ کے ساتھ نکاح کرے اور اُسکے ساتھ شب باشی کرے
بعوض اشیاء خانہ یا زیور چاندی یا سونے یا تانبا یا مثل اسکے اور زوجہ حرہ بالغہ ہو - اسکا
باپ دعوی کرے جو شئی میری لڑکی کے پاس ہے وہ میری ہے اُسکی نہین ہے اور دختر
مذکورہ دعوے کرے کہ وہی میری ہے اور باپ کی نہین ہے اور نہ میری ماں کا اسمین
کچھ حق ہے قول کس شخص کا قبول ہوگا - **جواب** - قول پدر و مادر کا مع الیمین قبول ہوگا
کیونکہ اُن دونون نے دختر کو مالک نہین کیا بلکہ وہی شئی اُسکے پاس عاریۃً ہے مگر
جس شکل مین مادر و پدر سے کوئی فعل یا قول ایسا صادر ہو جائے جس سے یہہ ظاہر ہو
کہ مثل اس شئی کے دختر کو مالک کر دیتے ہین - **قاری الہدایہ** - **تشریح** تصریف مین
لکھا ہے کہ یہہ مسئلہ اکثر کتب مین بیان کیا گیا ہے اور امام قاضیخان نے اسکو کتاب النکاح مین لکھا ہے

اور ودیعۃً اور خصوصاً کتاب النکاح مین تفصیلاً بیان کیا ہے کہ باپ اگر واپس لینا چاہے
توچاہئے کہ جہیز بھیجنے کے وقت لوگون کو گواہ بنائے کہ یہہ عاریت دیا گیا ہے اور جہیز کی
ایک فہرست دختر سے اس مضمون کی کہ یہہ بسبب سے قبضہ مین عاریت ہے لکھوائے
اور لوگون کو اس پر گواہ بنائے فقہا لکھتے ہین کمال احتیاط اس مقدمہ مین یہہ ہے کہ باپ
اُن اشیا کو جو فہرست مین مندرج ہون دختر سے خرید کرے اسکے بعد دختر اپنے باپ کو
قیمت سے بری کردے درصورتیکہ وہی بالغہ ہو اس احتمال سے کہ باپ نے بعض اشیا
دختر کی صغرسنی کے زمانہ مین اُسکے واسطے خرید کی ہون زیادہ احتیاط مناسب ہے۔

جزئیہ ۴۸ - اگر شوہر کے پاس اُسکی زوجہ آئے اور شوہر اُسے نہ پہچانے یا زوجہ کی
پاس اُسکا شوہر گھڑی بھر ٹہر کر چلا جائے اور وہ اُسے نہ پہچانے اس مسئلہ مین فقہا کا
اختلاف ہے فقیہہ ابو اللیث لکھتے ہین یہہ خلوت نہوگی اور شوہر کا یہہ قول کہ مین نے
اُسے نہین پہچانا تصدیق کیا جائیگا۔

جزئیہ ۴۹ - مریض کے پاس اُسکی زوجہ لائی جائے اور اُسے زوجہ کے آنے کا
علم نہ کرایا جائے اور صبح کے بعد زوجہ چلی جائے اور شوہر سے بیان کیا جائے کہ تیری
زوجہ تیرے پاس آئی تھی شوہر کہے کہ مجھے اُسکے آنے کا علم نہین کرایا گیا اس کے بعد
شوہر اسے طلاق دے زوجہ دعوی کرے کہ میرے آنے کا علم شوہر کو تھا شوہر کا یہہ
قول کہ مجکو علم نہین ہوا قبول ہوگا۔

جزئیہ ۵۰ - اگر شوہر اپنی زوجہ کے سوا دوسری عورتون یا لونڈیون سے جماع کرتا ہو
اور اپنی زوجہ سے جماع نہ کرتا ہو اس شکل مین زوجہ کو دعوی کرنے کا حق ہے اگر زوجہ قاضی کے
محکمہ مین دعوی کرے اور قاضی شوہر سے دریافت کرے شوہر کہے اس نکاح مین مین نے
زوجہ سے وطی کی اور زوجہ انکار کرے اُسکے ثیبہ ہونے کی شکل مین شوہر کا قول قبول
ہوگا اور اگر زوجہ کہے کہ مین باکرہ ہون قاضی عورتون سے معائنہ کرائیگا ایک عورت کا

قول کافی ہے اور دو کا احوط ہے اگر عورتین بیان کرین کہ وہی ثیبہ ہے تو شوہر کا قول
قبول ہوگا اگر وہ کہین کہ باکرہ ہے تو زوجہ کا یہہ قول کہ شوہر نے وطی نہین کی قبول ہوگا
اور اگر ان عورتون مین سے بعض شہادت ادا کرین کہ وہی باکرہ ہے اور بعض بیان کرین
کہ ثیبہ ہے تو قاضی دوسری عورتون سے معائنہ کرائے گا ۔ اگر تاریخ عطائے مہلت سے سال بھر
گزر جائے اور عورت دعوی نہ کرے تو اُسکا حق باطل نہ ہوگا اگرچہ اس زمانہ مین زوجہ شوہر کے
پہلو مین سوتی ہو ۔ اگر زوجہ عدالت مین پیش حاکم دعوی کرے اُسکے ثیبہ ہونے کی
شکل مین شوہر کا قول قبول ہوگا ۔

جزئیہ ۱۵ ۔ شوہر دعوی کرے کہ مین نے اپنی زوجہ سے وطی کی زوجہ انکار کرے
عورتون سے معائنہ کرائینگے دو عورتون کا معائنہ کرنا افضل ہے ۔ اگر وہی عورتین
کہین کہ وہی بکر ہے تو زوجہ مختار ہوگی اگر عورتین کہین کہ وہی ثیبہ ہے شوہر سے
حلف لیا جائیگا قسم ہے اللہ کی مین نے اُسکے ساتھ وطی کی اس خیال سے کہ شاید بکارت
دوسرے سبب سے زائل ہوگئی ہو مین کی شرط لگائی ہے اگر شوہر حلف کر جائے تو زوجہ کو
کوئی حق باقی نہ رہیگا اور اگر نکول کرے تو زوجہ کو اختیار دیا جائیگا **تشریح** ۔ اس مقام پر
یہہ سوال وارد ہوتا ہے کہ زوجہ کا بکر یا ثیبہ ہونا کیونکر معلوم ہوگا جواب یہہ ہے اگر عورت
دیوار پر پیشاب کرسکے تو بکر ہے وگرنہ ثیبہ اور بعضون کے نزدیک انڈہ پھوڑکر عورت
اندام نہانی مین بہایا جائے اگر وہ اندام نہانی مین چلا جائے تو عورت ثیبہ ہے وگرنہ
بکر ۔ اگر زوجہ ثیبہ ہو اور مرد دعوی کرے کہ مین نے اُسکے ساتھ وطی کی اور زوجہ انکار
شوہر کا قول مع الیمین قبول ہوگا اگر شوہر حلف کر جائے تو زوجہ کا حق ساقط ہو جائیگا
اور اگر شوہر نکول کرے اور مدت ایک سال عطا کردہ قاضی تمام ہو جائے شوہر دعوی
کرے کہ مین نے زوجہ کے ساتھ وطی کی اور زوجہ انکار کرے شوہر کا قول مع الیمین
قبول ہوگا اگر شوہر حلف کرے تو شوہر کا قول مع الیمین قبول ہوگا اگر شوہر حلف کرے

تو زوجہ کو اختیار باقی نرہے گا اور اگر شوہر نکول کرے تو زوجہ کو اختیار باقی رہے گا
اگر زوجہ افتراق اختیار کرے تو بائنہ ہو جائیگی اور روایت ظہور مین بائنہ نہوگی بلکہ
قاضی شوہر سے پوچھے گا کہ تو نے اپنی زوجہ کو طلاق دی اگر شوہر انکار کرے تو
قاضی درمیان زوجہ اور شوہر کے تفریق کرادیگا اور اگر قاضی بسبب خصی یا عنین
ہونے کے تفریق کرادیگا تو طلاق ہو جائیگی خزانۃ الفتاوی - اگر درمیان زوجہ
اور شوہر کے قاضی افتراق کرادے اور عورتین بیان کرین کہ ثیبہ ہے شوہر کا قول
مع الیمین قبول ہوگا کیونکہ عورتون کا قول حجت نہین ہے شوہر پر حلف عائد ہوگا عورتونکے
قول سے ثیابت ثابت ہوتی ہے نہ وطی معین الحکام - عنین دعوے کرے کہ مین نے
اپنی زوجہ سے وطی کی اور زوجہ انکار کرے اور عورتین بیان کرین کہ وہی بکر ہے تو
اس شکل مین زوجہ کو اختیار دیا جائیگا اور اگر عورتین بیان کرین کہ وہی ثیبہ ہے شوہر کا
قول قبول ہوگا کیونکہ وہی استحقاق تفریق کا منکر ہے اور اصل عدم عنینیت ہے - اشباہ -
جزئیہ ۵۲ - اگر باپ صغیر کے واسطے سوا لباس اور طعام کے خریدے اور اسکی قیمت
اپنے مال مین سے ادا کرے تو باپ وہ زر قیمت اپنی لڑکی کے مال سے واپس لے سکتا ہے
اگرچہ اُسنے شرط نہ کی ہو یہہ حکم اُس شکل مین ہے اگر فرزند کا دین باپ پر نہو اور اگر
اُسکا اُسپر دین ہو اور یہہ لڑکے کی زوجہ کا مہر ادا کرے اور اُسپر گواہ نہ بنائے اور اُسکے
بعد کہے کہ مین نے اُس دین سے جو میرے فرزند کا مجھ پر تھا اُس سے فرزند کی زوجہ کا
مہر ادا کر دیا باپ کا قول قبول ہوگا -

جزئیہ ۵۳ - شوہر بیان کرے کہ مین نے زوجہ کے ساتھ دخول کیا اور زوجہ بیان کرے
کہ شوہر نے میرے ساتھ خلوت کی اور جماع نہین کیا کیونکہ مین نے اپنا مہر وصول کرنیکے
لیے شوہر کو اپنے اوپر قادر ہونے نہین دیا زوجہ کا قول قبول ہوگا اور خلوت سے
دخول لازم نہین آتا ہے اور خلوت مثل دخول کے نہین ہے اور خلوت مہر کے

موکد کرنے اور عدت کے لازم ہو جانے کیلیے قرار دیگئی ہے اسی وجہہ سے اگر شوہر بعد
خلوت کے زوجہ کو طلاق دیدے تو رجوع نہ کر سکیگا۔

جزئیہ ۵۴۔ عورت ایک شخص کو وکیل کرے کہ میرا نکاح بعوض چار سو درہم کر دے
وکیل اُسکا نکاح کر دے اور ایک سال گذر جائے۔ اسکے بعد شوہر کہے کہ مین نے
اُس عورت کے ساتھ نکاح کیا ایک دینار کے مقابلہ مین اور وکیل اسکی تصدیق کرے
اگر شوہر اقرار کرے کہ عورت نے بعوض ایک دینار کے نکاح کرنے پر وکیل نہین کیا
عورت مختار ہے اگر چاہے نکاح بعوض ایک دینار جائز رکھے اور اگر چاہے تو رد کرے
اور اسکا مہر مثل جہانتک کہ زیادہ ہوگا واجب ہوجائیگا اور عدت کے نفقہ پانے کی
مستحق نہ ہوگی اور اگر شوہر انکار کرے تو زوجہ کا قول قبول ہوگا ملتقی مین لکھا ہے کہ
مہر مثل دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتونکی گواہی سے ثابت ہوتا ہے اور اسمین
لفظ شہادت شرط کی گئی ہے اور اگر اس پر گواہ عادل نہ ہو تو شوہر کا قول مع یمین
قبول ہوگا۔

جزئیہ ۵۵۔ بکر ہندہ سے نکاح کرے خفیہ بعوض ایک مقدار مہر کے اور علانیہ اُس
مقدار سے زیادہ پر نکاح کرے مہر علانیہ لازم ہوجائیگا مگر جس شکل مین گواہ بمقابلہ زوجہ
یا اُسکے ولی نکاح کی گواہی دین کہ مہر وہی ہے جو خفیہ نکاح مین باندھا گیا تھا اور علانیہ
سُنانے کے لیے تھا مہر خفیہ لازم ہوجائیگا۔ تشریح۔ شیخ الاسلام خواہرزادہ فرماتے ہین
کہ اس مسئلہ کی دو شکلین ہین اول یہہ کہ زوجہ اور شوہر دونون متفق ہون کہ مہر علانیہ
دلگی سے باندھا گیا تھا یا اُن دونون مین اختلاف ہو اگر وہ دونون متفق ہون تو
مہر علانیہ واجب نہ ہوگا خفیہ واجب ہوگا اور اگر دونون مختلف ہون شوہر دعوی کرے
مہر علانیہ فرضی تھا زوجہ انکار کرے زوجہ کا قول قبول ہوگا اور اگر وہ دونون نکاح
کرین خفیہ بعوض ہزار درہم اور علانیہ ظاہر کرین دو ہزار درہم اگر دونون متفق ہون

کہ مہر فرضی تھا اس شکل مین شوہر پر وہ مہر جو اُن دونون نے نکاح خفیہ مین مقرر کیا ہے واجب
ہو جائیگا اور اگر وہ دونون مختلف ہون تو قول زوجہ کا نسبت تقرر کے قبول ہوگا ۔

جزئیہ ۵۶ ۔ زید دعوے کرے کہ مین نے زینب کے ساتھ نکاح کیا اور اسپر گواہ
پیش کرے اور زینب بہن کی گواہ پیش کرے کہ مین زید کی زوجہ ہون اور اسنے مجھ سے نکاح
کیا زید کا قول اور گواہ قبول ہونگے اور اگر نکاح بغیر اجازت منعقد ہوا ہو اور شوہر کا
باپ کہے کہ میرا لڑکا بغیر عطاے اجازت مر گیا زوجہ کہے کہ بعد اجازت مر گیا خسر کا قول
اور زوجہ کے گواہ قبول ہونگے ۔

جزئیہ ۵۷ ۔ اگر عورت کہے کہ مجھے نکاح کی خبر فلان روز یا فلان وقت پہنچی اور
مین نے اُسے رد کر دیا شوہر کہے نہین بلکہ تو نے سکوت کیا شوہر کا قول قبول ہوگا ۔
اگر شوہر یا باپ اجازت کی نسبت گواہ پیش کرے اور زوجہ رد پر زوجہ کے گواہون کو
ترجیح ہے کذا فی ادب القاضی للخصاف جامع الکبیر کے باب بیوع مرابحہ مین لکھا ہے
کہ عورت کا قول اور اُسکے گواہ قبول ہونگے ۔

جزئیہ ۵۸ ۔ اگر ولی اپنی دختر کا نکاح کر دے اور دختر اس نکاح کو رد کر دے اگر
اختلاف ہو درمیان زوجہ اور ولی کے ولی کہے کہ وہی صغیرہ ہے اور رد باطل ہے
زوجہ کہے کہ مین بالغہ ہون اگر وہی مراہقہ ہو تو زوجہ کا قول قبول ہوگا ۔ **تشریح**
مراہقہ اُس لڑکی کو کہتے ہین جسکی عمر ۹ سال کی ہو ۔

۔ اگر زوجہ و شوہر کے درمیان اختلاف ہو شوہر بیان کرے کہ نکاح ہوا
جسمین گواہ تھے اور زوجہ کہے کہ نکاح مین گواہ نہ تھے یا کہے مین عدت مین تھی یا میرے
لونڈی ہونے کی یا میری حالت مجوسیت مین یا وہ میرا بھائی رضاعی ہے شوہر کا قول
قبول ہوگا اور حاکم اُن دونون کے درمیان نکاح ہونیکا حکم صادر کریگا ۔ محیط ۔

جزئیہ ۵۹ ۔ اگر عورت کہے کہ تو نے مجھ سے نکاح کیا اور مین نابالغہ تھی اور مرد کہے

تو بالغہ یعنی عورت کا قول قبول ہوگا کیونکہ وہ دونون وجود نکاح کی نسبت مختلف ہین اور
اس شکل مین کہ عورت کہے کہ تو نے میرے ساتھ عدت مین نکاح کیا اور شوہر دعوے کرے کہ
بعد عدت نکاح کیا شوہر کا قول قبول ہوگا لیکن عورت کو شوہر کے ساتھ سکونت پذیر ہونا
یا اسکو اپنے ساتھ جماع کرنے دینا نہ چاہیے درصورتیکہ اسکو یہہ یہ علم ہو کہ مین عدت مین
ہون - کذا فی المحیط -

جزئیہ ۶۰ - اگر عورت کہے کہ مین نے پہلے ابی حفص کے ساتھ نکاح کیا من بعد ابی موسی کے
ساتھ اور وہ دونون مدعی ہون کہ پہلے اسکے ساتھ نکاح کیا عورت نزدیک ابی یوسف کے
ابی موسی کی قرار پائیگی اور ابی حفص کا قول تصدیق نہ ہوگا اور امام محمد فرماتے ہین کہ ابی حفص
کی تصدیق کیجائیگی پس اگر قاضی عورت سے پوچھے کہ تیرے ساتھ کس نے نکاح کیا عورت جواب
دے کہ ابی موسی سے بعد نکاح کرنے ابی حفص کے - اس شکل مین عورت ابی حفص کی
زوجہ قرار دیجائیگی -

جزئیہ ۶۱ - عورت لب آب بیٹھے اور زید اسکے اندام نہانی کو پانی مین دیکھے
حرمت مصاہرت ثابت ہوجائیگی اور صحیح اسکا خلاف ہے کیونکہ پانی مین رویت متحقق
نہین ہوتی ہے نظر شہوت سے حرمت ثابت ہوتی ہے جس شکل مین اسکے ساتھ انزال
نہوا ہو اور لیکن جس صورت مین انزال ہوا ہو تو صحیح یہہ ہے کہ حرمت ثابت ہوگی اور اگر
مرد بیان کرے کہ مینے شہوت سے نہین دیکھا اسکا قول قبول ہوگا -

جزئیہ ۶۲ - اگر شوہر زوجہ کو اپنے بستر پر کھینچ لانیکا ارادہ کرے اور اسکا ہاتھ
زوجہ کی لڑکی جوان پر پڑے اور شوہر اسے اپنی زوجہ سمجھے اگر یہہ فعل شہوت سے
عمل مین آیا ہے تو دختر کی مان اپنے شوہر پر حرام ہوجائیگی - تشریح - اسی سبب سے
ہمارے علما فرماتے ہین کہ لڑکی جوان کا حجرہ اسکی مان کے حجرہ سے علحدہ ہوتا کہ غلطی
واقع نہ ہو خصوصاً نیند کی حالت مین اور شوہر و زوجہ کے درمیان افتراق اور

عداوت واقع نہ ہو اگر شوہر و زوجہ مختلف ہون شوہر کا یہہ قول کہ وہ فعل شہوت سے ظہور مین نہین آیا قبول ہوگا کیونکہ شہوت عارضی ہے اگر شوہر زوجہ کی دختر کا پستان پکڑے اور بیان کرے یہہ بغیر شہوت کے تھا شوہر کا قول تصدیق ہوگا کیونکہ عادت اُس فعل کی مخالف ہے اسطرح سے اگر شوہر زوجہ کی دختر کے ساتھ چارپایہ پر سوار ہو بخلاف اُس شکل کے کہ دختر کی پشت کی جانب بیٹھے اور پانی سے عبور کرے تو اُسکا یہہ قول کہ یہہ بلا شہوت تھا قبول ہوگا عورت کے پاس مرد کھڑا ہو اور اُسکے آلہ کو انتشار ہوا اور اُس سے معانقہ کرے اور بوسہ لے اور شہوت نہ ہونیکو بیان کرے اُسکا قول تصدیق ہوگا۔ اور اگر اُسکے آلہ کو انتشار نہو مگر یہہ اُسکا بوسہ لے تو منتقی مین لکھا ہے کہ مرد کا قول تصدیق ہوگا نوازل مین مذکور ہے اگر مرد عورت کے مُنھہ پر بوسہ لے تو مرد کا یہہ قول کہ یہہ فعل بلا شہوت تھا نہ قبول ہوگا اسی پر بعض فقہا نے فتوی دیا ہے اور قاضیخان لکھتے ہین کہ کل شکلون مین مرد کے قول کی تصدیق ہوگی حتی کہ عورت جو وقت لڑائی کے اپنے داماد کا ذکر پکڑے اور بیان کرے یہہ فعل بلا شہوت تھا اُسکا قول تصدیق ہوگا۔

جزئیہ ۳۴ - مرد سے پوچھا جاے کہ تو نے اپنی ساس کے ساتھ کیا فعل کیا وہ جواب دے کہ جماع کیا اس جواب سے حرمت مصاہرت ثابت ہوجائیگی اور اُسکے اس قول کی کہ وہ اپنے قول مین کاذب ہے تصدیق نہ کیجائیگی اور فتوی مطلق حرمت مصاہرت کا دیا جائے گا اگر شوہر اپنی زوجہ کی مان کا بوسہ لے بغیر شہوت کے اور دعوے کرے کہ مجھسے بلا شہوت یہہ فعل صادر ہوا اُسکا قول تصدیق کیا جائیگا عیون مین لکھا ہے کہ مباشرت مین شہوت اصل ہے یعنے اگر مرد شہوت سے انکار کرے تو اُسکے قول کی تصدیق کیجائیگی اور بوسہ اور نظر مین عدم شہوت اصل ہے یعنے اگر وہ کہے کہ شہوت نہ تھی تو اُسکے قول کی تصدیق کیجائیگی مالک کہے کہ مین نے لونڈی خرید کی جسکی نسبت مجھے اختیار ہے اور اُسکا بوسہ لے یا اُسکے اندام نہانی پر نظر ڈالے اسکے بعد بیان کرے

کہ یہہ فعل بلا شہوت مجھ سے وقوع مین آیا اور لونڈی واپس کرنے کا قصد کرے مشتری کا
قول قبول ہوگا اور اگر اُس لونڈی کے ساتھ مباشرت کرکے بیان کرے کہ وہ بلا شہوت تھا
تو اُسکے قول کی تصدیق نہ کیجائیگی۔ امام ظہیری لکھتے ہین کہ اگر مرد بوسہ منھہ یا رخسار
یا ٹھڈّی پر دے تو اُسکا یہہ قول کہ یہہ فعل بلا شہوۃ سرزد ہوا نہ تصدیق کیا جائے گا
اور دوسرے مقامات کی نسبت تصدیق کیا جائیگا نوازل مین مذکور ہے کہ اگر مرد
منھہ پر بوسہ لے تو اُسکا قول نہ تصدیق کیا جائیگا اور دوسرے مقام کی نسبت اُسکا
قول تصدیق کیا جائیگا۔

جزئیہ ۶۴۔ بکر اپنی بہو کے پاس کپڑا بھیجے پھر دعوے کرے کہ وہ کپڑا اُسکے پاس
امانتاً ہے اُسکا قول تصدیق کیا جائیگا اسیطرح اُس عورت کی وفات کے بعد بھی حکم ہے اور جو
نفقہ زوجہ کا شوہر پر فرض ہو اور مہر بھی ہو شوہر دراہم عطا کرے اور مدعی ہو کہ وہ روپیہ
مہر مین دیے گئے [illegible] کا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۶۵۔ محمود اُس عورت کو جو اپنے شوہر کی عدت مین ہو نفقہ عطا کرے محمود اُسکو
مسترد کر سکتا ہے درصورتیکہ عورت اُسکے ساتھ نکاح نہ کرے ظاہر ہے کہ یہہ قرضہ ہے
اور قرضہ مسترد ہو سکتا ہے بخلاف ہبہ کے کہ وہ بعد ہلاک ہونے کے مسترد نہین ہو سکتا
یہہ صورت احتمال رکھتی ہے ہبہ کو پس محمود کا یہہ قول کہ قرضہ ہے قبول ہوگا اگر عورت
دعوے کرے ہبہ کا اور شوہر قرض کا تو شوہر سے قرض کی نسبت حلف لیجائیگی اگر
شوہر نکول کرے تو کوئی شئی پانیکا مستحق نہین ہوگا اور اگر حلف کرکے بیان کرے
اُس سے میری نیت قرض کی تھی تو یہہ اُسکو واپس لے سکتا ہے اگر عورت اپنا نکاح
کرے اور مہر وصول ہونے کے لیے شوہر کو اپنے ساتھ ہم بستر نہ ہونے دے شوہر کا
قول تصدیق کیا جائے گا۔

جزئیہ ۶۶۔ اگر عورت حاکم کے اجلاس پر دعوے کرے کہ میرے بھائی نے میرا

نکاح خاوند کے ساتھ کر دیا مین اُس زمانہ مین نابالغہ تھی اور مین اُسکو مکروہ سمجھتی تھی اب
مین بالغ ہوئی شوہر سے افتراق کرا دیا جائے شوہر کہے کہ یہہ وقت نکاح بالغہ تھی اور
مین نے اُسکے ساتھ درصورتیکہ یہہ بالغ تھی دخول کیا شوہر کا قول قبول ہوگا کیونکہ
وہ اصل پر استدلال کرتا ہے جو لزوم تصرف ہے۔

جزئیہ ۶۷ - زینب کا نکاح اُسکا بھائی جو ولی اُسکا ہو کردے مرد کہے کہ عورت یعنے
زینب کو جب نکاح کی اطلاع ہوئی تو وہ راضی نہین ہوئی زینب بیان کرے کہ مین
راضی ہوگئی قاضی کو ان دونون مین تفریق کرانا لازم نہین ہے اور زینب اُسکی
زوجہ قرار پائیگی اور اسی کا قول قبول ہوگا اور اگر مرد بیان کرے کہ عورت کو نکاح کا
علم نہین ہوا اور عورت کہے مجھکو علم ہوا اور مین نے اجازت دی تو عورت کا قول
قبول ہوگا اور اگر مرد قبل اس گفتگو کے مرجائے اور اُسکے ورثہ بالغہ بیان کرین کہ
جب عورت کو نکاح کا علم ہوا تو وہ راضی نہین ہوئی عورت بیان کرے کہ مین راضی
ہوئی عورت کا قول قبول ہوگا۔ فتاوی بزازیہ من المشیہ

جزئیہ ۶۸ - عورت بکر سے بیان کرے کہ میرے شوہر نے مجھے طلاق دی اور میری
عدت گزر گئی بکر کو جائز ہے کہ اُسکے ساتھ نکاح کرے بشرطیکہ عورت کی صداقت کا ظن غالب ہو
اگرچہ واقع مین ایسا نہو کیونکہ عورتین حمل اور گزرجائے عدت اور وطی کرنیکے بیان مین
امین قرار پائی ہین اور ایسا مین کا قول قبول ہوتا ہے عورت بیان کرے کہ مین نے
دوسرے شوہر کے ساتھ نکاح کیا یعنے حلال کردم - اگر وہ عادلہ ہو تو اُسکے قول کی
تصدیق کیجائیگی اور اسطرح سے اگر شوہر کو یقین ہو کہ وہ اپنے قول مین صادقہ ہے اور
اگر عورت بعد اقرار کے شوہر ثانی کے دخول کا انکار کرے تو نہ تصدیق کیجائیگی۔

جزئیہ ۶۹ - اگر عورت تحلیل کا اقرار کرے بعد انکار کرے اگر یہہ جانتی ہو کہ تحلیل سے
نکاح شوہر اول کے ساتھ جائز ہوجاتا ہے تو نہ تصدیق کیجائیگی - اور اگر یہہ نہ جانتی ہو کہ

تحلیل سے نکاح شوہر اول کے ساتھ کرنا درست ہے تو تصدیق کیجائیگی۔
جزئیہ ۷۰ - اگر عورت شوہر اول سے کہے مین نے شوہر ثانی کے ساتھ نکاح کیا
اور عدت میری گذر گئی تو میرے ساتھ نکاح کرے پھر ایک زمانہ کے بعد عورت کہے
مین نے یہہ غلط بیان کیا تھا کہ دوسرے شوہر کے ساتھ نکاح کیا اگر عورت نے شوہر
ثانی کے دخول کرنیکا اقرار نہ کیا تو اُسکا قول تصدیق کیا جائیگا اور نکاح باطل قرار پائیگا
اور اگر اُسنے اقرار مذکور کیا ہو تو نہ تصدیق کیجائیگی اگر شوہر اپنی زوجہ کو تین طلاق
دے پھر اُسکے ساتھ بعد چند دنون کے نکاح کرے اور وہ گویا ہو کہ تو نے میرے ساتھ
نکاح کیا قبل اسکے کہ مین دوسرے شخص کے ساتھ نکاح کرتی عورت کا قول تصدیق ہوگا
جامع الفتاوی۔

جزئیہ ۷۱ - اگر عورت اقرار کرے کہ شوہر ثانی نے میرے ساتھ جماع کیا اور شوہر انکار
کرے بعدہ شوہر ثانی اُسکو چھوڑ دے اور عدت عورت کی تمام ہوجاے اس شکل مین
شوہر اول کو نہین جائز ہے کہ اُسکے قول کی تصدیق کرکے نکاح کرے کیونکہ وہ امر
بیان کرتی ہے جسکا علم بجز عورت اور خدا کے دوسرے کو نہین اور وہی زوجہ کا شوہر
اول کے حق مین حلال ہوجاتا ہے اور شوہر ثانی کو کوئی حق نہ رہیگا اور اس حکم مین وجود
اور عدم دونون ایک ہی حکم رکھتے ہین اور اسیطرح سے اگر ثقہ لوگ پہلے شوہر کو
خبر دین مجمع الفتاوی۔

جزئیہ ۷۲ - اگر زینب کا دین اُسکے باپ کے ذمہ واجب الادا ہوا اور وہ زینب کو
جہیز دے اور بیان کرے مین نے اُسکو جہیز دیا اُس دین کے عوض مین جو مجھہ پر قرض
تھا اور زینب کہے نہین بلکہ تو نے مجھے جہیز دیا اپنے مال مین سے باپ کا قول تصدیق
کیا جائیگا اور بعض کے نزدیک قول دختر کا تصدیق کیا جائیگا اور اول اصح ہے
اور اسی طرح باپ بیان کرے اپنی دختر سے تیری مان کے مجھہ پر سو دینار قرض تھے

مین نے اُن دینار کا جہیز تیرے لیے لیا اور دختر کہے نہین بلکہ تو نے اپنی ملک سے لیا باپ کا قول تصدیق کیا جائیگا - جامع الفتاوی -

جزئیہ ۷۳ - شوہر زوجہ مین مہر کے ہبہ کرنے مین اختلاف ہو زوجہ کہے کہ مین نے تجھے مہر باین شرط ہبہ کیا کہ تو مجکو طلاق نہ دے اور شوہر بیان کرے کہ بغیر شرط تو نے مہر ہبہ کیا زوجہ کا قول قبول ہوگا -

جزئیہ ۷۴ - شوہر اپنی زوجہ کو مال حوالہ کرے زوجہ کہے کہ مجھے مال شوہر نے مہر مین دیا شوہر بیان کرے کہ مین نے وہی مال اپنی زوجہ کے پاس امانت رکھا زوجہ کا قول قبول ہوگا بشرطیکہ وہ مال مہر کے قسم مین سے ہو وگرنہ شوہر کا قول قبول ہوگا شوہر و زوجہ کے درمیان افتراق واقع ہوجاوے زوجہ بیان کرے کہ مین نے دخول ہونے کے بعد تفریق حاصل کی شوہر بیان کرے قبل دخول کے زوجہ کا قول قبول ہوگا - کیونکہ وہ نصف مہر کے سقوط کا انکار کرتی ہے شوہر اپنی زوجہ سے کہے اگر تو اس مکان مین داخل ہوگی تو مطلقہ ہوجائیگی تین بار عورت اُس مکان مین داخل ہوا اور شوہر کو مین حیض اسکے ساتھ جماع نہ کرنے دے ازان بعد دوسرے شخص کے ساتھ نکاح کرے اور وہ اس عورت کے ساتھ دخول کرکے طلاق دیدے اور عدت ختم ہوجائے پھر شوہر اول سے نکاح کرنے کی مجدداً خواہش کرے اور شوہر اول بغیر علم اُس واقعہ کے اُسکے ساتھ نکاح کرے حالانکہ ابھی عورت شوہر ثانی کے مکان مین ہے تو عورت کو یہہ عقد کرنا جائز نہین اور نہ شوہر اول کے حق مین وہ عورت حلال ہوگی - **تشریح** مرد و عورت عدت کے اسقاط مین تصدیق نہ کیے جائینگے ہان دیانتاً تصدیق کیے جائینگے اور مذہب صحیح مین یہہ جائز نہین ہے -

جزئیہ ۷۵ - اگر مرد اُس عورت کے پاس جسکے ساتھ اُسکی منگنی ہوئی ہو دنانیر بھیجے اور اُسکے علاقہ دار اُنسے حسب عادت کپڑا خرید کرین اُسکے بعد مرد بیان کرے کہ مین نے

اُسکا مہر دیدیا مرد کا قول قبول کیا جائیگا اور اگر مرد کہے کہ علاقہ داران عورت نے بعض
دانا نیر ہو بلا ہے کی اجرت دینے مین صرف کیے اور بعض سے اشیاء زینتی اور مہندی
اور شمع خریدے مرد کا قول تعین مین قبول نہ ہوگا اگر شوہر زوجہ کے درمیان جدائی ہوجاے
اور زوجہ کے مکانمین لونڈی ہو اسکو اپنے ساتھ لیجائے اور اُس سے ایک سال بھر
خدمت لے اور شوہر کو اسکا علم ہو اور کچھ نہ بولے اسکے بعد شوہر اُس لونڈی کا دعوے
کرے شوہر کا قول قبول ہوگا کیونکہ شوہر کا قبضہ ثابت ہے اور اُسکے زائل ہونے کا
کوئی سبب پایا نہین گیا قنیۃ الفتاوی ۔

جزئیہ ۶ ۔ عورت بکر کے مکان مین ہو اور وہ دعوے کرے کہ یہہ میری زوجہ ہے
اور شخص خارج بیان کرے کہ وہی میری زوجہ ہے اور عورت شخص خارج کی تصدیق
کرے قول مالک مکان کا قبول ہوگا کیونکہ قبضہ عورت حرہ پر بسبب حفظ مکان کے
ثابت ہوتا ہے جیسا متاع مین حکم ہے ۔

جزئیہ ۷ ۔ اگر زوجہ گواہ پیش کرے کہ مین نے بالغ ہونے کے وقت نکاح کو رد کردیا
اور شوہر گواہ پیش کرے کہ اُسنے بلوغ کے وقت سکوت کیا زوجہ کے گواہ قبول ہونگے
کیونکہ وہی ثابت کرتی ہے فعل کو اور وہی انکار ہے ۔ مولف لکھتا ہے ہمارے نزدیک
لایق ہے کہ شوہر کے گواہ قبول کیے جائین کیونکہ وہی حدوث ملک کو ثابت کرتا ہے
اور اسیلیے ہم زانیہ کا قول درصورت نہ ہونے گواہون کے قبول کرتے مین فرعلیہ الرحمت
خلاف ہے کیونکہ وہی زوجہ حدوث ملک کا انکار کرتی ہے مناسب تر مذہب فرعلیہ الرحمت
کا ہے جو بیان ہوا کہ قول شوہر کا قبول کیا جاتا ہے اور گواہ عورت کے ۔

جزئیہ ۸ ۔ عورت نابالغہ کا چچا نکاح کردے اور وہی بالغ ہوجائے تو اُسنے نکاح کے
رد کردینے کا اختیار ہے بشرطیکہ اُسنے نکاح کو صراحۃً اور دلالۃً نہ قبول کیا ہو مثلاً
اُسکے ساتھ جماع کرائے یا اُس سے اپنا نفقہ طلب کرے لیکن اگر وہ شوہر کا کھانا کھائے

یا اُسکی خدمت کرے جیسا کہ یہہ قبل بالغ ہونے کے خدمت کرتی تھی تو عورت کو اختیار
باقی رہے گا کیونکہ شوہر کا کھانا کھانا یا اُسکی خدمت کرنا یہہ رضامندی نہین ہے دوسرا
فرق یہہ ہے کہ جہل خیار عتق مین عذر ہے اور خیار بلوغ مین عذر نہین ہے پس اگر اسکو
خیار بلوغ کا علم نہو تو بھی نہین عذر ہے یہانتک اگر وہ بالغہ ہوجاے اور وہ باکرہ ہو اور
سکوت اختیار کرکے بیان کرے مجھکو خیار کا علم نہین تھا اس لیے مین نے سکوت کیا اور
شوہر بیان کرے تجھکو علم تھا شوہر کا قول قبول ہوگا اور عورت کا خیار باطل ہوجائیگا
کیونکہ ظاہر حال شوہر کا شاہد ہے۔

جزئیہ ۵ ۔ اگر نابالغہ بالغ ہو رات کو اور قادر نہو اشہاد پر امام محمد فرماتے ہین
کہ خون دیکھتے ہی عورت کو کہنا چاہیے کہ مین نے نکاح فسخ کردیا صبح کو اُسپر گواہ بنائے
اور کہے کہ مین نے اسیوقت خون دیکھا اور نکاح فسخ کرتی ہون کہا گیا کیا اُس کو یہہ
وسعت دی گئی ہے جواب ہان کیونکہ اگر بیان کرے کہ مین نے رات کو خون دیکھا
اور اپنے نفس کو اختیار کرلیا تو اُسکا قول قبول ہوگا اور اُسکو جو خیار حاصل تھا
باطل ہوجاے گا مولف لکھتا ہے یہہ ایسے امر پر دلالت کرتا ہے کہ کذب ضرورت کے
وقت مباح ہے اور یہہ مسئلہ اُن چار مسئلون کے سوا ہے جو مستثنیٰ ہین امام محمد سے
روایت ہے اگر عورت گواہون یا قاضی کے روبرو بیان کرے مین نے نکاح فسخ کردیا
بالغ ہونے کے وقت عورت کا قول قبول ہوگا اور اگر بیان کرے کہ مین کل بالغ
ہوئی اور مین نے نکاح فسخ کردیا اسکا قول قبول نہوگا اور اگر بیان کرے مجھکو نکاح کا
علم نہین ہوا مگر اسوقت اسکا علم ہوا مین نے اُسے فسخ کردیا عورت کا قول قبول ہوگا
مولف لکھتا ہے کہ مسئلہ کل اور رات کو عورت کے بالغ ہونے کی شکل مین انسب ہے
کہ عورت کا قول مع الیمین قبول کیا جاے کیونکہ وہ ایسے وقت مین بالغ ہوئی ہے
جسمین گواہ بنانا متعذر ہے اور گواہون کو اُسوقت تکلیف دینے مین حرج ہوتا ہے اور

اور حق رفع ہوجاتا ہے اور قواعد شرعیہ ضرورت سے مستثنیٰ ہاین بہتر یہہ ہے کہ عورت کا قول قبول کیا جائے کیونکہ عورت نے بلوغ کی اضافت کی ہے زمانہ ماضیہ مین یہہ طریقہ کذب سے اولی ہے اگر عورت قاضی سے بیان کرے کہ مین جسوقت بالغ ہوئی مین نے نکاح فسخ کردیا یا شوہر سے فرقت کی خواہان ہوئی اسکے قول کی مع الیمین تصدیق کیجائے گی باکرہ عورت بالغ ہوکے بیان کرے کہ مین نے نکاح رد کردیا یا بالغ ہوتے ہی مرد کہے تو نے سکوت کیا مرد کا قول قبول ہوگا یہہ حکم اُس شکل مین ہے اگر اختلاف شوہر و زوجہ کے درمیان عورت کے بالغ ہونیکے بعد واقع ہو لیکن اگر شوہر و زوجہ مختلف ہون حالت بلوغ کی نسبت عورت بیان کرے کہ مین نے نکاح رد کردیا شوہر بیان کردے تو نے سکوت کیا عورت کا قول قبول ہوگا اور اگر عورت بکر بیان کرے کہ مین نکاح پر راضی نہین ہوئی شوہر کہے تو راضی ہوی ہمارے نزدیک عورت کا قول قبول ہوگا - جامع الفصولین -

جزئیہ ۸۰ - اگر موثق کے روبرو ایک مرد اور عورت حاضر ہوکر دعوی کرین کہ ہم دونون شوہر و زوجہ ہین عقد صحیح ہے اور سیاہہ نکاح ہمارے پاس سے جاتا رہا اور یہہ درخواست کرین کہ سیاہہ جدید تیار کردیا جاے اگر وہ دونون مسافر و اجنبی ہون تو اُن دونون کا قول قبول ہوگا اور اگر موثق اُنکو وہی خیال کرے تو سیاہہ تیار کرنے سے انکار کریگا اگر ان دونون کے ساتھ لوگ ہون اور وہ جانتے ہون کہ یہہ شوہر و زوجہ ہین تو اُن دونون کا حال منکشف ہوجاے گا اور اُن دونون سے علحدہ علحدہ دریافت کیا جائیگا اور آزمایش کرینگے ایسے طور پر جس سے خیال فریب دفع ہوجائے ورنہ موثق اُنکو نکال دیگا اور اگر وہ دونون اُسی شہر کے رہنے والے ہون تو سیاہہ جدید تیار نہ کیا جاے گا تا وقتیکہ اسکی صحت نہ ہو کہ یہہ شوہر و زوجہ ہین - معین الحکام -

جزئیہ ۱۸ - اگر شوہر و زوجہ کے درمیان نسبت متاع بیت اختلاف ہو تو کئی حال سے خالی نہیں ہے یا اُن مین یہ حالت اُنکی حیات کے یہ اختلاف واقع ہوگا یا بعد اُن کی وفات کے درمیان ورثا کے یا ایک کی حیات مین اور دوسرے کی وفات کے بعد اگر دونون کی زندگی مین ہوا اور نکاح مین بھی قایم ہو یا نکاح زائل ہوگیا ہو بسبب طلاق دینے کے پس شکل اول مین اگر اختلاف ہو اُن اشیا کی نسبت جو مردونکے استعمال کے لیے خاص ہین مثلاً عمامہ یا ٹوپی یا ہتیار وغیرہ وغیرہ تو شوہر کا قول مع الیمین قبول ہوگا کیونکہ ظاہر حال اُسی کا شاہد ہے اور اگر اختلاف بہ نسبت اُن اشیا کے جو عورتون کے استعمال کے لیے خاص ہین مثلاً نقاب یا اوڑھنی یا چادر یا لنگا یا اور اشیا جو عورتون کے استعمال کی ہین اُن مین زوجہ کا قول مع الیمین قبول ہوگا - کیونکہ ظاہر اُسکا شاہد ہے مصنف تمر تاشی لکھتے ہین جو اشیا عورتونکے استعمال کے واسطے مخصوص ہین اُنمین اُسکا قول مع الیمین قبول ہوگا مگر جبکہ وہ سنار ہو اور اُسکے پاس کنگن اور انگوٹھیان عورتون کی اور زیور اور پازیب ہو اور مانند ان زیور کے دوسرے زیورات ہون تو عورت کا قول ان اشیا مین قبول نہ ہوگا اسیطرح اگر عورت فروخت کرتی ہو اُن کپڑون کو جو مردون کے خاص استعمال کے لیے ہوتے ہین مثلاً عمامہ اور کمان اور درع اور جو پٹکا اور جو اشیا مرد و عورت دونون کے استعمال کی صلاحیت رکھتے ہین مثلاً برتن اور چاندی اور سونا اور مکان و زمین و مویشی وغیرہ اُن مین شوہر کا قول قبول ہوگا یہ امام اعظم اور امام محمد کے نزدیک ہے اور ابو یوسف فرماتے ہین کہ شوہر کا قول غیر مشکل مین قبول ہوگا جیسا صاحبین نے ارشاد کیا لیکن مشکل کی نسبت عورت کا قول بقدر اُسکے جہیز مثل قبول ہوگا باقی کی نسبت مرد کا قول قبول ہوگا اور زفر علیہ الرحمہ فرماتے ہین اشیا مشکلہ شوہر و زوجہ کے درمیان نصفا نصف دلائی جائینگی اور اُن کا دوسرا قول جو مالک و شافعی کے

مطابق ہے وہ یہہ ہے کہ کل اسباب درمیان زوجہ وشوہر کے نصفا نصف قرار پائیگا
اور ابن ابی لیلی فرماتے ہین کہ کل اسباب کی نسبت شوہر کا قول قبول ہوگا عورت کو
صرف اُسکا وہ لباس جو اُسکے زیب جسم ہو دلایا جائیگا۔ حسن بصری فرماتے ہین اگر مکان
عورت کا ہو تو جو اسباب اُس مین ہو وہ کل عورت کا قرار پائیگا مگر وہ لباس جو شوہر کے
زیب جسم ہوا اور اگر شوہر کا مکان ہو تو وہ کل اسباب شوہر کا قرار پائیگا کیونکہ قابض کا
قبضہ اقوی اور اظہر ہے بہ نسبت غیر قابض کے اور یہہ حکم اُس شکل مین ہے اگر
دونون مین اختلاف ہو حالت قیام نکاح مین لیکن اگر شوہر وزوجہ مین اختلاف ہو
بعد زوجہ کے تین طلاق دینے کے یا اُسکے بائنہ ہوجانے کے بعد شوہر کا قول قبول ہوگا
کیونکہ وہی عورت اجنبی ہوگئی ہے بسبب اُسکے قبضہ زائل ہوجانیکے یہہ حکم اُس
شکل مین ہے کہ اگر شوہر وزوجہ مین اختلاف ہو قبل طلاق یا بعد طلاق کے۔

جزئیہ ۸۲۔ اگر شوہر وزوجہ مرجائین اور اُنکے ورثا مین اختلاف ہو نزدیک
امام اعظم علیہ الرحمتہ اور امام محمد کے شوہر کے ورثا رکا قول قبول ہوگا ابی یوسف
فرماتے ہین زوجہ کے ورثا کا قول بقدر اُسکے جہیز مثلی کے قبول ہوگا باقی مین شوہر کے
ورثا کا قول قبول ہوگا کیونکہ وارث قائم مقام مورث کے ہے پس گویا یہہ شکل
ہوجائیگی مثل اُس شکل کے کہ مورثین اپنی حیات مین بہ حالت قیام نکاح مختلف
ہون تو شوہر کا قول قبول ہوتا ہے اُسی طرح بعد وفات شوہر اُسکے وارث کا
قول قبول ہوگا اگر شوہر وزوجہ مین سے ایک مرجاے اور شخص زندہ اور ورثا
میت سے جھگڑا ہو پس اگر عورت مرگئی ہو تو شوہر کا قول نزدیک امام اعظم اور
امام محمد رحمہما اللہ کے قبول ہوگا کیونکہ اگر وہ عورت زندہ ہوتی تب بھی قول
مرد کا مقبول ہوتا تو بعد موت اُس عورت کے بدرجہ اولی قابل قبول ہے اور
نزدیک امام ابویوسف رحمتہ اللہ علیہ کے قول ورثا ءزوجہ کا قبول ہوگا اُس

مقدار جہیز مین جو اس عورت کے مانند عورتون کو دیا جاتا ہے اگر شوہر مرگیا ہو تو زوجہ کا
قول قبول ہوگا نزدیک امام اعظم کے مشکل کی نسبت اور ابی یوسف کے نزدیک
زوجہ کا قول مثلی جہیز کی نسبت قبول ہوگا اور امام محمد کے نزدیک شوہر کے
ورثا کا قول قبول ہوگا یہہ حکم اُن شکلون مین ہے اگر شوہر و زوجہ دونون آزاد
ہون یا غلام یا مکاتب اور اگر اُن دونون مین سے ایک آزاد ہو دوسرا غلام
یا مکاتب اور وہ دونون اپنی زندگی مین مختلف ہون امام اعظم کے نزدیک
آزاد کا قول قبول ہوگا اور صاحبین کے نزدیک اگر شوہر غلام محجور ہو تو وہ
ہی حکم ہے اور اگر مملوک ماذون ہو یا مکاتب پس حکم وہی ہے جو بیان ہوا
اور اُس شکل مین کہ وہی دونون صغیر ہون تو وہی برابر ہین اور جو تفصیل ہمنے
اوپر بیان کی ہے اُسکے مطابق حکم صادر کیا جائیگا - لسان الحکام - اگر شوہر
و زوجہ جماع پر قادر ہونے کی نسبت مختلف ہون تو منکر کا قول قبول ہوگا
کیونکہ اصل اسمین عدم اُسکا ہے اور اگر وہ دونون سکوت اور رد کردینے کی
نسبت مختلف ہون زوجہ کا قول قبول ہوگا کیونکہ اصل عدم رضا ہے اور اگر
ان دونون مین اختلاف بعد عدت کے ہو جسمین رجعت کیگئی ہو تو زوجہ کا
قول قبول ہوگا کیونکہ اصل عدم رجعت ہے اور اگر عدت باقی ہو تو قول شوہر کا قبول ہوگا کیونکہ
وہی وطی کرنے کا مالک ہوتا ہے پس وہ بھی بیان کرسکتا ہے کہ مین نے وطی کی -

جزئیہ ۳۸ - اگر شوہر و زوجہ وطی کرنے کی نسبت مختلف ہون تو زوجہ کا قول
قبول ہوگا مگر چند مسائل مین اول یہہ کہ عنین دعوی کرے کہ مین نے اپنی زوجہ کے
ساتھ وطی کی اور زوجہ انکار کرے اور عورتین بیان کرین کہ وہی ثیبہ ہے شوہر کا
قول مع الیمین قبول ہوگا مگر باکرہ ہونے کی شکل مین شوہر کا قول قبول نہ ہوگا
دونون شکلون مین نہین فرق ہے کہ اختلاف قبل عطا کرنے مدت کے ہوا ہو یا بعد

مدت تک - دوسرے ولی عورت کا اگر دعوی کرے کہ شوہر نے اپنی زوجہ کے ساتھ وطی کی
قبل گزرنے عدت کے اسکا قول مع الیمین قبول ہوگا اور بعد عدت گزرنے کے اُس کا
قول قبول نہ ہوگا تیسرے یہہ اگر زوجہ بیان کرے کہ میرے شوہر نے مجھے بعد دخول کرنیکے
طلاق دی اور مین اُس سے مہر کامل پانے کی مستحق ہون شوہر بیان کرے کہ مین نے
تجھ کو قبل دخول کرنے کے طلاق دی تو نصف مہر پانے کی مستحق ہے زوجہ کا قول عدت کے
وجوب مین قبول ہوگا اور شوہر کا قول نسبت مہر اور نفقہ اور مکان سکونت تا زمانہ عدت
اور حلت نکاح ہمشیرہ زوجہ مطلقہ اور سواے زوجہ مطلقہ چار عورتون کے حلت کی نسبت
قبول ہوگا اگر وہی عورت مطلقہ لڑکا جنے اس مدت مین کہ احتمال اُسکے ثبوت نسب کا
شوہر سے ہو زوجہ کا قول نسبت تکمیل مہر کے قبول ہوگا اور اگر شوہر لعان کرے نفی ولد سے
تو شوہر کا قول قبول ہوگا چوتھے وہ مطلقہ جسکو تین طلاق دی گئی ہون دعوے کرے
کہ شوہر ثانی نے میرے ساتھ دخول کیا زوجہ کا قول قبول ہوگا واسطے حلال ہونے شوہر
اول کے نہ تکمیل مہر کی نسبت پانچوین اگر شوہر طلاق کو معلق کرے آج کے دن اپنے
وطی نہ کرنے پر اور زوجہ دعوے کرے کہ آج کے دن شوہر نے میرے ساتھ وطی نہین
کی اور شوہر دعوے کرے وطی کرنیکا شوہر کا قول قبول ہوگا کیونکہ شوہر وجود شرط کا
منکر ہے -

جزئیہ ۸۴ - جس عورت کی بکارت زائل ہوگئی ہو بسبب کودنے یا حیض یا زخم یا امتداد
زمان یا زنا سے یہہ عورت حکماً بکر ہے اسکا سکوت رضا ہے اور اُسی کا قول قبول ہوگا
اگر ان دونون مین سکوت کی نسبت اختلاف ہو - دُرر غرر -

جزئیہ ۸۵ - اگر باپ اپنی دختر بکر بالغہ کا نکاح کرے اور داماد سے اُسکا مہر طلب کرے
شوہر کہے کہ مین نے اُسکے ساتھ دخول کیا اور دختر کا باپ بیان کرے کہ وہی میرے
مکان مین بکر ہے دختر کے باپ کا قول قبول ہوگا کیونکہ شوہر امر حادث کا دعوی کرتا ہے

اور اسکی نسبت گواہ نہین رکھتا ہو اور اگر شوہر قاضی سے کہے دختر کے باپ کو میرے دخول کا علم نہین
ہی اس سے حلف لیا جائے قاضی کیا حلف لیگا اس مسئلہ کا جواب کتاب مین نہین مذکور ہے
لیکن شرح میں احتمال ہے کہ دختر کے باپ سے حلف لیا جاوے کیونکہ اگر وہ وطی کا اقرار کرتا تو وطی
اسکی ذات کی نسبت صحیح ہو جاتا اور وہ پھر شوہر سے مہر کا مطالبہ نہ کرسکتا اور مطالبہ کا استحقاق
دختر کو پیدا ہو جاتا پس حلف لینا مفید ہوگا اور قاضی خان نے ابو یوسف سے نقل کیا ہی کہ شوہر کو یہہ
استحقاق نہین کہ دختر کے باپ کو حلف دلاوے اور خصاف لکھتے ہین کہ دختر کے باپ سے حلف نہ لیا جاویگا
کیونکہ شوہر دختر کے باپ پر دعوے نہین کرتا ہے - اور حسام نے شرح ادب القاضی مین لکھا ہے کہ
زوجہ کا قول مع الیمین قبول ہوگا اگر وہ دخول سے انکار کرے کہا گیا ہی کہ اگر شوہر زوجہ کے
پاس رہتا ہو یا اسکے ساتھ ایسا خلط ملط رکھتا ہو کہ اسکے ساتھ دخول کرنا متعذر نہو تو اسکا
قول دونون شکلون مین قبول ہوگا کیونکہ ظاہر حال زوجہ کی تکذیب کرتا ہے ورنہ زوجہ کا قول
قبول ہوگا - شرح المنظومۃ الوہبانیہ لابن شحنہ -

کتاب الرضاع

جزئیہ ۱۸۶ - صغیر و صغیرہ مین رضاعت کا شبہ ہو اور اسکا اصلی علم نہو یہہ آپس مین نکاح
کرسکتے ہین درصورتیکہ ایک شخص عادل اسکو بیان نکرے اور اگر بیان کرے تو اوسکا قول قبول ہوگا -
شخص عادل کا قول نسبت رضاعت قبول ہوگا الخ اور او نہین نکاح نکرنا چاہئے پس اگر نکاح
ہونیکے بعد شخص عادل بیان کرے تو اوس عورت سے تفریق کرائی جائیگی - زید محمودہ سے نکاح کری
ہندہ بیان کری کہ مین نے ان دونون کو دودہ پلایا اسکے چار شکلین ہین - یا ہندہ کی زید تصدیق
کرے اور محمودہ تکذیب اور لیکن درصورتیکہ دونون تصدیق کرین تو نکاح مرتفع ہو جائیگا - اور اگر دونون
ہندہ کی تکذیب کرین تو نکاح مرتفع نہوگا - اور لیکن درصورتیکہ زید کی غالب یہہ رای ہو کہ وہ عورت
سچی ہے تو اوسے چھوڑ دی اور اگر یہہ رای ہو کہ وہ جھوٹی ہی تو نہ چھوڑے اور اگر زید ہندہ کے تکذیب
کرے اور محمودہ تصدیق تو نکاح باقی رہیگا - اور لیکن محمودہ کو چاہی کہ شوہر سے یہ حلف لے کہ قسم ہے خدا

مجھے نہیں ہے علم کہ زوجہ میری رضاعی بہن ہے۔ پس اگر زید حلف کرنے سے نکول کرے تو اونمین تفریق کرا دیجائیگی۔ اور اگر زید ہندہ کی تصدیق کرے۔ اور محمود دہ تکذیب تو بے نکاح مرتفع ہو جائیگا۔ اور لیکن شوہر کا قول مہر مین قبول نہوگا۔ اگر زوجہ کے ساتھ جماع کیا ہو تو پورا مہر دینا پڑیگا۔ ورنہ نصف مہر۔ اور اگر عورت بیان کرے بعد نکاح کے کہ مین نے اقرار کیا تھا قبل نکاح کے کہ یہ مرد میرا رضاعی بھائی ہے اور یہ میرا اقرار سچا تھا وقت اقرار نکاح صحیح نہوگا۔ اور اونمین تفریق نکرائی جائیگی۔

اور قبل نکاح اگر شوہر نکاح کے بعد اقرار کرے اور بیان کرے کہ نکاح کے قبل مین نے اقرار کیا تھا کہ وہ میری بہن رضاعی ہے اور میں سچا تھا تو قاضی اونمین تفریق کرا دیگا۔ لیکن اگر عورت نکاح کے بعد بیان کرتی کہ شوہر میرا رضاعی بھائی ہے اور اسپر مصر رہتی تو اوسکا قول قبول نہوتا مقابلہ شوہر اور اونمین قاضی تفریق نکراتا۔ کذا فی فتاوی النقروی۔ **سوال** بکر لڑکی سے منگنی کرے اور لڑکی کی ماں بیان کرے کہ مین نے اوس شخص کو جسکے ساتھ منگنی ہوئی دودھ پلایا تھا کیا اسکا قول قبول ہوگا۔ یا نہین اور وہ لڑکی سے نکاح کرسکتا ہے۔ **جواب** عورت کا قول قبول نہوگا۔ اور وہ لڑکی سے نکاح کرسکتا ہے۔ من فتاوی ابن نجیم من باب النکاح۔ شوہر اپنی زوجہ صغیرہ سے بیان کرے کہ میری ماں یا بہن نے مجھے دودھ پلایا تھا شوہر کا قول قبول ہوگا۔ اگر شوہر اقرار کرے کہ عورت رضاعی بہن یا ماں ہے پھر بیان کرے کہ مجھے وہم یا مجھسے خطا یا بھول ہوا اور اوس سے نکاح کرنا چاہے تو اوسکے بیان کی تصدیق کیجائیگی اور دونون اتصدیق کیے جائینگے۔ کذا فی فتاوی النقروی۔

اگر مرد دو شیرخوارہ لڑکیون سے نکاح کرے اور اونہین ایک عورت ساتھ ہی دودھ پلادے یا یکے بعد دیگرے دونو کا نکاح حرام ہو جائیگا۔ اور ہر ایک کا نصف مہر دلایا جائیگا۔ اور شوہر نے جو مہر ادا کیا ہے دودھ پلانے والی سے لے سکتا ہے درصورتیکہ اوسنے عمداً دودھ پلایا ہو ہمارے نزدیک۔ **تشریح** عمد سے مراد یہ ہے کہ دایہ بغیر حاجت اون دونون کو دودھ پلائے ہو مثلاً دوسری لڑکی کو اور دایہ ملسکتی ہو۔ یا دونون سیر ہون اس شکل مین دایہ کا قول کہ مین نے فساد نکاح کی نیت سے دودھ نہین پلایا قبول ہوگا۔ قاضی خان۔ **تنبیہ** نیت فساد نکاح کے تین امر دریافت معلوم ہونا اول دایہ کو صغیرہ کی نکاح کی کیفیت معلوم ہو۔ دوسری جانتی ہو کہ میرے دودھ پلانے سے نکاح فاسد ہو جائیگا۔ تیسرا دودھ پلانیکی ضرورت نہو۔

کتاب الطلاق

جزئیہ ۸۷ ۔ اگر شوہر اپنی زوجہ سے کہے اسے مطلقہ زوجہ پر طلاق پڑ جانے کی

اگر شوہر کہے اس سے گالی مراد تھی اسکا قول دیانۃً اور قضاءً تصدیق نہ کیا جائے گا
اور اگر شوہر یہہ کہے کہ ہین نے اس سے طلاق مراد لی تھی زوجہ ما قبل کی اور اُسکی
زوجہ بیشتر کی نہ ہو تو شوہر کے قول پر التفات نہ کیا جائیگا اور اگر شوہر کی زوجہ بیشتر کی
ہوا اور وہ مرگئی ہو تو بھی وہی حکم ہے اور اگر اسکی زوجہ بیشتر کی ہوا اور اُس نے
اُسے طلاق دیا ہو تو شوہر کے قول کی دیانۃً تصدیق کیجائیگی باتفاق روایات۔

جزئیہ ۸۸۔ اگر شوہر کہے کہ میری زوجہ طالق ہے اسکے بعد بیان کرے کہ میری
زوجہ کے مجھ پر ہزار درم ہین۔ ان بعد بیان کرے کہ میری دوسری زوجہ ہے مین نے
خاص اُسی کا قصد کیا تھا فی الحال شوہر کا قول تصدیق کیا جائیگا اور طلاق مین اُسکا
قول تصدیق نہ ہوگا اور اگر طلاق کا تذکرہ نہ ہوا اور شوہر اپنی زوجہ سے کہے
زان سو ہزار بار طلاق وادہ بعد اسکے کہے کہ مین نے اس سے زوجہ کی طلاق کا
ارادہ نہین کیا تھا شوہر کا قول قبول نہ ہوگا۔

جزئیہ ۸۹۔ شوہر اپنی زوجہ سے کہے تجھ کو طلاغ۔ یہہ پانچ الفاظ ہین۔ اول جو
بیان ہوا دوسرا ترا تلاق تیسرا ترا تلاک چوتھے ترا طلاک پانچوین ترا تلاغ
شیخ الامام ابوبکر محمد بن الفضل سے نقل کیا گیا ہے کہ وہ عالم وجاہل مین تمیز
کرتے ہین اور فرماتے ہین کہ اگر شوہر عالم ہو تو طلاق نہ پڑیگا اور جاہل ہونے کی
شکل مین طلاق پڑجائیگا۔ اسکے بعد انھون نے اپنے قول سے رجوع کرکے فرمایا
کہ طلاق ان کُل شکلون مین پڑجائیگا اور جاہل وعالم مین فرق نہین ہے کیونکہ عوام
گمان کرتے ہین کل الفاظ مذکورہ سے طلاق کا اور کچھہ تمیز نہین کرتے ہین اور
اکثر لوگ کلام روزمرہ صحیح نہین بولتے ہین اور اُن کا مقصود طلاق ہوتا ہے
غضب ولڑائی کے وقت الفاظ مذکورہ زبان سے نکالتے ہین۔ امام ابوالفضل سے
یہہ سوال کیا گیا اگر شوہر عربی ہو تو کیا حکم ہے اُنھون نے جواب دیا کہ وہی حکم ہے

کیونکہ بعض عرب بمقام قاف کے گاف کا استعمال کرتے ہین اور اگر شوہر کہے کہ مین نے اُسکو قصداً کہا تا طلاق نہ پڑے از روے قضاءً اُسکے قول کی تصدیق نہ کیجاے گی اور دیانۃً فیما بینہ وبین اللہ تعالی تصدیق کیجائیگی مگر یہہ کہ گواہ بناے قبل تلفظ کے اور گواہون سے بیان کرے کہ میری زوجہ مجھسے طلاق طلب کرتی ہے مین نہین دیتا ہون یہہ لفظ اسلیے بولا کہ زوجہ سے خصومت قطع ہوجاے اسکے بعد تلفظ کرے اُن الفاظ سے اور گواہ اُسکو سنے اگر گواہ قاضی کے روبرو گواہی دین تو قاضی طلاق کا فیصلہ نہ کریگا۔

جزئیہ ۹۰- اگر شوہر اپنی زوجہ مدخولہ سے کہے انت طلاق انت طالق یعنے تو مطلقہ ہے تو مطلقہ ہے دو طلاق پڑجائینگی اگر شوہر تکرار کے نیت کرے تو دیانۃً تصدیق کیا جائیگا نہ قضاءً اور اگر شوہر زوجہ غیر مدخولہ سے وہ الفاظ کہے تو صرف ایک طلاق پڑے گا۔

جزئیہ ۹۱- اگر شوہر اپنی زوجہ سے کہے انت طالق انت طالق انت طالق اور بیان کرے پہلے سے میری مراد طلاق کی تھی اور دوسرے اور تیسرے سے افہام مقصود تھا دیانۃً شوہر کا قول تصدیق کیا جائیگا اور قضاءً زوجہ مطلقہ ہوجاے گی تین بار۔

جزئیہ ۹۲- شوہر اپنی زوجہ سے کہے انت طالق اور بیان کرے مراد اس سے ترک محبت مقصود تھا از روے دیانت کے اُسکا قول تصدیق کیا جائیگا نہ قضاءً

جزئیہ ۹۳- ایک شخص مجنون مشہور رہا اور اُسکی زوجہ کہے تونے مجھکو طلاق دی صبح کو اور شوہر کہے مین اُسوقت حالت جنون مین تھا اور جنون نہین معلوم ہوتا ہے مگر شوہر کے کلام سے اسلیے شوہر کا قول قبول ہوگا۔ شوہر اپنی زوجہ سے حالت تذکرہ طلاق مین کہے کہ ہزار طلاق بدامنت درکردم زوجہ تین بار مطلقہ

ہوجائیگی اور اگر کہے مین نے طلاق پڑنے کی نیت سے نہین کی تھی اُسکا قول مع الیمین قبول ہوگا۔

جزئیہ ۹۴ - شوہر اپنی زوجہ سے کہے کہ تو بغیر میری اجازت کے مکان سے باہر نہ جانا مین طلاق کی حلف کرچکا ہون زوجہ بغیر اجازت شوہر مکان سے نکلے زوجہ مطلقہ نہ ہوگی کیونکہ شوہر نے یہ نہین بیان کیا کہ مین نے تیری طلاق کا حلف کیا ہے احتمال ہے کہ حلف کیا ہو دوسری زوجہ کی طلاق کا شوہر کا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۹۵ - شوہر کہے امراۃ طالق یا کہے طلقت امراۃ ثلثا اور بیان کرے کہ اس سے میری مراد اپنی زوجہ نہین تھی شوہر کے قول کی تصدیق کیجائیگی

جزئیہ ۹۶ - کنایہ عبارت اس سے ہے کہ وہ لفظ ذکر کرین جو محتمل طلاق ہوا ور طلاق کا صراحۃ مذکور نہ ہو کنایہ کی تین قسم ہین اور اُسکے حکم بھی تین ہین - اول رضا - دوسرے طلاق کا تذکرہ ہو - تیسرے غضب او خصومت کے - حالت رضا مین طلاق کنایہ سے واقع نہین ہوتا ہے مگر نیت سے اور اگر شوہر کہے کہ میرا مقصود اس سے طلاق نہ تھا شوہر کا قول قبول ہوگا - اور تذکرہ طلاق مین طلاق آٹھ الفاظ سے پڑجاتا ہے اگر شوہر کہے کہ مین نے طلاق کی نیت نہین کی تھی اسکا قول قضاءً تصدیق نہ کیا جائیگا - اور وہی آٹھ الفاظ حسب ذیل ہین شوہر اپنی زوجہ سے کہے - انتِ خلیۃ - انتِ - بتۃ - بائن - حرام - اعتدی - امرک بیدک - اختیاری - حالت غضب مین ان آٹھ الفاظ مین سے تین الفاظ سے طلاق پڑجاتا ہے اگر شوہر کہے کہ مین نے طلاق کی نیت نہین کی تھی اسکا قول قضاءً تصدیق نہ ہوگا اور وہی الفاظ ثلاثہ جس سے طلاق پڑجاتا ہے حسب ذیل ہین اعتدی - امرک بیدک - اختیاری - اور باقی پانچ الفاظ مذکورہ بالا سے نزدیک امام اعظم کے اگر شوہر کہے مین نے طلاق کی نیت نہین کی ہے طلاق نہ پڑیگا اور اُسکا قول قضاءً تصدیق کیا جائیگا - کیونکہ وہی گالی کی صلاحیت رکھتے ہین پس گالی اور لڑائی پر محمول ہونگے

ابو یوسف فرماتے ہین اگر شوہر کہے کہ مین نے طلاق کی نیت نہین کی تھی اسکا قول تصدیق نہ ہوگا جیسا کہ حالت مذکرہ طلاق مین اسکا قول نہین تصدیق کیا جاتا ہے - ابو یوسف نے کتاب امالی مین لکھا ہے کہ ان پانچ الفاظ کے سوا چار الفاظ سب مثل ہین - لا ملک لی علیک - لا سبیل لی علیک - خلیت سبیلک - الحقی باہلک - اگر شوہر ان الفاظ کو بحالت مذکرہ طلاق یا حالت غضب مین کہے اور بیان کرے مین نے اُن سے طلاق کی نیت نہین کی تھی - امام اعظم کے نزدیک ازروے قضا اُسکا قول تصدیق ہوگا اور ابو یوسف فرماتے ہین کہ شوہر کا قول تصدیق نہ ہوگا اگر شوہر کہے تو سہ بار اے دون اور بیان کرے کہ میری طلاق کی نیت تھی اُسکا قول قبول ہوگا - اور اگر شوہر بوقت حیض کہے تو عدت مین بیٹھ اور کئی مرتبہ اسکو کہے اور بیان کرے کہ میرے اس قول سے حیض کی نیت تھی اُسکا یہہ قول بھی تصدیق کیا جائیگا -

جزئیہ ۹ - ایک شخص کی دس برس کی زوجہ ہو یا چودہ برس کا غلام اور وہ اُس عورت سے کہے اگر تجھ کو حیض آئے تو مطلقہ ہے اور غلام سے کہے جب تو محتلم ہوئے تو تو آزاد ہے اور عورت کہے کہ مجھے حیض آیا اور غلام کہے کہ مین محتلم ہوا امام محمد فرماتے ہین عورت کے قول کی تصدیق کیجائیگی اور غلام کے قول کی تصدیق نہ کیجائیگی شوہر زوجہ کے ہاتھ مین درہم رکھے پھر کہے از ین درم بردا شتے تو تو مطلقہ ہے اسکے بعد ظاہر ہو کہ زوجہ نے وہ درہم اُٹھا لیے شوہر بیان کرے کہ مین نے یہہ کلام بطریق استفہام اور خوف دلانے کے لیے کہا تھا - فقیہہ ابو جعفر فرماتے ہین کہ اگر شوہر نے کچھ نیت نہ کی ہو تو وہ یمین کی نسبت حانث ہوگا اور اگر استفہام کی نیت کی ہو تو اُسکا قول مع یمین قبول ہوگا - مولانا رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مناسب ہے کہ شوہر کا قول قضاءً نہ تصدیق کیا جاے کیونکہ وہ یمین ہے ظاہراً شوہر زوجہ کو دیکھے کہ اُسنے اپنی بہن سے معانقہ کر کے بوسہ لیا

شوہر اس سے کہے تجھ کو مجھ سے زیادہ اپنی بہن کے ساتھ محبت ہے زوجہ جواب دے
ہاں شوہر کہے اگر چنین است فانت طالق یعنی اگر ایسا ہے تو مطلقہ ہے زوجہ
مطلقہ ہو جاویگی کیونکہ محبت نہین معلوم ہوتی ہے مگر زوجہ کے قول سے - شوہر
زوجہ سے کہے وکیل من باش ہر چہ خواہی بکن - زوجہ کہے وکیل توام خود را
دست باز داشتم بسہ طلاق شوہر کہے کہ مین نے اس سے وکالت کا ارادہ نہین کیا
تھا ابو القاسم لکھتے ہین کہ اگر یہہ کلام شوہر کا زوجہ کے طلاق طلب کرنے کے وقت ہو
تو شوہر کا قول قبول ہوگا اور ایک طلاق رجعیہ پڑ جاویگا اور اگر طلاق طلب کرنیکے وقت نہ ہو تو شوہر کا
قول قبول ہوگا - مولانا رضی اللہ عنہ فرماتے ہین مناسب ہے کہ طلاق بسبب عموم لفظ کے پڑ جاے -

جزئیہ ۹۸ - زید حلف کرے کہ مین حلال و حرام پر ازاربند نہ کھولونگا بعد قسم کہنے
زان بعد اپنی زوجہ کے ساتھ جماع کرے بغیر کھولنے ازاربند کے مثلاً پائجامہ مین
ازاربند نہ ہو یا پائجامہ نہ ہو یا کوئی دوسرا لباس ہو جسمین ازار ہوتا ہی نہ ہو - اگر شوہر نے
حقیقتہً ازاربند کھولنے کی نیت کی ہے تو حانث نہ ہوگا اور اسکا قول از روے
قضا اور دیانت کے قبول ہوگا - اور اگر جماع کی نیت کے ہو تو حانث ہوگا اس
یمین کی نسبت -

جزئیہ ۹۹ - اگر شوہر اپنی زوجہ سے کہے اگر تو میرے گہر مین سے کسی کو عطا
کرے تو مطلقہ ہے - اور شوہر کہے کہ مین نے اس قول سے زوجہ کی مادر کی نیت
کی تھی شوہر کی تصدیق کی جاویگی از روے دیانت کے کیونکہ تخصیص کی ہے عام سے
اور یہہ جایز ہے فیما بینہ و بین اللہ تعالیٰ **قاضیخان** -

جزئیہ ۱۰۰ - زوجہ اپنے شوہر سے کہے سفلہ یا قرطبان یا مغفل یا کشخان -
یا کوئی اور گالی - شوہر کہے اگر مین ایسا ہی ہون جیسا تو نے کہا تو تو مطلقہ ہے مین تا
فقہا کا اس مسئلہ مین اختلاف ہے فقیہہ ابو جعفر اور ابو بکر الاسکاف فرماتے ہین -

زوجہ مطلقہ ہوجائیگی عام اس سے کہ شوہر ایسا ہی ہو جیسا کہ زوجہ نے کہا تھا یا نہ ہو اسی پر فتوی ہے کیونکہ شوہر کا کلام ظاہرہ اُسکی ایذا کی پاداش پر محمول ہے جو عورت سے اسکو پہنچی ہے اگر شوہر کہے کہ اس سے مین نے تعلیق کی نیت کی تھی ابوبکر الاسکاف فرماتے ہین کہ اسکا کلام فی ما بینہ وبین اللہ تعالی اقصدیق کیا جائیگا نہ قضاءً۔

جزئیہ ۱۰۱۔ شوہر اپنی زوجہ سے کہے اگر مین تجھ کو خوش کرون تو تو مطلقہ ہے اور شوہر اپنی زوجہ کو مارے زوجہ کہے کہ تو نے مجھ کو خوش کیا فقہا فرماتے ہین کہ زوجہ مطلقہ نہ ہوگی اُسکے کاذبہ ہونے سے مولانا رضی اللہ عنہ فرماتے ہین اس مسئلہ مین یہ اعتراض ہے کہ خوشی زوجہ کے قول سے معلوم ہوتی ہے مناسب ہے کہ طلاق معلق ہو زوجہ کے بیان کرنے پر اور اسکا قول اس امر مین قبول کیا جائے اگرچہ ہمارے نزدیک زوجہ یقینی کاذب ہے جیسا کہ شوہر زوجہ سے کہے اگر تو دوست رکھتی ہے اس امر کو اللہ تجھ پر عذاب کرے نارجہنم مین تو تو مطلقہ ہے زوجہ جواب مین دوست رکھتی ہون زوجہ پر طلاق پڑجائیگی اور اگر شوہر اپنی زوجہ کو ہزار درہم عطا کرے اور زوجہ کہے تو نے مجھ کو خوش نہین کیا زوجہ کا قول قبول ہوگا اور طلاق نہ پڑے گی کیونکہ احتمال ہے کہ زوجہ نے دو ہزار درہم مانگے ہون اور ہزار درہم سے خوش نہ ہوئی ہو۔

جزئیہ ۱۰۲۔ شوہر اپنی زوجہ سے اُسکے نکلنے کے وقت کہے اگر میرے مکان مین واپس ہوئی تو تو تین بار مطلقہ ہے زوجہ بیٹھ جاتے اور تھوڑی دیر نہ نکلے اسکے بعد نکلے اور واپس آئے شوہر کہے مین نے فی الفور کی نیت کی تھی بعض فقہا فرماتے ہین کہ شوہر کا قول از روے قضا تصدیق نہ کیا جائیگا اور بعض لکھتے ہین کہ اس کا قول تصدیق کیا جائیگا اور یہی صحیح ہے۔

جزئیہ ۱۰۳۔ شوہر اپنی زوجہ سے کہے اگر مین اپنی لونڈی سے وطی کرون تو تو

مطلقہ ہوجائیگی لونڈی بیان کرے کہ اُسنے میرے ساتھ وطی کی - مولی اسکے قول کی تکذیب کرے مولی کا قول قبول ہوگا - اور اگر زوجہ کو وطی کرنے کی کیفیت معلوم ہو تو زوجہ کو شوہر کے ساتھ نہ رہنا چاہیے اور اسکو اپنے ساتھ وطی نہ کرنے دے -

جزئیہ ۱۰۴ - اگر زوجہ اپنے شوہر کیساتھ اپنے کسی قرابت دار کے مکان مین ہوا اور شوہر زوجہ سے کہے اگر آج کی شب تو اس مکان مین شب باشی کرے تو حلال خدا مجھ پر حرام ہے زوجہ اسی وقت اپنی جگہ سے اٹھکر شوہر کے پاس لیٹ رہے فقہا لکھتے ہین اگر شوہر نے اپنی زوجہ کا اپنے پاس بلانا ارادہ کیا ہے تو حانث نہ ہوگا اور اسکا قول قبول ہوگا -

جزئیہ ۱۰۵ - شوہر اپنی زوجہ سے کہے اگر مین تجھکو کہون (انت طالق) تو تو طالقہ ہے پھر شوہر کہے (قد طلقتک) از روے قضا کے دوبارہ مطلقہ ہوجائیگی - اور اگر شوہر نے اپنے اس قول سے طلاق کی نیت کی ہو تو وہ فیما بینہ وبین اللہ تعالے تصدیق کیا جاے گا -

جزئیہ ۱۰۶ - زوجہ طلاق کا دعوے کرے شوہر بیان کرے کہ مین نے تجھسے کہا تھا تو مطلقہ ہے اگر چاہے اللہ تعالے زوجہ استثنا کی تکذیب کرے ظاہر الروایت مین ہے کہ شوہر کا قول قبول ہوگا اور بعض متاخرین کے نزدیک شوہر کا قول قبول نہ ہوگا مگر جبکہ وہ گواہ پیش کرے اور اگر شوہر کہے کہ مین نے تجھکو کل کے روز طلاق دی اور مین نے انشاء اللہ کہا ظاہر الروایت مین شوہر کا قول قبول ہوگا اور نوادر مین مذکور ہے کہ درمیان ابو یوسف و امام محمد کے خلاف ہے ابو یوسف کی نزدیک شوہر کا قول قبول ہوگا اور طلاق نہ پڑیگا اور بموجب قول امام محمد کے طلاق پڑجائیگا اور شوہر کا قول قبول نہ ہوگا اور اسی پر اعتماد اور فتوی ہے - احتیاطاً - اس زمانہ مین درمیان عوام الناس کے فساد غالب ہے اکثر متوجہ حرام کی طرف ہوجاتے ہین

لہذا اُس سے پرہیز کرنے کے لیے فتویٰ امام محمد کے قول پر دیا گیا ہے۔

جزئیہ ۱۰۷۔ اگر شوہر زوجہ سے کہے میں نے تجھ کو اختیار دیا اور وہ کہے کہ میں ذی اختیار ہو گئی بعد اسکے زوجہ کہے کہ میں نے اپنے نفس کو مختار کر لیا اگر زوجہ نے اُس محفل میں کہا ہو جس میں شوہر نے کہا تھا تو زوجہ مطلقہ ہو جائیگی اور اُسکا قول تصدیق کیا جائیگا اور اگر وہ مجلس سے اُٹھ جانے کے بعد کہے تو وہ مطلقہ نہ ہوگی اور نہ اُسکا قول قبول ہوگا۔ قاضیخان۔

جزئیہ ۱۰۸۔ زوجہ اپنے شوہر سے وقت لڑائی کہے وہ چیز جو میرے قبضہ میں ہے اگر میرے قبضہ میں ہوتی تو میں اپنے نفس کو تین مرتبہ چھوڑ دیتی شوہر کہے کہ جو چیز میرے قبضہ میں ہے وہ تیرے قبضہ میں ہے زوجہ کہے میں نے اپنے نفس کو تین مرتبہ طلاق دے لی شوہر زوجہ سے کہے کہ دوسری مرتبہ کہہ زوجہ کہے کہ میں نے اپنے نفس کو تین مرتبہ طلاق دی لیکن شوہر کہے میں نے اس قول سے کہ جو چیز میرے قبضہ میں ہے وہ تیرے قبضہ میں ہے طلاق کی نیت نہیں کی تھی زوجہ اپنے قول ثانی سے مطلقہ ہو جائیگی تین بار یہاں تک کہ اگر شوہر اپنی زوجہ سے نہ کہے کہ تو دوسری مرتبہ کہہ تو اُس کا قول از روے دیانت اور قضا کے قبول ہوگا اور اُسکی زوجہ مطلقہ نہ ہوگی۔

جزئیہ ۱۰۹۔ اگر شوہر زوجہ سے کہے کہ میں نے تجھ کو خلع دی زوجہ کہے کہ میں نے قبول کیا طلاق بائنہ پڑ جاے گی اور اسیطرح سے اگر زوجہ اسکو قبول نہ کرے کیونکہ طلاق شوہر کے اس قول سے کہ میں نے خلع دی پڑ جاتا ہے اور اگر شوہر بعد اسکے بیان کرے کہ میری اُس سے طلاق کی نیت نہ تھی اسکا قول قبول ہوگا بشرطیکہ تذکرہ طلاق میں یہہ کلام صادر نہ ہوا ہو۔ زوجہ اپنے شوہر سے کہے مجھ کو خلع دے بمقابلہ ہزار درہم کے شوہر کہے تو مطلقہ ہے فقہا کا اسمین اختلاف ہے بعض فرماتے ہیں کہ

کہ شوہر کا کلام جواب قرار پائیگا اور خلع تمام ہوجائیگا اور بعض لکھتے ہین کہ طلاق پڑجائیگا
اور خلع نہ ہوگا مختار یہ ہے کہ جواب قرار دیا جائے کیونکہ وہی کلام ظاہرہ جواب ہے
اور اگر اسکے بعد شوہر کہے کہ مین نے اُس سے جواب کا ارادہ نہین کیا تھا شوہر کا
قول قبول ہوگا اور طلاق پڑجائیگا بغیر لزوم کسی شی کے -

جزئیہ ۱۱۰ - شوہر کسی شخص سے کہے تو میری زوجہ کو طلاق اس شرط سے دے کہ
وہ میرے مکان سے کچھ اسباب نہ لیجائے اسکے بعد مامور اسکی زوجہ کو طلاق دے پھر
شوہر و زوجہ مین اختلاف ہو شوہر بیان کرے کہ وہ میرے مکان سے کچھ اسباب
نکال لیگئی ہے اور زوجہ کہے کہ مین نہین نکال لے گئی - نوازل مین لکھا ہے کہ شوہر کا
قول قبول ہوگا - اور طلاق واقع نہ ہوگا نوازل مین جو مذکور ہے وہی
صحیح ہے - اگر شوہر مامور سے کہے کہ تو میری زوجہ سے کہہ (انت طالق) یعنی تو
طالقہ ہے درصورتیکہ تو مکان سے کچھ اسباب نہ نکال لیجاے اور مامور زوجہ سے
کہدے اسکے بعد شوہر دعوے کرے کہ زوجہ میرے مکان سے کچھ اسباب نکال
لے گئی شوہر کا قول قبول ہوگا کیونکہ وہی شرط طلاق کا منکر ہے -

جزئیہ ۱۱۱ - شوہر زوجہ کو تین بار طلاق دے اور مرجاے زوجہ کہے طلاق
مرض مین دی گئی اور ورثا کہین کہ صحت مین زوجہ کا قول قبول ہوگا اور اگر زوجہ
لونڈی ہو اور آزاد ہوجاے اور اُسکا شوہر مرجاے زوجہ دعوی کرے کہ مین
اپنے شوہر کی حیات مین آزاد ہوگئی ورثا دعوی کرین کہ شوہر کی وفات کے بعد
آزاد ہوئی اس شکل مین ورثہ کا قول قبول ہوگا پس اگر لونڈی کا مولی کہے کہ
مین نے لونڈی کو اُسکے شوہر کی حیات مین آزاد کردیا مولی کا قول قبول نہ ہوگا

جزئیہ ۱۱۲ - مریض زوجہ کو طلاق دیکر بعد تھوڑے زمانہ کے مرجاے زوجہ
کہے کہ میری عدت نہین تمام ہوئی اس کا قول مع الیمین قبول ہوگا - پس اگر

زوجہ نکول کرے تو نہ وارث ہوگی اپنے شوہر کی اور حلف کرنے کی صورت مین وارث ہوگی۔ **قاضیخان**۔

جزئیہ ۱۱۳۔ اگر شوہر کہے ۔ترکت طلاقک۔ اس سے اگر طلاق کا ارادہ کرے تو زوجہ مطلقہ ہوجائیگی۔ تجرید مین ہے اگر شوہر کہے کہ اس سے میری نیت طلاق کی نہتھی اسکا قول قبول ہوگا۔ از روے قضا فتاوی النسفی مین لکھا ہے کہ اگر شوہر کہے دست باز داشتمت بیک طلاق) زوجہ گوید باز گوتا مردمان شنوند۔ شوہر کہے دست باز داشتمت بیک اور تیسری مرتبہ بھی اس قول کی تکرار کرے اگر شوہر نے دوسری اور تیسری مرتبہ دست باز داشتم کہا ہو تو یہ بیشک اخبار مقصود ہوگا اور اول مرتبہ کی ایک ہی طلاق پڑے گی لیکن اگر شوہر نے کہا ہو دست باز داشتم۔ یا دست باز داشت تو تین طلاق پڑ جائین گی۔ اور اگر شوہر کہے کہ مین نے دوسری اور تیسری سے اخبار کی نیت کی تھی اسکا قول از روے دیانت تصدیق کیا جائیگا۔ **کذا فی الاصل باب الطلاق**۔

جزئیہ ۱۱۴۔ شوہر اپنی زوجہ سے جسکے ساتھ دخول کیا ہو کہے تو طالق ہے تو طالق ہے یا کہے انت طالق وطالق یعنے تو طالق ہے طالق ہے یا کہے تجھ کو مین نے طلاق دیا تجھ کو مین نے طلاق دیا تجھ کو مین نے طلاق دیا یا کہے تو مطلقہ ہے تجھ کو مین نے طلاق دی ہے شوہر کہے کہ مین نے اس سے تکرار کا قصد کیا تھا تصدیق کیجاے گی از روے دیانت کے نہ از روے قضا۔ شوہر اپنی زوجہ سے کہے اگر مین تیرے ساتھ حالت حیض مین جماع کرون تو تو مطلقہ ہے۔ زوجہ کو حیض آئے اور پھر وہ پاک ہوجاے شوہر کہے مین نے تجھ سے جماع کیا حیض مین زوجہ انکار کرے طلاق پڑجائیگا اور شوہر کا قول تصدیق کیا جائیگا اگر شوہر کہے حیض مین تو اسکا قول سماعت کیا جاے گا اسیطرح حکم ایلاء کا ہے

اور اگر شوہر کہے مین نے مدت مین اس سے جماع کیا ہے تصدیق کیا جائیگا -
جزئیہ ۱۱۵ - شوہر زوجہ سے کہے تو مطلقہ ہے اگر مین تجھ سے حالت حیض مین جماع نکرون
پھر زوجہ کو حیض آئے اور اُس سے طاہر ہونے کے بعد شوہر کہے کہ مین نے تیرے ساتھ
حیض مین جماع کیا زوجہ انکار کرے شوہر کا قول قبول ہوگا مختصر القدوری مین لکھا ہے
جس شکل مین شوہر و زوجہ مین اختلاف ہو وجود شرط کی نسبت تو قول شوہر کا قبول ہوگا مگر
اُس شرط مین کہ شرط صرف زوجہ کے قول سے معلوم ہوتی ہو -
جزئیہ ۱۱۶ - زوجہ شوہر سے کہے - کارے کہ نزد او داشت - شوہر کہے داشتم زوجہ کہے
مین نے اپنے نفس کو تین طلاق دے لین طلاق نہ پڑے گا اور شوہر کا قول قبول ہوگا
جزئیہ ۱۱۷ - ابو بکر رحمۃ اللہ سے سوال کیا گیا اُس شخص کی نسبت جو - مکے والے کی
زوجہ سے کہے کہ تو راضی ہے کہ مین تجھ کو تیرے خاوند سے خلاصی دلادون عورت کہے ہان
وہ شخص شوہر کے پاس جاکر خلع لے اُسکے مہر اور نفقہ عدت کے مقابلہ مین اور اُس عورت کو
اسکی خبر پہنچے اور وہ اسپر راضی نہو - ابو بکر نے جواب دیا اگر عورت کہے کہ مین نے
اُس سے اس قسم کی طلاق کا ارادہ نہین کیا تھا تو عورت کا قول قبول ہوگا -
جزئیہ ۱۱۸ - کتاب اصل کے باب طلاق اخرس مین لکھا ہے کہ گونگا جو طلاق تحریری
اپنی زوجہ کو دے اُسکی تین قسمین ہین اول یہہ کہ وہ بطریق مراسلہ ہو وہی یہہ ہے کہ خط مین
لکھی جاے اور اسمین القاب وعنوان ہو ثبوت اس کتابت کا اُسکے اقرار اور بینہ سے
ہوگا اور اسکی طلاق کی نیت ہو تو اسکا حکم مثل کتاب کے ہے اگر شخص صحیح یا گونگا کہے مین نے
اُس سے طلاق کی نیت نہین کی تھی از روے قضا اُسکے قول کی تصدیق نہ کیجائے گی
اور منتقی مین ایک مقام پر لکھا ہوا ہے کہ از روے دیانت اُسکا قول تصدیق کیا جائیگا
اور دوسرے مقام پر لکھا ہے کہ اُسکا قول دیانتاً تصدیق نہ ہوگا اور ہر شکل جسمین لفظ
طلاق کی مذکور نہو وہ کنایات کے اقسام سے شمار ہوگی اور طلاق بغیر نیت نہ پڑیگا

اگر شوہر کہے مین نے طلاق کی نیت نہین کی تھی اگر اُس نے بدل کو بیان نہ کیا ہو تو اُسکا قول تصدیق کیا جایگا اور اگر اُسنے بدل کو بیان کیا ہو مثلاً ہزار درہم اور مانند اسکے اُس کا قول تصدیق نہ کیا جایگا اور اگر شوہر زوجہ سے کہے مین نے تجھکو فروخت کیا زوجہ جب تک یہہ نہ کہے کہ مین نے خرید کیا طلاق نہ پڑیگا اسی طرح زبان فارسی کا حکم ہے

جزئیہ ۱۱۴۹- اگر شوہر اپنی زوجہ سے کہے مین نے تجھکو خلع دی زوجہ کہے مین نے قبول کی طلاق پڑجائیگا اگر شوہر کے ذمہ مہر واجب ہے تو اُس سے برات ہوجائیگی اور زوجہ پر اُس مہر کا جو وصول پایا ہے واپس کرنا واجب ہوجائیگا اور زوجہ کا نفقہ زمانہ عدت کا ساقط نہ ہوگا۔ شوہر کے اس قول سے کہ مین نے تجھکو خلع دی طلاق بائنہ پڑیگی اگر شوہر نے نیت کی ہو عام اس سے کہ زوجہ اُسے قبول کرے یا نہ قبول کرے اور اگر شوہر کہے کہ مین نے اس سے طلاق کی نیت نہین کی تھی اسکا قول ازروے دیانت اور قضا تصدیق کیا جایگا۔

جزئیہ ۱۱۵۰- اگر شوہر زوجہ سے کہے کہ مین نے مال معلوم کے مقابلہ مین خلع دیا طلاق نہ پڑیگا تاوقتیکہ زوجہ اُسے قبول نہ کرے اور اگر زوجہ قبول کرے اور شوہر کہے میری اس سے طلاق کی مراد نہ تھی ازروے قضا تصدیق اسکے قول کی نہ ہوگی اور دیانتاً تصدیق ہوگی یہہ کل شکلین فتاوی صغری مین لکھی ہین شوہر اپنی زوجہ سے کہے کہ مین نے تجھکو طلاق ہزار درہم پر کل دیا اور تو نے قبول نہین کیا زوجہ کہے کہ مین نے قبول کیا شوہر کا قول مع الیمین قبول ہوگا بخلاف اسکے کہ شوہر کہے کہ مین نے اپنا غلام تیرے ہاتھ فروخت کیا تو نے اُسے قبول نہین کیا اور زوجہ کہے کہ مین نے اُسے قبول کیا زوجہ کا قول قبول ہوگا۔ شوہر کہے کہ مین نے اپنی زوجہ کو خلع دیا اور زوجہ انکار کرے زوجہ کا قول قبول ہوگا اور مطلقہ ہوجائیگی شوہر کے اقرار سے کیونکہ اُسنے طلاق کا اقرار کیا ہے شوہر بدل کا دعوے کرے یا مہر ساقط ہوجانے کا اور زوجہ انکار کرے زوجہ کا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۱۲۱ - زن دعوی مہر و نفقہ عدت کی لندکہ مرا طلاق داد اور شوہر دعوے کرے خلع کا اور زوجہ کے پاس گواہ نہ ہوں مہر کی نسبت زوجہ کا قول لیا جائیگا اور نفقہ کی بابت شوہر کا قول ۔ مترجم لکھتا ہے موافق اس مسئلہ کے جو اوپر بیان ہوا مناسب ہے کہ زوجہ کا قول نسبت نفقہ قبول کیا جاوے کیونکہ شوہر طلاق کا اقرار اور مہر ساقط ہو جائیگا دعوے کرتا ہے اور زوجہ انکار کرتی ہے - جامع الفصولین

جزئیہ ۱۲۲ - اگر شوہر و زوجہ دونوں گفتگو سے خلع کریں اور وہ اہل رہتے ہوں ایک کا کلام دوسرے کے کلام سے متصل ہو تو خلع صحیح ہوگا اور اگر متصل نہ ہو تو صحیح نہ ہوگا اور طلاق نہ پڑیگا اور اگر شوہر و زوجہ گفتگو سے خلع کریں اور زوجہ کہے کہ خلع ہمارے درمیان صحیح ہے اور شوہر کہے کہ تونے مجلس سے اٹھنے کے بعد خلع قبول کیا شوہر کا قول قبول ہوگا کہ وہ خلع کا انکار کرتا ہے -

جزئیہ ۱۲۳ - زوجہ خلع کا بدل شوہر کو حوالہ کرے شوہر کہے کہ میں نے اسپر قبضہ کیا و دیا بابت شوہر کا قول قبول ہوگا ایسا ہی امام ظہیر الدین نے فتوی دیا ہے اور بعض نے کہا کہ زوجہ کا قول قبول ہوگا کیونکہ وہی ظلمہ ہے -

جزئیہ ۱۲۴ - محیط میں لکھا ہے کہ اگر شوہر کہے کہ خلع درمیان ہمارے دو مرتبہ ہوا اور زوجہ کہے تین مرتبہ شیخ الاسلام یعنی علی ابن محمد الاسبیجابی سے منقول ہے کہ شوہر کا قول مقبول ہوگا - اور نجم الدین سے مذکور ہے کہ اگر یہہ اختلاف نکاح کرنے کے بعد واقع ہو اور زوجہ دعوے کرے کہ نکاح صحیح نہیں ہے کیونکہ وہی بعد خلع ثالث کے منعقد ہوا اور شوہر گویا ہو کہ بعد دو خلعوں کے شوہر کا قول قبول ہوگا لیکن اگر نکاح نہ ہوا ہوا اور شوہر اسکے ساتھ نکاح کرنے کا قصد کرے زوجہ کہے کہ تجھ کو میرے ساتھ نکاح کرنا درست نہیں ہے زوجہ کا قول قبول ہوگا اور نکاح جائز نہ ہوگا -

جزئیہ ۱۲۵ - اگر شوہر زوجہ کا امر اسکے قبضہ میں دیدے زوجہ کہے کہ میں نے قبول کیا

تو مطلقہ ہوجائیگی۔ تجرید مین لکھا ہے کہ از روے قضا شوہر کا یہہ قول کہ مین اس سے
طلاق کا ارادہ نہین کیا تھا تصدیق نہ کیا جائیگا جبکہ یہہ کلام غضب یا تذکرہ طلاق مین صادر
ہوا ہو۔ اور لیکن غیر تذکرہ طلاق اور غضب مین اگر شوہر کہے کہ مین نے زوجہ سے
یہہ جو کہا تھا کہ تیرا امر تیرے اختیار مین ہے اُس سے طلاق مراد نہ تھی تو طلاق نہ پڑیگا
پس اگر زوجہ نیت طلاق کا دعوی کرے یا مدعی ہو کہ شوہر نے وہ غضب یا تذکرہ
طلاق مین کہا تھا اور شوہر انکار کرے شوہر کا قول مع الیمین قبول ہوگا اور زوجہ کے
گواہ اثبات حالت غضب یا تذکرہ طلاق کے قبول ہونگے۔

جزئیہ ۱۲۰۔ اگر شوہر زوجہ سے کہے کہ تیرا امر تیرے قبضہ مین ہے اسوقت سے
دس روز تک پس حکم امر زوجہ کا اسکے قبضہ مین اُسوقت سے دس روز تک گھڑیون کے
حساب سے ہوگا اگر شوہر کا اُس کلام سے یہہ مقصود ہو کہ دس دن کے گزرجانے کے بعد
اُسکا امر اُسکے قبضہ ہوگا۔ از روے قضا اُسکا قول نہ قبول ہوگا۔ اگر زوجہ اپنا نفقہ پایا نہ کہے
لیکن شوہر کہے کہ مین نے نفقہ زوجہ کو بھیجا اور اُسکے پاس پہنچ گیا زوجہ انکار کرے
مناسب ہے کہ شوہر کا قول قبول کیا جاے اور اسی طرح سُنا گیا قاضی الامام الاستاذ
فخرالدین سے پھر اُنھون نے ایک مدت کے بعد اس قول سے رجوع کی اور کہا کہ
شوہر کا قول قبول نہ ہوگا اور اسی طرح سے حکم ہے ہر مقام پر جہان ایفاء حق کا دعوی
کیا جاے۔ فصول الاستروشنی مین لکھا ہے اصح یہہ ہے کہ زوجہ کا قول قبول ہوگا
اور یہی اصح ہے۔ اگر شوہر کہے۔ دست باز داشتم۔ اور نہ کہے خویشتن والا زوجہ بائنہ
ہوجائیگی اور اگر شوہر کہے۔ افگندم پس شوہر کہے کہ مین نے اس قول سے طلاق
کی نیت نہین کی تھی شوہر کے قول کی تصدیق کیجائیگی۔

جزئیہ ۱۲۱۔ شوہر دعوے کرے استثنا کا طلاق یا خلع مین یا شرط کا پس شوہر کا قول قبول
کیا جائیگا پس اگر گواہ گواہی دین کہ شوہر نے اپنی زوجہ کو طلاق دی یا خلع بغیر استثنا کے

یا گواہی دین کہ اُسنے استثنا نہین کیا یہہ گواہی قبول ہوگی۔ یہہ مسئلہ اُن مسئلون مین سے ہے جنمین نفی پر گواہی قبول ہوتی ہے اور قاعدہ کلیہ یہہ ہے کہ اگر گواہ خلع یا طلاق کی گواہی دین اور بیان کرین کہ ہمنے اُس سے بجز کلمہ خلع اور طلاق کے کچھ نہین سنا۔ شوہر استثنا کا دعوے کرے شوہر کا قول قبول ہوگا۔ کذا فی المحیط۔

جزئیہ ۱۲۸۔ فتاوی نسفی مین لکھا ہے شوہر دعوے کرے استثنا کا اور زوجہ کہے تونے مجھکو طلاق دی زوجہ کا قول قبول ہوگا اور شوہر کے قول کی تصدیق نہ کیجائیگی مگر جب کہ گواہ پیش کرے بخلاف اسکے اگر شوہر کہے زوجہ سے کہ تو مطلقہ ہے اگر مکان مین داخل ہو اور زوجہ کہے مجھ کو تونے بالفعل طلاق دی اس شکل مین شوہر کا قول قبول ہوگا اور اگر شوہر بعد گزرجانے عدت کے بیان کرے کہ مین نے تجھ سے رجوع کی عدت مین اگر اُسکی زوجہ تصدیق کرے تو شوہر کے قول کی تصدیق کیجائیگی اگر تکذیب کرے تو زوجہ کا قول قبول ہوگا اور اُسپر حلف وارد نہ ہوگا امام اعظم کے نزدیک۔ اگر شوہر زوجہ سے کہے کہ مین تیرے ساتھ رجوع کرتا ہون زوجہ جواب دے کہ میری عدت گزرگئی زوجہ کا قول مع الیمین قبول ہوگا اور رجعت ثابت نہ ہوگی امام اعظم کے نزدیک اور صاحبین کے نزدیک رجعت ثابت ہوگی *التشریح* وہ اقل مدت جسمین حرہ نسبت گزرجانے عدت کے تصدیق کیجاتی ہے نزدیک امام اعظم کے دو مہینے ہین۔ اور صاحبین کے نزدیک (۳۹) روز ہین اور باندی کی اقل مدت نزدیک صاحبین کے (۲۱) دن ہین اور نزدیک امام اعظم کے پندرہ روز طہر کے اور بیس روز دو حیض کے۔

جزئیہ ۱۲۹۔ شوہر زوجہ کو تین طلاق دے اور زوجہ عدت مین بیٹھے اور نکاح کرے دوسرے شخص کے ساتھ پھر آئے بعد چار مہینے کے اور بیان کرے کہ مجھ کو شوہر ثانی نے طلاق دی اور شوہر اول سے نکاح کرنا چاہے امام نجم الدین نسفی فرماتے ہین کہ دوسری مرتبہ اُسکا عدت مین بیٹھنا ضرور ہے نکاح اور وطی کے جواز کیلیے

شیخ الاسلام علی الاسبیجابی اور قاضی امام ابو نصر فتوی دیتے تھے کہ زوجہ کے قول کی تصدیق
کی جائیگی اور اگر زوجہ کہے کہ میرے ساتھ شوہر ثانی نے دخول نہین کیا اور شوہر اول کہے
نہین بلکہ اُس نے دخول کیا اور یہہ گفتگو بعد نکاح کرنے شوہر اول کے ہوئی ہو اگر زوجہ
شرایط حل کے جانتی ہو تو اُسکا قول نہ تصدیق کیا جائیگا اور اگر زوجہ جاہلہ ہو تو اُس کے
قول کی تصدیق کیجائیگی۔

جزئیہ ۱۳۰ - لڑکا لڑکپن مین کہے اگر مین نشہ پیون تو میری زوجہ مطلقہ ہے۔ لڑکا لڑکپن مین
نشہ پیے طلاق نہ پڑیگا اگر اس کلام کو شوہر کا خسر سنے اور کہے کہ میری لڑکی تجھ پر بسبب
اس حلف کے حرام ہے شوہر کہے ہان وہ مجھ پر حرام ہوگئی یہہ اقرار اُسکی زوجہ کے حرام
ہوجانیکا متصور ہوگا اور اسکا قول نسبت ایک طلاق بائن طلاق کے قبول ہوگا شوہر
اپنی زوجہ سے کہے کہ تجھ پر چارون راستے کھلے ہوے ہین طلاق نہ پڑے گا تاوقتیکہ
یہہ نہ کہے کہ تو جو راستہ چاہے اختیار کر۔ اور اس سے طلاق کی نیت کرے اور اگر
طلاق کی نیت سے انکار کرے تو شوہر کا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۱۳۱ - زوجہ کے ولی شوہر سے طلاق طلب کرین شوہر اُسکے باپ سے کہے
کہ جو تو مجھ سے چاہتا ہے وہ مین کرتا ہون اسکے بعد شوہر چلا جاوے اور زوجہ کا باپ دختر
کو طلاق دے تو زوجہ مطلقہ نہ ہوگی اگر شوہر نے تفویض کا ارادہ نہ کیا ہو تو اس مین
شوہر کا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۱۳۲ - شوہر زوجہ کے قبضہ مین اُسکا امر سپرد کرے اُسکے بعد تین مہینے تک غائب رہے
اور زوجہ کو نفقہ نہ دے پھر شوہر زوجہ کے پاس درہم بھیجے اگر وہ اُسکے نفقہ کی مقدار کے
موافق نہ ہو تو ہو جائیگا امر اُسکے اختیار مین اور اگر نفقہ موجلہ ہوا اور زوجہ اپنے شوہر کو
ہبہ کرے اور مدت گزر جاوے تو اُسکا امر اُسکے اختیار مین نہ ہوگا بسبب ساقط ہوجانے
دین کے امام اعظم اور امام محمد کے نزدیک اور خلاف ہے ابو یوسف کا۔ پس اگر

شوہر دعوے کرے کہ زوجہ کو نفقہ وصول ہوا اور زوجہ دعوے کرے حصول شرط کا کہا گیا شوہر کا قول قبول ہوگا کیونکہ وہ وقوع کا انکار کرتا ہے لیکن اُسکو نفقہ پہنچنا ثابت نہ ہوگا اور اصح یہ ہے کہ زوجہ کا قول اُس شکل اور ہر شکل جسمین شوہر ایفاء حق کا دعوی کرے اور زوجہ انکار کرے قبول ہوگا۔

جزئیہ ۱۳۳۔ شوہر زوجہ کا امر اُسکے اختیار مین دیدے بشرطیکہ شوہر زوجہ کو زمانہ معین مین مقدار معین نہ دے مِن بعد دونون مین اختلاف ہو دینے یا نہ دینے مین بعد گزرجانے وقت کے شوہر کا قول عدم طلاق مین قبول ہوگا اور زوجہ کا قول اُسکے نہ پانے مین قبول ہوگا۔ کذا فی الذخیرہ۔

جزئیہ ۱۳۴۔ شوہر زوجہ سے کہے اگر مین تیرے پاس بیس دن نہ آؤن تو تیرا امر تیرے اختیار مین ہے یہ زمانہ کلام کے وقت سے شمار ہوگا اگر شوہر و زوجہ مین اختلاف ہو نسبت آنے اور نہ آنے کے شوہر کا قول قبول ہوگا کیونکہ وہی انکار کرتا ہے زوجہ کے اختیار کا اور امام محمد فرماتے ہین کہ یہ مسئلہ اس مسئلہ پر قیاس کیا گیا ہے کہ زید دائن سے کہے اگر مدیون مرجائے قبل اسکے کہ تجھکو سو درہم جو اُسپر واجب الادا ہے ادا کرے تو مین اُسکا کفیل ہون اور مدیون مرجائے دائن دعوے کرے نہ ادا ہونے کا اور اُسکے کفیل ہونیکا اور کفیل بیان کرے کہ مدیون نے ادا کردیا طالب کا قول قبول کیا جائیگا کیونکہ وہ ادا ہونے کا انکار کرتا ہے۔

جزئیہ ۱۳۵۔ شوہر اپنی زوجہ کا امر اُسکے اختیار مین دیدے اس شرط سے کہ اگر مین کھڑا ہون اور پھر شوہر کھڑا ہوجائے زوجہ اپنے نفس کو طلاق دے لے شوہر دعوے کرے کہ زوجہ نے اپنے نفس کو طلاق نہین دی اُس مجلس مین جسمین اُسے علم ہوا زوجہ دعوے کرے کہ اُس نے اپنے نفس کو اُسی مجلس مین طلاق دے لی زوجہ کا قول قبول ہوگا۔ حاکم شہید فرماتے ہین شوہر کہے کہ کل مین نے تیرے اختیار مین تیرا امر دیدیا تونے اپنے نفس کو

طلاق نہین دی زوجہ کہے کہ مین نے اختیار کیا شوہر کا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۱۱۔ مالک اپنے غلام سے کہے کہ مین نے آزاد کیا تجھ کو کل اور مین نے انشاء اللہ تعالے کہا یا شوہر اپنی زوجہ سے کہے کہ مین نے تیرے ساتھ کل نکاح کیا اور انشاء اللہ کہا غلام یا زوجہ انکار کرے مالک اور شوہر کا قول قبول ہوگا۔ کذا فی فتاوی الاصل لنسفی مین لکھا ہے کہ شوہر استثنا کا دعوے کرے اور زوجہ انکار کرے زوجہ کا قول قبول ہوگا اور شوہر بغیر گواہون کے تصدیق نہ کیا جائیگا اگر شوہر دعوے کرے کہ طلاق شرط پر معلق کیا گیا زوجہ دعوے کرے بلا شرط شوہر کا قول قبول ہوگا۔ زید مجنون مشہور ہو زوجہ دعوے کرے کہ اس نے حالت افاقہ مین طلاق دی اور شوہر کہے کہ وہی جنون مین مجھ سے واقع ہوا شوہر کا قول قبول ہوگا۔ سیر الکبیر مین لکھا ہے کہ اگر یہ معلوم نہ ہو کہ شوہر مجنون ہے تو زوجہ کا قول قبول ہوگا اگر معلوم ہو تو شوہر کا قول قبول ہوگا اور اگر گواہ گواہی دین کہ ہم نے اسکو ایک مرتبہ مجنون دیکھا تو شوہر کا قول قبول ہوگا اسی طرح سے اگر شوہر کہے کہ مین نے طلاق دیا اور مین سوتا تھا اسکا قول قبول ہوگا اور منتقی مین لکھا ہے کہ شوہر کا قول قبول نہ ہوگا۔ اگر شوہر دعوے کرے اس عورت کا جو دوسرے کے قبضہ مین ہو اور شوہر کہے کہ مین نے اسے طلاق دیا اور مین مجنون تھا شوہر کا قول قبول ہوگا اگر اسکا جنون معلوم ہو۔

جزئیہ ۱۲۔ مطلقہ نکاح کرے اسکے بعد شوہر ثانی سے کہے تو نے میرے ساتھ عدت مین نکاح کیا اگر نکاح اور طلاق کے درمیان دو مہینے سے کم دن گذرے ہون تو بموجب قول امام اعظم زوجہ کا قول تصدیق ہوگا اور نکاح ثانی فاسد قرار پائیگا اور اگر ایک مہینا یا دو مہینے سے زیادہ دن گزرے ہون تو نکاح ثانی صحیح ہوگا اور نکاح پر پیش قدمی کرنا اقرار متصور ہوگا کہ عدت گزر گئی۔ بزازیہ۔ خلاصہ مین لکھا ہے اگر شوہر اپنی زوجہ سے کہے۔ اگر سیم من برداشتہ بسہ طلاق ہستی زوجہ کہے ہستم اس کے بعد

معلوم ہو کہ زوجہ نے سیم اٹھائی اگر شوہر نے طلاق پڑجانیکا ارادہ کیا ہے تو طلاق پڑجائیگا
اور اگر تخویف مراد ہو اور اسکا وہ مقر بھی ہو تو طلاق نہ پڑیگا اور شوہر کا قول قبول ہوگا
فتاوی قاضیخان

جزئیہ ۱۳۸ - اگر شوہر سے کہا جائے کہ تیری زوجہ نے زنا کیا پس شوہر طلاق کو
زوجہ کے زنا کرنے پر معلق کرے اس شکل مین شوہر کا قول کہ زوجہ نے زنا نہین کیا
قبول ہوگا درصورتیکہ اسنے بدلے کی نیت نہ کی ہو - جامع الفتاوی

جزئیہ ۱۳۹ - شوہر کہے کہ اگر مین مکان مین داخل ہون تو جو ایک چیز اللہ تعالی نے
مجھ پر حلال کی ہے وہ مجھ پر حرام ہے اور اس سے گوشت مراد لے اور وہ عالم ہو
اور مکان مین داخل ہو تو زوجہ اسپر حرام ہوجائیگی اور اس کا قول نہ تصدیق کیا جائیگا
اور ابو یوسف سے منقول ہے کہ اگر شوہر کہے کہ وہ چیز جو اللہ نے میرے لیے حلال
کی ہے از قسم مال یا اہل پس وہی حرام ہے اور شوہر کہے کہ میری اس سے طلاق
کی نیت نہ تھی اسکا قول تصدیق کیا جائیگا -

جزئیہ ۱۴۰ - شوہر کہے کہ مین نے تیری طلاق کو ترک کیا اگر اس سے طلاق
مقصود ہے تو زوجہ مطلقہ ہوجائیگی اور اگر شوہر کہے کہ مین نے اس سے طلاق کا ارادہ
نہین کیا تھا شوہر کا قول مع الیمین قبول ہوگا از روے قضا - خزانہ

جزئیہ ۱۴۱ - شوہر زوجہ سے کہے کہ مین نے تجھ سے کل رجعت کی - دیکھینگے کہ آیا
اس روز وہ عدت مین تھی شوہر کا قول قبول ہوگا کیونکہ وہ خبر دیتا ہے اس زمانہ کی جسمین
وہ وطی کر سکتا ہے اسی طرح وہ خبر رجعت کا بھی مالک ہے اگر وہ عدت مین نہو تو شوہر کا
قول تصدیق نکیا جائیگا - عمادیہ -

جزئیہ ۱۴۲ - زوجہ شوہر سے کہے کہ مین نے کل اپنے نفس کو تجھ سے خرید کرنا
چاہا مگر تو نے فروخت نہین کیا شوہر کہے کہ مین نے فروخت کیا طلاق پڑجائے گا

اور مہر ساقط ہوجائیگا اور اُسکے عکس کی صورت مین زوجہ کا قول قبول ہوگا - بخلاف
اس مسئلہ کے اگر شوہر کہے کہ مین نے تجھے طلاق دیا کل بمقابلہ ہزار درہم کے اور تونے
قبول نہین کیا یا شوہر کہے کہ مین نے بمقابلہ دس ہزار درہم کے خلع دیا اور تونے قبول
نہین کیا زوجہ کہے کہ نہین بلکہ مین نے قبول کیا شوہر کا قول قبول ہوگا -

جزئیہ ۱۴۳ - شوہر و زوجہ دونون مختلف ہون آیا اُنمین سے کہے کہ خلع بخوشی و رضامندی
عمل آیا دوسرا کہے کہ نہین جبراً عمل مین آیا شوہر کا قول مع الیمین قبول ہوگا زوجہ دعوی
کرے شوہر پر مہر اور عدت کے نفقہ کا اور وہی مطلقہ ہو شوہر کہے کہ مین نے خلع دیا اور
زوجہ کے گواہ نہ ہون زوجہ کا قول مہر مین قبول ہوگا اور شوہر کا قول نفقہ عدت مین
قبول ہوگا قنیہ - اگر زوجہ قاضی سے کہے کہ مین نے اپنے نفس کو اختیار کیا جبکہ مین بالغہ
ہوئی یا کہے جبکہ مین بالغہ ہوئی مین نے فرقت کو اختیار کیا زوجہ کا قول مع الیمین
قبول ہوگا -

جزئیہ ۱۴۴ - لڑکا کہے اگر مین فلان فعل کرون تو کل وہ عورتین جنکے ساتھ مین نکاح
کرون مطلقہ ہوجائینگی اور وہ فعل کرے لڑکپن مین حانث ہوجاسکے گا اور بعد بلوغ کی
وہ نکاح کرے اور زوجہ سے کہے تو بر من حرام بدان سوگند مولانا رضی اللہ عنہ
لکھتے ہین کہ شوہر کا وہی قول حرام ہونے کا اقرار ہے اور عورت ابتداءً اُس سے
حرام ہوجائیگی اور شوہر کا یہ قول کہ مین نے اُس سے ایک طلاق یا تین طلاق کا
قصد کیا تھا قبول ہوگا زوجہ کہے کہ مین نے تجھ سے اپنے آپ کو خرید کیا شوہر کہے
فروختم اور شوہر کہے مین نے اُسی سے دوسری عورت مراد لی تھی - از روے
قضا کے اُسکا قول تصدیق نہ کیا جاسکے گا شوہر اپنی زوجہ کو خلع دے شوہر اُس
مجلس مین کہے در خانہ ہیچ نیست اسکے بعد شوہر کسی شی کا اثاث البیت مین سے
دعوی کرے اگر شوہر کہے یہ اسباب وقت خلع ہونے کے مکان مین تھا شوہر کا

دعوی سماعت نہ کیا جائیگا اور اگر شوہر اسباب کے ہونے سے وقت خلع انکار کرے تو اُسکا قول مع الیمین قبول ہوگا۔

جزئیہ ۱۴۵۔ شوہر زوجہ کا امر اُسکے قبضہ مین دیدے بشرطیکہ اُسے بلا جنایت مارے تو وہ اپنے نفس کو جب چاہے طلاق دے لے اسکے بعد شوہر زوجہ کو مارے اور دونون مین اختلاف ہو شوہر کہے بسبب جنایت کے مارا شوہر کا قول قبول ہوگا کیونکہ وہ زوجہ کا امر اُسکے قبضہ مین دینے سے انکار کرتا ہے اگرچہ جنایت کو بیان نہین کرتا ہے۔ شوہر زوجہ سے کہے کہ مین نے تیرے اختیار مین تیرا امر دیدیا بشرطیکہ مین تیری موجودگی مین دوسری عورت سے نکاح کرون پھر دوسری عورت اُسکو اپنا نفس ہبہ کرے اور مرد گواہون کے روبرو اُسکو قبول کرے تو وہ عورت اُسکی زوجہ قرار پائیگی اور شوہر کہے کہ مین نے تفویض مین لفظ تزوج کا ارادہ کیا تھا تو کیا شوہر کے قول کی تصدیق کی جائیگی۔ اسکا بعض فقہا نے یہ جواب بغیر غور و فکر دیا ہے کہ اُس کا قول قبول ہوگا یہہ اُنکی غلطی ہے میرے نزدیک اُسکے قول کی تصدیق نہ کرنا چاہیے اور زوجہ کا امر اُسکے قبضہ مین ہو جائے گا۔ زوجہ جنایت شرعیہ کی مرتکب ہو اور شوہر اُسکو نہ مارے پھر تھوڑے دنون کے بعد وہی عورت جنایت غیر شرعیہ کی مرتکب ہو اور شوہر اُسکو مارے اور کہے کہ مین نے تجھ کو جنایت اولی کے عوض مارا اور تیرا امر تیرے قبضہ مین نہین ہے اور زوجہ کہے کہ تو نے مجھ کو جنایت ثانیہ کے عوض مارا پس مجھے اختیار ہے شوہر کا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۱۴۶۔ شوہر کہے کہ تیرا امر تیرے اختیار مین ہے کہ ترا بہیچ گناہ نہ زنم مگر بخانہ فلان روی بے اذن من۔ عورت فلان شخص کے مکان مین بغیر اذن شوہر جائے شوہر اُس سے لڑے زوجہ شوہر کو گالی دے پھر شوہر زوجہ کو مارے اور زوجہ اپنے نفس کو طلاق دے لے شوہر کہے کہ مین نے اس سبب سے مارا کہ تو بغیر اجازت میری اُس

اُس شخص کے مکان مین گئی شوہر کا قول قبول ہوگا اور اگر زوجہ کہے بگناہ شرعی زدی شوہر کہے بے گناہ شرعی نزدم - شوہر کا قول قبول ہوگا - اگر شوہر کہے کہ مین نے تجھ سے کہا (بخانہ خواہرت مرو) اکنون رفتی بدان سبب زدم زن منکر رفتن است شوہر کا قول قبول ہوگا -

جزئیہ ۱۷۷ - شوہر کہے کہ تیرا امر تیرے قبضہ مین ہے اگر مین کھڑا ہون اور پھر کھڑا ہوجائے اور زوجہ اپنے نفس کو طلاق دے لے اور شوہر کہے کہ تجھ کو علم ہوئے تین دن ہوئے اور تونے مجلس علم مین اپنے کو طلاق نہین دی زوجہ کہے نہین بلکہ مجھے اسوقت علم ہوا زوجہ کا قول قبول ہوگا -

جزئیہ ۱۷۸ - شوہر اپنی زوجہ سے کہے تیرا امر تیرے قبضہ قدرت مین ہے زوجہ اپنے نفس کو طلاق دے لے شوہر کہے کہ تونے اپنے نفس کو بعد کلام کرنے یا کسی عمل کرنے کے بعد طلاق دے زوجہ کہے نہین بلکہ مین نے اپنے نفس کو اُسی مجلس مین طلاق دے لے بلا تبدیل مجلس زوجہ کا قول قبول ہوگا شوہر کہے کہ مین نے تجھے کل اختیار دیا اور تونے اختیار نہین کیا زوجہ کہے کہ مین نے اختیار کیا شوہر کا قول قبول ہوگا -

جزئیہ ۱۷۹ - شوہر کہے کہ اگر مین فلان فعل کرون تو زنان من طلاق - شوہر کی دو بیبیان ہون اور وہ فعل مذکور کرے دونون زوجہ مطلقہ ہوجائینگی اور شوہر کا قول کہ میری اسمین ایک کی نیت تھی تصدیق کیا جائیگا - جامع الفصولین - شوہر خلع کو معلق کرے شرط پر تو صحیح ہے اور یہہ مجانب زوجہ صحیح نہین ہے - اگر شوہر زوجہ سے کہے کہ تو فلان مکان مین داخل ہو تو مین نے تجھ کو بمقابلہ ہزار درہم کے خلع دیا مکان مین داخل ہونے کے بعد زوجہ کا قول قبول کرنا معتبر ہے -

جزئیہ ۱۵۰ - شوہر اگر اپنی زوجہ سے کہے جس عورت کے ساتھ مین نکاح کرون اُسکی طلاق
تیرے ہاتھ بمقابلہ اس مقدار کے فروخت کیا - زوجہ کہے کہ مین نے مول لیا زوجہ کا قول
بعد تزویج قبول ہوگا اور اگر زوجہ نے قبل تزویج قبول کیا ہو تو اُسکا قول قبول نہ ہوگا -

جزئیہ ۱۵۱ - شوہر و زوجہ وجود شرط کی نسبت مختلف ہون شوہر کہے کہ مین نے تیری طلاق کو
معلق کیا مکان مین داخل ہونے پر اور دخول نہین پایا گیا زوجہ کہے نہین بلکہ مین مکان مین
داخل ہوئی اور طلاق پڑ گیا شوہر کا قول قبول ہوگا کیونکہ شوہر استدلال کرتا ہے
اصل پر اور اصل عدم شرط ہے اور قول اُس شخص کا قبول ہوتا ہے جو استدلال کرے
اصل پر کیونکہ ظاہر حال شوہر کا شاہد ہے کیونکہ وہی طلاق کا انکار کرتا ہے اور زوجہ طلاق کا
دعوی کرتی ہے اور منکر کا قول قبول ہوتا ہے مگر جس شکل مین کہ زوجہ گواہ پیش کرے تو
اُسی کے گواہ قبول ہونگے کیونکہ یہ اپنے دعوے کو قوی کرتی ہے حجت سے -

جزئیہ ۱۵۲ - نسفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین شوہر دعوے کرے استثنا کا اور زوجہ انکار
کرے زوجہ کا قول قبول ہوگا اور شوہر کے قول کی تصدیق نہ کیجائیگی مگر گواہون سے
اور اگر شوہر دعوے کرے کہ طلاق شرط پر معلق ہوا اور زوجہ دعوے کرے بلا شرط کا
شوہر کا قول قبول ہوگا -

جزئیہ ۱۵۳ - زوجہ دعوی کرے کہ میری عدت گزر گئی شوہر کہے کہ مین نے تیرے ساتھ
عدت مین رجعت کی زوجہ کہے تو سچا ہے اس شکل مین زوجہ کے قول کی تصدیق کیجائیگی اور
وہی رجعت ہے اور اگر زوجہ شوہر کی تکذیب کرے تو شوہر کا قول قبول ہوگا -

جزئیہ ۱۵۴ - زوجہ مطلقہ دعوی کرے امتداد طہر اور عدم انقضائے عدت کا زوجہ کا
قول تصدیق کیا جائے گا اور اُسکو نفقہ دلایا جائے گا کیونکہ اصل بقاے عدت ہے مگر
جس شکل مین زوجہ دعوی کرے حمل کا تو اُسے دو سال تک نفقہ دلایا جائے گا اور اگر
دو سال گزر جائین من بعد معلوم ہو کہ حمل نہین ہے فتح القدیر مین ہے شوہر اُس سے

اپنی زوجہ سے کہین تنے تجھ کو کل طلاق بمقام ہزار درہم دیا یا ہزار درہم پر طلاق دینا
متصور ہوگا زوجہ قبول کرے یا نہ کرے پس اگر شوہر اپنے اس قول کا کہ تو نے قبول نہین کیا
مناقض نہ ہوگا بخلاف بیع کے کیونکہ ایجاب بغیر قبول کے بیع نہین کہلاتا ہے اور
بایع اپنے قول کا مناقض ہوگا اور دوسری وجہ یہ ہے کہ زوجہ شکل طلاق مین دعوے
کرتی ہے وقوع طلاق کا کیونکہ یہی زوجہ دعوی کرتی ہے وجود شرط کا اور شوہر وقوع
طلاق کا انکار کرتا ہے منکر کا قول قبول ہوتا ہے ۔

جزئیہ ۱۵۶ ۔ شوہر زوجہ سے کہے کہ تو مجھ پر حرام ہے یا تجھ کو مین نے اپنے اوپر
حرام کرلیا ہے اور مین تجھ پر حرام ہون یا حرام کیا مین نے اپنے نفس کو تجھ پر یا تجھ پر حرام ہوئی مین
یا حرام کیا مین نے اپنے نفس کو یا تو حرام ہے مجھ پر اگر شوہر ان الفاظ سے طلاق مراد لے
تو زوجہ مطلقہ ہوجاے گی کیونکہ یہی الفاظ طلاق اور اسکے غیر کو محتمل ہین جس شکل مین
شوہر ان الفاظ سے طلاق کی نیت کرے یہ الفاظ طلاق کی جانب منسوب ہون گے
اور اگر شوہر نے تین طلاق کی نیت کی ہو تو تین طلاق پڑجاینگی اور اگر ایک طلاق کی
نیت کی ہے تو ایک طلاق بائنہ پڑے گا اور اگر دو طلاق کی نیت کی تھی تو دو طلاق
بائنہ پڑینگی ہمارے نزدیک اور زفر علیہ الرحمۃ کے نزدیک خلاف ہے کیونکہ یہی الفاظ
اقسام کنایات طلاق سے ہین اور اگر شوہر نے طلاق کی نیت نہ کی ہو اور نیت کی ہو
حرام ہونے کی یا اسکی کوئی نیت ہی نہ ہو ہمارے نزدیک یمین ہے تو ہوجاینگا ایلاء
حتی کہ اگر شوہر اسکو چار مہینے چھوڑ رکھے تو ایک طلاق بائنہ پڑجاے گا اور اگر شوہر
کہے کہ مین نے اس سے کذب کا ارادہ کیا تھا تو فی ما بینہ و بین اللہ تعالی اسکے کلام کی
تصدیق کی جاینگی اور نفی یمین کی نسبت اسکے کلام کی تصدیق نہ کیجاینگی قضاءً ۔

جزئیہ ۱۵۷ ۔ فقہا لکھتے ہین اگر شوہر اپنی زوجہ سے کہے تو مجھ پر مثل خون یا گوشت
جانور مردہ کے یا گوشت سور یا مثل شراب کے ہے تو اسکی نیت دریافت کیجاینگی اگر

خبر دیتا ہے حیض کا اور انہین خاص عورت کا قول قبول ہوتا ہے پس اگر شوہر کہے
کہ مین نے تیرے ساتھ رجعت کی زوجہ جواب دے کہ میری عدت گذر گئی امام اعظم کے
نزدیک زوجہ کا قول مع الیمین قبول ہوگا ابو یوسف اور امام محمد فرماتے ہین شوہر کا
قول قبول ہوگا فقہا کا اس پر اتفاق ہے اگر زوجہ ایک ساعت سکوت کرے
پھر کہے کہ میری عدت گذر گئی تو شوہر کا قول قبول ہوگا اور نہین خلاف ہے اس
مسئلہ مین بھی کہ اگر زوجہ کہے کہ میری عدت گذر گئی شوہر اسکے متصل ہی جواب دے
کہ مین نے تیرے ساتھ رجعت کی زوجہ کا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۱۷۱ - شوہر اپنی زوجہ مطلقہ کے ساتھ نکاح کرے اور زوجہ اس سے
کچھ بیان نہ کرے اور نکاح ہو جانے کے بعد زوجہ کہے کہ مین نے دوسرے شخص کے
ساتھ نکاح کیا اور اُسنے میرے ساتھ دخول نہین کیا یا کہے کہ شوہر ثانی نے میرے ساتھ
خلوت کی اور میرے ساتھ جماع کیا مقام مخصوصہ کے سوا اور اُسکی شوہر اول تکذیب
کرے اور کہے کہ شوہر ثانی نے تیرے ساتھ دخول کیا۔ یہہ مسئلہ ظاہر الروایۃ مین بیان
ہوا ہے اور حسن ابن زیاد نے بیان کیا ان سب مسائل مین زوجہ کا قول قبول ہوگا
کیونکہ یہہ امر کہ شوہر ثانی نے اسکے ساتھ جماع نہین کیا الخ زوجہ ہی کے قول معلوم ہوتا ہے
تو اُسی کا قول قبول ہوگا جیسا کہ حیض اور حمل کی خبر دینے مین زوجہ کا قول قبول ہوا ہے
اور اس مسئلہ مین یہہ اعتراض ہے کہ زوجہ کا قول اس شکل مین قبول ہوتا ہے کہ زوجہ سے
کوئی امر ایسا صادر نہ ہوا ہو جو اسکی تکذیب کرے اور اس صورت مین جو اوپر بیان
ہوئی زوجہ سے ایسا فعل صادر ہوا ہے جو زوجہ کی تکذیب کرتا ہے یعنے شوہر اول سے
نکاح کرلینا اسکو جھوٹا بناتا ہے کیونکہ نکاح نہین جائز ہے مگر دوسرے شخص سے نکاح کرنے کے بعد
اور اُسنے اُسکے ساتھ دخول بھی کیا ہو پس اُسکا یہہ فعل خود اُسکے قول کا مناقض
ہوگا لہذا اسکا قول قبول نہ ہوگا اور اگر شوہر اول کہے کہ تیرے ساتھ دوسرے

شخص نے نکاح نہین کیا یا تیرے ساتھ دخول نہین کیا اور زوجہ کہے کہ شوہر ثانی نے دخول
کیا حسن ابن زیاد فرماتے ہین کہ زوجہ کا قول قبول ہوگا اور یہہ صحیح ہے جیسا کہ بیشتر مذکور
ہوا کیونکہ یہہ نہین معلوم ہوتا ہے مگر زوجہ کے قول سے اور زوجہ کا کوئی قول مناقض نہین
پایا گیا پس زوجہ کا قول قبول ہوگا اور شوہر کے قول سے نکاح فاسد ہوجائیگا اور زوجہ کو
شوہر اول سے نصف مہر دلایا جائیگا اگر اُسنے زوجہ کے ساتھ دخول نہ کیا ہوا اور اگر
دخول کیا ہو تو کل مہر دلایا جائیگا کیونکہ شوہر اول مقر ہے حرمت کا اور قول شوہر کا اس
اس امر کی نسبت جو رجوع کرتا ہے حرمت کی نسبت مقبول ہے کیونکہ وہ مالک ہے انشاء
حرمت کا اور اُسکا اقرار نسبت فساد نکاح بمنزلہ انشاء فرقت ہے پس شوہر کا قول
اس مسئلہ مین قبول ہوگا اور نہ قبول ہوگا زوجہ کے مہر ساقط کردینے کی نسبت واللہ اعلم

جزئیہ ۲۷۱ — جو عورت عدت مین بیٹھی ہو بسبب طلاق کے وہ بیان کرے کہ عدت
گزر گئی ایسی مدت مین جسمین عدت گزر سکتی ہے اس عورت کا قول قبول ہوگا اور اگر
وہ بیان کرے کہ عدت گزر گئی اس مدت مین جسمین عدت نہین گزر سکتی ہے تو اُسکا قول
قبول نہ ہوگا مگر جبکہ تفصیل بیان کرے مثلاً کہے کہ حمل ساقط ہوگیا جسکی کل خلقت بنگئی
تھی یا بعض عورت کا قول قبول ہوگا — پھر علماء مین اختلاف ہوگیا ہے کہ کم سے کم
وہ کتنی مدت ہے جسمین معتدہ کا قول بالاقرار تصدیق کیا جاتا ہے امام اعظم فرماتے ہین
اقل اس مدت کا جسمین حرہ کا قول تصدیق کیا جاتا ہے ساٹھ دن ہین ابو یوسف اور
امام محمد فرماتے ہین (۳۹) دن روایت کا اختلاف استخراج قول ابی حنیفہ رحمہ اللہ علیہ
مین ہوا ہے امام محمد نے اُنکا قول یون نقل کیا ہے کہ پہلے طہر کے پندرہ دن پھر
حیض کے پانچ دن پھر دوسرے طہر کے پندرہ دن پھر حیض کے پانچ دن پھر طہر کے
پندرہ دن پھر حیض کے پانچ دن یہہ ساٹھ دن ہوے اور حسن نے یون نقل کیا ہے
کہ حیض کے دس دن پھر طہر کے پندرہ دن پھر حیض کے دس دن پھر طہر کے

پندرہ دن پھر حیض کے دس دن یہہ کُل ساٹھ دن ہوتے ہین صرف تخریج مین اختلاف ہے
اور حکم مین اتفاق ہے ابو یوسف اور امام محمد کے قول کی تخریج یہہ ہے کہ حیض کے تین
دن پھر طہر کے پندرہ دن پھر حیض کے تین دن پھر طہر کے پندرہ دن پھر حیض کے
تین دن یہہ کل (۳۹) دن ہوتے ہین لیکن حسن نے امام اعظم سے یہہ روایت کی ہے
سو دن سے کم مین اُسکا قول تصدیق نہ کیا جائیگا کیونکہ وہی حسن ثابت کرتے ہین اعد
چالیس روز کے حیض کے دس دن اور پندرہ دن طہر کے اور پھر دس دن حیض کے
اور پندرہ دن طہر کے اور دس دن حیض کے یہہ سو دن ہوے

جزئیہ ۳۲۱ – زوجہ اقرار کرے عدت کے گزر جانے کا اور یہہ اقرار ایسی مدت
مین ہو جسمین عدت گزر جاتی ہو پھر لڑکا جنے دو سال مین لڑکا تاریخ اقرار کے چھہ
مہینے سے ایک دن کم مین پیدا ہو زوجہ بیان کرے کہ یہہ لڑکا اُسی شوہر کا ہے اس
لڑکے کا شوہر سے نسب ثابت ہوجائیگا لزوماً اگر وہ لڑکا پیدا ہو چھہ مہینے سے زیادہ
مین وقت اقرار سے تو ثبوت نسب لازم نہ ہوگا کیونکہ اصل یہہ ہے کہ معتدہ تصدیق
کیجاتی ہے انقضاے عدت کی خبر مین کیونکہ شرع شریف مین عورت کو انقضاے
عدت مین امین قرار دیا ہے اسکا قول تصدیق ہوگا تاوقتیکہ کوئی اُسکے قول کی تکذیب
نہ کرے اور اصل یہہ ہے کہ مدعی کو مجرد دعوی کے کوئی شی نہین دلائی جاتی ہے کیونکہ
انکار منکر اُسکے دعوی کو عارض ہے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
(لو اعطی الناس بدعواہم الحدیث) مگر اس امر مین عورت تصدیق کیجاتی ہے جو اُس سے
معلوم ہو سکتا ہے بسبب ضرورت کے مثلاً حیض اور جو امر عورت کے غیر سے بھی
معلوم ہو سکتا ہے اُسمین عورت کا قول قبول نہ ہوگا اسی وجہہ سے نسب صرف عورت کے
قول ثابت نہین ہوتا ہے تاوقتیکہ قابلہ شہادت ادا نکرے اسیطرح وقوع طلاق کیونکہ
زوجہ اُسکی مدعی ہے اور شوہر انکار کرتا ہے اور قول منکر کا قبول ہوتا ہے تاوقتیکہ

مدعی بینہ قائم نہ کرے امام اعظم کے قول کی یہہ دلیل ہے کہ حمل ثابت ہوتا ہے شوہر کے
اقرار سے یا یہہ کہ حمل ظاہر ہوا اور حمل مفضی ہوتا ہے ولادت کی طرف لامحالہ اسمین زوجہ کا
قول قبول ہوگا جیسا خون حیض مین یہان تک اگر شوہر زوجہ سے کہے اگر تجھ کو حیض
آئے تو تو مطلقہ ہے زوجہ کہے کہ مجھے حیض آیا طلاق پڑجائیگی ایسا ہی اس مقام پر حکم ہی
مگر اُسکا قول اثبات نسب مین بدون شہادت قابلہ کے نہین مقبول ہوتا ہے کیونکہ وہی
تعیین ولد مین تہم ہے نہیں نہ تصدیق کیجائیگی حق اثبات نسب مین اور حق وقوع طلاق
مین تہمت نہین ہے نہین بغیر شہادت قابلہ کے عورت کا قول مقبول ہوگا۔
جزئیہ ۱۷۴۔ اگر شوہر نے حمل کا اقرار کیا ہو یا حمل ظاہر ہوگیا ہو تو زوجہ کا قول
قبول ہوگا ولادۃ کی نسبت اگرچہ زوجہ کیجانب سے قابلہ نے گواہی نہ دی ہو امام اعظم کی
نزدیک اور صاحبین کے نزدیک ولادۃ بدون گواہی قابلہ ثابت نہین ہوتی ہے اور
کلام طرفین سے اُس طرح ظاہر پہنچی ہے جو ہمنے بیان کیا۔ بدائع۔

باب النفقہ

جزئیہ ۱۷۵۔ قاضی کسوۃ و نفقہ کا فیصلہ صادر کرے شوہر کی مالداری اور اُسکی قدرت کے
مطابق اگر شوہر کہے کہ مین مفلس ہون مجھ پر مفلس لوگون کا نفقہ واجب ہونا چاہیے شوہر کا
قول قبول ہوگا مگر جبکہ زوجہ گواہ پیش کرے تو زوجہ کے گواہ قبول ہونگے اور یہ
قول ابو یوسف اور زفر کے درباب فرض نفقہ کے غائب پر اور نہ قبول ہونگے نکاح مین
اور شکل مذکورہ مین گواہ قبول کرنے مین غائب کو ضرر نہین پہنچتا ہے غائب حاضر ہو کر
نکاح کا اقرار کرے تو زوجہ کو یہہ استحقاق ہوگا کہ اُس سے نفقہ مفروضہ لے اور اگر
شوہر نکاح کا انکار کرے تو شوہر کا قول قبول ہوگا اور زوجہ کو شوہر کے مواجہہ مین گواہ
پیش کرنا ہونگے اگر قاضی نے مودع اور مدیون کو حکم دیا ہو اسکے بعد مودع بیان کرے

کہ مین نے مال زوجہ کو حوالہ کر دیا نفقہ کی بابت تو اسکا قول قبول ہوگا اور مدیون کا قول قبول نہ ہوگا
مگر بہ بینہ۔

جزئیہ ۱۷۶۔ شوہر اپنی زوجہ کو کپڑا بھیجے اور کہے کہ وہی مہر مین بھیجا ہے یا کہے کہ کسوہ
کی بابت تھا زوجہ کہے کہ عطیہ ہے اسکو مہر و کسوہ سے کچھ تعلق نہین ہے شوہر کا قول قبول
ہوگا اور اسی طرح اگر شوہر زوجہ کو دراہم عطا کرے اور کہے کہ وہ زوجہ کا نفقہ ہے اور
زوجہ کہے کہ ہدیہ ہے شوہر کا قول قبول ہوگا جسطرح زید پر مختلف دیون ہون ایک دین ادا
کرے اور کہے کہ فلان دین مین ادا کیا گیا زید کا قول قبول ہوگا کیونکہ وہی مالک بنایا ہوا
ہے ایسا ہی حکم صورت مذکورہ مین بھی ہے مگر جبکہ عورت بینہ پیش کرے کہ یہ ہدیہ ہے اور
اگر دونون گواہ پیش کرین تو شوہر کے گواہ قبول ہونگے اور اگر ہر ایک دوسرے
اقرار کے گواہ پیش کرے تو ہر ایک کے گواہ قبول ہونگے۔ مسئلہ اگر شوہر و زوجہ مین
اختلاف ہو نفقہ مفروضہ کی مقدار مین یا جو فرض کر چکے قاضی کے جو زمانہ گذرا ہو اسکی
مقدار مین تو عورت کے گواہ اور شوہر کا قول قبول ہوگا کیونکہ وہی زیادتی کا انکار
کرتا ہے۔

جزئیہ ۱۷۷۔ شوہر دوسرے شخص سے کہے کہ تو میری زوجہ کی خبرگیری کر اور
پانچ درہم ہر مہینے مین اسکو نفقہ دیدے مامور کہے کہ مین نے صرف کیا اور زوجہ اسکے
قول کی تصدیق کرے تو مامور شوہر سے صرف زوجہ کی تصدیق کرنے سے درہم لے
نہین سکتا ہے مگر جبکہ بحکم قاضی ہو شکل اول مین چونکہ زوجہ شوہر کو غیر کا قرضدار
بنانا چاہتی ہے بلا حکم قاضی پس اسکا قول قبول نہ ہوگا بخلاف شکل ثانی کے۔

جزئیہ ۱۷۸۔ اگر شوہر اپنی زوجہ کو طلاق دے اور وہ ناشزہ ہو زوجہ کو چاہیے
کہ اپنے شوہر کے مکان مین آئے اور اس سے نفقہ لے اور اگر عدت کو طوالت ہو
بسبب نہ آنے حیض کے تو زوجہ کا نفقہ شوہر پر واجب ہوگا یہان تک کہ عورت آئسہ

ہوجاۓ اور اسکی عدت کا حکم باعتبار مہینوں کے دیا جائیگا اور اگر زوجہ انقضا سے عدت
یا حیض کا انکار کرے تو اسکا قول مع الیمین قبول ہوگا۔ فتاوی قاضیخان۔ زید نکاح
کرے ہندہ سے پھر اسکے لڑکا پیدا ہو زید کہے مین نے تجھسے نکاح کیا چار مہینے ہوے
زوجہ کا قول قبول ہوگا اور لڑکا شوہر کا قرار پائیگا۔ **قاضیخان**۔

جزئیہ ۱۷۹۔ شوہر اقرار کرے اپنی زوجہ کے حرام ہوجانے کا اور شوہر نے زوجہ
کے ساتھ دخول کیا ہو اور ان مین تفریق کردیگئی ہو تو زوجہ کو مہر مقررہ اور عدت کا
نفقہ دلایا جائیگا اور اگر شوہر زوجہ سے کہے تیری عدت گذر گئی زوجہ کہے نہین گذری تو زوجہ کا
قول مع الیمین قبول ہوگا اگر زوجہ حلف کرے تو نفقہ پانے کی مستحق ہوگی اور اگر نکول
کرے تو وہ اسکے مقر قرار دیجائیگی کہ اسکا نفقہ نہین ہے اور اقرار زوجہ کا اسکے حق مین
حجت ہے۔ **انفع الوسائل للطرسوسی**۔

جزئیہ ۱۸۰۔ اگر مستامن ذمیہ سے نکاح کرے دار الاسلام مین اور دخول کرکے
طلاق دیدے ذمیہ کو نفقہ دلایا جائیگا اس شخص کے قول پر جسکے نزدیک ذمیہ پر عدت
واجب ہے۔ اگر شوہر زوجہ کو نفقہ قاصد کے ہاتھ بھیجے اور قاصد بیان کرے کہ مین نے
خاص اسی عورت کو نفقہ پہنچا دیا اور زوجہ انکار کرے زوجہ کا قول مع الیمین قبول ہوگا
اور اگر شوہر کہے کہ مین نے نفقہ زوجہ کو دیدیا اور وہ نفقہ پانے سے انکار کرے
اس شکل مین بھی زوجہ کا قول مع الیمین قبول ہوگا۔ **انفع الوسائل**۔

جزئیہ ۱۸۱۔ اگر باپ بیٹے مین اختلاف ہو باپ کے مالدار ہونے مین لڑکے کا
قول قبول ہوگا اور گواہ باپ کے اگر باپ اپنے فرزند کے مال سے اپنی ذات خاص
پر خرچ کرے اسکے بعد بیٹا باپ پر دعوی کرے اور کہے کہ تو مالدار ہے۔ اور باپ
جواب دے کہ مین مفلس تھا باپ کی حالت دیکھی جائیگی اگر اسوقت وہ مفلس ہو تو
قول اسکا استحساناً قبول ہوگا نسبت نفقہ مثل کے اور اگر وہ مالدار ہو تو قول لڑکے کا

مقبول ہوگا اور اگر دونون بینہ قائم کرین تو بیٹے کا بینہ قبول ہوگا۔

جزئیہ ۱۸۲ - اگر شوہر اپنی زوجہ کا امر اُسکے تفویض کرے اس شرط سے اگر مین ایک مہینا غائب ہوجاؤن اور تجھ کو نفقہ نہ پہنچے تو تو اپنی ذات خاص کو جب چاہے طلاق دے لے - اسکے بعد شوہر زوجہ کو بیس درہم بھیجے اگر یہہ اُسکے نفقہ کی قدر ہون تو زوجہ کا اختیار اُسکے قبضہ مین ہوجائیگا - اور اگر اُسکا نفقہ مفروضہ ہوا اور وہ نفقہ اپنے شوہر کو ہبہ کردے اور مدت گزرجاے اور زوجہ کو نفقہ نہ پہنچے تو اُسکا اختیار اُسکے قبضہ مین نہ ہوگا اور ہمارے نزدیک یمین اُٹھ جائیگی اور اسمین خلاف ہے ابو یوسف کا اور اگر زوجہ ہبہ نہ کرے اور شوہر کہے کہ مین نے نفقہ پہنچا دیا اور زوجہ انکار کرے مناسب ہے کہ شوہر کا قول تصدیق کیا جاے کیونکہ وہی حکم کا منکر ہے صاحب عمدہ بیان کرتے ہین کہ مین نے یون ہی اپنے استاد سے سُنا پھر اُنھون نے ایک مدت کے بعد اپنے قول سے رجوع کرکے فرمایا کہ شوہر کا قول تصدیق نہ کیا جائیگا اسی طرح سے جس مسئلہ مین ایفاء حق کا دعوے ہو زوجہ کا قول قبول ہوگا اور یہی اصح ہے -

جزئیہ ۱۸۳ - وصی یا منتظم وقف دعوی کرے اپنے مال کے خرچ کرنے کا اور پھر بعد مال یتیم اور وقف سے واپس لینا چاہے تو نہین لے سکتا ہے کیونکہ وہی دعوی کرتا ہے اپنے دین کا یتیم اور وقف پر پس بمجرد دعوے کے اُسکا دعوی ثابت نہ ہوگا یہہ حکم اُس شکل مین ہے اگر اُسنے اپنے مال مین سے صرف کرنیکا دعوی کیا ہو اور اگر وہ دعوی کرے وقف اور مال یتیم کے صرف کرنیکا اگر اُسنے نفقہ مثلی کا دعوی کیا ہے مدت معینہ مین تو اُسکے قول کی تصدیق کیجائیگی -

جزئیہ ۱۸۴ - اجنبی صرف کرے بعض ورثا پر اور بیان کرے کہ مین نے وصی کے حکم سے صرف کیا ہے اور وصی اسکا اقرار کرے اور یہہ نہین معلوم ہوتا ہے مگر وصی کے قول سے وصی کا قول قبول ہوگا بشرطیکہ لڑکا جسپر نفقہ صرف کیا گیا ہے صغیر سن ہو جائے اتفاقاً

شوہر کا قول مفلسی مین دربارہ نفقہ زوجہ قبول ہوگا اسی طرح خصاف رحمۃ اللہ علیہ نے بیان
کیا ہے کیونکہ مفلسی اصل ہے اور مالداری عارض ہے قول اس شخص کا قبول ہوتا ہے
جو استدلال کرے اصل پر اور زیادات مین امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے اگر
عورت دعوی کرے مرد کے مالدار ہونے کا اور شوہر کہے کہ مین مفلس ہون عورت کا
قول قبول ہوگا کیونکہ شوہر کا اقدام کرنا دخول یا عقد پر دلالت کرتا ہے مالدار ہونے پر
لسان الحکام مین حاصل ان سب اختلاف کا یہہ لکھا ہے کہ شوہر کا قول قبول ہوگا اگر
بینہ زوجہ کے۔ انتہی۔

جزئیہ ۱۸۵- زوجہ شوہر پر نفقہ کا دعوی عدالت مین کرے شوہر حاکم سے بیان کرے
کہ مین نے اسکو سال بھر ہوا طلاق دیا اور اسکی عدت بھی گزر گئی زوجہ انکار کرے حاکم
شوہر کا یہہ قول کہ مین نے سال بھر ہوا طلاق دیا نہ قبول کریگا اور وقت اقرار سے طلاق
پڑجائیگی کیونکہ اسکا قول اپنے لیے تصدیق کیا جاسکتا ہے نہ دوسرے کے حق کی ابطال
مین شوہر کو نفقہ دینا پڑیگا مگر جبکہ شوہر دو گواہ عادل پیش کرے حاکم کے روبرو
طلاق پر

جزئیہ ۱۸۶- اگر شوہر کہے کہ مجھ سے میری زوجہ نے بیان کیا کہ عدت گزر گئی اسکا
قول زوجہ کے ابطال نفقہ مین قبول نہ ہوگا اگر شوہر مالدار ہے تو زوجہ کے خادم کا
نفقہ اس سے دلایا جائیگا جیسا کہ مفلس سے اسکی زوجہ کا نفقہ بقدر قوت لایموت دلایا
جاتا ہے اور اسی طرح وہ کپڑا جس سے زوجہ کا جسم ڈھک جائے۔

جزئیہ ۱۸۷- اگر شوہر و زوجہ مین اختلاف ہوا اور زوجہ کہے کہ شوہر مالدار ہے
شوہر پر نفقہ مالدارون کا واجب ہے اور شوہر بیان کرے کہ مین مفلس ہون مجھ پر
نفقہ مفلسون کا دینا واجب ہے اور قاضی شوہر کے حال کو نہ جانتا ہو کتاب النکاح
مین لکھا ہے کہ شوہر کا قول مع الیمین قبول ہوگا اور اسی طرح کرخی اور خصاف نے

بیان کیا ہے ۔ اور امام محمد نے زیادات مین لکھا ہے کہ زوجہ کا قول مع الیمین قبول ہوگا اور قاعدہ کلیہ یہہ ہے اگر طالب و مطلوب مین مالداری و ناداری کا اختلاف ہو تو اسمین مشائخ کا اختلاف ہے بعض فرماتے ہین کہ ہمیشہ قول مطلوب کا قبول ہوگا اور بعض کا یہہ قول ہے کہ ہمیشہ قول طالب کا قبول ہوگا اور بعض کے قائل ہین کہ اسمین مطلوب کی حالت دیکھی جائیگی اور امام محمد دین کی تفصیل کرتے ہین آیا کس قسم کا دین ہے بعض شکل مین طالب کا قول قبول ہوگا اور بعض مین مطلوب کا ۔ اور ایک قاعدہ امام محمد نے ذکر کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ زوجہ کا قول قبول کیا جائیگا اور اسی طرح خصاف نے بیان کیا ہے لیکن اُنھون نے ایسا قاعدہ بیان کیا ہے جو اسکا مقتضی ہے کہ نفقہ مین شوہر کا قول قبول کیا جائے ۔

جزئیہ ۱۸۸ ۔ اگر شوہر زوجہ پر نفقہ پہنچا دینے کا دعوی کرے اور زوجہ نفقہ پہنچنے سے انکار کرے تو زوجہ کا قول قبول ہوگا کیونکہ شوہر دین کے ادا کرنے کا دعوی کرتا ہے اور زوجہ منکر ہے پس زوجہ کا قول مع الیمین قبول ہوگا اور ایسا ہی حکم تمام دیون مین ہے ۔

جزئیہ ۱۸۹ ۔ عورت مطلقہ دعوی کرے کہ مین حاملہ ہون اور طلاق دینے والا انکار کرے اور دائیان حمل کی گواہی ادا کرین اور حمل دو مہینے یا تین مہینے کا ہو زوجہ کا قول حمل مین قبول ہوگا اور اسکو شوہر سے نفقہ دلایا جائیگا اگر مدت حمل گزر جائے اور وہی دو سال ہین اور زوجہ کہے کہ مجھے گمان حمل کا تھا اُسکے خلاف ظاہر ہوا تو اسکو نفقہ تین حیض آنے تک دلایا جائیگا اگرچہ مدت حیض آنے کی طوالت کر جائے ۔
قاری الہدایہ ۔

باب الحضانت

جزئیہ ۱۹۰- شوہر و زوجہ مین اختلاف ہو شوہر دعوی کرے کہ فرزند کی مان نے دوسرے شوہر کے ساتھ نکاح کرلیا زوجہ انکار کرے۔ زوجہ کا قول قبول ہوگا اگر زوجہ اقرار کرے کہ مین نے دوسرے شخص سے نکاح کیا لیکن دعوی کرے کہ شوہر ثانی نے طلاق دیدی اور میرا حق حضانت پھر عود کرآیا اگر زوجہ شوہر ثانی کی تعین نہ کرے تو اُسکا قول قبول ہوگا ورنہ اُسکا قول قبول نہ ہوگا۔ **قاضیخان**۔

جزئیہ ۱۹۱- لڑکے صغیر کو اُسکی نانی اپنے ہمراہ لیکر آئے۔ اور اُسکے باپ سے نفقہ طلب کرے باپ کہے کہ مین اُسکی پرورش کرنے کا زیادہ تر مستحق ہون کیونکہ اُس لڑکے کی مان میرے نکاح مین ہے لیکن وہ میرے پاس سے فرار ہوگئی ہے نانی بیان کرے نہین بلکہ اس لڑکے کی مان مرگئی ہے فقہا لکھتے ہین لڑکا نانی کے پاس رکھا جائیگا اور کہا جائیگا کہ اپنی زوجہ کو تلاش کرلا کیونکہ جب یہہ نہ معلوم ہو کہ اسکی مان کہان رہتی ہے تو وہ بمنزلہ مفقود متصور ہوگی پس اگر باپ عورت کو حاضر کرکے بیان کرے کہ یہہ میرا لڑکا اسکے بطن سے پیدا ہوا ہے اور اسکی عورت مذکورہ تصدیق کرے نانی بیان کرے کہ یہہ میری دختر نہین ہے اور میری دختر مرگئی ہے باپ کا اور عورت حاضر شدہ کا قول قبول ہوگا اور یہہ دونون لڑکے کے زیادہ تر مستحق ہین۔ **قاضیخان**۔

کتاب العتق

جزئیہ ۱۹۲- زید کے قبضہ مین لڑکا صغیر سن ہو جو اپنا حال بیان نہ کرسکتا ہو وہ بیان کرے کہ میرا غلام ہے اسکا قول قبول ہوگا پس اگر لڑکا بالغ ہو کر بیان کرے کہ مین حُر ہون تو غلام کا قول قبول نہ ہوگا اور اگر گواہ پیش کرے تو قبول ہونگے لڑکا جوان ہو اور زید بیان کرے کہ یہہ میرا غلام ہے اور لڑکا کہے کہ مین فلان شخص کا غلام ہون زید کا قول قبول ہوگا اور اگر وہی لڑکا یہہ بیان نہ کرے کہ مین فلان شخص کا

غلام ہون بلکہ کہے کہ مین حر الاصل ہون تو لڑکے کا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۱۹۳۔ عمر غلام کو فروخت کرے پھر بیان کرے کہ مین نے اُسے آزاد کیا یا مدبر بنایا عمرو کا قول قبول نہ ہوگا اور اگر عمرو دعوی کرے کہ وہی میرا لڑکا ہے میرے نطفہ سے پیدا ہوا ہے نسب ثابت ہوجائیگا اور بیع باطل ہوجائیگی۔

جزئیہ ۱۹۴۔ بکر اپنے غلام سے کہے کہ یا حرہ یا کہے کھڑی ہوا اے حرہ اور بیان کرے کہ مین نے اس قول سے اُسکی آزادی کی نیت نہین کی تھی اُسکا قول فی ما بینہ وبین اللہ تعالی تصدیق کیا جائیگا **قاضیخان**

جزئیہ ۱۹۵ اگر لونڈی دعوی کرے کہ مین حرۃ الاصل ہون اگر اُسنے وقت بیع اور قبضہ دینے بیع اور ثمن کے اتباع کی ہو تو یہہ اقرار ہے لونڈی ہونے کا اور اگر اُسنے بیع اور قبضہ دینے کے وقت اتباع نہ کی ہو اور پھر اتباع کرے اس شکل مین بایع اول کو جائز نہین کہ اُسکے قول کو قبول نہ کرے کیونکہ حریت الاصل مین اُسکا قول قبول کیا جاتا ہے صحیح یہہ ہے اگر اُس سے پہلے ایسا فعل نہ صادر ہوا ہو جو اقرار رقیت پر دلیل ہو تو اُسکا قول قبول ہوگا اور مشتری اول کو جائز ہے بایع سے ثمن واپس لے۔

جزئیہ ۱۹۶۔ ایک شخص لونڈی خرید کرے اور لونڈی وقت بیع حاضر نہ ہوا ور مشتری اُسکا قبضہ کرے اور وہ لونڈی ہونے کا اقرار نہ کرے پھر مشتری اُسکو دوسرے کے ہاتھ فروخت کرے اور لونڈی بیع ثانی کے وقت بھی حاضر نہ ہو پھر لونڈی کہے کہ مین حرہ ہون قاضی لونڈی کا قول قبول کریگا اور ہر مشتری اپنے بایع سے ثمن واپس لے گا۔

جزئیہ ۱۹۷۔ قابض یہہ گمان کرے کہ غلام فلان شخص غائب کا غلام ہے اور اُسنے میرے پاس امانت رکھا ہے غلام کہے کہ مین اس شخص کا غلام تھا اُسنے

مجھے آزاد کر دیا یا مین اُس شخص کا غلام نہین ہون بلکہ دوسرے شخص کا تھا اُسنے مجھے
آزاد کر دیا اسکا قول تصدیق نہ کیا جائیگا - بخلاف اس قول کے کہ مین حر الاصل ہون
یہہ قول اُسکا تصدیق کیا جائیگا اور دعوی آزادی مین وہی غلام ہونے کا اقرار کرتا ہے
اور دعوی کرتا ہے غلامی کے زائل ہوجانے کا پس اُسکا قول تصدیق نہ ہوگا - مگر
حجت سے اور دعوی حریت الاصل مین انکار کرتا ہے غلامی سے قول منکر کا قبول
ہوگا مثل اسکے کہ اگر زید عمرو کو حاضر کرکے دعوی کرے کہ یہہ میرا غلام ہے عمرو بیان
کرے کہ مین حر الاصل ہون - عمرو کا قول تصدیق کیا جائیگا اگر مولی کہے کہ مین نے
تجھے آزاد کیا بعوض مال کے اور تونے اُسے قبول نہین کیا اور غلام کہے کہ مین نے قبول کیا تو مولی کا قول قبول
ہوگا کیونکہ اُسکا آزاد کرنا متعلق تھا شرط قبول پر - اور اگر مولی اقرار کرے اپنے غلام کی آزادی کو
دوسری شرط پر معلق کرنے کا غلام کا قول نسبت وجود شرط کی قبول نہوگا اسیطرح مریض وصیت کرے کسی جز
اور اُسکے ورثا بیان کرین کہ مورث نے اپنے مرض مین غلام کو آزاد کر دیا اور
موصی لہ بیان کرے کہ اُسنے صحت مین آزاد کیا ورثا کے قول کی تصدیق کیجائیگی
اور موصی لہ کسی شی کا مستحق نہوگا مگر وہ ایسی چیز بیان کرے جو ثلث مال سے زائد
نہ ہو یا گواہ پیش کرے کذا فی الھدایہ - **تشریح** - یہہ کلام صاحب ہدایہ کا اس پر دلالت
کرتا ہے کہ آزاد کرنا مرض مین وصیت مالی پر مقدم ہے -

جزئیہ ۱۹۸ - اگر مولی اور مدبرہ مین نسبت لڑکے کے اختلاف ہو مولی بیان کرے
کہ تو قبل تدبیر کے اُسے جنے اور وہ کہے بعد اُسکے لڑکا پیدا ہوا مولی کا قول قبول
ہوگا کیونکہ عورت اپنی لڑکے کی آزادی کا دعوی کرتی ہے اور اگر وہی عورت
مدعی ہوتی عتق کی اپنی ذات کی نسبت تو قول مولی کا اسمین قبول ہوتا پس اسیطرح
اُسکے لڑکے کا بھی حکم ہے - **تشریح** مولی سے حلف کرنے کی شکل مین اسکے علم پر
حلف لیا جائے گا کیونکہ وہ دوسرے کے فعل پر حلف کرتا ہے اور وہی یہہ ہے

کہ عورت دعوی کرتی ہے کہ لڑکا بعد تدبیر کے پیدا ہوا مبسوط۔

جزئیہ ۱۹۹ - لونڈی ایک شخص کے قبضہ مین ہو اور وہ بیان کرے کہ مین فلان
شخص کی ام ولد یا مکاتبہ یا مدبرہ ہون اور وہ شخص لونڈی کی تصدیق کرے اور قابض
اسکا انکار کرے - ابی یوسف فرماتے ہین کہ لونڈی کے قول کی تصدیق کیجائے گی
کیونکہ وہ دعوی کرتی ہے اُس حق کا جو حریت کے حقوق سے ہے اور لونڈی ہونیکا
فی الحال اقرار نہین کرتی ہے اور اگر وہ ہی حریت الاصل کا دعوی کرے تو بھی اُسکا
قول قبول ہوگا اسی طرح جس شکل مین دعوی کرے کسی شی کا منجملہ حقوق حریت کے
امام اعظم اور امام محمد رحمہما اللہ سے منقول ہے کہ اُسکا قول قبول نہ کیا جائے گا
اور اسی طرح ابو یوسف سے مذکور ہے اُس لونڈی کی نسبت جو قابض کے قبضہ مین
ہو اور دعوی کرے کہ مجھ کو فلان شخص نے آزاد کر دیا اور وہی شخص لونڈی کی تصدیق
کرے اور قابض اسکا انکار کرے لونڈی اور مقر لہ کا قول قبول ہوگا بعض کتب مین
مذکور ہے کہ قول امام محمد کا مثل قول ابی یوسف کے اس مسئلہ مین ہے اور معنی اسکے
یہ ہین کہ لونڈی دعوی کرے حریت کا اور قابض لونڈی ہونے کا فی الحال اقرار
نہ کرے - پس لونڈی کا قول قبول ہوگا کہ مین حرہ ہون اور فرق امام محمد کا اس مسئلہ
اور مسئلہ اولی مین یہ ہے کہ مسئلہ اولی مین قابض لونڈی ہونے کا مقر ہے اور اسی طرح
ابی یوسف رحمۃ اللہ علیہ اُس غلام کی نسبت جو زید کے قبضہ مین ہو اور یہ کہے کہ مین لڑکا ہون تیرا
تیرے ام ولد سے اور مین حر ہون اور مولی اسکی تکذیب کرے پس قول لڑکے کا
قبول ہوگا اور وہی زید کا لڑکا قرار پائیگا **تاسیس الدبوسی**۔

جزئیہ ۲۰۰ - اگر بالغ کہے کہ مین نے آزاد کیا اور مین صبی تھا اسکا قول قبول ہوگا
اور اسی طرح اگر آزاد کرنے والا کہے کہ مین نے آزاد کیا اور مین مجنون تھا اور جنون
اسکا ظاہر ہوا اور اسیطرح اگر صبی کہے کہ جس مملوک کا مین مالک ہون وہ آزاد ہے

در صورتیکہ مین بالغ ہون یہہ نہین صحیح ہے کیونکہ وہ اس قابل نہین ہے کہ جو کہے
لازم ہوجاے ضرور ہے کہ غلام مولی کی ملک بھی ہو حتی کہ اگر وہ دوسرے کا غلام
آزاد کرے تو اُسکا قول نافذ نہ ہوگا مصداق اس حدیث کے لا عتق فی ما لا
یملک العبد۔

جزئیہ ۲۰۱ - مولی اپنے غلام یا لونڈی سے کہے کہ انت حرّ او معتقٌ او عتیقٌ
او محرر او حررتک او اعتقتک غلام و لونڈی آزاد ہوجاینگے عام اس سے
کہ اُسنے آزاد کرنے کی نیت کی ہو یا نہ کی ہو کیونکہ یہہ الفاظ آزادی کے صریح ہین
اور اگر مولی کہے کہ مین نے اُن الفاظ سے خبر باطلہ کی نیت کی تھی یا غلام و لونڈی کا
فلان عمل کرنے کی وجہہ سے آزاد ہونا مراد لیا تھا اُسکے قول کی تصدیق ازروے
دیانت کیجاویگی کیونکہ وہ محتمل ہے اور ازروے قضا اُسکے قول کی تصدیق نہوگی
اسلئے کہ وہ خلاف ظاہر کی نیت کرتا ہے اور اگر مولی کہے کہ میری ملک نہین ہے
تیرے اوپر راہ اور اس سے آزادی کی نیت ہو غلام و لونڈی آزاد ہوجاینگی اور
اگر آزادی کی نیت نہ کرے تو نہ آزاد ہوگی۔ **کذا فی الہدایۃ و لسان الحکام۔**

جزئیہ ۲۰۲ - عاقل بالغ آزاد اپنی مملوک کو آزاد کر سکتا ہے حریت کی شرط
یہہ مفاد ہے کہ آزاد کرنا نہین صحیح ہوتا ہے مگر اپنی ملک مین اور مملوک کی ملک نہین
ہوتی ہے سن بلوغ کی شرط سے یہہ مفاد ہے کہ لڑکا صغیرسن آزاد کرنے کا اہل
نہین ہے کیونکہ اُسکا ضرر ظاہر ہے اور عاقل کی شرط لگانے سے یہہ فائدہ ہے
کہ مجنون تصرف کرنیکا اہل نہین اسلئے اگر مولی کہے کہ مین نے آزاد کیا اور مین
صغیرسن تھا اسکا قول قبول ہوگا اور اسی طرح مولی اگر صحت مین کہے مین آزاد
کرنے کے زمانہ مین مجنون تھا اور جنون اُسکا ظاہر ہو کیونکہ مولی اپنے فعل کو اُس
زمانہ کی طرف منسوب کرتا ہے جسمین اُسکے کرنے کا وہ مجاز نہین تھا اسی طرح اگر

اگر لڑکا صغیر سن کہے کہ جس مملوک کا مین مالک ہون وہ آزاد ہو جائیگا جبکہ مجھے احتلام ہو
یہہ صحیح نہین ہے ہدایہ -
جزئیہ ۲۰۳ - اگر مولی کہے جو میرے مملوک ہین اُن مین سے روٹی پکانے والا آزاد ہے
اور ایک غلام دعویٰ کرے کہ مین روٹی پکاتا ہون اور مولی انکار کرے مولی کا قول
قبول ہوگا اور اگر مولی کہے کہ میری لونڈی جو بکر ہے وہ آزاد ہے پس ایک لونڈی
دعویٰ کرے کہ مین باکرہ ہون اور مولی اسکا انکار کرے لونڈی کا قول قبول ہوگا -
جزئیہ ۲۰۴ - اگر غلام بعد آزاد ہونے کے دوسرے سے کہے کہ مین نے جب تیرا
ہاتھ کاٹا تو غلام تھا اور مقر لہ کہے کہ تو اُس زمانہ مین آزاد تھا غلام کا قول قبول ہوگا
اور اسی طرح اگر مولی اپنے اُس غلام سے جسکو آزاد کر چکا ہے کہے کہ مین نے تجھ سے
ہر مہینے مین پانچ سو درہم تیری مزدوری لیے اور تو اُسوقت غلام تھا آزاد شدہ
کہے کہ تو نے وہ مزدوری بعد آزادی لی مولی کا قول قبول ہوگا اگر مولی لونڈی کو آزاد
کرے اسکے بعد کہے کہ مین نے تیرا ہاتھ کاٹا اور تو میری لونڈی ہے اور لونڈی کہے
کہ تو نے میرا ہاتھ کاٹا اُس زمانہ مین کہ مین آزاد ہو گئی تھی لونڈی کا قول قبول ہوگا
تشریح - اسی طرح حکم ہے اُس ہر شئی کا جو مولی لونڈی سے لے نزدیک امام اعظم
اور ابی یوسف کے -
جزئیہ ۲۰۵ - اگر مولی غلام کی آزادی کو معلق کرے اُس امر کے ساتھ جو غلام کے
قول سے معلوم ہوتا ہے اُس شکل مین غلام کا قول بروایت اصح قبول ہوگا مثلاً
مولی اپنے غلام سے کہے اگر تجھے احتلام ہو تو تو آزاد ہے اُسکے بعد غلام کہے کہ مین
محتلم ہوا غلام کے بیان سے آزادی واقع ہو جائیگی - کذا فی المحیط - اگر مولی اور
غلام وجود شرط مین مختلف ہون تو مولی کا قول قبول ہوگا -
جزئیہ ۲۰۶ - مولی کہے کہ جو لونڈیان میری ہین وہ آزاد ہین مگر اُنمین سے

جو روٹی پکاتی ہے یا وہ لونڈی جسکو مین نے زید سے خرید کیا ہے یا وہ لونڈی
جسکے ساتھ مین نے آج صبح کو نکاح کیا یا وہ لونڈی جو ثیبہ ہے ان چار مسئلون مین
اگر لونڈی اُس صفت کا انکار کرے اور مولی اُسکا دعوی کرے لونڈی کا قول
قبول ہوگا بخلاف ان مسئلون کے کہ مولی کہے کہ میری لونڈیا آزاد ہین مگر وہ لونڈی
جو بکر ہے یا جسکو فلان شخص سے مین نے خرید نہین کیا یا وہ لونڈی جسکے ساتھ مین نے
آج صبح کو وطی نہین کی یا مگر خراسانیہ اسمین مولی کا قول قبول ہوگا۔ الکافی اشباہ
جزئیہ ۲۰۷۔ اگر مولی کہے ہذا مولائی او یا مولائی۔ غلام آزاد ہوجایگا۔ لیکن
اول اسم ہے مولی کا اگرچہ شامل ہے ناصر اور چچازاد بھائی اور موالاۃ فی الدین
آزاد کنندہ کی اعلی و اسفل کو مگر وہی متعین ہوا ہے اسفل کے لیے پس اُسپر
خاصۃً اطلاق ہوگا کیونکہ مولی عادتاً مملوک سے مدد نہین مانگتا ہے اور غلام کا
نسب معروف ہے یعنی معنی اول او معنی ثانی مراد نہین ہوسکتے ہین اور معنی ثالث
یعنی موالاۃ فی الدین بھی مجازی ہین یہ بھی نہین لیے جاسکتے ہین کیونکہ بحث نسبت
معنی حقیقی مولی کے ہے اور اضافت طرف غلام کے منافی ہے اُسکے آزاد ہونے
پر پس مولی اسفل متعین ہوجایگا یعنے لفظ مولی سے غلام مراد لینگے اور اسی طرح
اپنی لونڈی سے کہے ہذہ مولاتی جیسا کہ ہمنے بیان کیا اور اگر مولی کہے کہ مین نے
موالات فی الدین یا کذب کا ارادہ کیا تھا پس اُسکا کلام فی ما بینہ و بین اللہ تعالے
تصدیق کیا جائیگا اور قضاءً تصدیق نہ کیا جائیگا کیونکہ ظاہر کے خلاف ہے۔
جزئیہ ۲۰۸۔ اگر مولی کہے کہ یہہ میرا لڑکا ہے اور اُسپر قایم رہے تو غلام آزاد ہوجائیگا
ہدایہ۔ تشریح اُسپر قایم رہے تو غلام آزاد ہوجائیگا اس سے یہہ مراد ہے کہ وہ
بزرگی اور شفقت سے باز نہ آئے کذا فی الشرح القدوری مصنفہ ابی الفضل۔ حتی
کہ اگر لڑکا ابنیت کا دعوی کرے تو وہ تصدیق کیا جائیگا کہا گیا لڑکے کے ساتھ برتاؤ

ولدیت کا رکھنا نسب مین شرط ہے کیونکہ اُس سے رجوع صحیح ہے بخلاف آزادی کے
اور کہا گیا کہ وہی شرط اتفاقی ہے ۔ **کذا فی العنایۃ** ۔

جزئیہ ۲۰۹ - مولی اپنی لونڈی سے کہے اگر تو پہلے لڑکا جنے تو تو آزاد ہے لونڈی کے
لڑکا و دختر توام پیدا ہون اور یہہ نہ معلوم ہو کہ اسمین سے پہلے کون پیدا ہوا لونڈی
اور دختر نصف نصف آزاد ہوجاینگی اور لڑکا غلام رہیگا کیونکہ ہر ایک اُن دونون مین سے
ایک شکل مین آزاد ہوجائیگا اور وہی یہہ ہے کہ لونڈی پیشتر لڑکا جنے تو اُسمین شرط
پائی جائیگی اور دختر اپنی ماں کی تبع ہوگی کیونکہ ماں دختر کے پیدا ہونے کے وقت
آزاد تھی اور لڑکا ایک شکل مین غلام رہے گا وہی یہہ ہے جبکہ لونڈی پہلی مرتبہ
دختر جنے تو اُسمین شرط نہ پائی جائیگی اور اُسمین سے ہر ایک نصف نصف آزاد ہوجائیگا
اور نصف کے بارہ مین سعی کرائی جائیگی لیکن لڑکا دونون شکلون مین غلام رہیگا اگر
لونڈی دعوی کرے کہ لڑکا پہلے پیدا ہوا اور دختر صغیرہ ہوا ور مولی اُسکا انکار کرے
اور دختر بیان کرے کہ مین پہلے پیدا ہوئی ہون پس قول مولی کا مع الیمین قبول
ہوگا اور اُسکو حلف دلایا جائیگا اُسکی علم پر اگر مولی حلف کرے تو اُنمین سے کوئی
آزاد نہوگا اور اگر نکول کرے تو لونڈی اور اُسکی دختر آزاد ہوجائیگی کیونکہ لونڈی کا
دعوی اپنی دختر صغیرہ کی حریت کی نسبت معتبر ہے اسیلیے کہ وہ حریت محض نفع ہے
پس نکول لونڈی کی حریت کے لیے معتبر ہوگا اور ماں و دختر دونون آزاد ہوجائینگی
ہدایہ ۔ و فتاوی عالمگیری ۔ یہی حکم ہے اگر مولی سے خصومت واقع نہوا ور اُسکے
مرجانے کے بعد ورثا سے خصومت کی جائے اور وارث اقرار کرے مین نہین
جانتا ہون اور قسم کھائے کہ خدا کی قسم مجھکو نہین علم ہے کہ لڑکا پہلے پیدا ہوا تو کل
غلام رہینگے دلیل اُسکی یہہ ہے کہ احوال معتبر ہوتا ہے درصورتیکہ بیان نہو سکے اور
اس مقام پر بیان ممکن ہے قول حالف کیطرح رجوع کرنے مین پس احوال کا اعتبار

نہ ہوگا جواب یہہ ہے کہ اس مقام پر بیان بالیقین ممکن نہین ہے کیونکہ فریقین متفق ہین
کہ اُنکو علم نہین ہے کہ دونون مین سے کون پہلے پیدا ہوا قاضی کو نہین جائز ہے
کہ مولی سے اُسکی حلف لے کہ اُن دونون مین سے پہلے کون پیدا ہوا اسکا مجھے علم
نہین باوجودیکہ عدم علم پر دونون متفق ہین اور اگر دونون مین اختلاف ہو تو مولی کا
قول قبول ہوگا کہ دختر پہلے پیدا ہوئی کیونکہ وہی منکر عتق ہے اور اگر مولی اپنی
لونڈی سے کہے اگر تو پہلے لڑکا جنے تو تو آزاد ہے اور اگر تیرے دختر پیدا ہو
تو وہ آزاد ہے لونڈی لڑکا و دختر توام جنے اسکی دو شکلین ہین اگر معلوم ہو کہ
پہلے لڑکا پیدا ہوا تو لونڈی اور اُسکی دختر دونون آزاد ہو جائینگے اور لڑکا آزاد
نہ ہوگا۔ لونڈی بسبب وجود شرط کے اور دختر بسبب آزادی اپنی مان کے
اور لڑکا غلام رہیگا اور لونڈی کے آزاد ہوجانے سے اُسمین کچھ اثر نہ ہوئیگا ثانی یہہ
کہ اگر معلوم ہو کہ پہلے دختر پیدا ہوئی تو دختر آزاد ہوجائیگی کیونکہ آزاد ہونا اُسکی
ولادت پر معلق تھا اور اُسکی آزادی سے اُسکے غیر پر اثر نہ ہوگا اور اگر یہہ معلوم
نہ ہو کہ اُنمین سے کون پہلے پیدا ہوا تو دختر ہر حال مین آزاد قرار پائیگی اور لڑکا
ہر شکل مین غلام رہیگا اور لونڈی نصف آزاد ہوجائیگی اور اپنی قیمت کے نصف
مین سعی کرائی جائیگی اور اگر دونون مین اختلاف ہو تو مولی کا قول قبول ہوگا جیسا
کہ ہمنے اوپر بیان کیا ہے۔

جزئیہ ۲۱۰ ۔ مولی لونڈی سے کہے اگر تیرے پہلے لڑکا پیدا ہو تو وہ آزاد ہے
اور اگر دختر پیدا ہو تو تو آزاد ہے لونڈی کے لڑکا دختر توام پیدا ہون اگر معلوم ہو
کہ پہلے لڑکا پیدا ہوا تو صرف وہ آزاد ہوجائیگا اور اگر دریافت ہو کہ پہلے دختر پیدا
ہوئی تو لونڈی اور لڑکا آزاد ہوجائیگا اور اگر یہہ معلوم نہ ہو کہ اُن دونون مین سے
پہلے کون پیدا ہوا تو لڑکا ہر شکل مین آزاد متصور ہوگا کیونکہ کسی صورت مین اُسکی

رقیت ثابت نہین خواہ اول پیدا ہو یا بعد اور دختر ہر شکل مین لونڈی رہیگی کیونکہ اُسکے واسطے کوئی شکل حریت کی نہین ہے عام اس سے کہ اول پیدا ہوئی ہو یا بعد کیونکہ غلام اگر پہلے پیدا ہو تو صرف وہی آزاد ہو جائیگا اور اگر دختر پہلے پیدا ہو تو اُسکی مان اور لڑکا آزاد ہو جائینگے اور دختر لونڈی باقی رہیگی اور جس شکل مین یہہ علم نہو کہ دختر پہلے پیدا ہوئی یا فرزند تو مان نصف آزاد ہوگی اور لڑکا سالم اور مان سے بقدر نصف قیمت کے سعی کرائینگے اگر دونون مین اختلاف ہو تو مولی کا قول قبول ہوگا یہہ حکم اس شکل مین ہے کہ فرزند و دختر توام پیدا ہون یا دونون لڑکی پیدا ہون یا لڑکیا ان۔ اور باقی مسئلہ بحال سابق رہے اگر یہہ معلوم ہو کہ ان مین سے پہلے لڑکا پیدا ہو تو صرف وہی آزاد ہو جائیگا۔

جزئیہ ۱۱۲ — مولی اپنی لونڈی سے کہے اگر پہلے تو لڑکا جنے بعد اُسکے دختر تو تو آزاد ہے اور اگر پہلے دختر جنے بعد اُسکے لڑکا تو لڑکا آزاد ہے۔ لونڈی فرزند اور دختر توام جنے اگر پہلے لڑکا جنے تو لونڈی آزاد ہو جائیگی بسبب وجود شرط کے اور لڑکا و لڑکی دونون غلام رہینگے کیونکہ وہ دونون حالت رقیت مین پیدا ہوے ہین اور اگر دختر پہلے پیدا ہو تو لڑکا آزاد ہو جائیگا بسبب وجود شرط کے اور لونڈیا و دختر دونون لونڈی ہی رہینگی کیونکہ لڑکے کے آزاد ہو جانے سے لونڈی پنے مین اثر نہین ہوتا ہے اور اگر معلوم نہو کہ ان دونون مین سے پہلے کون پیدا ہوا اور وہی دونون متفق ہون کہ اسکا علم نہین ہے کہ دونون مین سے پہلے کون پیدا ہوا تو دختر لونڈی رہیگی کیونکہ اُسکے لیے حریت کی کوئی شکل نہین ہے وہ ہر صورت مین لونڈی رہیگی لیکن لڑکا اور لونڈی نصف نصف آزاد ہو جائینگے اور نصف قیمت کی قدر دونون سے سعی کرائینگے کیونکہ وہی دونون ایک شکل مین آزاد ہو جاتے ہین اور ایک شکل مین غلام رہتے ہین پس نصف ہر ایک ان دونون کا

آزاد ہوجائیگا اور نصف کی قیمت کے قدر اُسنے سعی کرائی جائیگی اور اگر مولی اور لونڈی
دونون مین اختلاف ہو تو مولی کا قول مع الیمین اُسکے علم کی نسبت قبول ہوگا یہہ حکم اُس
شکل مین ہے کہ ایک لڑکا اور ایک دختر توام پیدا ہون لیکن جس شکل مین دو لڑکے
پیدا ہون اور دو لڑکیان اور باقی مسئلہ اپنی حالت مذکورہ بالا پر رہے ۔ اگر پہلے دو لڑکے
پیدا ہون پھر دو لڑکیان لونڈی آزاد ہوجائیگی بسبب وجود شرط کے اور دختر ثانی بسبب
اُسکی مان کے آزاد ہوجائیگی اور دونون لڑکے اور پہلی دختر غلام رہینگے اور اگر پہلے
ایک لڑکا پیدا ہو پھر دو لڑکیان پھر ایک لڑکا لونڈی آزاد ہوجائیگی
بسبب وجود شرط کے اور دختر ثانیہ اور لڑکا دوسرا آزاد ہوجائیگا بسبب آزاد ہونیکے
مان کے اور اگر پہلے لڑکا پیدا ہو اسکے بعد لڑکی پیدا ہو تو لونڈی آزاد ہوجائے گی
بسبب وجود شرط کے اور اُسکے سوا سب غلام رہینگے اور اسیطرح پہلے اگر ایک دختر
پیدا ہو پھر دو لڑکے پیدا ہون اسکے بعد ایک دختر تو صرف پہلا لڑکا آزاد ہوجائیگا
بسبب وجود شرط کے اسیطرح سے اگر ایک دختر پیدا ہو پھر لڑکا پھر دختر پھر اُسکے بعد لڑکا
پہلا لڑکا آزاد ہوجائے گا جیسا اوپر بیان کیا گیا اور اگر معلوم نہوا اور دونون متفق
ہون کہ نہین معلوم ہے کہ اُنمین سے پہلے کون پیدا ہوا اولاد مین سے ہر ایک بقدر
اپنے ربع کے آزاد ہوجائیگا کیونکہ ایک لڑکا دو لڑکیون سے ایک لڑکی کے ساتھ
ہر شکل مین غلام رہیگا کیونکہ کوئی صورت آزادی کی نہین ہے اور دوسری دختر
اور لڑکا ایک شکل مین دونون آزاد ہوجائینگے اور دوسری شکل مین غلام
رہینگے پس اُن دونون مین نصف نصف آزاد ہوجائیگا جو آزادی دختر کو حاصل
ہوئی وہ درمیان اُسکے اور دختر ثانی کے نصفا نصف قرار پائیگی کیونکہ اُن دونون
مین سے ایک کو بمقابلہ دوسرے کے ترجیح نہین ہے پس ہر ایک بقدر ربع کے آزاد
ہوجائینگے اور اسی طرح جو آزادی لڑکے کو حاصل ہوئی وہ اُسکے اور دوسرے

لڑکے کے درمیان نصفا نصف قرار پائیگی جیسا کہ لڑکیون کی نسبت بیان کیا لیکن لونڈی
نصف آزاد ہوجائیگی کیونکہ اگر اُسکے پہلے لڑکا پیدا ہوتا تو وہ آزاد ہوجاتی بسبب
وجود شرط کے اور اگر پہلے دختر ہوتی تو وہ آزاد نہوتی پس لونڈی کا نصف آزاد ہوجائیگا
اور بقدر اپنے نصف قیمت کے اس سے سعی کرائی جائیگی اور اگر ان دونون مین
اختلاف ہو تو مولی کا قول اُسکے علم کی نسبت مع الیمین قبول ہوگا۔

جزئیہ ۲۱۲ - اگر مولی آزادی کو معلق کرے شرط کے ساتھ اُسکی دو صورتین
مین اول یہہ کہ شرط مقدم ہو دوسرے یہہ کہ شرط موخر ہو مثلاً کہے اگر مین داخل
ہون اس مکان مین تو جو میری مملوک ہے وہ آزاد ہے یا کہے جبکہ مین داخل
ہون یا کہے جو میرا مملوک ہے وہ آزاد ہے اگر مین مکان مین داخل ہون پس
یہہ کل شکلین محمول کیجائینگی اُس مملوک کی نسبت جو اُسکے حلف کرنے کے دن اُسکی
ملک مین داخل ہو اور اسی طرح اگر کہے کہ ہر مملوک جسکا مین مالک ہون اور مولی
کی اس سے کچھ نیت نہو کیونکہ صیغہ مضارع متکلم کا اگرچہ استعمال کیا جاتا ہے حال
و استقبال کے لیے لیکن عند الاطلاق اُس سے عرفاً و شرعاً و لغتاً حال مراد
لیتے ہین انتہی۔ اور اگر کہے کہ مین نے اس سے یہہ نیت کی تھی جسکا مین زمانہ
آیندہ مین مالک ہونگا پس جو غلام یا لونڈی اُسکی فی الحال ملک مین داخل
ہین آزاد ہوجاوینگے اور وہ لونڈی و غلام بھی جو اسکی ملک مین آیندہ داخل
ہون جیسا کہ اوپر بیان ہوا کہ یہہ صیغہ ظاہر حال کے لیے مستعمل ہوتا ہے پس اگر
وہ کہے کہ مین نے اُس سے زمانہ استقبال مراد لیا تھا تو اُسنے اپنے کلام کو
معنی ظاہری سے بدل دیا اسمین اُسکا قول تصدیق نکیا جائے گا اور اسیطرح سے
اگر کہے جس مملوک کا مین اس ساعت مالک ہون وہ آزاد ہے وہ مملوک
جسکا یہہ وقت حلف کے مالک تھا آزاد ہوجائیگا نہ وہ جسکا یہہ بعد حلف مالک ہوا ہے

مگر جبکہ اُسکی نیت کی ہو تو وہ بھی آزاد ہو جائیگا کیونکہ ساعت مذکورہ سے مراد وُہ ہے ساعت
مشہورہ ہے لوگون کے نزدیک اور وہی زمانہ حال ہے نہ وہ ساعت زمانیہ جس کو
منجمون نے بیان کیا ہے پس اُسکا یہہ کلام شامل ہوگا اُس مملوک کو جو تکلم کیوقت اُسکی
ملک مین داخل ہو نہ اُس مملوک کو جو بعد حلف کے اُسے حاصل ہووے اور اگر وہ کہے کہ مین نے
اُس سے ارادہ کیا تھا اُس مملوک کا جو مجھے حاصل ہو اُس ساعت زمانیہ مین تو اُسکے
قول کی تصدیق کیجائیگی کیونکہ لفظ ساعت زمانیہ کو بھی شامل ہے

جزئیہ ۲۱۳ - اگر مولی کہے کہ مین نے تجھ کو آزاد کیا کل بمقابلہ ہزار درہم کے اور
تو نے قبول نہین کیا غلام کہے کہ مین نے قبول کیا مولی کا قول مع الیمین قبول ہوگا
کیونکہ آزادی مولی کی جانب سے معلق ہے شرط کے قبول پر اور غلام وجود شرط کا
دعوی کرتا ہے اور مولی انکار کرتا ہے پس مولی کا قول قبول ہوگا جیسا کہ مولی اپنے
غلام سے کہے اگر مین داخل ہون آج مکان مین تو تو آزاد ہے پس دن گزر جائے
اور غلام مولی کے داخل ہونے کا مکان مین دعوے کرے اور مولی انکار کرے
مولی کا قول قبول ہوگا اور اگر اختلاف ہو بیع کے نسبت تو مشتری کا قول قبول ہوگا
مثلاً بائع کہے کہ مین نے اپنا غلام فروخت کیا کل بمقابلہ ہزار درہم اور تو نے قبول نہین
کیا اور مشتری کہے بلکہ مین نے قبول کیا مشتری کا قول قبول ہوگا **تشریح** عتق
اور بیع مین یہہ فرق ہے کہ بیع بعد قبول مشتری کے منعقد ہوتی ہے - مثلاً اگر
کہے کہ مین نے فروخت کیا تیرے ہاتھ بائع کا یہہ اقرار ہے قبول کی نسبت اور
بائع کا یہہ قول کہ تو نے قبول نہین کیا اُس سے بائع کا یہہ مقصود ہے کہ اپنے
اقرار سے رجوع اور اُسکا ابطال کرے اس شکل مین بائع کا قول قبول نہ ہوگا
بخلاف آزادی کے جو مال کے عوض ہوئی ہو کیونکہ اُسکا معلق ہونا غلام کے قبول پر
موقوف نہین ہے بلکہ وہی شرط ہے وقوع آزادی کی پس درصورتیکہ آزادی ر

عدم آزادی مین اختلاف ہو مولی کا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۲۱۴ ۔ اگر مولی اور غلام مین اختلاف ہو بدل کی مقدار مین تو غلام کا قول قبول ہوگا کیونکہ وہی مال دینے کا مستحق ہے پس اُسکا قول مقدار حق مین قبول ہوگا جیسا کہ تمام دیون مین قبول ہوتا ہے اور اگر اختلاف ہو اصل دین کی نسبت تو قول منکر کا قبول ہوگا اور یہی حکم ہے اگر مقدار مین اختلاف ہو اور اگر مبلغ مال مین اختلاف ہو تو قول مولی کا قبول ہوگا کیونکہ اس مقدار مین اختلاف ہے ثبوت آزادی کی شرط کی نسبت اسلیے کہ وہی حق معوض تعلیق ہے غلام دعوی کرتا ہے مولی کے مقابلہ مین آزاد ہونے کا اور مولی انکار کرتا ہے مولی کا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۲۱۵ ۔ شریکین مین اختلاف ہو غلام کے آزاد کرنے والے کے مالدار یا مفلس ہونے پر اگر شریک آزاد کنندہ وقت آزاد کرنے کے مفلس ہو تو اُسکے ذمہ ضمان عائد نہ ہوگا اور اگر دونون مین اختلاف ہو مالدار یا مفلس ہونے مین آزاد کرنے کے وقت تو آزاد کنندہ کا قول قبول ہوگا کیونکہ اصل وہی فقر ہے اور تمول عارض ہوتا ہے ظاہر آزاد کنندہ کا شاہد ہے اور اگر غلام کو پہلے آزاد کر دیا ہو سن بعد دونون مین اختلاف ہو آزاد کنندہ کہے کہ مین نے شروع سال مین آزاد کیا اور مین مفلس تھا اسکے بعد مالدار ہوگیا۔ دوسرا شریک کہے تو نے آزاد کیا شروع سال مین اور تو مالدار تھا آزاد کنندہ کا قول قبول ہوگا اور دوسرے شریک کو گواہ پیش کرنا چاہیے حاصل یہہ ہے کہ دو حال سے خالی نہین یا غلام وقت خصومت حی القائم موجود ہو یا موجود نہ ہو اور دونون شریک متفق ہون آزاد کنندہ کی حالت پر۔ یا دونون مین اختلاف ہو قاعدہ کلیہ یہہ ہے اگر حالت اُن دونون مین سے ایک کی شاہد ہو تو اسکا قول قبول ہوگا اور اگر وہی حالت شاہد نہ ہو تو آزاد کنندہ کا قول قبول ہوگا اور اگر دونون شریک متفق ہون کہ عتق زمانہ خصومت پر مقدم ہے لیکن غلام کا آزاد کرنے والا اُسکے

کہ قیمت غلام کی اسقدر ہے اور شریک کہے کہ قیمت زیادہ تھی اس شکل مین شریک جو قیمت
غلام کی بیان کرتا ہے اُسپر حکم کرنا ممکن نہین ہے کیونکہ کسی زمانہ مین غلام کی قیمت زیادہ
ہوجاتی ہے اور کبھی کم قول غلام کے آزاد کرنے والے کا قبول ہوگا کیونکہ شریک
دعوی کرتا ہے اُسپر زیادتی تاوان کا اور غلام کا آزاد کرنے والا اُس سے انکار
کرتا ہے تو اُسی کا قول قبول ہوگا مثل مال کے تلف کرنے والے اور غاصب کے
اسی طرح سے اگر غلام ہلاک ہوگیا ہو تو بھی آزاد کرنے والے کا قول قبول ہوگا جیسا
کہ پہلے بیان کیا۔ کیونکہ آزاد کرنے والا زیادتی تاوان کا انکار کرتا ہے۔ واللہ اعلم
جزئیہ ۴۱۴ - مولی کہے کہ غلام میرا آزاد ہے اور اسکا ایک ہی غلام ہو وہ غلام
آزاد ہوجائیگا کیونکہ وہی متعین ہوجاتا ہے جب ایک ہے پس کلام اُسکی جانب
منسوب کیا جائیگا اگر مولی کہے میرا دوسرا غلام بھی ہے میں نے اُسکی آزادی کی
نیت کی تھی اسکا قول تصدیق نہ کیا جائیگا از روے قضا کے کیونکہ جب نہ معلوم ہو
کہ مولی کا دوسرا غلام بھی ہے تو اُسکے ایجاب کو منسوب کرینگے اسی غلام کی جانب ظاہر
پس مولی کا قول نہ تصدیق کیا جائیگا ظاہر سے عدول کرنے کی نسبت مگر جبکہ گواہ پیش کرے
کہ اُسکا دوسرا غلام ہے تو اسوقت میں انشاء اللہ تعالی تصدیق کیا جائیگا - بدائع
جزئیہ ۴۱۵ - اگر مولی اور مدبرہ مین اُسکی لڑکی کی نسبت اختلاف ہوا اور مولی
کہے کہ تو قبل تدبیر کے لڑکا جنے وہ غلام ہے مدبرہ کہے کہ مین اُسکو بعد تدبیر کے
جنی اور لڑکا مدبر ہے مولی کا قول قبول ہوگا اُسکے علم کی نسبت مع الیمین اور
گواہ مدبرہ کے قبول ہونگے کیونکہ مدبرہ دعوی کرتی ہے تدبیر کی سرایت کا ولد میں
اور مولی اسکا انکار کرتا ہے مولی کا قول مع الیمین قبول ہوگا اور اُسکے علم کی نسبت
حلف لیا جائیگا کیونکہ ولادۃ مولی کا فعل نہین ہے اور گواہ مدبرہ کے قبول ہونگے
کیونکہ گواہوں سے تدبیر ثابت ہوتی ہے اور اگر مقام تدبیر کی آزادی ہوا اور مولی کا

لونڈی آزاد شدہ سے تو لڑکا آزاد ہونے کے قبل جنے۔ اور وہ غلام ہے اور لونڈی
آزاد شدہ کہے کہ مین لڑکا جنی بعد آزاد ہونے کے اور وہی آزاد ہے اس مسئلہ مین
مطابق حالت کے حکم کیا جائیگا اگر لڑکا لونڈی کے قبضہ مین ہو لونڈی کا قول قبول ہوگا
اور اگر لڑکا مولی کے قبضہ مین ہو تو اُسکا قول قبول ہوگا کیونکہ اگر لڑکا لونڈی کے
قبضہ مین ہو تو ظاہر حال اُسکا شاہد ہوگا اور اگر لڑکا مولی کے قبضہ مین ہو تو اُسکا ظاہر
حال شاہد ہوگا بخلاف مدبرہ کے کیونکہ وہی مولی کے قبضہ مین ہے اور لڑکا بھی اُسکی
قبضہ مین ہے پس ظاہر مولی شاہد ہوگا ہر شکل مین اور قول اُسکا قبول ہوگا بدائع
جزئیہ ۸۱۲۔ زید اپنی لونڈی آزاد کرے اسکے بعد لونڈی اُس سے خصومت
کرے اور لونڈی کے لڑکا ہو لونڈی مولی سے کہے تو نے مجھے آزاد کیا قبل ولادت
اور لڑکا آزاد ہے مولی کہے نہین بلکہ تو اسکو قبل آزاد ہونے کے جنی اور لڑکا غلام ہے
ناطفی لکھتے ہین اگر لڑکا لونڈی کے قبضہ مین ہو اُسکا قول قبول ہوگا اور ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ
فرماتے ہین اگر لڑکا ان دونون کے قبضہ مین ہو تو لونڈی کا قول قبول ہوگا کیونکہ
وہی ادعوی کرتی ہے ولادۃ کا اقرب اوقات مین اور اُسمین حریت لڑکے کی ثابت
ہوتی ہے لیکن تدبیر کی نسبت مولی کا قول قبول ہوگا کیونکہ وہی دونون ایک
دوسرے کی تصدیق کرتے ہین لڑکے کے غلام ہونے کی نسبت منتقی مین امام محمد سے
منقول ہے اگر لڑکا اپنی کیفیت بیان کرسکتا ہو تو اُسکے قول کی جانب رجوع کی
جائے گی اور لڑکے کا قول قبول ہوگا اور اگر لڑکا اپنی کیفیت بیان نہ کرسکتا ہو تو قول
اُس شخص کا قبول ہوگا جسکے قبضہ مین لڑکا ہو اسیطرح حکم ہے اگر مقام اعتاق کی
کتابت ہو پھر دونون مین اختلاف ہو لڑکے کی نسبت۔ اگر مولی لونڈی کو آزاد کرے
پھر اُن دونون مین اختلاف ہو بعد ایک زمانہ کے فرزند کی نسبت۔ لونڈی کہے
بعد آزاد ہونے کے مین جنی ہون اور تو نے مجھ سے وہ لڑکا لے لیا اور مولی کہے

تو قبل آزاد ہونے کے لڑکا جنی اور مین نے اُس لڑکے کو تجھ سے لے لیا درحالیکہ تو میری لونڈی تھی۔ اگر لڑکا ایسا نہ ہو کہ اپنی کیفیت آپ بیان کر سکے تو مولی لونڈی کو لڑکا واپس کر دے گا کیونکہ وہ مقر ہے کہ لڑکا لونڈی سے لیا اسی طرح مکاتبہ کا حکم ہے لیکن مدبرہ اور ام ولد کی شکل مین مولی کا قول قبول ہوگا۔ من دعاوی قاضی خان نقلہ مولی نعانہ البغدادی۔

کتاب الایمان

جزئیہ ۲۱۹۔ اگر حالف قوم کے پاس جاسے اُسمین محلوف علیہ بھی ہوا ور حالف کو اسکا علم نہ ہو امام محمد رحمتہ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ حالف حانث ہوگا اور ظاہر یہہ ہے کہ علم کا اعتبار ہے اگر حالف کو علم ہو کہ قوم مین محلوف علیہ ہے اور یہہ نیت کرے قوم کے پاس جانے کی نہ محلوف علیہ کے پاس اُس کا قول فی ما بینہ وبین اللہ سچا ہوگا۔ قنیہ

جزئیہ ۲۲۰۔ بکر اپنی زوجہ سے مکان سے نکلنے کے وقت کہے اگر تو میرے مکان مین واپس آسے تو تو مطلقہ ہے زوجہ بیٹھ جائے اور تھوڑی دیر مکان سے نہ نکلے پھر بکر کے مکان مین داخل ہوا ور بکر کہے کہ مین نے نیت کی تھی فی الفور کی بعض فقہا فرماتے ہین کہ اُسکا قول قبول نہ کیا جایگا یہی صحیح ہے قنیہ

جزئیہ ۲۲۱۔ محمود حلف کرے کہ مین فلان سے کلام نہ کرونگا اُسکے بعد وہ ایک قوم کے پاس جاسے جسمین محلوف علیہ بھی ہو محمود کہے السلام علیکم الا واحدا۔ اور بیان کرے کہ مین نے نیت کی تھی محلوف علیہ کے استثنا کی ازروے قضا اُسکا قول تصدیق کیا جایگا قاضیخان

جزئیہ ۲۲۲۔ اگر عورت کے دیکھنے کا حلف کرے پھر اُس عورت کو دیکھے

کہ اُسکے منھ پر آفتاب پڑا ہو یا مقنعہ حانث ہوگا مگر جس شکل مین یہہ قصد کرے کہ اُسکا چہرہ نہ دیکھونگا
فی ما بینہ وبین اللہ تعالی سچا ہوگا۔ زید کہے کہ مین اپنے منھ کی جانب نہ دیکھونگا یا اپنا سر
نہ دیکھونگا پھر آئینہ یا پانی مین دیکھے۔ ابو یوسف نے فرمایا کہ حانث ہوگا اور اگر اُسکی نیت
اُسکے سوا ہو تو فی ما بینہ وبین اللہ اُسکا قول تصدیق کیا جاویگا اور اگر کہے کہ آج کے دن
اپنے سر کیطرف نہ دیکھونگا پھر وہ دھوپ کے سایہ مین دیکھے اگر اُسکی نیت یہہ ہو تو
فیما بینہ وبین اللہ تصدیق کیا جاویگا۔

جزئیہ ۳۴۳۔ اگر حلف کرے کہ مین اپنے غلام کو مارونگا پھر دوسرے شخص کو حکم
دے اُسکے مارنے کا اور وہ مارے اگر حالف نے نیت کی ہے کہ مین بذاتہ مارونگا
تو از روے قضا کے اُسکا قول تصدیق کیا جاویگا اور حانث نہوگا **قاضیخان**۔

جزئیہ ۳۴۴۔ زید حلف کرے اپنی عورت کے طلاق دینے کو اس شرط پر کہ اگر
بغداد سے بے اجازت عورت کے نکلون پھر زید بغداد سے نکلے عورت کہے کہ مین نے
تجھکو اجازت نہین دی۔ زید کہے تو نے مجھے اجازت دی شوہر کا قول قبول ہوگا

جزئیہ ۳۴۵۔ اگر حلف کرے کہ مین فلان شخص کو نہ صدقہ دونگا اور نہ قرض پس اُس
شخص کو صدقہ دے یا قرض اور وہ صدقہ یا قرض کو قبول نہ کرے حانث ہو جاویگا
ایسا ہی امالی مین ابی یوسف سے منقول ہے کہ قرض کی نسبت حانث نہوگا جبتک نہ قبول
کرے پس اگر بیان کرے قرض کے باب مین فلان شخص مجھے قرض دیتا تھا پس مین نے قبول
کیا مین نے یا کہے اور نہین قبول کیا مین نے تصدیق کیا جاویگا اور ہبہ مین تصدیق نہ
کیا جاویگا۔ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے جیسا ہبہ مین تصدیق نہین کیا جاتا ہے
اُسی طرح قرض مین بھی تصدیق نہ کیا جاویگا۔ **فتاوی عالمگیری**۔

جزئیہ ۳۴۶۔ زید حلف کرے کہ یہہ کپڑا مین سیونگا یا یہہ مکان بناؤنگا اور اُسکا حکم
کرے دوسرے شخص کو اور وہ امور وافعال کرے حالف حانث ہو جاویگا عام اس سے

[illegible] اُسکو حسن سمجھتا ہو یا نہ سمجھتا ہو اگر حالف کی یہ نیت ہو کہ مین بالذات امور مذکورہ
بجا لاؤنگا تو ازروے قضا اُسکا قول تصدیق کیا جائیگا اور اگر حلف کرے کہ مین اپنی زوجہ
کو طلاق نہ دونگا اسکے بعد دوسرے شخص کو اپنی زوجہ کی طلاق پر مامور کرے اور خود
سمجھے کہ مین نے یہ نیت کی تھی کہ بذات خود اپنی زوجہ کو طلاق نہ دونگا اُسکے قول کی تصدیق
نکیجائیگی ازروے قضا کے اور یہی صحیح ہے **قاضیخان**۔

جزئیہ ۴۴۷ - اگر حلف کرے کہ یہ روٹی نہ کھاؤنگا اور اُسمین سے تھوڑی باقی
رہ جاوے حانث ہوجائیگا پس اگر نیت کل کھانے کی کی ہو تو حلف اُسکی صحیح ہوجائیگی
فیما بینہ وبین اللہ تعالی اور ازروے قضا کے نہ تصدیق کیا جائیگا ایک روایت کی
مطابق **قاضیخان**۔

جزئیہ ۴۴۸ - اگر حلف کرے کہ مین عورت کے ساتھ نکاح نکرونگا زمین پہ اور اُس
عورت معین کی نیت کرے تو اُسکا قول فیما بینہ وبین اللہ تعالی تصدیق کیا جائیگا نہ ازروے
قضا کے اور اگر عورت بصریہ یا کوفیہ کی نیت کرے تو قطعاً تصدیق نکیا جائیگا اور اسیطرح
اگر نیت کرے اُس عورت معین کی جسکا باپ کوئی عمل خاص کرتا ہو اور اگر نیت کرے
عورت عربیہ یا حبشیہ کی اُسکا قول فیما بینہ وبین اللہ تصدیق کیا جائیگا کیونکہ اُسنے ایک جنس کی
کی تھی باستثنا دوسری جنس کے اور طلاق منزلہ نکاح ہے جیسا ہمنے بیان کیا
قاضیخان۔

جزئیہ ۴۴۹ - عورت کا لڑکا ہوا اور وہ اجنبی کے ساتھ رہتا ہو اُسکا شوہر کہے اگر تیرا
فلانا بیٹا ہمارے مکان مین نہ آوے اور ہمارے ساتھ سکونت پذیر نہ ہو اور تو اُسکو شی
قلیل میرے مال مین سے دے تو تو مطلقہ ہے اُسکا بیٹا اپنی مان کے ساتھ قریب ایکسال
سکونت پذیر رہے اور پھر غائب ہوجاوے اور زوجہ کہے کہ مین نے اپنے فرزند کو تیرے
مال مین سے کچھ دیا تو حانث ہوگیا اگر شوہر زوجہ کی تکذیب کرے تو اُسکا قول قبول ہوگا

اور اگر تصدیق کرے تو اس صورت مین اگر زوجہ نے قبل اسکے کہ فرزند آئے اور اُسکے ساتھ سکونت اختیار کرے فرزند کو کچھ دیا ہے تو وہ مطلقہ قرار پائیگی۔

جزئیہ ۲۳۰- محمود بیٹھا ہوا ہو منزل کی بیت مین سے اور حلف کرے نہ داخل ہونگا بیت مین پس حلف ہوگا اُس بیت پر جسمین وہ بیٹھا ہوا ہے کیونکہ سوا اُسکی منزل اور دار کہلاتا ہے یہہ حکم اُس شکل مین ہے کہ حلف بالعربیہ ہو اور اگر حلف فارسی مین ہو پس حلف ہوگا اُس منزل اور دار مین داخل ہونے پر اور اگر کہے کہ نیت میری یہہ تھی کہ مین داخل ہون اس بیت مین یعنے جسمین وہ بیٹھا ہو از روے دیانت کے اُسکا قول تصدیق کیا جائیگا نہ از روے قضا کے کیونکہ فارسی مین خانہ اسم ہے کل کا اور بیت اسم خاص ہے یہہ حکم جب ہے کہ اشارہ نہ کیا جاوے بیت معین کیطرف اور اگر اشارہ کیا جاے تو اعتبار اشارہ کا ہے۔ بکر حلف کرے کہ مین اپنی ساس سے کلام نکرونگا اور اپنی زوجہ کے پاس جائے اور اُسکی ساس بکر سے کہے کہ تجھے کیا ہوا جو ایسا فعل کرتا ہے بکر کہے خوش می آورم۔ پھر کہے کہ میں نے اس سے ساس کے جواب کا ارادہ نہین کیا تھا بلکہ اپنی زوجہ کو مراد لیا تھا اسکا قول تصدیق کیا جائیگا کیونکہ اُسکا کلام اس قسم کا نہین ہے جو اُسکی خوشدامن کا جواب متصور ہو اور مناسب یہہ ہے کہ از روے قضا اُس کا قول تصدیق نہ کیا جاوے کیونکہ یہہ کلام عرف مین بشکل جواب ہی **فتاوی قاضی خان**۔

جزئیہ ۲۳۱- بکر اپنی زوجہ سے کہے اگر تو فلان فعل پانچ سال تک کرے تو تو مطلقہ ہے اور اس سے اُسکا خوف دلانا مقصود ہو اور زوجہ قبل گزرنے مدت کے وہ فعل کرے اس شکل مین شوہر سے دریافت کیا جائیگا اگر وہ بیان کرے کہ مین نے حلف کیا تھا طلاق کی نسبت تو اُسکے مطابق عمل کیا جائیگا اور اگر وہ کہے کہ طلاق کی نسبت حلف نہین کیا تھا تو شوہر کا قول مع الیمین قبول ہوگا **جامع الکبیر**

جزئیہ ۲۳۲ - زید اپنی زوجہ سے کہے - ان دخلت الدار انت طالق زوجہ فی الحال مطلقہ ہوجائیگی - اور اگر اُس سے تعلیق کی نیت کرے تو وہ فیما بینہ وبین اللہ سچا ہوگا کیونکہ انت طالق محل جزا ہین ہے تو اضمار فا کی نیت کرسکتا ہے اسی طرح سے ان دخلت الدار وانت طالق - اور اسی طرح شوہر اگر کہے ان دخلت الدار بغیر واو -

عن المحیط -

جزئیہ ۲۳۳ - شوہر اپنی زوجہ سے کہے اگر مین تجھے کہون انت طالق اسکے بعد کہے کہ طلاق دی مین نے تجھ کو طلاق دوسرے - اگر شوہر کہے کہ میری یہہ نیت تھی کہ طلاق معلق ہو میرے اس قول انت طالق کے ساتھ اسکے قول کی تصدیق کیجائیگی ازروے دیانت کے نہ ازروے قضا فی الفتاوی - بکر کہے اگر فلان را بخواہم ازمن سہ طلاق - بعدہٗ اس قول کے ہے کہ اگر مین اُسکے ساتھ نکاح کرون اور بیان کرے لفظ بخواہم سے میری مراد منگنی تھی ہمارے دیار مین اُسکا قول تصدیق نہ کیا جائیگا لیکن ازروے دیانت تصدیق کیا جائیگا لیکن اگر کہے اگر فلان را خواہندگی کنم یہہ لفظ منگنی پر محمول ہوگا -

جزئیہ ۲۳۴ - منتقی مین ابن سماعہ سے منقول ہے کہ مین نے سنا ابی یوسف رح سے نسبت اُس شخص کے جو اپنے مدیون سے کہے قسم ہے اللہ کی تجھ سے مین جدا نہ ہونگا تاوقتیکہ تو میرا حق آج کے دن نہ دیدے اور قرض خواہ مدیون کے ساتھ رہے - اسکے بعد اُس سے جدا ہوجاے قبل قرضہ ادا ہونے کے حانث ہوجائیگا کیونکہ ملازمت اُس اقسام سے ہے جو ممتد ہوتی ہے اور اگر قرض خواہ کہے کہ مین نے ملازمت خاص کا ارادہ کیا تھا ازروے قضا اُسکے قول کی تصدیق نہ کیجائیگی اور ازروے دیانت تصدیق کی جاے گی -

جزئیہ ۲۳۵ - زید سے عمر کہے کہ تو نے آج کی رات اس مکان مین غسل جنابت کیا

اور زید کہے اگر مین سنے غسل کیا ہو تو میرا غلام آزاد ہے پس یہہ جواب قرار پائیگا یہانتک کہ اگر غسل بلاجنابتہ بھی کیا ہو۔ اور بیان کرے کہ مین سنے غسل جنابتہ کا ارادہ کیا تھا پس حانث نہ ہوگا اور اُسکا قول تصدیق کیا جائیگا اور اس مسئلہ کی تین شکلین ہین اول یہہ لفظ جواب پر اختصار کرے جیسا بیان ہوا دوسرے یہہ کہ لفظ جواب پر زیادہ کہے مثلاً سے کہے کہ اگر مین سنے آج کی شب غسل کیا ہو پس ایسا ہی ہے سے یعنے جنابتہ کے لفظ کو بیان نہ کرے یا جنابتہ کو بیان کرے اور رات کو مذکور نہ کرے سیعنے یون سے کہے اگر مین سنے جنابتہ کے سبب سے غسل کیا تو غلام آزاد ہے اور رات کو بیان نہ کرے حالف کہے کہ مین نے شب کی یا جنابتہ کی نیت کی تھی از روے دیانت کے تصدیق کیجائیگی نہ از روے قضا تیسرے یہہ کہ حالف اعادہ کرے کل اُس کلام کا جو خطاب مین واقع ہوا ہے یہہ بمنزلہ اُس حکم کے ہے کہ لفظ جواب پر زیادتی نہ کیجاوے۔ اور وہی شکل اول ہے۔

جزئیہ ۲۳۶۔ شوہر حلف کرے کہ مین نے اپنی زوجہ کو نہین پایا شوہر کا قول قبول ہوگا اور حانث نہ ہوگا اور زوجہ کو اس امر پر گواہ پیش کرنیکا حق نہ ہوگا مگر جس شکل مین شوہر اقرار کرے اور قاضی کے روبرو انکار کرے تو شوہر کے قول مذکور سے لعان جاری نہ ہوگا۔

جزئیہ ۲۳۷۔ ابی یوسف رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہین کہ محمود حلف کرے کہ میری زوجہ تین بار مطلقہ ہے اگر فلان مکان میرا ہو اور وہ حالف کے قبضہ مین ہو اسکے بعد محمود دعویٰ کرے کہ وہ مکان میرا ہے قاضی محمود کے حق مین مکان کا فیصلہ کردے پس محمود حانث نہ جائیگا اور زوجہ اُسکی بموجب قضا مطلقہ ہوجائیگی اور اگر شوہر نے کہا کہ یہہ مکان دوسرے شخص کا تھا اُس سے مین سنے خرید کیا اور وہ شخص حلف کرے کہ مین سنے فروخت نہین کیا وہ مکان شوہر کا قرار پائیگا اور اُس کی زوجہ

مطلقہ نہ ہوگی۔ شوہر اگر کہے۔ مراد شنام دادی۔ زوجہ اسکا انکار کرے شوہر کا قول
قبول ہوگا اور زوجہ مطلقہ ہوجائیگی۔ فی الفتاوی۔ شوہر اپنی زوجہ سے کہے
اگر مین تجھ کو خوش کرون تو تو مطلقہ ہے اسکے بعد شوہر اپنی زوجہ کو مارے زوجہ
کہے تونے مجھے خوش کیا زوجہ مطلقہ نہ ہوگی اور شوہر کا یہہ قول اگر دوست رکھتی ہے
اس امر کو کہ عذاب کرے تجھپر اللہ تعالی اس مسئلہ کا حکم خلاف ہے مسئلہ مذکورہ کے
اور اگر شوہر زوجہ کو ہزار درہم عطا کرے زوجہ شوہر سے کہے کہ تونے مجھے خوش
نہین کیا زوجہ کا قول قبول ہوگا من خلاصہ۔

جزئیہ ۲۳۸ - شوہر کہے مجھے قسم ہے یا کہے قسم ہے طلاق کی نسبت اگر فلان
فعل کرون اسکے بعد وہ فعل کرے زوجہ مطلقہ ہوجائے گی اور وہ حانث ہوگا
اگرچہ شوہر کاذب ہو۔ **تشریح** آداب مفتی یہہ ہے کہ شوہر کا قول از روے دیانت
تصدیق نکرے کیونکہ وہی تعلیم ہے بلکہ ادب مفتی یہہ ہے کہ کہے کہ اسکا قول تصدیق
نہ کیا جائیگا۔ بزازیہ۔ اگر وہ کہے کہ ان ضحیت بالکوفۃ فکذا اسکا قول حقیقت تضحیہ پہ
محمول ہوگا اگر اُسنے نیت کی ہو تضحیہ یوم الاضحی کی تو اُسکا قول تصدیق کیا جائیگا
جیسا ہلال مین ہے اگر حلف کرے کہ مین نہ دکھیونگا چاند کوفہ مین اس سے یہہ مراد ہے
کہ حالف کوفہ مین چھپا نہ ہونے کے وقت موجود ہو اگر رویت کا عام ارادہ کرے
تو اُسکا قول تصدیق کیا جائیگا۔ بزازیہ ذکر فی کتاب طلاق قاضی خان
شوہر اپنی زوجہ سے کہے کہ تو بغیر میرے اذن کے مکان سے نہ نکلنا مین نے
حلف کی ہے طلاق کی زوجہ بغیر اُسکی اجازت کے نکلے وہ مطلقہ نہ ہوگی کیونکہ اُسنے
یہہ بیان نہین کیا ہے کہ اُس عورت کے طلاق دینے کا حلف کیا ہے پس ممکن ہے
کہ اُس نے دوسری عورت کے طلاق دینے پر حلف کیا ہم اس مسئلہ مین شوہر کا
قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۲۳۹ - ایک شخص دوسرے شخص کو یہہ حکم دے کہ فلان شخص کے نام خط تحریر کر مامور حسب الحکم شخص ثالث کو لکھے پھر آمر حلف کرے کہ مین نے تحریر نہین کی اور کاتب بھی ایسا حلف کرے کہ مین نے تحریر نہین کی - آمر کی تصدیق کیجائیگی از روے قضا کے اور اگر کاتب کی یہہ نیت ہو کہ مین نے اپنی طرف سے نہین لکھا ہے از روے دیانت کے تصدیق کیا جائیگا نہ از روے قضا -

جزئیہ ۲۴۰ - شوہر زوجہ کی طلاق کو معلق کرے اس شرط پر کہ مین بغیر اذن زوجہ کے بغداد نہ جاؤنگا اسکے بعد بغداد جائے شوہر کہے مین نے تجھسے اذن لیا شوہر کا قول قبول ہوگا **فتاوی قاضیخان** - شوہر اپنی زوجہ سے کہے اگر تو پہچانتی ہے فلان شخص کو یا فلان گا گھر جانتی ہے تو تو مطلقہ ہے زوجہ کہے کہ مین جانتی یا پہچانتی ہون دونون شکلون مین اسکے قول کی تصدیق نہ کیجائیگی کیونکہ جاننا اور پہچاننا ایسا امر ظاہر ہے جسپر دوسرا واقف ہوسکتا ہے بخلاف بغض اور محبت کے **مجمع الفتاوی** -

جزئیہ ۲۴۱ - شوہر کہے اگر مین فلان فعل کرون تو میری زوجہ مطلقہ ہے اور اُسکے دو جورو ان ہون یا اُس سے زیادہ ایک زوجہ مطلقہ ہوجائیگی اور شوہر جو بیان کریگا اُسکے مطابق حکم دیا جائیگا اگر شوہر دو زوجہ مین سے ایک کو طلاق بائن دے یا رجعیہ اور اُسکے عدت گزر جاے اسکے بعد شرط پائی جائے تو دوسری زوجہ مطلقہ ہوجائیگی اور اگر عدت نہ گزری ہو شوہر کے بیان کے مطابق حکم صادر کیا جائیگا اور کہا گیا اگر کسی شئی کے تعین پر قسم کھاے اور من بعد سر سے اقرار کا اشارہ کرے تو حانث ہوجائیگا بسبب پاے جانے اظہار کے حالف کہے کہ مین فلان شخص کا مکان نہین جانتا ہون پھر وہ اُس طرف اشارہ اپنے سر سے کرے حانث ہوجائیگا اگر وہ کہے کہ مقصود میرا تھا کہ خبر دون کلام یا رسالت کی عامہ مشائخ کے نزدیک اُسکا قول تصدیق نہ کیا جائیگا از روے قضا کے ابو نصر نے بیان کیا کہ اُسکا قول تصدیق کیا جائیگا

جزئیہ ۲۴۲- حلف کرے کہ مین فلان شخص کو نہ دیکھونگا اسکے بعد اُسکے مُنہ اور سر اور بدن کو ساتھہ ہی دیکھے تو یہہ رویت ہے - اور اگر نصف سے کم دیکھے تو رویت نہ ہوگی اور اگر وہ دیکھے اُسکو اور نہ پہچانے پس گویا دیکھا اُسنے اور اگر عورت کو بیٹھا ہوا دیکھے یا کھڑا ہوا اُسپر نقاب پڑی ہو یا مقنعہ پڑا ہوا ہو اس شکل مین بھی اُسکا دیکھنا متصور ہوگا مگر جس شکل مین وہ عورت کے مُنہ کا قصد کرے اسکا قول فیما بینہ و بین اللہ تصدیق کیا جائیگا نہ از روے قضا کے مگر جبکہ اس قول کے قبل کوئی کلام ایسا مذکور ہوا ہو جو دلالت کرتا ہو مُنہ کی رویت پر اس صورت مین قضاءً تصدیق کیا جائیگا -

جزئیہ ۲۴۳ شوہر اپنی زوجہ سے کہے اگر تو نکلی تو تو مطلقہ ہے الا میرے اذن یا میری رضا یا میرے علم سے یہہ کلام ہر مرتبہ اُسکے نکلنے سے متعلق ہوگا اور اگر شوہر کہے کہ ایک مرتبہ نکلنا مقصود تھا از روے قضا اُسکا قول تصدیق کیا جائیگا صاحبین کے نزدیک - اگر یون کہے اگر تو نکلے تو مطلقہ ہے حتی کہ مین اذن دون - قسم ایک مرتبہ کی نکلنے پر تمام ہوجائیگی اگر شوہر کہے کہ مین نے لفظ الا سے لفظ حتی کے معنی ارادہ کیے تو دیانتاً تصدیق کیا جائیگا نہ قضاءً اور اگر لفظ الا سے لفظ حتی کے معنی مراد لیے جاتین تو قضاءً بھی تصدیق کیا جائیگا کیونکہ صورت ثانی مین تغلیظ ہے اور صورت اول مین تخفیف پس صورت اولی محل اتہام ہوسکتی ہے لہذا قضاءً تصدیق نہ کی جاے گی بہ خلاف صورت ثانیہ کے - شوہر کہے اگر با بے تو بیشتر فرد کنم - تو بر تو طلاق اگر اس جماع کا ارادہ نہ کیا ہو تو اُسکا قول تصدیق کیا جائیگا اور وہ ایلا کرنے والا متصور نہ ہوگا اور اگر اُسنے جماع کی نیت کی ہے تو تصدیق کیا جائیگا - نسبت نیت کرنے ترک قربت کے چار مہینے تک اور اگر وہ اپنے قول کی یہہ تاویل کرے کہ میری اس سے یہہ غرض تھی کہ مین اُسکے بچھونے پر لیٹون گا اور اُس سے جماع نکرون گا تو اُسکے قول کی

تصدیق نہ کیجاوے گی۔

جزئیہ ۲۴۴۔ اگر حلف کرے کہ مین فلان عورت کا کپڑا نہ پہنونگا اور وہی عورت کسی کپڑے کی مالک ہوا اور وہ اُسیوقت کپڑا حلف کرنے والے کے ہاتھ فروخت کرے اور حلف کرنے والا اُسکو اپنی ذات کے پیے لے حانث ہوگا مگر جس شکل مین بیان کرے کہ میری یہہ نیت تھی کہ جب وہ اپنے کاتے ہوے سوت سے کپڑا بنے اس شکل مین حانث نہ ہوگا اور اگر بیان کرے کہ مین نے یہہ نیت نہین کی تھی اس صورت مین از روے دیانت اُسکے قول کی تصدیق ہوگی اور قضاءً تصدیق نہ ہوگی۔

جزئیہ ۲۴۵ قسم کھاے کہ اس مکان مین نہ رہونگا اُس سے اُسکی نیت مکان سے نکلنے کی ہو اُسکے قول کی تصدیق کیجائیگی اور اگر یہہ نیت کرے کہ مین بعد نکلنے اور اپنا اسباب دوسرے محلہ مین منتقل کردوے کرایہ سے ہو یا عاریت سے اس شکل مین اُس کو چاہیے کہ مکان اپنا معیر یا موجر کے حوالہ کردے اور اگر حوالہ نکرے تو دوسرا مکان لے لینا ضرور ہے ورنہ حانث ہوجائیگا۔

جزئیہ ۲۴۶۔ زید کہے کہ مین جس عورت کے ساتھ نکاح کرون وہ مطلقہ ہوجاے گی اور اُس سے کسی خاص بلدے کی عورت کا ارادہ کرے ظاہر الروایت مین تصدیق نہ کیا جائیگا۔ اور خصاف لکھتے ہین کہ اُسکے قول کی تصدیق کیجائیگی اور یہہ مسئلہ بنا کیا گیا ہے جواز تخصیص عام بالنیت کی نسبت اور خصاف نے اسکو جائز رکھا ہے اور ظاہر حکم یہہ ہے کہ اُسکے قول کی تصدیق نکیجاوے وعلی ہذالقیاس اگر زید سے ایک درہم لیا جاوے اور زید حلف کرے اس امر پر کہ مجھ سے کوئی شے نہین لی گئی اور دنانیر کی نیت کرے خصاف نے اسکو جائز رکھا ہے اور ظاہر اسکے خلاف ہے اور فتوی ظاہر پر ہے اور قول خصاف پر فتوی دینا جبکہ قائل ظالمون مین گھر جاے کچھ ہرج نہین فقہاء سلف سے منقول ہے کہ حلف حالف کے نیت پر ہے اگر وہ مظلوم ہو

اور مستحلف کی نیت پر۔ اس شکل مین ہے کہ حالف ظالم ہو اور دیانتاً کل شکلونمین تصدیق
کیجائیگی اسمین کسی کا اختلاف نہین ہے بسبب اس نیت کے لیکن قاضی حکم کریگا حانث
ہونے پر اور اُسکے قول کی تصدیق نہین کریگا۔ بزازیہ

جزئیہ ۲۴۳ - مولی حلف کرے کہ مین اپنے غلام کو نہ مارونگا اور دوسرے شخص کو
حکم دے غلام کے مارنیکا مولی حانث ہوجائیگا اگر دوسرا شخص حسب الحکم مارے بجائے
اس شکل کے اگر حلف کرے حر کے مارنے کا تو حانث نہوگا بسبب مامور کرنے کے دوسرے
شخص کے کیونکہ مولی اپنے غلام کو مارنے کا مالک ہے تو اُسکا دوسرے شخص کو مارنے
حکم دینا صحیح ہوگا بخلاف حر کے حتی کہ اگر حر کے مارنے کا مالک ہوجاوے مثلاً ہوجاوے
سلطان یا قاضی تو دوسرے شخص کو بھی مارنے کا حکم دینے سے حانث ہوگا اور اگر
اپنے ہاتھ سے مارنے کی نیت کی ہو تو اُسکے قول کی تصدیق از روے دیانت
کیجاوے گی۔ اکیس مسئلہ ہین منجملہ اُنکے سولہ مسئلونمین جنمین بذاتہ اُس فعل کو کرے
یا دوسرے کو مامور کرے دونون حالتین حانث ہوجاتا ہے اور وہی مسائل حسب ذیل
ہین۔ نکاح۔ جو صلح قتل عمد مین کیجاوے۔ طلاق۔ عتاق۔ ہبہ۔ صدقہ۔ قرض لینا
غلام کو مارنا۔ بنانا۔ قرض۔ خیاطۃ۔ ودیعت رکھنا۔ عاریت دینا۔ عاریت لینا
ودیعت رکھانا۔ ذبح۔ اور پانچ مسئلون مین اُس فعل کو اپنے ہاتھ سے کرنے مین
حانث ہوگا وہ یہ ہین۔ بیع۔ شریٰ۔ اجارہ۔ استجارہ۔ صلح جو بعوض مال
مال لیگئی ہو۔ مگر جبکہ حالف شریف اور بذات خود اُن عقود کو نہ کرتا ہو تو حانث ہوگا
ان عقود کے تفویض کرنے مین اور اگر کبھی اُن عقود کو خود کرتا ہو اور کبھی دوسرے کو
تفویض کرتا ہو اس شکل مین غلبہ کا اعتبار کیا جائیگا۔ زوجہ کہے کہ میرے شکم مین درد ہے
اور اُسکا شوہر انکار کرے اور کہے اگر تیرے شکم مین درد ہے تو تو مطلقہ ہے طلاق واقع
نہ ہوگی اور زوجہ کا قول قبول ہوگا جیسا کہ حیض کی نسبت۔

جزئیہ ۲۴۸- اگر شوہر کہے کہ دس دن تک تجھ کو نفقہ نہ پہنچے تو تو مطلقہ ہے اسکے بعد شوہر و زوجہ مین اختلاف ہوا بعد گزر جانے دس دن کے شوہر دعوی کرے کہ مین نے اپنی زوجہ کو نفقہ پہنچا دیا اور زوجہ انکار کرے شوہر کا قول قبول ہوگا درصورتیکہ شوہر اپنی زوجہ سے کہے کہ اگر ہمارے درمیان ایک سال تک موافقت نہ رہے تو تو مطلقہ ہے پھر زوجہ سال بھر کے بعد بیان کرے کہ ہمارے درمیان موافقت نہین رہی زوجہ کا قول قبول نہ کیا جائیگا قنیہ - زید کو ایک جماعت شراب پینے کی دعوت دے زید کہے کہ مین نے حلف کیا ہے طلاق کی نسبت کہ شراب نہ پیونگا اگرچہ وہ اس قول مین کاذب کیون نہ ہو اسکے بعد زید شراب پیئے زوجہ اسکی مطلقہ ہو جائیگی صاحب قنیہ لکھتے ہین کہ زوجہ اسکی مطلقہ نہ ہوگی دیانتاً۔

جزئیہ ۲۴۹- شوہر حلف کرے کہ مین دروازہ سے اس مکان کے داخل نہونگا اور وہ دوسری طرف سے داخل ہو حانث نہ ہوگا اور اگر دوسرا دروازہ کھود کر اسمین سے داخل ہو تو حانث ہو جائیگا کیونکہ وہ مکان کے دروازہ سے داخل ہوا اور اگر اسنے اسی دروازہ معین کی نیت کی ہے تو اسکا قول قضاءً تصدیق نہ کیا جائیگا - **لسان الحکام** اگر شوہر نے قدم رکھنے کی نسبت حلف کی ہے تو اسکے قول کی تصدیق کیجائیگی - اور وہ حانث نہ ہوگا درصورتیکہ وہ سوار داخل ہوا اور مجازاً اسکا داخل ہونا قرار دیا جائیگا جس شکل مین اس کی نیت کچھ نہو حدیقۃ المفتی - شوہر حلف کرے کہ میری زوجہ نہ نکلے مگر میری اجازت سے اسکے بعد شوہر اپنی زوجہ کو ایک مرتبہ نکلنے کا اذن دے زوجہ نکلے اسکے بعد زوجہ دوسری مرتبہ بغیر اذن اپنے شوہر کے نکلے تو وہ حانث ہو جائیگا اور ہر مرتبہ نکلنے مین اجازت حاصل کرنا ضرور ہے کیونکہ نکلنے کا استثنا مقرون بالاجازت ہے اور اسکے سوا داخل ہے خطرہ عام مین اور اگر نیت کرے اجازت کی ایک مرتبہ

اسی کا قول تصدیق کیا جایگا از روے دیانت کے نہ قضاءً کیونکہ اُسکا کلام محتمل ہے لیکن وہی ظاہر کے خلاف ہے۔

جزئیہ ۲۵۰- اگر حلف کرے کہ اپنے غلام کو نہ مارونگا یا اپنی بکری ذبح نہ کرونگا اور اُسکا دوسرے شخص کو حکم دے اور مامور غلام کو مارے اور بکری ذبح کرے تو حانث ہوگا کیونکہ اُسکو اپنے غلام کے مارنے اور بکری ذبح کرنے کی ولایت خود حاصل ہے پس وہ اُس ولایت کو دوسرے شخص کے سپرد کرنے کا مالک و مجاز ہے کیونکہ منفعت رجوع کرتی ہر آمر کی جانب پس آمر مباشر قرار پایگا اور اگر وہ کہے کہ مین نے یہ نیت کی تھی کہ مین وہ فعل خود نہ کرونگا تو اُسکا قول تصدیق کیا جایگا بخلاف اُس حکم کے جو طلاق وغیرہ مین بیان ہوا فرق کی وجہہ یہ ہے کہ طلاق تکلم ہے ایسے کلام کے ساتھ جو مفضی ہوتا ہے وقوع طلاق زوجہ کی طرف اور اُسپر حکم کرنا شامل اسکے ہے کہ خود اُس کلام سے تکلم کرے اور لفظ ان دونون یعنے تکلم بنفسہ اور امر بالطلاق کو شامل ہے جس شکل مین وہ کلام سے طلاق کی نیت کرے تو اُسنے عام مین سے خاص کی نیت کی اُسکا قول از روے دیانت تصدیق کیا جایگا نہ از روے قضا اور ضرب اور ذبح فعل حسی ہے جو معلوم ہوتا ہے اُس اُس فعل کے اثر سے اور نسبت آمر کیجانب مجازاً ہے جس شکل مین نیت کرے اُس فعل کی بذاتہ تو اُسنے حقیقت کی نیت کی اُسکا قول از روے دیانت اور قضا کے تصدیق کیا جایگا۔

جزئیہ ۲۵۱- زوجہ کہے اپنے شوہر سے کہ تو مجھپر سوت لایا شوہر کہے جو عورت میری ہے اُسپر تین طلاق ہین وہ زوجہ جسپر اُسنے حلف کیا مطلقہ ہوجاۓگی از روے قضا کے ابی یوسف سے منقول ہے کہ وہ زوجہ مطلقہ نہ ہوگی کیونکہ اُسنے جواب دینے مین اُس زوجہ کو خارج کردیا ہے پس کلام اُسکا منطبق ہوگا اُسکے مقصود پہ کیونکہ شوہر کی غرض اپنی زوجہ کو رضامند کرنا ہے اور اُسکی رضامندی سوت کے طلاق دینے پر

موقوف ہے۔ دلیل قسم اول کی یہہ ہے کہ ظاہر عموم کلام ہے اور شوہر نے جواب مین
سوال سے زیادہ عبارت کہی ہے پس گویا کہ ابتداءً ایک کلام شروع کیا پس کلام مقید
رکھا جائیگا اور کبھی اُسکی غرض زوجہ کو وحشت دلانا ہوتی ہے کیونکہ وہ متعرض ہوتی ہے اُسپر
اس امر کی نسبت جسکو شرع نے اُسپر حلال کر دیا ہے پس حالت تردد مین وہ کلام متردد ہے
جو نہین صلاحیت رکھتا ہے مقید ہونے کی اور اگر نیت کرے دوسری زوجہ کی تو تصدیق
کیا جائیگا دیانتًا نہ قضاءً کیونکہ وہی تخصیص ہے عام کی۔ ہدایہ **تشریح** یہہ مسائل بنی ہین
معنی کے سمجھنے پر لفظ سے جو معنی مفہوم ہونگے وہی حکم دیا جائیگا اور اسیطرح توڑ ڈالنے کا
حکم بھی کہا جاتا ہے کہ فلان شخص نے اپنا مکان توڑ ڈالا یعنی اُسنے اپنا مکان گرا دیا عام اس سے
کہ دیوار کا کوئی جزو توڑا ہو یا کل دیوار منہدم کی ہو اور کہے کہ مین نے جزو دیوار کا ارادہ
کیا تھا اُسکا قول فیما بینہ وبین اللہ تعالی سچا ہوگا بسبب تخصیص عموم کے کیونکہ وہ محتمل ہے
اور قاضی اُسکے قول کی تصدیق نہ کریگا اسلیے کہ وہ شخص ظاہر سے روگردانی کرتا ہے
جزئیہ ۲۵۲۔ اور اگر حالف اُس چیز کی نسبت کہے جسکے حقوق فاعل کی جانب رجوع
نہین کرتے ہین بلکہ آمر کی جانب مثل نکاح اور طلاق وعتاق کے کہ مین نے نیت کی تھی
کہ یہہ افعال بذات خود کرونگا اُسکا قول فیما بینہ وبین اللہ سچا ہوگا نہ قضاءً کیونکہ یہہ افعال
منسوب کر دیے گئے ہین آمر کی طرف بسبب رجوع حقوق انھین افعال کے بجانب آمر
نہ بجانب فاعل اور اُسنے خلاف ظاہر کے نیت کی ازروے قضا اُسکے قول کی تصدیق
نہ کیجائیگی اور وہ فی مابینہ وبین اللہ تعالی سچا ہوگا کیونکہ امر محتمل کی نیت کی ہے اگرچہ وہ
خلاف ظاہر ہے۔ اور اگر وہ کہے اُس امر کی نسبت جنکے حقوق آمر کی جانب رجوع
نہین کرتے ہین مثلاً ضرب اور ذبح۔ اور وہ بیان کرے مین نے نیت کی تھی کہ مین
اُن کو بذات خود کرونگا اسکا قول فی مابینہ وبین اللہ تعالی سچا ہوگا اور قضا مین بھی
اُسکا قول تصدیق کیا جائیگا کیونکہ ضرب وذبح افعال حقیقیہ ہین اور افعال حقیقیہ سبا شر

صادر ہو مین اور ان مین تصرف حکمیہ پایا نہین گیا کہ وقوع اسکا معتبر ہو بغیر مباشرت کے پس اسمین
عبرت ہے مباشرت کے لیے اگر وہ ان افعال کا بذات خود کرنے کی نیت کرے تو اسکی
نیت حقیقیہ ہے اس شکل مین از روے قضا اور دیانت اسکے قول کی تصدیق
کی جاے گی۔

جزئیہ ۲۵۳ - زید حلف کرے کہ مین نماز جمعہ کی امام کے ساتھ نہ پڑھونگا پس امام کے
ساتھ ایک رکعت پائی اسکے بعد امام سلام پھیرے اور مقتدی رکعت ثانی تمام کرے حانث نہ ہوگا کیونکہ اسنے
نماز جمعہ امام کے ساتھ نہین پڑھی اسلیے نماز پڑھنا اسم ہے کل کا اور اسنے کل امام کے ساتھ نہین پڑھی اور اگر مقتدی
امام کے ساتھ نماز شروع کرے پھر سو جاے یا اسکو حدث آے پھر مقتدی چلا جاے اور وضو
کرے اور پھر آے اور امام سلام پھیرے اور مقتدی امام کی اتباع کرے حانث
ہو جائیگا۔ اگرچہ نماز کا ادا کرنا امام کے ساتھ مقارن نہین پایا گیا کیونکہ کلمہ ساتھ سے اس
مقام پر قران حقیقیہ مراد نہین ہے بلکہ مقتدی کا امام کے تابع ہونا اور وہ پایا گیا کیا
نہین دیکھتا ہے تو مقتدی کے افعال اور انتقال ایک رکن سے دوسرے رکن کیجانب
اگرچہ حاصل ہوتے ہین یکے بعد دیگرے لیکن وہی مقارن شمار کیے جاتے ہین اور
مقتدی کو امام کے ساتھ عرف مین مصلی شمار کرتے ہین اسی طرح اس مقام پر بھی حکم ہے
یعنی مقتدی امام کا تبع قرار پاتا ہے اگر مقتدی مقارنت حقیقیہ کی نیت کرے تو اسکا قول
دیانتاً اور قضاءً تصدیق کیا جائیگا۔

جزئیہ ۲۵۴ - حلف کرے کہ مین فلان شخص سے کلام نہ کرونگا پس گذرے ایک
قوم پر جسمین وہ شخص بھی ہو پس سلام کرے قوم کو حانث ہو جائیگا مگر یہ کہ اسکے غیر کی
نیت کرے تو دیانتاً تصدیق کی جائیگی شوہر کہے اگر من پاے بر بستر تو فرو نہم اگر
اس سے جماع کی نیت کرے تو اسکا قول تصدیق کیا جائیگا اور جب بھی حانث ہو جائیگا
اگر زوجہ کے بچھونے پر داخل ہوا اور اگر زوجہ سے کہے کہ سیم من بر داشتہ بسہ طلاق

ہستم - زوجہ کہے ہستم - اسکے بعد ظاہر ہو کہ زوجہ نے سیم اٹھالی اگر شوہر نے طلاق پڑجانیکا
ارادہ کیا ہے تو طلاق پڑجائیگا اور اگر شوہر نے اسکے تخفیف کی نیت کی ہے تو
طلاق نہ پڑیگا اور شوہر کا قول قبول ہوگا - زید کسی شخص پر مال کا دعوی کرے مدعی علیہ
انکار کرے اور قاضی منکر کو حلف دے بعد مدعی علیہ حلف کرے اور اپنی انگلی سے
جو آستین کے اندر ہو دوسرے شخص کی طرف اشارہ کرے کہ اسپر کوئی حق نہین ہے تو
دیانتاً تصدیق کیا جائیگا نہ قضاءً -

جزئیہ ۲۵۵ - اگر حالف کہے واللہ والرحمن یہہ دو قسمین متصور ہونگی مگر جب
ارادہ کرے تکرار اول کا اور حسن رح نے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت
کی ہے کہ یمین واحد قرار پائیگی اور اگر حالف کہے واللہ واللہ یہہ دو یمین ہونگی
اور اگر کہے واللہ اللہ پس یمین واحد قرار پائیگی خلاف قیاس اور اگر حالف کہے
واللہ لا کلمک قسم ہے اللہ کی ہر آئینہ مین تجھہ سے کلام کرونگا یہہ دو قسمین شمار ہونگی
حسن سے روایت ہے اگر حالف اس کلام سے کلام اول کی نیت کرے تو اس کا
قول دیانتاً تصدیق کیا جائیگا

جزئیہ ۲۵۶ - اگر کوئی شخص کہے کہ ہر مملوک میرا حر ہے اس سے اسکی اولاد کی
مائین اور اسکے مدبر اور اسکے غلام سب آزاد ہو جاینگے کیونکہ وہ ان سب کے
رقبہ اور تصرف کا مالک ہے - مبسوط مین ہے اگر حالف کہے کہ مین نے کالے
غلامون کی نیت کی تھی نہ گورونکی یا بالعکس اسکے قول سے قطعاً تصدیق نکیجائیگی
کیونکہ اسنے اس وصف کی تخصیص کی ہے جو لفظ مین نہین پایا جاتا ہے اور جسکے
لیے لفظ بولی نہ جاے اسکو شمول ممکن نہین ہے - اور اگر کہے کہ مین نے عورتون
کی نیت کی تھی نہ مردونکی حالف کے قول کی تصدیق نہ کیجائیگی کیونکہ مملوک حقیقتاً
مردون کو شامل ہے نہ عورتون کو مگر یہہ کہ وہی مملوک شامل ہے عورتون کو بھی

بلکہ عورتین مردون کے ساتھ خلط ہو جاتین بطریق عادت کے اور اگر حالف کہے کہ مین غیر کی نیت کی ہے تو اُسکے قول کی تصدیق نکیجائے گی قضاءً اور تصدیق کیجاویگی دیانۃً موافق ایک روایت کے اور دوسری روایت کے موافق تصدیق نہ کیجائے گی

شمنی شرح مختصر الوقایہ

جزئیہ ۲۵۴ حلف کرے کہ مین اس کپڑے کو نہ پہنونگا اور وہی کپڑا پہنے ہوئے ہو اور اُسکو اُتار ڈالے اس شکل مین حانث نہ ہوگا اور اگر ابتداءً کپڑا پہننے کی نیت کرے تو اُسکے قول کی تصدیق کیجائیگی کیونکہ اُسکا کلام محتمل ہے پس حانث نہ ہوگا اگر حلف کرے کہ مین ضرور کہین جاؤنگا پھر نہ جاوے یہانتک کہ وہ مرجاوے حانث ہوگا اپنی آخر عمر مین کیونکہ قسم کے پورے ہونے کی اُسکے قبل امید باقی ہے اور اس شکل مین حانث ہوگیا ہے تو حانث ہوگا ۔ اگر حلف کرے کہ مین کل فلان شخص کے پاس ضرور جاؤنگا اگر اُسکے پاس نہ جاسکے بغیر کسی ایسے مانع کے جو مانع معتبر ہو جیسے مرض یا بادشاہ کے اور اپنی نیت حقیقیہ مین تصدیق کیا جائیگا یعنے اگر بیان کرے کہ مین نے استطاعۃ حقیقیہ کا جو مقارن فعل ہوتی ہے ارادہ کیا تھا جیسا کتب کلامیہ سے ثابت ہوا اُسکا قول از روے دیانت کے قبول ہوگا نہ قضاءً کیونکہ عرف مین استطاعۃ کا اطلاق کیا جاتا ہے درستی اسباب و آلات پر اور دوسرے معنی خلاف ظاہر ہین ۔

جزئیہ ۲۵۵ شوہر کہے ۔ اگر مین کھاؤن یا پیون یا پہنون اور مفعول کو بیان نکرے اور نیت کرے ماکول یا مشروب یا ملبوس معین کی تصدیق نہ کیا جائیگا کیونکہ ان افعال کی ماہیت نفی ہے اور کوئی دلالت مفعول پر پائی نہین جاتی ہے مگر اقتضاءً اور یہہ ثابت ہوچکا ہے کہ مقتضی کے واسطے عموم نہین ہے اور ہمارے نزدیک نیت تخصیص قطعاً صحیح نہین ہے نہ از روے قضا اور نہ از روے دیانت اور اگر زیادہ کرے طعام یا شراب یا کپڑے کو از روے دیانت اُسکے قول کی تصدیق

لیجاویگی نہ قضاءً کیونکہ اس شکل میں لفظ قبول کرتی ہے تخصیص کو لیکن یہی تخصیص ظاہر کے خلاف ہے پس اسکے قول کی تصدیق از روے قضا نہ کیجاویگی۔ دُرر غرر

جزئیہ ۲۵۹ - حلف کرے کہ حجرہ مین نہ داخل ہونگا اگر دالان مین داخل ہوجاوے حانث ہوگا مگر یہہ کہ وہ حجرون کی نیت کرے نہ دالان کی پس اُسکا قول فیما بینہ وبین اللہ تعالے سچا ہوگا نہ از روے قضا اور اگر کوئی شخص حلف کرے کہ مین فلان شخص کے پاس کل کے دن ضرور جاؤنگا بشرط استطاعت اگر وہ بلا مانع اُسکے پاس نہ جاوے مثل مرض یا بادشاہ کے یعنے اُسکا یہہ قول کہ مجھے استطاعت ہوگی محمول ہے اوپر صحت کے نہ قدرت پر اگر اُسکی نیت نہ معلوم ہوا اور اگر اُسکی نیت معلوم ہو تو اُسکا قول فیما بینہ وبین اللہ تعالی تصدیق کیا جائے گا۔

کتاب الحدود

جزئیہ ۲۶۰ - قاضی کو مناسب ہو کہ زنا کے گواہون سے اُسکی ماہیت وکیفیت اور وقت اور مکان اُسکا دریافت کرے اور اسمین کمال درجہ کا مبالغہ کرے اور اسی طرح جبکہ زانی زنا کا اقرار کرے اور زنا کو بیان کرے قاضی اُس سے کہے کا شاید تو نے اُسکے ساتھ نکاح کیا ہوگا یا وطی کی ہوگی اُس سے شبہہ مین اسکے بعد اُسکی عقل دیکھینگے اگر وہ صحیح العقل ہے تو قاضی اُس سے سوال کریگا احصان کا اگر وہ شخص اُسکی تفسیر کرے تو اُسکا قول قبول کیا جاویگا اور اسپر حد قائم کیجاوے گی اگر قاذف اپنی حریت کا انکار کرے اور بیان کرے کہ مین غلام ہون اور مجھپر غلامونکی حد ہے اُسکا قول قبول ہوگا **قاضی خان**۔

جزئیہ ۲۶۱ - اگر ایک شخص یا زانی او زنات بالہمزہ کہے یہہ شخص حد مارا جائیگا اور اگر وہ کہے کہ مین نے اُس سے پہاڑ پر چڑھنے کا ارادہ کیا تھا اُسکا قول تصدیق

نہ کیا جائے گا کیونکہ عوام نہین فرق کرتے ہین زنات اور زنیت مین اور اسی طرح
عرب مین بعض لوگ ہمزہ کو یا پڑھتے ہین پس محروزنیت باقی رہیگی اسکا اعتبار نہ کیا
جائیگا اور اگر کہے زنات فی الجبل حد مارا جائیگا اور بیان کرے کہ مین نے پہاڑ پر چڑھنے
کی نیت کی تھی نہ تصدیق کیا جائیگا اور نزدیک امام محمد رح کے تصدیق کیا جائیگا
امام محمد کے قول کی دلیل یہ ہے کہ وہ زنا جو فاحشہ ہے وہ یارسے ہے اور کہا
جاتا ہے زنا۔ اور زنا جو پہاڑ پر چڑھنا ہے وہ ہمزہ سے ہے۔

جزئیہ ۲۶۲ - مشہود علیہ دعوی کرے کہ چار گواہون سے ایک گواہ غلام ہے
مشہود علیہ کا قول قبول ہوگا تاوقتیکہ بینہ اسکا پیش نہ کیا جائے کہ وہ حر ہے جیسا کہ
روایت کی گئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا انھون نے آدمی احرار ہین مگر
چار شکلون مین شہادت - قصاص - عقل - حدود - اگر ایک شخص دوسرے کو گالی
دے زانیہ کے بعد کہے اے لڑکے زانیہ کے اسکے بعد قاذف دعوی کرے کہ مقذوف
کی ماں لونڈی ہے یا نصرانیہ مقذوف بیان کرے کہ وہ حرہ مسلمہ ہے پس قاذف کا
قول قبول ہوگا اور مقذوف کو بینہ قائم کرنا ہوگا حریت اور اسلام پر اور اسی طرح اگر
ایک شخص دوسرے کو زنا کی تہمت لگائے پھر قاذف دعوی کرے کہ مقذوف غلام ہے
قاذف کا قول قبول ہوگا اور اسی طرح اگر قاذف کہے کہ مین غلام ہون اور میرے
اوپر غلامون کی حد ہے اور مقذوف کہے تو حر ہے قاذف کا قول قبول ہوگا کیونکہ ظاہر
وہی حریت اور اسلام ہے کیونکہ دارالاسلام احرار کا دار ہے لیکن ظاہر نہین صلاحیت
رکھتا ہے غیر پر الزام قائم کرنے کے لیے پس ضرور ہے کہ گواہ قائم کیے جائین

بدائع

جزئیہ ۲۶۳ - مترجم کا قول حدود اور اسکے غیر مین قبول ہوگا اگر کہا جائے کہ
واجب ہے کہ اسکا قول قبول نہ کیا جائے کیونکہ عبارت مترجم کی بدل ہے عبارت

عجمی کا اور حدود نہین ثابت ہوتے ہین ابدال مین کیونکہ حدود وشہادت علی الشہادت سے
ثابت نہین ہوتے ہین جواب دیا گیا کہ مترجم کا کلام کلام عجمی کا بدل نہین ہے لیکن قاضی
اُسکی زبان نہین جانتا ہے اور نہ اُسکو سمجھتا ہے اور یہہ شخص اُسکی زبان جانتا ہے اور
اُسکو سمجھتا ہے پس عبارت مترجم کی مثل عبارت اُس شخص کے تصور کیجایگی نہ بطریق
بدل کے بلکہ بطریق اصالت کے کیونکہ کلام مترجم کا قاضی کی زبان نہ جاننے کی صورت
مین وہ کلام متصور ہوگا جسکا ترجمہ کیا گیا ہے مثل شہادت کے درصورتیکہ اقرار نہ کیا
جائے تو اُسکی قائم مقام سمجھی جاتی ہے -

کتاب السرقہ

جزئیہ ۲۶۴ - ایک شخص نے دوسرے شخص پر سرقہ کا دعوی کیا اور اُسنے انکار کیا
تو اُس سے قسم لیجائیگی پس اگر اُسنے قسم سے انکار کیا تو اُسکا ہاتھ نہین کاٹا جائیگا ولیکن مال کا
ضامن ہوگا - فتاوی عالمگیری - اگر تجار ٹھگون کے ساتھ لڑے تو تاجرون سے سوا یمین کے
کچھ مواخذہ نہ کیا جائیگا اور اگر تاجرونمین سے کوئی شخص لڑائی مین مارا جاے تو تاجرون سے
قسم لی جاویگی کہ ہمنے اسکو قتل نہین کیا مگر یہہ کہ لڑائی مین مارا گیا اور اسیطرح اگر ایک ٹھگ مارا گیا
اور ٹھگون نے مقتول کے وارث کے دعوے سے انکار کیا تو فقط ٹھگون ہی سے حلف لیا جائیگا کہ ہمنے نہین مارا
مگر لڑائی مین مقتول مارا گیا جامع الفتاوی -

کتاب السیر

جزئیہ ۲۶۵ - زیادات مین لکھا ہے کہ اگر سریہ دارالاسلام مین واپس آئین غلامون
اور غلام کے ساتھہ قیدی کہین ہم اہل اسلام ہین یا اہل ذمہ یہہ لوگ دارالاسلام سے
ہمکو پکڑ لائے ہین لشکری بیان کرین کہ حربی ہین انکو ہم دارالحرب سے پکڑ لائے ہین

قیدیون کا قول قبول ہوگا کیونکہ اُن پر قبضہ ثابت ہے یہہ نہین معلوم ہوتا ہے مگر دارالاسلام
مین اور دارالاسلام دار حفاظت ہے جو شخص اُسمین قیام پذیر ہوگا وہ محفوظ ہوگا

جزئیہ ۲۶۶ - مسلم مستامن حربیہ سے دارالحرب مین نکاح کرے اور زوجہ کے باپ کو
مہر دیدے اور اُسکے دل مین گزرے کہ یہہ اُسکا باپ ہے درصورتیکہ عورت دارالاسلام
مین داخل ہو سیر الکبیر مین لکھا ہے اگر عورت خوشی سے نکلے تو حرہ قرار پائے گی اور
اگر جبراً قیدی کی طرح نکلے تو وہ لونڈی متصور ہوگی اگر دونون مین اختلاف ہو عورت کہے
کہ مین بطیب خاطر نکلی اور مین حرہ ہون مرد کہے کہ مین نے جبراً نکالا اور تو میری لونڈی
ہے عورت کی جانب دیکھین گے اگر وہ مثل قیدی کے گرفتار آئی ہو تو مرد کا قول قبول
ہوگا اگر اسکے خلاف ہو تو عورت کا قول قبول ہوگا اور وہ حرہ قرار پائیگی مسلم قیدی
جائے دارالحرب مین اور وہ دارالاسلام کیطرف فرار ہو اُسکے ہمراہ عورت ہو جو کہے
تو دارالحرب مین مرتد ہوگیا شوہر انکار کرے تو اُسکا قول قبول ہوگا پس اگر شوہر کہے مین نے
کلمات جبر کلام مذکور زبان سے نکالا تھا زوجہ کہے تو نے کلام مذکور جبراً نہین کیا عورت کا
قول قبول ہوگا اور اگر عورت مرد کے اُس کلام مین تصدیق کرے قاضی اُسکے قول
کو تصدیق نکریگا - **فتاوی قاضیخان**

جزئیہ ۲۶۷ - صغیر ایمان لائے اُسکا باپ نصرانی دعوی کرے کہ لڑکے کی عمر پانچ
سال کی ہے اور وہ غیر ممیز ہے اور لونڈی مسلمہ دعوی کرے کہ لڑکے کی عمر سات سال
کی ہے اور وہ ممیز ہے کس شخص کا قول قبول ہوگا اور صاحب مجمع سے قول کی کیا مراد ہے
اور اسلام لڑکے عاقل کا صحیح ہوگا جواب مبصرین سے لڑکے کی عمر دریافت کیجائیگی
اور اُنکے قول پر عمل کیا جائیگا **تشریح** اس مسئلہ مین لڑکے عاقل سے مراد ممیز ہے
اور جسکی عمر سات سال کی ہو کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو جب
اسلام کی دعوت دی تو اُنکی عمر سات سال کی تھی اور حضرت علی نے اسلام قبول کیا

بعض فقہا لکھتے ہین کہ لڑکا اپنے قول مین اپنی مادر مسلمہ کا متبع ہوگا عام اس سے کہ ممیز ہو یا غیر ممیز اسلام لایا ہو بذات خود یا نہ لایا ہو اسکو مبصر زمین کے دکھانے کی ضرورت نہین ہے اور لڑکا والدین سے اُسکا متبع ہوتا ہے جو اشرف ہو۔

کتاب اللقیط

جزئیہ ۲۶۸ - ایک شخص دعوی کرے لقیط کا کہ یہہ میرا لڑکا ہے اسکا قول بغیر بینہ کے قبول ہوگا کیونکہ اس شکل مین لقیط سے عار دفع ہوجاتی ہے اور یہہ حکم درصورتیکہ عورت دعوے کرے صادر نہ ہوگا ہان جبکہ وہ گواہ پیش کرے تو اُسکا قول قبول ہوگا اگر غلام پائے ایک لڑکے کو پڑا ہوا یہہ نہین معلوم ہوتا ہے مگر اُسکے قول سے غلام کا مولی کہے تو نے جھوٹ کہا بلکہ وہی میرا غلام ہے پس اگر غلام مجور ہے تو مولی کا قول قبول ہوگا اور اگر وہ ماذون تجارت ہے تو غلام کا قول قبول ہوگا۔ قاضیخان **تشریح** لقیط حریت کی نسبت حکم صادر ہوگا اور نفقہ اُسکو بیت المال سے دلایا جاویگا

جزئیہ ۲۶۹ - جو شخص لقیط کو پاے تو دوسرے شخص کو یہہ جائز نہین ہے کہ اُس سے لقیط لے لے کیونکہ ملتقط کا قبضہ اس سے پہلے ہوچکا ہے پس اگر مدعی دعوی کرے کہ وہ میرا لڑکا ہے اُسکا قول قبول ہوگا اگر لقیط بالغ ہوجاے اور ملتقط کی تصدیق کرے اُس امر کی نسبت جو اُسنے لقیط پر صرف کیا ہو تو ملتقط لڑکے سے وہ واپس لے سکتا ہے اور اگر لقیط اسکی تکذیب کرے تو لقیط کا قول قبول ہوگا اور ملتقط کو بینہ پیش کرنا ہونگے ملتقط دعوی کرے کہ وہ میرا غلام ہے اگر وہ اسکا اقرار نہ کرے کہ مین لقیط ہون تو ملتقط کا قول قبول ہوگا۔ اور اگر وہ لقیط ہونے کا اقرار کرے تو ملتقط اپنے دعوے مین تصدیق نہ کیا جایگا مگر یہکہ بینہ پیش کرے **فی النوادر**۔

جزئیہ ۲۷۰ - اگر لقیط ہلاک ہوجائے اور اُسکا مالک آئے اور اُسکی تصدیق کرے

کہ اُسنے میرے لیے اُٹھالیا تھا۔ ملتقط پر ضمان بالاجماع عائد نہ ہوگا اور اگر مالک ملتقط کی تکذیب کرے تو بھی وہی حکم ہے نزدیک ابی یوسف اور امام محمد کے عام اس سے کہ گواہ ہون یا نہون اور ملتقط کا قول مع الیمین قبول ہوگا اور امام اعظم کے نزدیک اگر گواہ بنائے جائین تو ملتقط پر ضمان عاید نہ ہوگا کیونکہ گواہ بنانے سے یہہ ظاہر ہے کہ اُسنے لقیط کو مالک کے لیے اُٹھا لیا تھا اور اُسکا قبضہ امانتی ہے اور اگر ملتقط اُسپر گواہ نہ بنائے تو اُسپر ضمان واجب ہوجائیگا۔

جزئیہ ۱۷۴۔ اگر ملتقط اقرار کرے کہ مین نے اپنی ذات خاص کے لیے اُٹھالیا بالاجماع اُسپر ضمان واجب ہوگا کیونکہ اُسنے غصب کا اقرار کیا ہے اور مغصوب کا ضمان دینا پڑتا ہے صاحبین کے قول کی دلیل یہہ ہے کہ ظاہر ہے کہ اُسنے اپنے نفس کے لیے نہین لیا ہے پس اُسکی پیشقدمی کرنا لینے پر دلیل ہے کہ اُسنے جائز طور پر لیا ہے پس ظاہر اُسکا شاہد ہوگا اور قول اُسکا مع الیمین قبول ہوگا کیونکہ قول امین کا مع الیمین قبول ہوتا ہے اور جس شکل مین مالک کیلیے لیا ہو اور اُسے رد کردے اُسکے مقام پر اور لقطہ ضایع ہوجاے اور مالک ملتقط کی تصدیق کرے یا تکذیب لیکن ملتقط نے اُسپر گواہ بنایا ہو تو ملتقط پر ضمان وارد نہ ہوگا اور اگر گواہ نہ بنایا ہو تو ملتقط پر ضمان واجب ہوجائیگا نزدیک امام اعظم کے اور صاحبین کے نزدیک ضمان واجب نہ ہوگا عام اس سے کہ اُس نے گواہ بنایا ہو یا نہ بنایا ہو اور قول اُسکا مع الیمین قبول ہوگا تشریح اشہاد علی اللقطہ کے معنی یہہ ہین کہ ملتقط لوگون سے کہے کہ مین نے لقطہ پایا ہے تم لوگون مین سے جس کی چیز گمی ہو وہ مجھسے بیان کرے یا کہے کہ میرے پاس شئ ہے تم مین سے جسنے اُسے دیکھا ہو مجھسے بیان کرے کہ فلان شئ ہے یا جو شخص مجھسے اُس چیز کے لینے کی خواہش رکھتا ہو چاہیے کہ مجھے مطلع کرے کہ فلان شئ ہے۔ ملتقط درصورتیکہ اشہاد کرے زان بعد اُسکا مالک آئے اور ملتقط کہے کہ وہ ہلاک ہوگیا تو ملتقط کا قول قبول ہوگا اور اُسپر ضمان وارد نہ ہوگا بالاجماع۔ بدائع۔

کتاب اللقطہ

جزئیہ ۲۷۲ - ایک شخص اپنا چارپایہ چھوڑ دے اور اسکو دوسرا شخص پکڑ کے درست کرے ناطقی علیہ الرحمہ فرماتے ہین اگر مالک نے چھوڑنے کے وقت یہ کہا ہو کہ جو شخص اس چارپایہ کو پکڑ لے یہ اسکا ہے تو مالک چارپایہ کو نہین لے سکتا ہے کیونکہ اسنے ملک مباح کر دی ہے اور اگر چھوڑنے کے وقت وہ نہ کہا جو ابھی مذکور ہوا تو مالک اسے مسترد کر سکتا ہے کیونکہ اسنے ملک مباح نہین کی - اسی طرح اگر زید شکار چھوڑ دے تو وہ بھی بمنزلہ اس چارپایہ کے ہے جو چھوڑ دیا گیا ہے اگر آخذ اور مالک مین اختلاف ہو آخذ اسکے مالک سے کہے کہ تونے چھوڑ دینے کے وقت کہا تھا کہ یہ چارپایہ اسکا ہے جو اسے پکڑ لے مالک انکار کرے مالک کا قول مع الیمین قبول ہوگا کیونکہ وہ مباح ملک کا انکار کرتا ہے - **قاضیخان** -

جزئیہ ۲۷۳ - بکر اپنا چارپایہ چھوڑ دے اور محمود اسکو پکڑ لے درست کرے اور مالک نے وقت چھوڑنے کے کہا ہو کہ یہ اسکا ہے جو اسے لے لے یا نہین ہے سبیل میرے لیے اس چارپایہ پر بکر نے چارپایہ کی ملک کو مباح کر دیا ہے اور اگر بکر نے یہ نہ کہا ہو تو وہ چارپایہ کو مسترد کر سکتا ہے اور اسی طرح حکم ہے جو شخص شکار چھوڑ دے اور اگر دونون مین اختلاف ہو تو مالک چارپایہ کا قول قبول ہوگا اگر چارپایہ کو اسلیے لیا ہو کہ مالک کو واپس کر دے اور اسپر دو گواہ بنائے یا نہ بنائے مالک تصدیق کرے کہ اس نے مجھ پر رد کرنے کے لیے لیا تھا اس شکل مین آخذ پر تاوان عائد نہ ہوگا اور اگر آخذ کی مالک تکذیب کرے تو مالک کا قول قبول ہوگا نزدیک صاحبین کے اور ابو یوسف کے نزدیک ملتقط کا قول قبول ہوگا درصورتیکہ لقطہ کو اٹھائے مالک کو واپس کرنے کے لئے آخذ پر ضمان وارد نہ ہوگا خلاصہ آخذ کے قبضہ سے لقطہ تلف ہوجاے اور ملتقط یہ اقرار کرے کہ مین نے اپنی ذات خاص کے لیے لیا تھا آخذ پر ضمان عائد ہوگا اور اگر واپس کر دینے کیلیے

ایسا ہو یا گواہ بنائے ہون یا نہ بنائے ہون اور مالک اخذ کی تصدیق کرے تو آخذ پر ضمان عائد نہ ہوگا اور اگر مالک اخذ کی تکذیب کرے تو مالک کا قول قبول ہوگا صاحبین کے نزدیک۔ بزازیہ لقطہ کو لے اور اسپر گواہ نہ بنائے اور نہ سُنے کوئی شخص کہ آخذ نے لقطہ کا اعلان کیا اور مالک کہے کہ تونے اپنی ذات کے لیے لیا آخذ پر ضمان عائد ہوگا صاحبین کے نزدیک نہ ابی یوسف کے نزدیک مالک درصورتیکہ اقرار کرے کہ یہہ لقطہ ہے اس شکل مین ضمان عائد نہین ہوتا ہے کیونکہ یہہ ظاہر ہے کہ عاقل گنہگار نہین ہوتا ہے صاحبین کی یہہ دلیل ہے کہ ملتقط نے سبب ضمان کا اقرار کرلیا ہے اور وہی اخذ ہے اور دعوی کرتا ہے ضمان سے بری ہونیکے لیے پس اُسے گواہ پیش کرنا ہونگے یہہ حکم اُس شکل مین ہے کہ اُس نے گواہ بنائے ہون لیکن جبکہ دستیاب ہونے گواہون کے گواہ نہ باقی ہون یا اس خوف سے کہ ظالم اس سے لے لے گا پس قول اُسکا مع الیمین قبول ہوگا جامع الفصولین

جزئیہ ۲۷۴ - ملتقط کا قول قبول ہوگا جبکہ لقطہ کو اُٹھالے تا اُسکے مکان پر رکھدے پھر اُسکو رکھدے اُس مکان پر جہان سے اُٹھایا تھا اگر لقطہ ہلاک ہو جائے یا دوسرا شخص اُسے ہلاک کر دے آخذ پر ضمان عائد نہ ہوگا معین الحکام۔ آخذ کہے کہ مین نے مالک کیواسطے لیا تھا اور مالک تکذیب کرے امام اعظم اور امام محمد کے نزدیک آخذ پر ضمان عائد ہوگا اور ابو یوسف کے نزدیک ضمان عاید نہ ہوگا اور آخذ کا قول قبول ہوگا ہدایہ اگر دونون مختلف ہون ملتقط کہے کہ مین نے لیا تھا تیرے لیے مالک کہے تونے لیا تھا اپنے لیے امام اعظم اور امام محمد کے نزدیک ملتقط پر ضمان عاید ہوگا اور ابو یوسف کے نزدیک ضمان عاید نہ ہوگا بلکہ اخذ کا یہہ قول کہ مین نے واپس کرنے کو لیا تھا قبول ہوگا دُرر غرر۔

کتاب الآبق

کتاب المفقود

جزئیہ ۲۷۹ - عورت قاضی سے بیان کرے کہ مین فلان بنت فلان ہون اور میرا شوہر فلان بن فلان میرے پاس سے غائب ہے اور اُسنے کوئی چیز قابل نفقہ نہین چھوڑی اور قاضی سے درخواست کرے کہ میرا نفقہ مقرر کردے اسکی دو شکلین ہین اول یہہ کہ غائب کے مکان مین کچھ مال ہو جو نفقہ ہو سکتا ہے مثل دراہم و دنانیر یا طعام یا اُسکے کپڑے جو کسوت کے اقسام سے ہو اور قاضی جانتا ہو کہ یہہ غائب کی منکوحہ ہے تو حکم کریگا کہ اُسمین سے مال بغیر زیادتی اور کمی کے اپنی ذات پر صرف کرے یہہ حکم عورت سے اس حلف لینے کے بعد صادر ہوگا کہ قسم ہے اللہ کی مین نے اپنا نفقہ نہین پایا اور نہ درمیان میرے اور شوہر کے کوئی ایسا سبب ہے جو مانع نفقہ ہو مثل ناسازی وغیرہ کے اور قاضی عورت سے کفیل لیگا - کیونکہ ممکن ہے کہ زوجہ کے پاس شوہر کا مال ہو اور اُسنے اُس مال کو چھپا رکھا ہو اور شوہر حاضر ہوکر مال مذکور کا مدعی ہو تو قاضی کفیل سے مال مذکور دلادے اور اگر قاضی کو زوجہ کے نکاح کا علم نہ ہو اور نہ غائب کا مال موجود ہو اور زوجہ نکاح کی نسبت گواہ پیش کرے قاضی اُسکے گواہ قبول نکریگا - حاکم شہید فرماتے ہین یہہ قول ابی یوسف کا دوسرا ہے اور یہی قول امام محمد کا ہے - اور شمس الائمہ السرخسی لکھتے ہین کہ بالاتفاق ہمارے نزدیک عورت کی گواہ قبول نہ ہونگے - زفر کے نزدیک گواہ قبول ہونگے - مترجم - اس مسئلہ کی دو صورتین ہین ایک یہہ کہ غائب کا مال موجود ہو دوسرے اُسکا مال موجود نہ ہو شکل اول مین قاضی عورت سے گواہ قبول کریگا شکل ثانی مین گو قبول نکریگا شمس الائمہ الحلوانی فرماتے ہین کہ ہمارے مشایخ رحمہم اللہ پہلے گمان کرتے تھے عورت کے گواہ نکاح پر قبول نہ ہونگے ہمارے اصحاب کے نزدیک جبکہ غائب کا مال موجود نہ تھا اور زفر کے

نزدیک قبول ہونگے مگر اس مسئلہ مین ابی یوسف کا قول مطابق زفر کے معلوم ہوتا ہے پھر
ہمارے مشایخ نے فرمایا کہ عورت کے گواہ موافق ابی یوسف و زفر کے فرض کرنے نفقہ
مین بمقابلہ غائب قبول ہونگے اور اس سے غائب کو کچھ ضرر نہین پہنچتا ہے کیونکہ اگر
غائب حاضر ہوکر اقرار کرے نکاح کا تو عورت کو نفقہ مفروضہ دلایا جائیگا اور اگر شوہر
نکاح کا انکار کرے تو شوہر کا قول قبول ہوگا اور عورت کو نکاح پر بینہ کا اعادہ کرنا پڑیگا

کذا فی قاضیخان فی کتاب النکاح -

کتاب الشرکۃ

جزئیہ ۲۸۰- دو شخص اپنے مالون مین شرکت عنان کرین پھر ایک شریک متاع خرید کرے
دوسرا شریک کہے کہ وہی متاع ہماری شرکت کی ہے اور مشتری کہے کہ وہ متاع خاص میرا ہے
مین نے خاص اپنی ذات کیلیے خریدی اپنے مال سے قبل شرکت کے مشتری کا قول
قبول ہوگا کیونکہ وہی حرسے عمل کرتا ہے اپنی ذات کے لیے اسکا قول مع الیمین یعنے
قسم سے اللہ کی وہ مال ہماری شرکت کا نہین ہے قبول ہوگا اگر دو شخص شرکت مفاوضہ
کرین ایک شخص حکم کرے دو شخصون کو کہ دونون شریکون کے لیے ایک غلام خرید کرین
اور غلام کی جنس و ثمن مقرر کردے دونون مامور اس غلام کو مول لین اور شریکونمین
شرکت فسخ ہوجائے آمر کہے کہ مین نے اس غلام کو بعد فسخ شرکت خریدکیا اور وہ خاص میرا ہے
اور دوسرا کہے مامورین نے اس غلام کو قبل فسخ شرکت خرید کیا اور وہ مشترک ہے
آمر کا قول مع الیمین قبول ہوگا اور گواہ دوسرے کے قبول ہونگے اگر دونون
گواہ پیش کرین اور نہ قبول ہوگی امین دو وکیلون کی گواہی کیونکہ وہ اپنے ذاتی فعل
پر گواہی دیتے ہین اگر دونون شریک کہین کہ ہم نہین جانتے کہ کب ہمنے غلام خریدکیا
اس شکل مین غلام آمر کا قرار پائیگا اور اگر آمر کہے کہ ہم دونون نے قبل فسخ شرکت کی

خریدکیا دوسرا کہے ہم دونون نے خریدکیا شرکت کے فسخ ہونے کے بعد اس شکل مین قول اُسکا قبول ہوگا جسنے خریدکرنے پر مامور نہین کیا اور دوسرے کے گواہ قبول ہونگے اور اگر یہہ شکل شرکت عنان مین واقع ہو تو اُسکا بھی یہی حکم ہے **قاضیخان**

جزئیہ ۱۸۱ - سوال - شریک اگر مال شرکت مین دوسرے کا مال ملادے بلااجازت شریک یا مضارب بغیراجازت رب المال کے اور مال ہلاک ہوجائے توکیا وہ تاوان دیگا - جواب شریک یا رب المال جبکہ اپنے شریک سے کہے کہ تو اپنے اس مال مین اپنی راے کے مطابق عمل کر پھر شریک یا مضارب مال شرکت یا مضاربت کا اپنے مال کے ساتھ ملادے یا دوسرے کے مال کے ساتھ اس صورت مین یہہ متعدی قرار نہ پائیگا اور اُس مال کے ہلاک ہوجانے کی شکل مین اُسپر تاوان عاید نہ ہوگا اور اگر شریک یا رب المال اپنے شریک یا مضارب سے نہ کہے کہ تو اپنی راے کے مطابق عمل کر توبسبب ملا دینے مال کے متعدی قرار پائیگا اور مطلقاً تاوان دیگا عام اس سے کہ وہ مال ہلاک ہوگیا یا نہ اور جبکہ وہ دونون مختلف ہون اجازت مین تو مالک مال کا قول قبول ہوگا مگر یہہ کہ دوسرا اذن پر گواہ پیش کرے -

جزئیہ ۲۸۲ - سوال - باغ چند لوگون مین مشترک ہوا اور اُسکی تقسیم ہوئی ہو اور اُسکے بعض پہلون پر ایک شریک قبضہ کرے اس دعوی سے کہ وہ بقدر میرے حصہ کے ہے کیا اُسی کا حصہ قرار پائیگا - جواب - جسقدر پر اس شریک نے قبضہ کرلیا ہے اُس مقدار میں اُسکا قول مع الیمین قبول ہوگا مگر جبکہ اُسکے مقابلہ مین گواہ پیش ہون کہ اُسنے جسقدر پر قبضہ کیا ہے اُسکا زیادہ تر مشترک ہے ان لوگون مین وہ لوگ اُسکے نالش کرین پھر باقی درمیان اُنکے بقدر ہر ایک کے حصہ کے تقسیم کرا دیے جاوینگے یا وہ لوگ شریک کے فعل کو جائز رکھین -

جزئیہ ۲۸۳ - سوال - جسنے اپنے شریک یا شخص اجنبی کو اجازت دی ہو صرف کرنیکی

عمارت پر کیا شریک و اجنبی کا قول قبول ہوگا اور اُن دونون کو حق رجوع بھی ہوگا۔
جواب۔ صرف کرنے مین شریک کا قول مع الیمین قبول ہوگا بشرطیکہ وہ ظاہر کے موافق ہو
بخلاف شخص اجنبی کے مگر جس شکل مین اذن دہندہ نے اُس سے کہا ہو کہ تو مجھ پر صرف کر
یا تو صرف کرتا کہ مجھ پر رجوع کرے۔ سوال۔ دو شریکون مین سے ایک دعوی کرے دوسرے
یا رب المال عامل پر مال مضاربت مین خیانت کا اور حاکم سے درخواست کرے کہ مدعی علیہ سے
حلف لیا جائے کہ مین نے اُسکی کسی شی مین خیانت نہین کی اور مین نے امانت رد کردی کیا
لازم ہوجائیگا۔ جواب۔ اگر مقدار معین کی خیانت کا دعوی ہوا اور مدعی علیہ انکار کرے منکر سے
حلف لیا جائیگا اگر وہ حلف کرلے تو بری ہوجائیگا اور نکول کی شکل مین تو اُسپر مدعی بہا ثابت
ہوجائیگا اور اگر مدعی نے مقدار معین نہ کی ہو تو بھی یہی حکم ہے لیکن جس شکل مین مدعی علیہ
حلف سے نکول کرے تو مدعی پر شی خیانت شدہ کی مقدار بیان کرنا لازم ہوجائے گا
اور مقدار مین مُقر کا قول مع الیمین قبول ہوگا۔

جزئیہ ۲۸۴۔ شریک اپنے شریک یا عامل مال مضاربت سے حساب اُس شی کا طلب
کرے جو اُسنے فروخت اور صرف کی ہو اور وہ بیان کرے مین نہین جانتا اور مین نے
فروخت کیا اور صرف کیا اور اسقدر باقی ہے کیا اُسپر حساب دینا لازم ہوجائیگا جواب شریک
اور مضارب کا قول مقدار نفع اور نقصان مین مع الیمین قبول ہوگا اور اُس کو تفصیل
بیان کرنا لازم نہ ہوگی اُسکا قول ضیاع اور اقرار کی نسبت قبول ہوگا **قاری الہدایہ**

جزئیہ ۲۸۵۔ مضارب یا شریک دعوی کرے کہ مین نے مال واپس کر دیا رب المال
انکار کرے قبضہ کرنیکا مضارب اور اُس شخص سے جسکے قبضہ مین مال امانتا ہو حلف
لیا جائیگا کیونکہ مال اُن کے قبضہ مین بحیثیت امانت تھا اور امین کا قول مع الیمین قبول
ہوتا ہے **لسان الحکام**

جزئیہ ۲۸۶۔ ایک شریک دوسرے شریک کی جانب سے بقدر اُسکے حصہ کی اپنے

ذاتی مال مین سے ادا کرے تو یہہ شریک کی جانب سے وکیل قرار پائیگا اور یہہ اُسکے رجوع کریگا شریک پر اور یہہ نہین معلوم ہوتا ہے مگر اُسکے قول سے پس اُسکو حجت قایم کرنا ہوگی کیونکہ یہہ وجوب مال کا دوسرے کے ذمہ دعوی کرتا ہے اور وہ انکار کرتا ہے اور قول منکر کا مع الیمین قبول ہوتا ہے ہدایہ۔

جزئیہ ۲۸۷- اگر دو شریکون مین سے ایک پر کوئی اُس کپڑے کا دعوی کرے جو دونونکے قبضہ مین ہو ایک دعوی کا اقرار کرے دوسرا انکار مقر کا قول اسکے شریک کے مقابلہ مین تصدیق کیا جائیگا اور مقر کا اقرار شریک پر نافذ ہوگا بدائع۔ شریک اور مضارب کا قول اُس مین قبول ہوگا کہ نفع نہین ہوا کیونکہ اصل عدم نفع ہے اسیطرح اگر شریک یا مضارب بیان کرے کہ مجھے نفع نہین ہوا مگر اسقدر کیونکہ اصل عدم زائد ہے۔ رب المال اور مضارب تقید اور اطلاق مین مختلف ہون مضارب کا قول قبول ہوگا اور اگر رب المال اور مضارب مین اختلاف ہو مضارب دعوے کرے کہ مین نے اصل مال تجھکو دیدیا بعد تقسیم کرنے کے رب المال انکار کرے رب المال کا قول قبول ہوگا۔ اشباہ النظائر۔

کتاب الوقف

جزئیہ ۲۸۸- زید اپنی زمین کو فقرا اور مساکین پر وقف کرے یا ایک خاص قوم پر بعدہٗ فقرا پر زمان بعد واقف زمین کو متولی کے قبضہ مین دیدے اور واقف خود زراعت کرے اور بیان کرے مین نے اپنی ذات کے لیے زراعت کی اور اہل وقف بیان کرین تو نے زراعت کی ہمارے لیے واقف کا قول قبول ہوگا اور زراعت واقف کی قرار پائیگی۔ زید اقرار کرے اُس زمین کی نسبت جو اُسکے قبضہ مین ہے کہ وہ صدقہ موقوفہ ہے اور کچھ بیان نہ کرے زید کا اقرار جائز ہے

اور زمین فقرا پر وقف ہو جائیگی اور اگر مقر بعد اقرار مذکور کے بیان کرے کہ واقف فلان شخص ہے
قول مقر کا قبول نہ ہوگا اور اگر بیان کرے کہ مین ہی اُسکا واقف ہون اسکا قول قبول ہوگا
کیونکہ زمین اُسکے قبضہ مین ہے پس اُسکا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۲۸۹ - بکر زمین مقبوضہ خود کی نسبت اقرار کرے کہ یہہ قوم معین پر وقف ہے
اور اُسکو نام زد کردے اُسکے بعد دوسری قوم کے لیے اقرار کرے یا قوم معین پر اور
لوگون کو بڑھاوے یا گھٹاوے قول ثانی پر التفات نہ کیا جائیگا اور اُسکے قول اول پر عمل
کیا جائیگا اور اگر زید اُس زمین کا جو اُسکے قبضہ مین ہے اقرار کرے کہ وقف ہے اسکے بعد
سکوت کرے پھر بیان کرے وہی زمین وقف ہے فلان اور فلان پر اور چند لوگون کے
نام ذکر کرے قیاس مقتضی ہے کہ اُسکا قول ثانی نہ قبول ہو کیونکہ اسکے کلام اول سے غلہ
فقرا کیلیے قرار پاجاتا ہے اُسکے ابطال کا مالک نہ ہوگا استحسانا یہہ ہے کہ قول اُسکا قبول
قبول ہوگا اور عادت یون واقع ہوئی ہے کہ کبھی وقف کا اقرار کرتے ہین اسکے بعد
موقوف علیہ کو بیان کرتے ہین اور اگر واقف بیان کرے کہ مین نے اپنے قرابت دار
یتیمون پر وقف کیا اسکا بھی وہی حکم ہے اور اگر لڑکے محتلم اور شخص مستحق غلہ سے نزاع ہو
غلہ مین شخص مستحق غلہ وقف بیان کرے کہ تجھے قبل غلہ آنے کے احتلام ہوا تیرا حصہ اسمین
نہ رہا لڑکا کہے مجھے بعد غلہ آنے کے احتلام ہوا لڑکے کا قول مع الیمین قبول ہوگا اور دختر کے
حیض آنے مین بھی یہی حکم ہے۔

جزئیہ ۲۹۰ - وقف کرے زمین زراعتی کو اور واقف بیان کرے کہ زمین مشہور ہے
حدود بیان کرنے کی ضرورت نہین وقف جائز ہے اسکے بعد واقف بیان کرے کہ بعض
قطع اسمین داخل نہین ہے زمین کی حدود ملاحظہ کیجاینگی اگر زمین مشہور رہوا اور قطع مذکور
اسمین داخل ہو تو قطع بھی وقف قرار پائیگا ورنہ واقف کا قول قبول ہوگا اسیطرح
حکم ہے اگر مکان وقف کرکے بیان کرے کہ یہہ حجرہ اسمین داخل نہین ہے تو مکان کے

حدود معائنہ کیے جاوینگے اور محلے والون سے دریافت کرینگے اگر وہ بیان کرین کہ حجرہ مذکور مکان مین داخل ہے تو وہ بھی وقف قرار پائیگا۔ وگرنہ واقف کا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۲۹۱۔ واقف اقرار کرے کہ وہ زمین وقف ہے اور سکوت کرے اسکے بعد بیان کرے وہی وقف ہے جہت معین پر اسکا قول قبول ہوگا کیونکہ شئے جسکے قبضہ مین ہوتی ہے اسکا قول قبول ہوتا ہے یہہ حکم استحسانا ہے اور قیاس یہہ ہے کہ اسکا دوسرا قول قبول نہ ہو کیونکہ اسکے پہلے اقرار سے زمین مساکین کی قرار پاچکی ہے اب اسکے باطل کرنے کا مالک نہ ہوگا اور اگر اقرار کے بعد بیان کرے کہ مین نے اس جہت معین پر وقف کیا واقف کا قول قبول ہوگا تا وقتیکہ اسکے خلاف پر گواہ پیش نہ کیے جاوین اور اگر واقف اقرار کرے کہ وہ مجھ پر اور میرے فرزند اور اسکی نسل پر تا وقتیکہ اسکی نسل باقی رہے وقف ہے اسکے بعد مساکین پر واقف کا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۲۹۲۔ قابض بیان کرے کہ یہہ زمین جو میرے قبضہ مین ہے وقف ہے زید کی فرزند اور پوتے اور اسکی نسل پر دس برس بعد عمرو اور اسکی نسل پر تا وقتیکہ وہ باقی رہے بعد اسکے مساکین پر واقف کا اقرار جائز ہے اور زمین زید کے لڑکے پر اس زمانہ تک جو واقف نے بیان کیا ہے وقف قرار پائیگی اور مدت مذکورہ کے گزرنے کے بعد زمین عمرو کے لڑکے پر وقف ہوگی پھر جب اسکی نسل باقی نہ رہے تو مسکینون پر کیونکہ قابض بیان کرتا ہے کہ مین نے وقف کیا شرط معینہ پر پس اگر میرا قول وقف مین قبول ہے تو شروط مین بھی قبول کیا جائے یہہ حکم ہے اس شکل مین ہے کہ قابض زمین کی ملکیت شخص معروف کی طرف منسوب نہ کرے اور اگر بیان کرے کہ زمین کا واقف شخص معروف ہے اور اقرار وقف کے وقت وقف کا نام بتایا ہو تو اگر واقف زندہ ہے تو اسکے بیان کی طرف رجوع کیجائیگی وگرنہ اسکے ورثہ کی طرف اور اگر اقرار مذکور کے بعد وقف کا نام بتائے تو یہہ صحیح نہ ہوگا کیونکہ پہلے اقرار سے جو جنیر وقف قرار

پائی ہے اُسکے بطلان کا احتمال لازم آتا ہے۔

جزئیہ ۲۹۴ - متولی بیان کرے کہ مین نے زر اجرت پر قبضہ کرکے فلان فلان موقوف علیہم کو حوالہ کر دے اور وہ لوگ انکار کرین متولی کا قول مع الیمین قبول ہوگا اور اُسپر کچھ تاوان عائد نہ ہوگا - اور اگر بیان کرے کہ مین نے زر اجرت کا قبضہ کیا اور وہ مجھسے تلف ہوگئی یا چوری گئی اُسکا قول مع الیمین قبول ہوگا - اور اگر واقف زراعت [illegible]ے اسکے بعد زراعت کو کوئی آفت پہنچے واقف کہے کہ مین نے موقوف علیہم کے واسطے زراعت کی تھی اسکا قول تصدیق کیا جائیگا اور واقف مستحق ہوگا جو اُسنے زراعت کیلیے قرض لیا اُسکو آیندہ آمدنی زمین موقوفہ سے لے لے اور اگر واقف اور اہل وقف مین زر خرچ کردہ واقف مین اختلاف ہو تو واقف کا قول قبول ہوگا کیونکہ صرف کرنے کی ولایت واقف کو ہے اُسی طرح سے اگر دوسرا شخص زمین موقوفہ مین زراعت کرے اور دعوے کرے کہ مین نے زراعت واقف کیلیے کی اور اس قول کی واقف تصدیق کرے تو مزارع بجانب واقف وکیل قرار پائیگا اسی طرح حکم ہے اگر متولی اور اہل وقف مین اختلاف ہو متولی بیان کرے کہ مین نے اپنے لیے زراعت کی اہل وقف کہین تو نے ہمارے واسطے زراعت کی متولی کا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۲۹۵ - زید اپنی زمین زراعتی کو بذریعہ دستاویز وقف کرے اور لوگون کو مضمون دستاویز پر گواہ بنائے اسکے بعد بیان کرے کہ مین نے وقف کی اس شرط سے کہ میری بیع اُسمین جائز ہو مگر کاتب نے شرط نہین لکھی اور نہ مجھے اُس سے مطلع کیا فقیہ ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین اگر واقف فصیح ہو اور اُسکی عربی اچھی ہو اور اُسکے روبرو دستاویز پڑھی جاوے اور وہ دستاویز کے کل مضمون کا اقرار کرے تو وقف صحیح ہوگا اور اُسکا قول قبول نہ ہوگا اور اگر واقف عجمی ہو جو عربی نہ سمجھ سکتا ہو اور گواہون نے مضمون دستاویز کی مفصل گواہی نہ دی ہو تو قول واقف کا کہ مجھے مضمون دستاویز کا علم

نہین ہوا اور ریمن نے اُسپر گواہون کو گواہ بنایا بغیر اس علم کے کہ دستاویز کا مضمون کیا ہی
قبول ہوگا اور اگر گواہ بیان کرین کہ واقف کے روبرو دستاویز زبان فارسی مین پڑہی
گئی اور اُسنے مضمون کا اقرار کیا اور ہمکو اُسپر گواہ بنایا تو واقف کا قول قبول نہ ہوگا اور یہہ
قاعدہ وقف مین مختص نہین ہے بلکہ ہی حکم بیع اور تمام تصرفات مین جاری ہے -
جزئیہ ۲۹۵ - زید قاضی کے پاس حاضر ہوکر بیان کرے کہ مین امین تھا اُسکا جو میرے
قبل قاضی تھا اور میرے قبضہ مین فلان زمین زراعی ہے اور وہ بکر بن عبد اللہ کی وقف ہے
کسی خاص طور پر اس شکل مین بکر کے ورثا سے دریافت کیا جائیگا تا اُنکے قول کے مطابق
حکم صادر کیا جاے اگر وہ دوسرا طور بیان کرین تو ورثا کے قول پر عمل کیا جائیگا
اور اگر ورثا کہین کہ زمین ہماری اور ہماری اولاد پر وقف ہے من بعد مساکین پر
یا زمین مذکور وقف نہین ہے اور [illegible] بکر ہماری میراث ہے اُنکے قول پر عمل
کیا جائیگا اور اگر زید مذکور وقف زمین کو کسی شخص کی جانب منسوب نہ کرے یا ایسے شخص کیطرف
منسوب کرے جسکے ورثا نہ ہون امین کے قول پر عمل کیا جائیگا تا وقتیکہ پیش قاضی اختلاف
ثابت نہ ہوا اور قاضی ورثا کے قول کے مطابق اس شکل مین حکم صادر کریگا درصورتیکہ
قاضی نے شی موقوفہ پر اسی لیے قبضہ کیا ہو کہ وہ اُس شخص کی ملک ہے جسکی نسبت ورثا
مدعی ہین کہ اُسنے وقف کیا ہے لیکن اگر قاضی نے اُسپر قبضہ کیا ہو دوسری تاریخ کی وجہ سے
قاضی قول ورثا پر التفات نہ کریگا اور جو دفتر قاضی سابق سے ثابت ہوگا اُسکے مطابق
عمل کرے گا - مختص از کرہ **خصاف**

جزئیہ ۲۹۶ - بکر مرجاے اور دو لڑکے چھوڑے اُنمین سے ایک کے قبضہ مین
زمین سپرد ہوا اور وہ گمان کرتا ہو من جانب پدر مجھ پر وقف ہے اور دوسرا لڑکا بیان
کرے کہ وہ ہم دونون پر وقف ہے فقیہہ ابو جعفر فرماتے ہین کہ اُس شخص کا قول قبول ہوگا
جو دعوی کرتا ہے کہ زمین دونون پر وقف ہے کیونکہ وہی تصدیق کرتے ہین کہ زمین

اُنکے باپ کے قبضہ مین تھی بعض کا قول ہے کہ قابض کا قول قبول ہوگا - اول اصح ہے اور
اگر بعض اہل وقف قاضی سے بیان کرین فلان شخص کو اسقدر مال ملگیا کہ وہ غنی ہوگیا اور قاضی سے
درخواست کرین کہ اس سے حلف لیا جاے قاضی اُس سے حلف لیگا کہ مین وقف مین داخل
ہونے سے آجکے دن غنی نہین ہوا اور یہہ حلف نہ لیا جائیگا کہ مجھے اسقدر مال ملا کہ مین غنی
ہوگیا کیونکہ احتمال ہے کہ مال ملا ہو مگر بعد مفلس ہوگیا ہو

جزئیہ ۲۹۷ - زید اپنا وظیفہ زمانہ سابقہ کا طلب کرے اور اُسوقت وہ غنی ہوا ور
بیان کرے کہ مین اسوقت غنی ہوا ہون اور تھا اُس مین اُسکا قول قبول ہوگا - اسعاف -
اور اُمنا اور منتظمان کا قول پیداوار کی مقدار مین قبول ہوگا - وصی اور قیم اس حکم مین
برابر ہین اور قاعدہ یہہ ہے کہ قابض کا قول شئ مقبوضہ کی مقدار اور اُس چیز مین جو قیم
اور زمین سیر پر خرچ اور آلات زراعت کے خرید کرنے مین ہوا ہو قبول ہوگا -

جزئیہ ۲۹۸ - وصی کا قول امر مجمل مین قبول ہوگا نہ قیم کا کیونکہ وصی کو حفظ اور تصرف کا
اختیار دیا جاتا ہے اور قیم کو صرف حفاظت کا اختیار تفویض ہوتا ہے نہ تصرف کا ہمارے
مشائخ مین سے اکثرون نے قیم اور وصی کو برابر رکھا ہے نسبت ضروری اخراجات کے
اور فقہا لکھتے ہین کہ ان دونون کا قول امین قبول ہوگا اور اُنھون نے اس مسئلہ کو
قیاس کیا ہے - منتظم مسجد یا اہل مسجد مین سے جتنے اشیا ضروریہ مسجد کے واسطے خرید
کی ہون مثل بوریے اور بدھنے اور تیل اور خادم کے تنخواہ وغیرہ وغیرہ اُس پر
تاوان عاید نہ ہوگا کیونکہ معناً اجازت پائی جاتی ہے اور مسجد کے لیے اس سامان کا
ہونا ضروری ہے اور اگر وہ قاضی کے نزدیک متہم ہو تو قاضی اُس سے حلف لے گا
اگرچہ امین ہو اور اگر وہ معروف بالامانت ہے تو قاضی قول مجمل کو قبول کریگا اگر قاضی منتظم
وقف کو معزول کرکے دوسرے کو مقرر کردے اور وصی منصوب سے بیان کرے کہ
مجھہ کو معزول نے حساب دیدیا اسکا یہہ قول قبول نہ ہوگا تاوقتیکہ وہ بینہ قائم نہ کرے -

جزئیہ ۲۹۹۔ جبکہ واقف یا قیم یا وصی واقف یا قاضی یا امین قاضی زمین وقف کو اجارہ پر دے اسکے بعد بیان کرے کہ مین نے غلہ پر قبضہ کیا اور وہ ضایع ہوگیا یا کرایہ موقوف علیہم کو تقسیم کر دیا موقوف علیہم انکار کرین وصی وغیرہ کا قول مع الیمین قبول ہوگا قنیہ۔ اور اگر کہے مین اسکا واقف ہون اسکا قول قبول ہوگا کیونکہ شی موقوفہ اسکے قبضہ قبضہ مین ہے اور اگر بیان کرے کہ میرے باپ نے وقف کیا اور سفر کا باب ہوگیا ہو اقرار صحیح ہے اور اگر اسکے باپ پر قرضہ ہوا ور بجز مال موقوفہ کے دوسرا مال نہ ہو تو بقدر قرضہ مال مذکورہ فروخت کیا جائیگا اور باقی وقف قرار پائیگا خانیہ۔ اور اگر گواہ گواہی دین واقف کے مقابلہ پر اُسکے اقرار وقف پر اور گواہ زمین کی مقدار یا مکان کو نہ جانتے ہون تو قاضی اُس سے جبراً مقدار بیان کرائیگا اُسکا قول قبول کرکے وقف کا حکم صادر کریگا اور اگر بیان کرے کہ میری زمین صدقہ موقوفہ ہے اس شرط سے کہ مین اُس کو فروخت کرون یا بدل دون اور مین نے اُسکو فروخت کرکے اور قیمت وصول پائی اور میرے قبضہ سے ضایع ہوگئی۔ مولف لکھتا ہے کہ واقف پر تاوان عائد نہ ہوگا اور اُسیکا قول مع الیمین قبول ہوگا اور وقف باطل ہوجائیگا۔ **ذکر الخصاف**

جزئیہ ۳۰۰۔ زید بیان کرے کہ مین نے اپنا کل حصہ جو اس زمین یا مکان مین ہے وقف کیا اور معین نہ کرے مستحسن ہے کہ قاضی اسکو جائز رکھے درصورتیکہ واقف اپنے وقف پر قائم رہے اور اگر واقف وقف کا اقرار کرے اور گواہ گواہی دین واقف کے وقف اور اُسکی زمین و مکان کی مقدار حصہ کی اور وہ حصہ زمین و مکان مین معین کردین قاضی اُنکی گواہی قبول کریگا اور وقف کا اقرار کیا اور اُسکے حصہ کی مقدار معین نہ کرین تو قاضی واقف پر جبر کریگا تا وہ اپنے حصہ زمین و مکان کی تعین کردے اگر واقف حصہ معین کردے تو اُسکا قول ہوگا اور اُسپر حکم وقف صادر ہوگا اور اگر واقف مرچکا ہو تو اُسکے ورثا قائم مقام قرار پائینگے اور جو اقرار کرینگے اُسکی ذمہ داری

وارد ہوگی - انفع الوسائل -

جزئیہ ۳۰۱ - وصی یا قیم دعوی کرے کہ مین نے اپنے مال مین سے صرف کیا یا قرضہ کا دعوی قیم اور مال وقف پر کرے یہہ مجرد دعوی صحیح نہین ہے اور اگر اسنے نفقہ معین زمانہ سابقہ کا دعوی کیا ہے تو اسکا قول قبول ہوگا نقلہ ابن المؤید عن جامع الفصولین

جزئیہ ۳۰۲ سوال مولانا علامۃ شیخ الاسلام ابو السعود سے پوچھا گیا کہ مدرس درس دینے کے روز سے تنخواہ پانے کا مستحق ہوگا یا معزول کو جس روز خبر معزولی پہنچی اور ان دونون مین اختلاف ہو تو کس کا قول قبول ہوگا - جواب دیا کہ مدرس درس دینے کے روز سے تنخواہ پانے کا مستحق ہوگا مگر جس شکل مین مدرسہ دور ہو تو وہ ایام بھی جو سفر مین گزرے ہین ایام درس مین شامل ہونگے تنخواہ پانے کے لئے مدرس معزول نہین ہوتا مگر جب موقوفی کی خبر پہنچے اور مدرس کا قول اس جگہہ قبول ہوگا -

باب السلم

جزئیہ ۳۰۳ - اگر مسلم الیہ دراہم کھوٹے لائے اور بیان کرے کہ یہہ رب السلم کے ہین رب السلم انکار کرے قول مسلم الیہ کا مع الیمین قبول ہوگا اگر اسنے راس المال پر قبضہ کرنے کے اقرار کیا ہو کہ مین نے اپنے حق پر قبضہ کیا یا یہہ مین نے راس مال پھیر پایا مسلم الیہ کا قول قبول نہ ہوگا اور اگر دراہم پر قبضہ کرنے کا اقرار کرے من بعد دعوے کرے وہ کھوٹے ہین اسکا قول قبول ہوگا اور اگر دعوی کرے کہ وہ ستوقہ ہین تو اسکا قول قبول نہ ہوگا اور اگر قبضہ کرے اور کچھ اقرار نکرے بعد دعوے کرے کہ وہ ستوقہ ہین اسکا قول قبول ہوگا اور اگر بعض ستوقہ نکلین اور رب السلم بیان کرے کہ وہی دراہم راس مال کا ثلث ہے اور میرے

مجھ پر دو ثلث سلم کے باقی ہین مسلم الیہ بیان کرے کہ وہ نصف راس المال ہے اور مجھ پر نصف باقی ہے مسلم الیہ کا قول قبول ہوگا اور اگر مسلم الیہ بعد علحدہ ہونے کے بعض راس مال کو کھوٹا دیکھکر واپس کردے اور مقدار واپس شدہ مین اختلاف ہو حسب طریقہ مذکورہ رب السلم کا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۳۰۴۔ اگر راس مال کی مقدار مین دونون مختلف ہون یا جنس یا صفت یا جنس مسلم فیہ یا اور کسی مقدار وصفت مین۔ ان شکلون مین دونون سے حلف لیا جائیگا۔ امام اعظم فرماتے ہین مسلم الیہ کا قول قبول ہوگا اور دونون سے حلف لینگے۔ صاحبین لکھتے ہین دونون سے حلف لیا جائیگا کہا گیا اس مسئلہ کے عکس مین خلاف ہے اور اول اصح ہے اور اگر اُن دونون مین اختلاف ہو اصل مہلت مین اور ایک شرط مہلت کا دعوی کرے دوسرا انکار کرے امام اعظم فرماتے ہین کہ اُنمین جو وجوب مہلت کا مدعی ہے اُسکا قول قبول ہوگا اور عقد صحیح۔ صاحبین لکھتے ہین اگر مسلم الیہ مہلت کا دعویٰ کرے اور رب السلم انکار کرے زر باقی کا رب السلم کا قول قبول ہوگا اور عقد فاسد قرار پائیگا اور اگر دونون شرط مہلت مین متفق اور مقدار مین مختلف ہون تو رب السلم کا قول مع الیمین قبول ہوگا اور گواہ مسلم الیہ کے مقبول ہونگے اور اگر دونون مقدار مہلت مین متفق اور اُسکے گزرجانے مین اختلاف کرین تو قول مسلم الیہ کا قبول ہوگا اور اُسی کے گواہ بھی۔ قاضیخان۔ بیع سلم مین مہلت کے گزرجانے مین مطلوب کا یہہ قول کہ مہلت نہین گزری قبول ہوگا۔ اگر زید گندم قرض لے اور بغیر کیل کرنے کے اُسے نوش جان کرجائے قرض لینے والے کا یہہ قول کہ وہ اسقدر تھے قبول ہوگا محیط۔

جزئیہ ۳۰۵۔ زید بکر کے ہاتھ دراہم کے بمقابلہ کرہ گندم بیع سلم کرے مسلم الیہ بیان کرے کہ مین نے تجھ سے ردی دینے کی شرط کی تھی رب السلم بیان کرے

کہ مین نے کوئی شرط نہین کی تھی قول مسلم الیہ کا قبول ہوگا کیونکہ رب السلم کوشش کرتا ہے انکار صحت
مین اور اسکے عکس مین امام اعظم کے نزدیک قول رب السلم کا قبول ہوگا کیونکہ رب السلم دعوی
کرتا ہے صحت کا مسلم الیہ انکار کرتا ہے اور صاحبین کے نزدیک قول مسلم الیہ کا قبول ہوگا کیونکہ
وہی منکر ہے۔

کتاب البیوع

جزئیہ ۳۰۵ - زید ایکہزار من روئی فروخت کرے زان بعد دعوی کرے کہ مین نے جو
روئی فروخت کی اُسکا مین بیع کے دن مالک نہ تھا یا بیان کرے جس روئی کا مین بیع کے دن
مالک تھا اُسے خرچ کیا بائع کے پاس نالش کے وقت ایک ہزار من ہوئی ہو بائع بیان کرے
کہ یہہ روئی بیع کے بعد مجھے ملی ہو منتقی مین لکھا ہے کہ بائع کا قول مع الیمین قبول ہوگا اور اگر بائع
ومشتری مین اختلاف ہو ایک صحت کا دعوی کرے دوسرا فساد کا شرط فاسد لگایا مدت فاسد مقرر کرنے
سے قول مدعی الصحت کا قبول ہوگا اگر مدعی فساد دعوی کرے بربنا ایسے امر کے جس سے بعد عقد فاسد ہو جاتا ہے بیع کا
مثلاً دعوی کرے خریدنے کا بمقابلہ ہزار درہم اور ایک رطل خمر کے دوسرا دعوی کرے
بعوض ہزار درہم قیمت سے اسمین دو روایتین ہین امام اعظم سے ظاہر الروایت کے مطابق
قول اُس شخص کا جو دعوی کرتا ہے صحت کا قبول ہوگا اور دوسری روایت کے مطابق
قول اُس شخص کا جو دعوی کرتا ہے فساد کا قبول ہوگا۔

جزئیہ ۳۰۶ - اگر دونون ثمن مختلف ہون اور گواہ مشتری و بائع کے ثمن واحد پر متفق
ہون اور ایک کے گواہ ثمن مین اُس شئ کو بیان کرین جس سے بیع فاسد ہو جاتی ہے تو
قول منکر فساد کا قبول ہوگا اور بینہ فساد کے اور اگر دونون ثمن دو جنس کے ہون اور
اور ایک اس قسم کا ہو جس سے بیع فاسد ہو جاتی ہے اور مشتری و بائع دونون گواہ
پیش کرین گواہ بائع کے قبول کیے جائینگے درصورتیکہ بائع مدعی صحت ہو۔

جزئیہ ۳۰۸۔ بائع یا مشتری دعوی کرے بیع بالوفا کا اور دوسرا دعوی کرے بیع بات کا قول مدعی بیع بات کا قبول ہوگا اور گواہ مدعی بیع بالوفا کے کیونکہ بیع بالوفا بعض کے نزدیک رہن کے حکم مین ہے اور بعض کے نزدیک بیع فاسد کے حکم مین ہے قول مدعی صحت کا اور اگر حکم مین رہن کے لین تو گواہ مدعی بیع کے قبول ہونگے مگر در صورت رہن اور بیع اگر ایک مدعی ہو بیع کا دوسرا مدعی ہو رہن کا قول منکر بیع کا قبول ہوگا اور اگر بائع اور مشتری دونون مختلف ہون بائع دعوی کرے کہ بیع ہوئی تھی جسمین مجھے خیار شرط تھا مشتری کہے بیع بات ہوئی تھی ظاہر روایت مین امام اعظم سے منقول ہے کہ قول منکر خیار کا قبول ہوگا ایک روایت مین قول بائع کا قبول ہوگا اور دوسری روایت مین اگر بائع مدعی ہو کہ بیع مین مجھے خیار شرط تھا تو اُسکا قول قبول ہوگا اور امام محمد کے نزدیک قول مدعی خیار کا قبول ہوگا اور گواہ دوسرے کے اگر مشتری مدعی خیار ہو اور بائع مدعی ہو بیع بات کا تو قول بائع کا قبول ہوگا امام اعظم کی دونون روایتون کے مطابق۔

جزئیہ ۳۰۹۔ اگر بائع یا مشتری دعوی کرے کہ بیع بخوشی ہوئی دوسرا کہے کہ بجبر ہوئی اسمین فقہا کا خلاف ہے لیکن اصح یہ ہے کہ قول مدعی رضا کا قبول ہوگا اور ایسا ہی حکم ہے اگر عاقدین مختلف ہون صلح اور اقرار مین ایک کہے کہ صلح بخوشی ہوئی تھی یا اقرار ہوا تھا دوسرا کہے کہ صلح یا اقرار ہوا تھا جبراً قول مدعی جبر کا قبول ہوگا اور گواہ دوسرے کے اور بعض فقہا کے نزدیک گواہ مدعی خوشی اولی ہین اگر بائع یا مشتری دعوی کرے کہ بیع تلجیہ ہوئی تھی اور دوسرا منکر ہو اس صورت مین قول مدعی تلجیہ کا قبول نہ ہوگا مگر جبکہ بینہ قائم کرے اور دوسرے سے حلف طلب کیجائیگی اور اگر مشتری بیان کرے مین نے شراب بعد سرکہ ہوجانے کے خرید کی بائع کہے قبل سرکہ ہونیکے مین نے فروخت کی تھی قول مدعی صحت کا قبول ہوگا اور اگر دونون گواہ پیش کرین تو مشتری کے گواہ مرجح ہونگے۔

جزئیہ ۳۱۰ ۔ زید کپڑا خرید کرے ایک روز کی خیار سے اور اُسپر قبضہ بھی کرلے پھر

اُسے واپس کرنا چاہے اور کپڑے مین عیب ہو بائع کہے کہ یہہ کپڑا میرا نہین ہے مشتری
بیان کرے یہہ وہی کپڑا ہے جو مین نے تجھ سے خرید کیا تھا ابو حنیفہ اور ابو یوسف کے نزدیک
مین مشتری کا قول قبول ہوگا ورنہ بائع کا اور ایسا ہی حکم ہے اس شکل مین کہ خیار
شرط ہوا ور مشتری مبیع کو واپس کرے خیار رویت کی وجہہ سے اگر واپسی بسبب عیب
تو بائع کا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۱۱۳۱ - مشتری ایک شئی کو دیکھے بعد چند روز کے اُسے خرید کرے اور بیان کرے
اُسمین تغیر ہوگیا بعض فقہا لکھتے ہین اُسکے اس قول مین تصدیق نکرینگے شمس الائمہ
سرخسی لکھتے ہین کہ اگر بعد اتنے زمانہ کے خرید کرے جسمین وہ متغیر نہین ہوتی ہے مشتری کا
قول قبول نہوگا اور اگر وہ اتنے زمانہ مین متغیر ہو جاتی ہے مشتری کا قول تصدیق
کیا جائیگا۔ اگر بائع اور مشتری مختلف ہون مبیع مین بائع کہے کہ یہہ وہ نہین ہے جو مین نے
تیرے ہاتھ فروخت کی تھی مشتری کہے یہہ وہی ہے مشتری کا قول قبول ہوگا بخلاف
خیار عیب کے یعنی اگر مشتری واپس کرے مبیع کو ایسے عیب کی وجہہ سے جسکا مثل
مشتری کے پاس حادث ہو سکتا ہے بائع اُس عیب کا انکار کرے اور بیان کرے کہ یہہ
عیب میرے یہان نہ تھا قول بائع کا قبول ہوگا۔

جزئیہ ۱۱۳۲ - زید چارپایہ خرید کرے اُسمین عیب پاوے اور اُسپر سوار ہو بائع کہے
تو سوار ہوا چارپایہ پر اپنی ضرورت سے مشتری کہے بلکہ مین واپس کرنے کے لیے سوار
ہوا مشتری کا قول قبول ہوگا۔ عمر پارچہ خرید کرے اور مشتری کو بائع اُسکے چاک
معائنہ کرا دے مشتری کہے کہ مین اس پارچہ کے لینے پر راضی ہون بعد ازان مشتری
اُسپر قبضہ کرنا چاہے اور چاک کو معائنہ کرے مشتری کہے تو نے جیسا کہا تھا ویسا یہہ
پارچہ نہین ہے وقت معائنہ ایک بالشت چاک تھے اب ایک گز ہے مشتری کا قول
قبول ہوگا اور اگر مشتری بعد خریدنے کے کوئی عیب پائے اور کہے کہ یہہ عیب مبیع مین

وقت میرے خریدنے کے نہ تھا بائع کہے اُسوقت یہہ عیب تھا تو قول بائع کا قبول ہوگا۔

جزئیہ ۳۱۳- زید خرید کرے سرکہ شیشہ مین بعد اُسکو دوسرے برتن مین اُنڈیل کر اپنے مکان مین لیجاے اور اُسمین چوہا مرا ہوا نکلے بائع کہے کہ چوہا مرا تیرے برتن مین مشتری کہے کہ تیرے شیشہ مین تھا قول بائع کا قبول ہوگا کیونکہ مشتری دعوی کرتا ہے واپسی کے حق کا بائع منکر ہے اگر تیل خرید کرے جو کسی ظرف مین ہوا ور اُسپر قبضہ کرے جسپر سرپوش بندہا ہو بعد سرپوش کھولے اور تیل مین چوہا مرا ہوا نکلے بائع انکار کرے اور بیان کرے چوہا مرا ہوا میرے پاس نہ تھا بائع کا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۳۱۴- کرایہ سے لے کوئی شخص دوکان کو اور دوکان کا اسباب جو اُسکے قبضہ مین ہو بیع کرے اور ثمن پر قبضہ کرے پھر مالک دوکان دعوی کرے کہ یہہ میری ملک ہے اور مشتری کو قبضہ کرنیسے باز رکھے۔ ابو بکر محمد بن فضل رحمتہ اللہ فرماتے ہین کہ اگر وہ اسباب اس قسم کا ہو جسکی مستاجر کو ضرورت پڑتی ہے تجارت یا صنعت کیلیے تو قول مستاجر کا قبول ہوگا اور مشتری بائع سے ثمن پانے کا مستحق نہ ہوگا اگر وہ اسباب ایسا نہ ہوا ور مستاجرا ور مالک دوکان مین اختلاف ہو ہر ایک دعوی کرے کہ میری ملک ہے اس صورت مین بھی قول مستاجر کا قبول کیا جائے گا اور اگر مالک دوکان اور مستاجر اختلاف کرین نسبت بنا متصل دوکان مین نہ دوکان کی بابت اس شکل مین مشتری بائع سے ثمن واپس لینے کا مستحق نہ ہوگا کیونکہ اس شکل مین قول مالک دوکان کا قبول ہوگا۔ زید خرید کرے مکان اور عمر اُسکے صحن کا مستحق قرار پائے اور اور اُسمین عمارت بھی ہو مشتری بائع سے کہے کہ مین نے تجھ سے خرید کیا صحن اور پھر مین نے عمارت بنائی مجھے حق ہے تجھ سے عمارت کی قیمت لینے کا کیونکہ تو نے مجھ کو فریب دیا اور بائع دعوی کرے کہ مین نے صحن مع عمارت تیرے ہاتھ فروخت کیا تھا تجھ کو قیمت عمارت کی لینے کا حق نہین ہے اس صورت مین قول بائع کا

قبول کیا جائیگا کیونکہ وہ منکر ہے حق رجوع کا۔

جزئیہ ۱۳۵ - عمر مکان خرید کرے اور بائع اور مشتری مین اختلاف ہو اُس مکان کے دروازہ مین بائع دعویٰ کرے دروازہ میری ملک ہے اور مشتری دعویٰ کرے میری ملک ہے اس مسئلہ کی کئی صورتین ہین ایک یہہ ہے کہ اگر دروازہ بنا سے متصل ہو تو قول مشتری کا قبول ہوگا خواہ وہ مکان بائع کے قبضہ مین ہو یا مشتری کے دوسرے یہہ اگر دروازہ متصل بنا سے نہ ہو اور قبضہ مین بائع کے ہو اور بائع اور مشتری کا دروازہ مین اختلاف ہو تو قول بائع کا قبول کیا جائیگا اگر مکان مشتری کے قبضہ مین ہو تو قول مشتری قبول کیا جائیگا - عمر فروخت کرے مکان کو مع جمیع اُسکے حقوق کے اور مکان کوچہ نافذہ مین ہو اور اُسکا دروازہ قدیم کوچہ غیر نافذہ مین بند ہو مشتری دروازہ کھولنا چاہے اہل محلہ اُسکو مانع ہون امام محمد نے نوادر مین لکھا ہے اگر اہل محلہ جو کوچہ غیر نافذہ مین رہتے ہین اُس دروازہ کے قدیم ہونے کا اقرار کرین تو مشتری کو دروازہ کے کھولنے کا حق حاصل ہو جائیگا اور اگر چاہے وہ دروازے نصب کرے یا اس سے زیادہ لگاوے اگر اہل محلہ انکار کرین تو قول اُنکا مع الیمین قبول کیا جائیگا کیونکہ مشتری کے پاس بینہ نہین ہے اگر اہل محلہ نکول کرین تو وہ مقر دروازے کے قدامت کے قرار پائینگے اور مشتری کو دروازہ کھولنے کا حق حاصل ہو جائیگا اگر ایک شخص اہل محلہ مین سے حلف کرے تو مشتری کو دروازہ کھولنے کا حق حاصل نہوگا اور باقی اہل محلہ سے حلف ساقط ہو جائیگا - اگر ایک شخص نکول کرے تو مشتری دوسرے سے حلف لے اگر وہ بھی نکول کرے تو مشتری سے اگر تمام اہل محلہ نکول کرین بجز ایک شخص کے تو اسکو دروازہ کھولنے کا حق حاصل نہوگا اگر کوچہ وسیع ہو اور بعض محلے والے اقرار کرین مدعی کے حق کا اپنے حقون مین جس جانب کا اُنھون نے اقرار کیا ہے اُسی جانب مدعی کو حق مرور حاصل ہوگا - زید اپنے باغ کے دو ثلث فروخت کرے اس شرط سے کہ مشتری

راستہ ثلث باقی مین نہ دیا جائیگا اور کاغذ مین بھی لکھدے کہ جو راستہ ہے وہ میرا ہے
امام ابوبکر بلخی فرماتے ہین اگر بائع مشتری متفق ہون اس شرط پر تو مشتری کو راستہ
نہ دلایا جائیگا ثلث باقی مین اگر بائع منکر ہو راستہ کا تو قول مشتری کا قبول کیا جائیگا
اور اُسکو حق مرور اُسمین حاصل ہوگا۔

جزئیہ ۶ ۱۳۱ ۔ عمر حکم دے بکر کو اپنی اُس زمین کے فروخت کرنیکا جسمین درخت
ہون، وکیل زمین کو مع درخت فروخت کرے موکل کہے وکیل سے مین نے تجھکو
درخت فروخت کرنیکا حکم نہین دیا تھا شیخ ابوبکر محمد ابن فضل فرماتے ہین قول موکل کا
قبول کیا جائیگا زمین مین اور مشتری کو اختیار ہوگا اگر چاہے زمین کو لے اُسکی مقدار
قیمت پر اور ایسا ہی حکم ہے اگر بنا ہوا اور موکل و وکیل مین اختلاف ہو بنا کے
حکم دینے مین قاضیخان۔ زید کے ملک مین ایک باغ ہو اور وہ چند درختون پر نشان بناد
اور دوسرے درختون کو فروخت کرے باستثنا اُنکے۔ مشتری درختون کو کاٹے
بائع دعوی کرے کہ مشتری نے وہ چند درخت کاٹے جو بیع مین داخل نہ تھے اور بعض
ٹہنیان خراب کر دین۔ مشتری انکار کرے درختون کے کاٹنے کا اور کہے کہ مین نے تیرا
کوئی درخت نہین کاٹا اور نہ تیرے درختون کی ٹہنیان خراب کین۔ فقیہ ابوجعفر فرماتے
ہین قول مشتری کا قبول ہوگا اور ٹہنیون کا نقصان دیکھین گے اگر ایسا ہو جس سے
احتراز ممکن نہین تو مشتری سے تاوان نہ دلایا جائیگا۔

جزئیہ ۷ ۱۳۲ ۔ زید خرید کرے پھلون کو جو درختون مین لگی ہوئی ہون اور انھین
ایک مدت تک نہ توڑے کہ دوسرے پھل اُگئین درختون مین لگین اگر سابق اور حال کے
پھلون مین شناخت نہ ہوسکے تو بیع فاسد ہو جائیگی اور اگر اختلاف پھلون کے توڑنے کے
بعد واقع ہو تو بیع فاسد نہ ہوگی اور پھل بائع اور مشتری کے قرار پائینگے زیادتی
مین مشتری کا قول قبول ہوگا۔ عمر خرید کرے گاے اور بائع سے کہے اسکو تو بیچے

مکان پر لے چل اور مین تیرے بعد اگر اپنے مکان پر لیجاؤنگا تو اگر بائع کے مکان مین
ہلاک ہوجاوے یہہ ہلاکت بائع کی ملک مین تصور کی جائیگی اور اگر بائع دعوی کرے کہ مین نے
مشتری کا قبضہ کرا دیا تھا مشتری کا قول مع الیمین قبول ہوگا۔

جزئیہ ١٢٨ — اگر باپ اپنے لڑکے صغیر کی زمین یا کھیتی قیمت مثلی سے تھوڑے نقصان سے
فروخت کرے اور بیان کرے کہ ثمن ہلاک ہوگیا یا مین نے تیرے نفقہ مین خرچ کیا
اور اتنا زمانہ گزرا ہو کہ جسمین اُس لڑکے کے مثل پر اُتنا خرچ ہوسکتا ہو باپ کا قول
قبول ہوگا۔

جزئیہ ١٢٩ — ایک شخص زمین فروخت کرنے کا حکم دے مگر جو درخت اُسپر
لگے ہون اُنکے فروخت کرنے کا حکم صادر نہ کرے اور زمین کو مع درخت کے
فروخت کر ڈالے اور قیمت وصول کر لے پھر آمر و مامور مین اختلاف ہو آمر کا یہہ قول ہو
کہ درخت فروخت کرنے کا حکم نہین دیا تھا قبول ہوگا۔

جزئیہ ١٣٠ — بکر کا شتر عمر کو فروخت کرنے کے لیے حوالہ کرکے بیان کرے کہ
ثمن اسکا زید کو دینا بعدہ بکر زید سے قیمت طلب کرے زید بیان کرے کہ بائع نے
مجھکو ثمن نہین دیا بائع کہے کہ مین نے ثمن زید کو دیا اس صورت مین شیخ ابو بکر محمد
بن فضل فرماتے ہین اگر بائع نے بغیر اخذ اجرت فروخت کیا ہے تو اُسکا قول
قول قبول ہوگا اور اُسپر تاوان عائد نہ ہوگا اور اگر بائع نے اجرت لیکر بیع کی ہے
تو امام اعظم کے نزدیک حکم صورت مذکورہ بالا ہی کا دیا جائیگا اور صاحبین اس کے
خلاف حکم دیتے ہین کیونکہ امام اعظم کے نزدیک ثمن بائع کے پاس امانت ہے کیونکہ
اُنکے نزدیک اجیر مشترک امین ہے پس ایسا ہی حکم ثمن کا بھی ہے پس زید پر تاوان
عائد نہ ہوگا کیونکہ قول بائع کا زید کے حق مین حجت ہوگا۔ ہندہ خرید کرے زید سے
کوئی شئ پھر انمین اختلاف ہو ہندہ بیان کرے تو میرے شوہر کا فرستادہ تھا تو نے

اُسکی جانب سے شئ مذکور مجھے دی اُسکی قیمت مجھے دینا لازم نہین ہے زید کہے بلکہ مین نے تیرے ہاتھ وہ شئ فروخت کی اُسکی قیمت تجھے دینا لازم ہے ہندہ کا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۳۲۱ ۔ زید بکر سے بیان کرے لوگ تیرے ہاتھ اس باغ کو دو ہزار سے خرید کرنا چاہتے ہین بکر جواب دے مین نے باغ تیرے ہاتھ ہزار درم کو فروخت کیا زید بیان کرے مین نے قبول کیا یہہ بیع صحیح ہے درصورتیکہ ہنسی نہین ہوئی ہو اور اگر بکر بیان کرے مین نے دلگی سے کہا تھا اور زید کہے تو نے دلگی سے نہین کہا تھا قول مدعی کا قبول ہوگا

جزئیہ ۳۲۲ اگر کپڑا خرید کرے اس شرط سے کہ دس گز ہے اور وہ آٹھ گز نکلے مشتری اُسے واپس کرنا چاہے وہ تلف ہوجائے دو گز کی کمی مین مشتری کا قول قبول ہوگا

جزئیہ ۳۲۳ ۔ اگر مختلف ہون بائع اور مشتری اصل ثمن مین ایک کہے درہم تھے دوسرا کہے دینار یا اختلاف ہو ثمن کی مقدار مین ایک بیان کرے ہزار درہم پہ بیع ہوئی تھی دوسرا کہے دو ہزار پہ یا اختلاف ہو ثمن کی صفت مین ایک کہے صحاح تھے دوسرا کہے مکسرہ تھے یا ایک کہے کھرے تھے دوسرا کہے کھوٹے تھے اسباب سوداگری کے موجود ہونے کے وقت واجب ہوگا تحالف قبل قبضہ کرنے کے اور اگر اسباب سوداگری بعد قبضہ کرنے کے ہلاک ہوجائے تو موافق حدیث کے تحالف واجب نہ ہوگا اور حلف لیا جائیگا مشتری سے ۔ نزدیک امام اعظم اور ابو یوسف کے اور اگر مبیع دو شئ ہون انمین سے ایک ہلاک ہوجائے تو تحالف نہ کرایا جائے گا۔ نزدیک امام اعظم کے اور قول مشتری کا مع الیمین قبول ہوگا اور اگر دعوی کرے بائع کہ بیع بعوض مئے ہوئی تھی مشتری کہے بعوض دراہم ہوئی تھی قول بائع کا قبول ہوگا کیونکہ وہ بیع کا منکر ہے

جزئیہ ۳۲۴ ۔ بکر طعام معین فروخت کرے اور دعوی کرے کہ مین نے بغیر تولے ہوئے

ہوے فروخت کیا مشتری دعوی کرے بیع تول کر ہوئی دونون سے تحالف کرایا جائیگا یہی حکم ہے کل اشیاء مین جو تول کر فروخت ہوتی ہین اگر اختلاف ہو کپڑے مین بائع کہے مین نے بغیر ناپے ہوے گز کے فروخت کیا اور مشتری بیان کرے مین نے گز سے ناپ کر خرید کیا بائع کا قول قبول ہوگا اگر مشتری بیان کرے مین نے گزون سے ناپ کر خرید کیا فی گز ایک درم بائع کہے مین نے گزون کی قیمت مقرر نہین کی مشتری کا قول قبول ہوگا اور حلف لی جائیگی۔ صاحبین کے نزدیک رد کرادی جائیگی بکر دعوی کرے اُس شئ کا جو دوسرے کے قبضہ مین ہو اور بیان کرے یہہ شئ میری مملوکہ ہے میرے باپ نے اسے میرے ہاتھ میرے زمانہ بالغیت مین فروخت کیا تھا مشتری بیان کرے کہ تو بیع کے وقت بالغ نہ تھا اُن کا قول قبول ہوگا کیونکہ وہ ملک کے زائل ہونیکا منکر ہے اور بعض فقہا لکھتے ہین کہ قول مشتری کا قبول ہوگا اور یہی قول ہمارے نزدیک اقرب الی الصواب ہے۔ **ہکذا فی المحیط**۔

جزئیہ ۵۲۵ اگر مختلف ہون بائع اور مشتری ہلاک بیع مین بائع دعوی کرے ہلاک کا بعد قبضہ کے مشتری دعوی کرے ہلاک کا قبل قبضہ کے قول مشتری کا قبول ہوگا اگر دعوی کرے بائع کہ مشتری نے مبیع کو ہلاک کردیا اور مشتری دعوے کرے کہ بائع نے ہلاک کردیا اس صورت مین بھی قول مشتری کا قبول ہوگا یہہ حکم اُس شکل مین ہے کہ مشتری کا مبیع پر قبضہ کرنا ظاہر نہ ہو۔ اگر مشتری کا قبضہ کرنا ظاہر ہو اور مشتری دعوی کرے کہ بائع نے ہلاک کیا اور بائع دعوی کرے مشتری نے ہلاک کیا تو قول بائع کا قبول ہوگا۔

جزئیہ ۵۲۶ مشتری دعوی کرے بیع بات کا بائع دعوی کرے بیع بالوفا کا قول بائع کا قبول کیا جائیگا کیونکہ مشتری دعوی کرتا ہے بائع کے زوال ملک کا

اور بائع منکر ہے اور صاحب مناقع اور دیناری لکھتے ہین کہ مدعی بیع بات کا قول
قبول کیا جائیگا - مگر جبکہ ظاہر حال مدل ہو قول بائع پر مثلاً ثمن بہت کم ہو تو بائع کا
قول قبول ہوگا مگر درصورتیکہ مشتری دعوی کرے کہ نرخ بدل گیا اس شکل مین قول مشتری کا
قبول ہوگا کیونکہ وہ استدلال کرتا ہے اصل و ظاہر پر شکل مسئلہ کی یہ ہے مثلاً بیع
مساوی ہو ہزار درم کے اور وہ فروخت کرے چھسو درم کو قول بائع کا قبول
ہوگا اور اگر وہ نوسو درم کو فروخت کرے قول مشتری کا قبول ہوگا کہذا فی الزیادات
اور فتوی دیا صاحب ہدایہ نے اس شکل مین کہ بائع دعوی کرے بیع بات کا اور
مشتری دعوی کرے بیع وفا کا قول مدعی وفا کا قبول ہوگا اور ائمہ بخارا نے فتوی
دیا ہے کہ قول مدعی بیع بات کا قبول ہوگا -

جزئیہ ۳۲۷ - مشتری شی مبیعہ واپس کرنا چاہتا ہے بسبب عیب کے بائع دعوے
کرے کہ یہ وہ بیع نہین ہے قول بائع کا قبول ہوگا اگر بائع ثمن واپس کرنا چاہے
بسبب خراب ہونے کے اور مشتری بیان کرے یہ وہ ثمن نہین ہے جو مین نے
دیا تھا قول مشتری کا قبول ہوگا اور اگر مشتری گواہ پیش کرے کہ شی مبیعہ بائع کی
قبضہ مین ہلاک ہوگئی اور بائع گواہ پیش کرے کہ مشتری کے قبضہ مین ہلاک
ہوگئی گواہ بائع کے اولی ہین اور اگر ان مین سے ایک شخص پہلے گواہ پیش
کرے من بعد دوسرا گواہ پیش کرے تو جسنے پہلے گواہ پیش کیے ہین اسکے
گواہ اولی ہین - اور گواہ نہون تو مشتری کا قول قبول ہوگا مشتری دعوے
کرے کہ بائع نے بیع کو آزاد کردیا قبل بیع تو مشتری کا قول قبول ہوگا اور
اگر بائع گواہ پیش کرے کہ مین نے آزاد کردیا تھا قبل بیع تو اسکے گواہ
قبول کیے جائینگے -

جزئیہ ۳۲۸ - مشتری بائع سے کہے تو گائے ہنکا لیجا اپنے مکان مین جب مین

آوَن تو مجھ کو دینا گا سے ہنکانے میں ہلاک ہو جائے اور بائع دعویٰ کرے قبضہ کرا دینے کا
مشتر انکار کرے قول مشتری کا قبول ہوگا

جزئیہ ٣١٩ - اگر مشتری بیان کرے کہ میں نے بائع سے یہ نہیں کہا کہ تو مزدور
مقرر کرکے بھیج دے میں مزدوری دونگا یا یہ کہ بائع نے شے مبیعہ مزدور کو
نہیں دی مشتری کا قول مع الیمین قبول ہوگا۔

جزئیہ ٣٢٠ - مثلاً ایک من روئی خرید کرے اب چند روز کے وزن کرے تو
من سے کم نکلے مثلاً خرید کرنے کے وقت روئی تر ہو پھر خشک ہو جاوے مشتری
اور بائع میں وزن میں اختلاف ہو قول بائع کا قبول ہوگا کیونکہ وہ منکر ہے

جزئیہ ٣٢١ - اگر مختلف ہوں بائع اور مشتری اجارہ کے قبضہ میں مناسب ہے
کہ مشتری کا قول قبول کیا جاوے کیونکہ وہ صحت بیع کا مدعی ہے اور دوسرا
فساد کا اگر صحت وفساد میں اختلاف ہو تو فقہا کے نزدیک مدعی صحت کا
قول قبول ہوگا - آمر کہے کہ تو نے فلاں شے میرے لیے خرید کی میرے حکم سے
مامور کہے میں نے وہ شے تیرے لیے خرید کی بغیر تیرے حکم کے وہ شے میری ہے
قول آمر کا قبول ہوگا۔

جزئیہ ٣٢٢ - خیار تعیین کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ کوئی شے خرید کرے بخیار
پھر اسے واپس کرنا چاہے بائع کہے کہ یہ وہ نہیں ہے اور مشتری بیان کرے
یہ وہی ہے اس شکل میں مشتری کا قول مع الیمین قبول ہوگا۔ **تشریح** قاعدہ
یہ ہے کہ خیار تعیین میں نسبت مالک کے قول قبول ہوتا ہے حتی کہ اگر مشتری واپس
کرنا چاہے عیب کی وجہ سے اور بائع بیان کرے یہ وہ نہیں ہے اور مشتری
کہے وہی ہے بائع کے قول کی مع الیمین تصدیق کیجائیگی ایسی بنا پر لائق ہے
کہ قول بائع کا قبول کیا جائے مسئلہ خیار شرط میں بھی اور دوسرا قاعدہ یہ ہے

کہ قول بائع کا قبول کیا جائے مسئلہ خیار شرط مین بھی اور دوسرا قاعدہ یہہ ہے کہ قول
قابض کا معتبر ہوتا ہے مقبوض کے مقدار اور تعین اور صفت مین مناسب ہے
کہ مشتری کا قول خیار عیب مین قبول کیا جائے جیسا کہ خیار شرط مین قبول ہوتا ہے
حاصل یہہ ہے کہ ایک ہی حکم ہونا چاہیے خیار عیب اور خیار شرط مین دوسرے
یہہ کہ مشتری کا مبیع پر قبضہ نہ ہوا ہو اور وہ بیع کو جائز رکھکر مبیع مقبوضہ بائع پر
قبضہ کرنا چاہیے بائع کہے کہ یہہ مبیع وہ نہین ہے اور مشتری کہے یہہ وہی ہے
اس مسئلہ مین امام محمد سے کوئی حکم منقول نہین ہے فقہا لکھتے ہین قول بائع کا
قبول کرنا چاہیے جیسا کہ اگر مشتری اس شی کے مبیع ہونے کا دعوی کرے اور
بائع دراصل بیع کا انکار کرے اس شکل مین کہ مشتری کا خیار ہوا اور اگر بائع
کو خیار ہو اور بعد بیع مشتری کا قبضہ ہو گیا ہو بائع مبیع واپس لینا چاہے
اور مشتری کہے یہہ وہی مبیع ہے اور بائع کہے یہہ وہ نہین ہے۔ قول مشتری کا
مع الیمین قبول ہوگا اور اگر قبضہ نہ ہوا ہو اور بائع بیع لازم کرنا چاہے اور مشتری بیان
کرے کہ مین نے اسکو خرید نہین کیا قول مشتری کا قبول ہوگا۔

جزئیہ ۴۳۳۔ مشتری بیان کرے کہ شی مبیع مین وہ صفت نہین ہے جو خریدنے کے
وقت تھی بائع کہے کہ اسمین وہی صفت ہے بائع کا قول قبول ہوگا اور عیب مشتری کا اگر
عیب اس قسم کا ہو جو اتنی مدت مین پیدا ہو سکتا ہے بائع کا یہہ قول قبول ہوگا کہ
فروخت کرنیکے وقت وہ عیب نہ تھا اب پیدا ہوا ہے کیونکہ عیب حادث ہے اسکی
نسبت زمانہ قریب کی طرف کی جائیگی مگر درصورتیکہ مشتری گواہ پیش کرے کہ وہ
عیب قدیم ہے تو اسکے گواہ قبول ہونگے۔ محمود خرید کرے اونٹ یا گھوڑا
جسکے ایک پاؤن مین زخم ہوا اور وہ اچھا ہوکر اسپر بال بھی نکل آئے ہون اور
مشتری اسے نہ جانتا ہو چند روز کے بعد اس زخم سے خون جاری ہو اگر وہ زخم

انکار کرے تو قول بائع کا مع الیمین قبول ہوگا اگر مشتری کے پاس بینہ نہ ہو کہ عیب مذکور
بائع کے پاس تھا۔

دفعہ ۳۴۵ - اگر دونوں میں اختلاف ہو ثمن کی مقدار میں بعد قبضہ کرنے بیع اور اسکی
ہلاک ہو جانے کے امام اعظم اور ابی یوسف علیہما الرحمۃ کے نزدیک سوا تحالف ذکر اسکے
بلکہ مشتری کا قول قبول ہوگا اور امام شافعی اور امام محمد علیہما الرحمۃ کے نزدیک میں دونوں
تحالف کرائینگے اور بیع اوس قیمت پر فسخ کرا دینگے جسکو مالک بیان کرے اور اوسی
طرح تحالف کی ذکر کیا ہے کہ اگر کسی وجہ سے شی بیع مشتری کے قبضہ سے نکل گئی ہو یا
متغیر ہو گئی ہو یا ایسا کوئی امر پیدا ہوا ہو کہ مشتری اوسکے واپس کرنے پر قادر نہ ہو
بسبب عیب کے –

دفعہ ۳۴۶ - اگر مشتری بیع میں عیب پاوے اور اوسکو واپس کرنا چاہے
اور مول لینے کے وقت ہر عیب سے برأت کرلی گئی ہو پھر بائع اور مشتری میں
اختلاف ہو بائع دعوے کرے یہہ عیب بیع کے وقت موجود تھا اور برأت میں
داخل تھا مشتری دعوی کرے یہہ عیب حادث ہے اور برأت میں داخل نہ تھا امام اعظم
اور ابو یوسف کے نزدیک اس اختلاف کا کچھ نتیجہ نہیں کیونکہ عیب برأت مطلق ہو گی
تو قدیم و حادث دونوں کو شامل ہوگی پس بائع بری ہو جائیگا اور مشتری کا حق رد بیع کا
ساقط ہو جائیگا اور امام محمد کے نزدیک بائع کا قول قبول ہوگا اور اوسکو وجود
عیب کے علم کی قسم لیجائیگی اور اگر بائع اور مشتری مختلف ہوں بائع دعوے کرے کہ بیع میں
ہر عیب کی برأت شرط تھی اور مشتری انکار کرے قول مشتری کا مع الیمین قبول ہوگا
اور اگر مدعی اپنے دعوی پر بینہ قائم کرے تو مشتری کا حق فسخ کی نسبت باطل ہو جائیگا
اور اگر یہہ برأت عام اور بائع اور مشتری عیب میں مختلف ہوں مشتری دعوے
کرے یہہ عیب حادث ہے بائع دعوی کرے یہہ عیب وقت عقد موجود تھا

قول بائع کا قبول ہوگا نزدیک امام محمد کے اور زفر اور حسن کے نزدیک مشتری کا
قول قبول ہوگا اور ابو یوسف کے نزدیک اس اختلاف کا کچھ نتیجہ نہیں کیونکہ برات
عام شامل ہے قدیم اور حادث کو اور اگر کہے انا بری من کل عیب تو داخل
ہوگا عیب حادث اجماعاً تشریح وجہ ہم بیان کر آئے ہیں کہ ہر کلام کا مصداق
زمانہ حال ہوتا ہے مگر کسی قرینہ سے تو یہ قول بائع کا انا بری من کل عیب اسکا
مطلب یہ ہے کہ جو عیب اسوقت موجود ہے اس سے میں برات کرتا ہوں پس اگر
عیب حادث داخل نہیں ہوسکتا ہے اور اگر دونوں میں اختلاف ہو مدت میں
تو قول مشتری کا قبول ہوگا اور ایسا ہی حکم ہے برائت امام جو نزدیک زفر و حسن کے
اور امام محمد اسکے خلاف حکم دیتے ہیں اور ایسا ہی حکم ہے اگر بائع اور مشتری
عیب کے زیادہ ہونے میں مختلف ہوں تو قول مشتری کا قبول ہوگا۔

جزئیہ ۳۳۴- ابراء مجہول کا صحیح ہے نزدیک ابی حنیفہ کے مشتری ضمان وجب
کرتا ہے بائع پر اور بائع دعوی کرتا ہے ابرا کا اور مشتری منکر ہے قول منکر کا
قبول ہوتا ہے مشتری کا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۳۳۵- سوال- اگر خرید کرے شی کیلی یا موزونی اور بائع تولیہ سے اس
مبیع کو کیل یا وزن کرا دے بعد مشتری کے بعد مشتری دعوی کرے اسکے کم
ہونے کا کیا اسکا دعوی سماعت کیا جائیگا یا نہیں۔ جواب- درصورتیکہ مشتری اقرار
کرے کل مبیع کے قبضہ کرنے یا پھر پانے اس شی کا جسپر عقد ہوا تھا مشتری کا قول
مقدار مقبوضہ میں مع یمین قبول ہوگا اور تولیہ کا قول قبول نہ ہوگا۔

جزئیہ ۳۳۶ اگر زید خرید کرے کسی شی کو اور اقرار کرے اسکے دیکھنے کا
روپیہ دیتا ہوں سے اور بعد قبضہ کرنے کے دعوے کرے کہ میں نے اسکو
نہیں دیکھا تھا اور پھر واپس کرنا چاہے کیا حکم ہے اس مسئلہ میں۔ جواب

اگر مشتری دعوی کرے اس اقرار کے بعد کہ مین نے اُسکے عیبون اور راس بیع کو دیکھا تھا اور مین نے دیکھنے کا اقرار کیا تھا لیکن مین نے معائنہ نہین کیا تھا اور بائع اسکے قول کی تکذیب کرے حلف لیجائیگی بائع سے مشتری کے اقرار پر کہ وہ اقرار معائنہ کے بعد ہوا تھا اگر بائع حلف کرے تو مشتری کے انکار پر التفات نہ کیا جائیگا اور اگر نکول کرے تو مشتری کو حق واپسی ہوگا۔

جزئیہ ۳۴۰- سوال - اگر بائع اور مشتری مین اختلاف ہو مبیع کے وصف مین مشتری دعوی کرے کہ بائع نے بیان کیا تھا کہ یہ شئی شامیہ ہے مثلاً اور بائع دعوی کرے کہ مین نے یہ نہین کہا تھا مگر وہ شئی اس بلدہ کی ہے اس صورت مین کس کا قول قبول ہوگا۔ جواب۔ قول بائع کا مع الیمین قبول ہوگا کیونکہ وہ حق فسخ کا منکر ہے۔ قاری الہدایہ مشتری دعوی کرے کہ جو دراہم مین نے دیے ہین وہ مبیع کا ثمن ہے اور دلال دعوی کرے تو نے وہ دراہم میری مزدوری کے دیے مشتری کا قول قبول ہوگا۔ **تشریح** - عاقدین مین جب نزاع ہو تو کئی صورتین مین اول دعوی صحت۔ دوسرے دعوی بطلان سوم دعوی فساد۔ قاعدہ یہ ہے کہ جب ایک مدعی بطلان کا ہو دوسرا صحت کا تو مدعی بطلان کا قول قبول ہوتا ہے مگر مسئلہ مفصلہ ذیل مین۔ بکر خرید کرے گھی جو کپہ مین ہو پھر مشتری کپہ کو واپس کرے جسکا وزن دس رطل کا ہو بائع بیان کرے کہ یہ کپہ دوسرا تھا جسکا وزن پانچ رطل تھا قول مشتری کا قبول ہوگا کیونکہ کپہ مقبوض کے تعین مین اختلاف ہے اس شکل مین قول قابض کا قبول ہوگا خواہ امین ہو یا ضمان دینے والا اگر اختلاف گھی مین ہو تو یہ اختلاف درحقیقت ثمن مین ہے لہذا اسمین بھی مشتری کا قول قبول ہوگا کیونکہ وہ منکر ہے زیادتی کا۔

جزئیہ ۳۴۱- اگر مشتری دعوی کرے کہ مین نے بائع کے ہاتھ شئی مبیع ثمن سے

کمتر کو فروخت کی قبل ثمن دینے کے اور بائع دعوی کرے اقالہ کا مشتری کا قول
قبول ہوگا باوجود اسکے کہ وہ فساد عقد کا دعوی کرتا ہے اور اسکے عکس مین دونو نسے
حلف کرایا جائیگا اور اگر دونون مین اختلاف ہو عیب کے قدیم ہونے مین بائع کا
قول قبول ہوگا اور اگر دونون مین اختلاف ہو خیار کی شرط کرنے مین پس کہا گیا
کہ قول اُس شخص کا جو مجملاً نفی کرتا ہے قبول ہوگا کیونکہ اصل اُسکا عدم ہے اور کہا گیا
کہ قول اُسکا قبول ہوگا جو اُسکا دعوی کرتا ہے کیونکہ وہ عقد کے لزوم کا منکر ہے

جزئیہ ۳۴۲ - متعاقدین مین سے ایک دعوے کرے بیع تلجیہ کا اگر متعاقدین
مین اختلاف ہو ایک دعوی کرے کہ بیع تلجیہ ہوئی دوسرا اسکا انکار کرے اور بیان
کرے کہ بیع برغبت ہوئی منکر تلجیہ کا قول قبول ہوگا کیونکہ ظاہر اسکا شاہد ہے پس
قول اسکا مع الیمین قبول ہوگا - شرح مختصر الطحاوی مین لکھا ہے کہ اس مسئلہ مین امام اعظم
اور صاحبین کا خلاف ہے امام اعظم کے قول کے مطابق قول مدعی جواز عقد کا قبول
ہوگا اور صاحبین کے نزدیک قول اُس شخص کا قبول ہوگا جو مدعی بیع تلجیہ کا ہے اور
عقد فاسد قرار پائیگا -

جزئیہ ۳۴۳ - اگر بائع اور مشتری مختلف ہون مبیع کے قبضہ کرنے مین بائع کہے
تو نے اسکا قبضہ کیا مشتری کہے مین نے قبضہ نہین کیا مشتری کا قول قبول ہوگا کیونکہ
بائع دعوی کرتا ہے وجود قبض اور تقرر ثمن کا اور مشتری اسکا انکار کرتا ہے اور عدم
قبض اصل ہے اور وجود عارض ہے پس مشتری استدلال کرنے والا اصل پر قرار
پائیگا اور بائع دعوی کرتا ہے امر عارض کا اس شکل مین ظاہر شاہد ہوگا مشتری کے
پس اسکا قول مع الیمین قبول ہوگا اسیطرح سے اُسکے بعض پر قبضہ کرے اور دونون مین
اختلاف ہو قدر مقبوض مین تو بھی مشتری کا قول قبول ہوگا اور اگر ثمن کے قبضہ کرنے
مین اختلاف ہو تو بائع کا قول قبول ہوگا -

جزئیہ ۳۴۴ - ہلاک ہوا ایک شئ دو میں سے بعد اور بائع و مشتری میں اختلاف
ہو بائع کہے فلاں پہلے ہلاک ہوئی اور مشتری کہے فلاں شئ پہلے ہلاک ہوئی اگر ثمن دونوں کا
برابر ہو تو کچھ خلاف کا نہ ہوگا اور اگر دونوں کا ثمن برابر نہ ہو مثلاً ایک کا ثمن زیادہ
ہو اور دوسری کا کم اور دعوی کرے بائع اس شئ کے پہلے ہلاک ہونے کا جسکا ثمن
کم ہے اس مسئلہ میں امام یوسف کے دو قول ہیں پہلا یہ ہے کہ دونوں سے حلف
لیا جائیگا اگر ایک نکول کرے دوسرے کا دعوی ثابت ہو جائیگا اور اگر دونوں حلف
کریں پس حکم دیا جائیگا اس شکل کا یعنی دونوں ساتھ ہی ہلاک ہوے ہوں یعنی مشتری پر
بانصف نصف ثمن دونوں اشیاء مذکورہ کا لازم ہوگا - پس بعد ابو یوسف نے اس
قول سے رجوع کی اور اتفاق کیا امام محمد کے قول سے اور امام محمد کے نزدیک
قول مشتری کا مع الیمین قبول ہوگا صورت مذکورہ میں کیونکہ دونوں متفق ہیں
اصل دین میں اور مختلف ہیں مقدار ثمن میں اور قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ جب اختلاف ہو
قرض کی مقدار یا جنس یا نوع یا صفت میں تو قول مدیون کا قبول ہوتا ہے مع الیمین
کیونکہ صاحب دین دعوی کرتا ہے زیادتی کا اور مدیون منکر ہے قول منکر کا
مع الیمین قبول کیا جاتا ہے اور جو گواہ پیش کرے اسکے گواہ قبول ہونگے اور
اگر دونوں گواہ پیش کریں تو بائع کے گواہ قبول ہونگے -

جزئیہ ۳۴۵ - مروی ہے امام ابو یوسف سے وہ عیوب جن سے نفرت ہوتی ہیں
معلق ہوتی ہیں انکا ثبوت فقط حضور مشتری میں کافی ہے - صاحبین سے یہ مشہور ہے
کہ ثبوت اسکا حضور بائع و مشتری میں ہونا چاہیے جبکہ ثبوت ایسے عیب کا جس کا
حدوث اتنی مدت میں ہوسکتا ہے بائع کے یہاں شرط ہو حق رد کے لیے تو قاضی
بائع سے پوچھیگا آیا یہ عیب تیرے یہاں تھا اگر وہ کہے ہاں تو قاضی بیع رد کرادیگا
مگر یہ کہ بائع دعوی کرے رضا و ابرا کا اور اگر بائع کہے نہیں تو اسکا قول قبول ہوگا

گی جبکہ مشتری گواہ پیش کرے کیونکہ مشتری دعوی کرتا ہے بائع پر حق رد کا اور بائع منکر ہے۔

جزئیہ ۳۴۶ - مشتری و بائع میں اختلاف ہو تغیر اور عدم تغیر میں بائع کہے کہ متغیر نہیں ہوئی مشتری بیان کرے کہ متغیر ہو گئی بائع کا قول قبول ہوگا اگر دونوں مختلف ہوں فسخ اور اجازت میں انمیں سے ایک بیان کرے ہمنے بیع کو فسخ کیا اور دوسرا کہے جائز کیا ہمنے بیع کو پس یہ اختلاف نہیں خالی ہے اس سے کہ مدت خیار ہو گا یا بعد گزرنے مدت خیار کے پس اگر مدت خیار میں ہو تو قول اس شخص کا قبول ہوگا جو فسخ کا دعوی کرتا ہے اور اگر اختلاف بعد گزرنے مدت خیار ہو پس ایک انمیں سے کہے کہ مدت گزر گئی بعد فسخ کے اور دوسرا کہے بعد اجازت کے پس مدعی اجازت کا قول قبول ہوگا۔ اور اگر دونوں مختلف ہوں فسخ اور اجازت کی نسبت مدت خیار میں پس قول اس شخص کا قبول ہوگا جسنے [illegible] اس سے کہ دعوی کیا ہو فسخ یا اجازت کا۔

جزئیہ ۳۴۷ - [illegible] دعوی [illegible] کا اور بیان کرے کہ [illegible] جس شخص [illegible] باپ سے خرید کیا تو اسوقت نابالغ تھا مدعا علیہ بیان کرے جس وقت اسوقت بالغ تھا اور اس بیع پر راضی نہیں ہوا مشتری کا قول قبول ہوگا اور اگر بائع دعوی کرے میں نے صغر سنی میں بیع کی تھی مشتری دعوی کرے تو بعد بالغ ہونے کے بعد بیع کی ہے بائع کا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۳۴۸ - وصی کوئی شے ترکہ میں سے فروخت کرے ورثا دعوی کریں کہ وصی نے غبن فاحش سے فروخت کیا مشتری دعوی کرے کہ مثلی قیمت پر فروخت کیا مشتری کا قول قبول ہوگا اور اگر بائع کا جنون ظاہر ہوا اور وہ حالت افاقہ میں نہ ہو اور بیع کے وقت افاقہ کا منکر ہو بائع کا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۵۴۹ - بکر اقرار کرے ثمن پر قبضہ کرنے کا پھر بیان کرے مین نے قبضہ نہین کیا اور مشتری سے حلف طلب کرے اس مسئلہ مین اسکے قول کی تصدیق کیجائیگی اور مشتری سے حلف لیا جائیگا کتاب استحلاف خواہر زادہ مین لکھا ہے کہ حلف نہ لیا جائیگا بموجب قیاس تناقض کی وجہ سے امام اعظم اور امام محمد کے نزدیک اور ابو یوسف کے نزدیک اسکی تصدیق کیجائیگی اور حلف لیا جائیگا باین الفاظ باللہ ما قبض البائع ہذا القدر من الثمن -

جزئیہ ۵۵۰ - زید چارپایہ عمرو سے خریدے اور اُسپر قبضہ بھی کر لے بعدہ بکر دعوی کرے کہ یہ چارپایہ میرا ہے مشتری اقرار کرے کہ چارپایہ مدعی کا ہے اور بائع مشتری کے قول کی تصدیق کرے اور مشتری بائع سے ثمن واپس لینا چاہے بلکہ بیان کرے مین نے تیری تصدیق اسوجہ سے کی تھی کہ تو نے وہ چارپایہ مدعی کو دے دیا تھا بائع کا قول قبول ہوگا تا آنکہ ثابت - ابو یوسف فرماتے ہین کہ اول بائع سے حلف لینا چاہیے کیونکہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اذا اختلف المتبایعان فالقول ما قال البائع حضرت سرور عالم نے بائع کو خاص کیا ہے اس سے مستنبط ہوتا ہے کہ بائع سے پہلے حلف لینا چاہیے

کتاب الصرف

جزئیہ ۵۵۱ - اگر بکر زید کو ایک دینار بعوض دس دراہم کے اور بائع و مشتری بدلین پر قبضہ کر لین بعدہ بائع دراہم زیوف لیکر آئے اور بیان کرے کہ چند دراہم زیوف ہین انمین - مشتری انکار کرے اور بیان کرے یہہ اُن دراہم مین سے نہین ہین اس مسئلہ کی کئی صورتین ہین اول یہہ کہ اگر بائع نے قبل اسکے اقرار کیا ہو کہ مین نے کھرے دراہم پر قبضہ کیا یا بیان کرے کہ اپنے حق پر قبضہ کیا یا ثمن سے

راس المال پر قبضہ کیا یا کہے بھر پائے دراہم یا کہے قبضہ کیا دراہم پر یا کہے قبضہ
کیا اور کچھ بیان نہ کرے شکل اول وثانی وثالث ورابع مین بائع کا دعویٰ ثابت
ہوگا۔ اور مشتری سے حلف طلب نہ کیا جائیگا اور پانچوین شکل مین بائع کا قول قبول
ہوگا اور مشتری کو ثبوت پیش کرنا ہوگا کہ مین نے کھرے دراہم بائع کو حوالہ کیے یہ
حکم استحساناً ہے۔ اور ایسا ہی حکم ہے چھٹی شکل مین۔ اور وہی یہ ہے کہ بائع کہے
مین نے قبضہ کیا اور کچھ بیان نہ کرے اور اگر بائع بیان کرے کہ وہ دراہم ستوقہ یا
رصاص ہین اسکا قول چارون شکلون مین قبول نہ ہوگا اور یون ہی پانچوین شکل مین
بھی حکم ہے اور چھٹی شکل مین قول قبول ہوگا۔ خانیہ۔

جزئیہ ۳۵۳ - بائع ثمن پر قبضہ کرے اور موجر اجرت پر اور قرضخواہ اپنے دین پر
اور کوئی صراف سے نہ پرکھوا سکے پھر ایک دعوے کرے کہ جس شی پر قبضہ کیا وہ
ناقص ہے یعنی بیان کرے وہ نحاس ہے اور حاکم کے روبرو حاضر کرکے خصم سے
اپنا بقیہ حق ثمن کی نسبت طلب کرے اور اسے خصم کو واپس کردے اور خصم انکار
کرے اور کہے کہ مین نے دراہم کھرے دیے تھے اور مین نہین جانتا ہون
کہ آیا یہی دراہم انمین سے ہین قول قابض یا دافع کا قبول ہوگا۔ صاحب قنیہ نے
اس حکم کو یون بیان کیا ہے کہ بکر کرایہ سے لے چارپایہ بغداد جانے کیلیے دس درہم
اور زر کرایہ چارپایہ کے مالک کو حوالہ کردی بغداد پہنچنے پر بعض دراہم واپس کرے اور
بیان کرے کہ یہ زیوف ہین یا ستوقہ مالک چارپایہ کا قول قبول ہوگا کیونکہ وہ اپنے حق کے
بھرپانے کا منکر ہے اور اگر دراہم کے قبضہ کرنیکا اقرار کرے تو قول اسکا زیوف
کی نسبت قبول ہوگا کیونکہ زیوف اسکے حق کی جنس سے ہین پس ناقض نہ پایا جائیگا
اور ستوقہ مین قول قبول نہ ہوگا بسبب تناقض کے اور اگر اقرار کرے اجرت
باقی کے بھرپانیکا یا دراہم کھرے ہونیکا پس اسکا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۳۷۵ مشتری بائع کو دراہم حوالہ کرے اور وہی ثمن ہو متاع کا پھر بائع آئے اور بعض ثمن مشتری کو اس بیان سے واپس کرنا چاہے کہ وہ معاملات میں رائج نہین ہین مشتری انکار کرے کہ یہہ وہ دراہم نہین ہین جو مین نے تجھکو حوالہ کیے تھے دو حال سے خالی نہین یا یہہ کہ بائع نے ثمن کے قبضہ کرنیکا اقرار کیا ہے اگر ثمن کے قبضہ کرنے کا اقرار کیا ہے تو اسکا قول قبول نہ ہوگا اور مشتری پر خراب دراہم کا عوض دینا لازم ہوگا اور اگر بائع درخواست کرے کہ مشتری سے حلف لیا جائے کہ مجھے علم نہین ہے کہ وہی دراہم ہین جو مین نے دیے تھے تو قاضی کو مناسب ہے کہ اس درخواست کو قبول کرے اور مشتری کو علم پر حلف دے اگر وہ حلف کرے تو خصومت اٹھ جائیگی اور بائع سے منازعت باقی نہ رہیگی اور اگر نکول کرے تو قاضی کو سزاوار ہے کہ ثمن مشتری کو واپس کرا دے اور اگر بائع نے نہ ثمن کے قبضہ کرنیکا اور نہ اس حق کا جو مشتری پر اس بیع کی سبب سے حاصل ہوتا ہے اقرار کیا ہو دراہم کے قبضہ کرنیکا مثلاً اور یہہ بیان کیا ہو کہ وہی ثمن کی بابت ہے یا حق کی نسبت اس شکل مین بائع کا قول قبول ہوگا کیونکہ وہ اپنے حق کے بھرپانے کا انکار کرتا ہے اور اس سے پہلے کوئی کلام بائع سے صادر نہین ہوا جو اسطرح کوئی مناقض ہو پس اسکا قول سنا نہین قبول ہوگا یہہ حکم اس شکل مین ہے کہ مشتری انکار کرے کہ یہہ دراہم میرے نہین ہین یہہ تمام حکم اس شکل مین ہے کہ بائع واپس کرے زیوف یا نبہرجہ کہکر پس اگر ستوقہ ہون تو بائع کا قول قبول نہ کیا جائیگا اور وہ مشتری پر رد نکرائے جاینگے کیونکہ وہ اپنے کلام کا مناقض ہے لیکن بائع کے اقرار دراہم کے قبضہ کرنیکی شکل پس ظاہر ہے کیونکہ ستوقہ دراہم کی قسم مین سے نہین ہین اور اسنے پہلے دراہم کے قبضہ کرنے کا اقرار کیا ہے پھر کہا وہی ستوقہ ہین پس اپنے کلام کا مناقض قرار پائیگا اور اسیطرح اسس

اقرار ہین کہ اجرت پر قبضہ کیا یا حق پر بطریق امانی اور مبسوط مین تو کو نہین لکھا ہے اور ذخیرہ مین [illegible]

جیدیہ ۴۵۴۔ **تشریح** کتاب صحاح مین مذکور ہے کہ نبہرجہ ہر شی کے باطل
کو کہتے ہین اور یہی مشہور ہے۔ مغرب مین منقول ہے کہ نبہرجہ ان دراہم کو کہتے ہین
کہ انکی چاندی ناقص ہو اور ابن الاعرابی نے لکھا ہے کہ نبہرجہ اسکو کہتے ہین جسکا سکہ
خراب ہو اور ردی اور باطل بھی مستعمل ہے اور لحیانی سے کہا کہ نبہرجہ نون سے
ابن اعرابی سے منقول ہے اور باقی اہل لغت بھی کہتے ہین کذا فی المغرب۔ اور
زیوف وہ دراہم ہین جنکو معاملات مین واپس کر دیتے ہون اور بیت المال کے نہ لیتے
ہون اور بعض لکھتے ہین کہ زیوف وہ دراہم ہین جو نبہرجہ سے [illegible] مین کم ہون
کیونکہ زیوف کو والیان بیت المال نہین لیتے اور نبہرجہ وہ ہین جسکو تاجر واپس
کر دیتے ہون اور ستوقہ وہ ہین جو نبہرجہ سے بھی زائد ناقص ہوتے ہین اور
مغرب سے مذکور ہے کہ ستوقہ وہ دراہم ہے جنمین تانبا غالب اکثر ہو چاندی سے
رسالہ یوسفیہ مین مرقوم ہے کہ نبہرجہ وہ ہین جنمین تانبا غالب ہو اور معاملات مین
نہین چلتے پاتے ہین۔ اگر دراہم ستوقہ ہون تو انکا لینا حرام ہے کیونکہ وہ حکم مین پیسے کے ہین
حاصل کلام یہ ہے کہ زیوف کل کھوٹے دراہم سے اچھے ہوتے ہین اسکے بعد
نبہرجہ اور اسکے بعد ستوقہ۔ پس زیوف بمنزلہ دراہم کے ہین انکو صراف لیتے ہین
مگر بعض نبہرجہ وہ ہین جنکو کل صراف واپس کر دیتے ہین لیکن انمین چاندی تانبے سے
زیادہ ہوتی ہے اور ستوقہ بمنزلہ زغل کے ہے یعنی انمین تانبا زائد تر ہوتا ہے
چاندی سے۔ جب سب کی تعریف معلوم ہوگئی تو انکا حکم بھی جاننا چاہیے اگر دراہم
زیوف ہون یا نبہرجہ تو قول قابض کا قبول ہوگا۔ اگر قابض نے اقرار اپنے حق کی
پانے یا کھرے ہونے کا نہ کیا بلکہ مطلق دراہم کے پانے کا اقرار کیا ہو پھر دعوی
کرے کہ بعض دراہم زیوف ہین قول قابض کا قبول ہوگا اور دراہم واپس کرے اور

جائینگے اگر دراہم کے اقرار کرنے کے بعد ستوقہ ہونیکا دعوی کرے تو اُسکا قول
قبول ہوگا اور دراہم واپس نہ کرائے جائینگے۔

کتاب الکفالت

جزئیہ ۳۵۵- مکفول عنہ غائب ہو پس کفیل دعوی کرے طالب پر کہ مین نے جن
ہزار درہم کی کفالت کی تھی فلان غائب کی جانب سے وہ قیمت ہے شراب کی طالب
اُسکا انکار کرے اور دعوے کرے کہ وہ قیمت غلام کی تھی قول طالب کا قبول ہوگا
جزئیہ ۳۵۶- زید غائب عمرو حاضر ضامن ہو شب تک اور بیان کرے کہ اگر
عمرو کو کل تک تیرے سپرد نہ کر دون تو وہ مال میرے ذمہ ہے بعدہ اختلاف ہو
کفیل دعوی کرے کہ مین نے المکفول عنہ کو سپرد کر دیا اور طالب دعوی کرے کہ
نہین سپرد کیا قول طالب کا قبول ہوگا اور کفیل پر مال کا دینا واجب ہو جائیگا
عمرو بکر کا حاضر ضامن ہوا اور کہے اگر مین بکر کو کل تیرے سپرد نہ کرون تو جو شئی
اُسپر لازم ہے وہ میرے ذمہ لازم ہو جائیگی اور عمر کو حاضر نہ کرے اور طالب دعوی
کرے اور اُسکی مطلوب تصدیق کرے اور کفیل انکار کرے قول کفیل کا مع الیمین
علی العلم قبول ہوگا- بکر خالد سے بیان کرے کہ تو فلان شئی فروخت کر زید کے ہاتھ
قیمت اُسکی میرے ذمہ ہے- بائع دعوے کرے کہ مین نے فروخت کی فلان شئی
زید کے ہاتھ ہزار درم پر اُسکی مشتری تصدیق کرے اور کفیل دونون کی تکذیب
کرے قول طالب و مطلوب کا استحساناً قبول ہوگا-
جزئیہ ۳۵۷- زید کہے عمرو سے کہ جو شئی تیری بکر کے ذمہ ہے وہ میرے ذمہ ہے
اور اُسکو طالب قبول کرے مطلوب بیان کرے کہ طالب کے میرے ذمہ ہزار
درم ہین اور طالب بھی کہے کہ میرے ہزار درہم مطلوب پر ہین اور کفیل کہے کوئی شئی

مطلوب کے ذمہ پہنین ہے قول مطلوب کا قبول ہوگا اور کفیل کو ہزار درم دینا پڑینگے-
اگر مدیون دوسرے سے کہے کہ تو فلان شخص سے کے وہ ہزار درہم جو مجھ پہ قرض ہین ادا
کر دے اسکا مین ضامن ہون - مامور کہے کہ مین نے ہزار درہم ادا کر دیے آمر
اسکی تصدیق کرے اور طالب انکار کرے اور حلف کرے کہ مین نے مامور سے
کچھ وصول نہین پایا - طالب کا قول قبول ہوگا - **قاضیخان**

جزئیہ ۵۵۳ - اگر ودیعت ہلاک ہوجاے کفیل بری ہوجائیگا - اور کفیل کا قول
ودیعت کی ہلاکت مین قبول ہوگا - اور اگر مدعی علیہ دعوی کرے کہ مین مسافر ہون اور
مدعی منکر ہو قول مدعی کا قبول ہوگا کیونکہ اقامت شہر کی دلالت کرتی ہے مقیم
ہونے پر -

جزئیہ ۵۵۴ - کفیل کہتا ہے لوگون کو کہ مین بکر کی جانب سے حاضر ضامن
ہون اور طالب حاضر نہ ہو - اگر کفیل اور طالب انشاء کفالت پر متفق ہون تو کفالت
صاحبین کے نزدیک صحیح نہ ہوگی اور اگر دونون متفق ہون اقرار کفالت پر کہ
جسکی نسبت خطاب و قبول واقع ہوا تو کفالت صحیح ہے اگر دونون مختلف ہون تو
قول اس طالب کا قبول ہوگا - جو مدعی ہے کہ یہہ قول اقرار کفالت ہے اور اسمین
خطاب و قبول دونون پائے گئے ہین اور کفیل سے مواخذہ کیا جا سکتا ہے
انفع الوسائل - طالب اور صبی مین اختلاف ہو بعد بلوغ کے طالب کہے جب تو
کفیل ہوا تھا بالغ تھا صبی کہے مین بالغ نہ تھا قول صبی کا قبول کیا جاے گا -
صاحب حدیقہ نے تاتارخانیہ سے اس مسئلہ کو نقل کیا ہے - اگر کوئی شخص دعوی
کرے کہ مین حالت جنون مین کفیل ہوا تھا یا مین غشی کی حالت مین تھا اور طالب
انکار کرے اور کہے کہ تو کفالت کے وقت تندرست تھا - اسکی دو صورتین ہین
ایک یہہ کہ کفیل کو جنون لاحق ہوتا ہو یا بیہوشی اور یہہ مشہور و معروف ہو اس

صورت مین قول کفیل کا قبول ہوگا اور دوسری صورت یہہ کہ کفیل کو یہہ شئی بھی جنون لاحق ہوتا اور مشہور ہو نہ یہہ تو طالب کا قول قبول ہوگا ۔ اور اگر اختلاف ہو طالب وکفیل مین کفیل کہے مین مکفول عنہ کا مکان نہین جانتا ہون اور طالب کہے تو جانتا ہے ۔ اگر مکفول عنہ پیشہ خاص رکھتا ہو اور تجارت کیلیے شہر خاص مین جاتا ہو اور وقت بھی جانیکا معلوم ہو ایسی صورت مین قول طالب کا قبول کیا جائیگا اور کفیل کو قاضی حکم دیگا اُس شہر مین جائے اور اُسکو حاضر کرنیکا اور اگر امور مذکورہ معروف نہ ہون تو قول کفیل کا قبول ہوگا ۔

جزئیہ ۱۳۶ ۔ حاضر ضامن مین یہہ شرط کیجاے کہ اگر مکفول عنہ کو کل حاضر نہ کرون تو جو مال تیرا مکفول عنہ پر ہے وہ مین ادا کرونگا اور مقدار مال کی نہ بیان کرے یہہ کفالت صحیح ہے پس درصورتیکہ کل کے دن کفیل مکفول عنہ کو حاضر نہ کرے اور طالب اور کفیل اور مکفول عنہ مال کی مقدار مین مختلف ہون تو کفیل کا قول قبول ہوگا کیونکہ وہ منکر ہے زیادتی کا ۔ اگر کفیل کفالت بالنفس مین شرط کرے کہ اگر کل مین مکفول عنہ کو حاضر نہ کرون تو مین سو درم دونگا اور یہہ نہ کہے کہ وہ سو درم جو تیرے مکفول عنہ کے ذمہ ہین وہ مین دونگا اس شکل مین دیکھینگے کہ آیا منکر اقرار کیا ہے اُس سو درم کا جو مکفول عنہ کے ذمہ ہے اور اُسی کی کفالت بھی کی ہے یا نہین اگر اُسکا اقرار ثابت ہوجائے تو وہ کفیل تصور کیا جائیگا اور اگر کفیل کہے کہ طالب کا مکفول عنہ پر کچھہ نہین ہے اور یہہ اقرار طالب کیلیے سو درم کا کیا گیا ہے اور طالب کہے کہ مکفول عنہ پر میرے سو درم ہین اُسکی تو نے کفالت کی تھی اس شرط سے کہ اگر کل مین مکفول عنہ کو حاضر نہ کرون تو سو درم دونگا اس مسئلہ مین قیاس مقتضی ہے کہ کفیل کو کچھہ نہ دینا پڑے اور قول کفیل کا قبول کیا جائے اور یہی مذہب ہے امام محمد رحمۃ اللہ کا اور ایک قول امام ابو یوسف رحمۃ اللہ کا

بھی ہے۔

جزئیہ ۱۶۳۔ قاضی کو حق المقدور کفیل ثقہ لینا چاہیے اور اگر مدعی علیہ کہے کہ مجھی ثقہ کفیل نہین ملتا اسکا قول قبول ہوگا اور مدعی کو حکم دیا جائیگا کہ اُسکے ہمراہ رہے اور اگر طالب و کفیل مین اختلاف ہو شخ مکفول شدہ کی قیمت مین تو کفیل کا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۳۶۲۔ اگر اقرار کرے کہ مین فلان شخص کی جانب سے ضامن ہوا ہون جسمین ایک مہینے کی مدت ہے اور مقرلہ کہے کہ مدت نہین ہے تو قول ضامن کا قبول کیا جائے گا۔

جزئیہ ۳۶۳۔ زید دعوی کرے سو دینار کا عمرو پر اور بیہ نہ بیان کرے کہ وہ کھری ہے یا کھوٹے یا اشرفیان ہین اور اپنی جانب سے بکر کو کفیل بالنفس دے کفیل کہے اگر مین مکفول عنہ کو کل حاضر نہ کرون تو وہ مین دون گا یہہ دونون کفالتین صحیح ہین امام اعظم و ابو یوسف کے نزدیک اور امام محمد فرماتے ہین کفالت بالمال صحیح نہین ہے کیونکہ قرض غواہ اور مکفول عنہ کی یہہ خواہش نہین۔ صاحبین کی دلیل یہہ ہے کہ مال کے کی لفظ معرف باللام ہے تو اس شکل مین اُسی سے خاص مراد لینا بھی ہوسکتا ہے تو دعوی صحیح نہ ہوگا باعتبار بیان کے اور جس شکل مین مراد کو بیان کردے تو وہ ملحق ہوجائیگا اصل دعوی کے ساتھ اور ظاہر ہوجائیگی صحت کفالت اولی کی انہین پر مرتب ہوگی کفالت ثانیہ اور نسبت بیان کے کفیل کا قول قبول ہوگا جبکہ وہ دونون مختلف ہون کفالت کے وجود اور عدم مین۔

کتاب الحوالہ

جزئیہ ۳۶۴۔ ایک شخص کے دوسرے پر ہزار درہم قرض ہون اور اُسکے

کسی اور پر ہزار درہم قرض ہون اور مدیون اول اپنا قرضہ کا حوالہ اپنے مدیون پر دے
اس کے بعد محتال لہ محتال علیہ سے مال کا قبضہ کرے اور محیل قابض سے کہے تیرا کچھ
قرضہ مجھ پر نہ تھا مین نے تجھے حکم دیا تھا مال پر قبضہ کرنیکا بطور وکالت اور رقم وصول شدہ کی
واپسی کا طالب ہو قابض کہے بلکہ میرے ہزار درہم تجھ پر قرض تھے تونے اسکا
حوالہ دیا اپنے مدیون پر قول محیل کا قبول ہوگا کیونکہ قابض دین کا دعوی کرتا ہے
اور محیل منکر ہے اگر محتال علیہ مال حوالت ادا کرکے محیل سے بیان کرے کہ تیرا
کچھ قرضہ مجھ پر نہین ہے - مین نے تیرا قرض تیرے حکم سے ادا کردیا اور مین تجھسے پانے کا
تجھ سے مستحق ہون محیل کہے نہین بلکہ تجھ پر میرے ہزار درہم واجب الادا تھے
محتال علیہ کا قول قبول ہوگا - اگر محتال لہ غایب ہو اور محیل محتال علیہ سے اپنے
مال کا قبضہ کرنا چاہے اور بیان کرے کہ مین نے شخص غائب کو جو حوالہ دیا تھا
وہ بطور وکالت تھا مجھ پر قرضہ نہین ہے - ابو یوسف فرماتے ہین محیل کے قول کی
تصدیق نکیجائیگی اور نہ اُسکے گواہ لیے جائینگے کیونکہ قضا علی الغائب لازم آتی ہے
اور یہہ جائز نہین ہے اور امام محمد فرماتے ہین محیل کا قول وکالت مین قبول
ہوگا -

جزئیہ ۱۰۳۶۵ ایک شخص اپنے ذمہ کا قرضہ اپنے مدیون کے ذمہ پر اُتروادے
پھر طالب اُس سے تقاضا کرے مطلوب کہے مین نے حوالہ کردیا اب تو مجھ سے
کیون مانگتا ہے بلکہ محتال علیہ سے لے اور محتال غائب ہو طالب کہے اگرچہ تونے
حوالہ دیا تھا لیکن مین نے قبول نہین کیا طالب کا قول قبول ہوگا - مدیون اپنے قرضہ
ذکی کا محمود پر حوالہ دے اور محمود بعد اس حوالہ کے غائب ہو جائے پھر محتال لہ
کہے کہ محتال علیہ نے مجھ سے کہا کہ محیل کا میرے ذمہ کچھ نہین ہے تو اپنا قرضہ
اصلی مدیون سے طلب کر ابو یوسف فرماتے ہین کہ محتال لہ کو محیل سے مطالبہ کرنا

جائز نہین ہے اور اگر محتال علیہ حاضر ہوا ور حوالہ سے انکار کرے اور اُسکے پاس گواہ بھی ہون اسکا انکار بمنزلہ فسخ حوالہ تصور کیا جائیگا اور اسکا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۴۶۶۔ اگر اجنبی ادا کرے ثمن اور یہہ نہ بیان کرے کہ مین نے مشتری کی جانب سے ادا کیا ہے یا محتال علیہ کی جانب سے۔ اس صورت مین قول اجنبی کا قبول کیا جائیگا جسکی جانب سے ادا کرنا وہ بیان کریگا تسلیم کیا جائیگا اگر اجنبی مرجائے یا غائب ہوجائے اُس شکل مین محتال علیہ کی جانب سے اُس اجنبی سے ادا کرنا تصور کیا جائیگا۔ قاضیخان۔

جزئیہ ۴۶۷۔ زید عمرو سے چار پایہ سو درم کو خرید کرکے اُسپر قبضہ کرے اور بائع کو ثمن کا حوالہ دیدے محمود پر اسکے بعد مشتری چار پایہ مین عیب پائے اور اُسے حسب فیصلہ قاضی واپس کردے اس شکل مین مشتری اپنے مال کا بائع سے واپس لینے کا مستحق نہ ہوگا۔ اور لیکن بائع اس ثمن کا محتال علیہ پر حوالہ لے سکتا ہے عام اس سے کہ محتال علیہ حاضر ہو یا غائب اور بائع کا یہہ قول کہ مین نے محتال علیہ سے کچھ نہین پایا قبول ہوگا اور اسیطرح اس شکل مین بھی حکم ہے کہ اگر چار پایہ کو مشتری نے بغیر فیصلہ قاضی واپس کیا ہو۔ قاضیخان۔

جزئیہ ۴۶۸۔ جامع صغیر مین مذکور ہے اگر محتال لہ محتال علیہ سے زر مطلوب کا قبضہ کرے اور محیل بیان کرے محتال لہ سے تونے جس مال پر قبضہ کیا وہ میرا مال ہے اور تو میرا وکیل ہے قول محیل کا قبول کیا جائیگا۔ اگر اختلاف ہو محیل اور محتال علیہ مین محتال علیہ کہے مین نے تیرا دین تیرے حکم سے ادا کیا مجھے تجھ سے لینے کا حق ہے اور محیل کہے تونے میرے مال سے جو تیرے ذمہ تھا میرا دین ادا کیا قول محتال علیہ کا قبول کیا جائیگا۔ اگر اختلاف ہو طالب و مطلوب مین بعد مرجانے محتال علیہ کے طالب کہے اُسنے کچھ نہین چھوڑا اور مطلوب کہے کہ ترکہ چھوڑا قول طالب کا مع الیمین قبول

ہوگا۔ **خلاصہ**۔ محتال لہ کہے کہ مین نے اپنا وہ مال جو تیرے ذمہ تھا اور تونے
اُسکا حوالہ دیا تھا وصول کرلیا۔ محیل دعوی کرے کہ تونے میرے جانب سے وکالتہ
قبضہ کیا قول محیل کا قبول کیا جائیگا اگر محتال علیہ دعوی کرے کہ مین نے تیرا دین ادا کیا
اور مین تجھ سے لینے کا مستحق ہون اور محیل کہے تونے ادا کیا جو میرا دین تیرے
ذمہ تھا قول محتال علیہ کا قبول کیا جائیگا۔

جزئیہ ۳۶۹۔ محیل دعوی کرے کہ محتال علیہ بعد ادا کرنے دین کے مرا اور محتال لہ
دعوی کرے کہ قبل ادا کرنے دین کے مرگیا اور میرا حق تلف ہوگیا اب مجھ کو تجھ سے
وصول کرنیکا حق ہے قول محتال لہ کا قبول کیا جائیگا کیونکہ وہ اصل سے استدلال کرتا ہے
اگر مشتری ثمن کا حوالہ دیدے اور شخص اجنبی مشتری کی جانب سے تبرعاً ثمن ادا
کردے تو محتال علیہ مشتری سے کچھ پانے کا مستحق نہین ہے اور اگر شخص اجنبی
محتال علیہ کی جانب سے تبرعاً ثمن ادا کردے اس شکل مین محتال علیہ زرحوالہ
پانے کا مستحق ہے اور اگر اجنبی کچھ بیان نہ کرے تو اُسکا قول قبول ہوگا۔
فتاوی بزازیہ۔ اگر اختلاف ہو درمیان محیل اور محتال لہ کے محتال لہ دعوی
کرے کہ محتال علیہ مرگیا اور وہ مفلس تھا اور محیل دعوی کرے کہ وہ مالدار تھا
کتاب مبسوط مین مرقوم ہے کہ قول محتال لہ کا مع الیمین علی العلم قبول ہوگا کیونکہ
وہ اصل پہ استدلال کرتا ہے **شرح مختصر الوقایہ**۔

کتاب القضاء

جزئیہ ۳۷۰۔ امام محمد سے منقول ہے اگر قاضی یتیم کا مال فروخت کرے مشتری
مبیع کو بسبب عیب کے واپس کرے اور قاضی کہے کہ مین نے ابرا کیا تھا قول
قاضی کا بلا یمین قبول کیا جائیگا۔ جب دعوی یتیم پہ کیا جاے اور یتیم منکر ہو تو یتیم پہ

حلف عائد نہ ہوگا کیونکہ مین یتیمون کی ولایت قاضی کو ہوتی ہے انمین رد دعوی مدعی
بحکم قاضی ہوتا ہے اور قاضی سے اُسکے حکم مین حلف نہین لیا جاتا ہے -

جزئیہ ۳۶۱ - قول قاضی معزول کا نہ قبول ہوگا مگر اس صورت مین کہ قابض اقرار
کرے کہ معزول نے وہ شی میرے حوالہ کردی کیونکہ قابض دعوی کرتا ہے اپنے مالک
ہونیکا قول اسکا قبول ہوگا اور شی مذکورہ کا قابض کیلیے حکم دیا جائیگا باعتبار ظاہر کے
اور ایسا ہی حکم ہے اس مسئلہ مین یعنی کہ کوئی شخص اقرار کرے کہ فلان شخص نے فلان
شی پر میرا قبضہ کرا دیا اگر اسکے خلاف پر گواہ پیش کیے جاتے تو قول مقر کا نہ قبول
ہوگا - اگر قاضی معزول ہوجاے اور بیان کرے کہ مین نے فلان شخص کیلیے فیصلہ
قصاص کا کیا تھا یا اور کسی حق کا اور مین گواہی دیتا ہون اسکی معزول کے قول کی
تصدیق نہ کیجاے گی مگر جبکہ دو دوسرے گواہ گواہی دین -

جزئیہ ۳۶۲ - جامع صغیر مین مرقوم ہے کہ قاضی معزول ہوجاے اور زید سے کہے
کہ مین نے تجھ سے ہزار درم لیکر عمرو کو دیے تھے اسوجہ سے کہ عمرو کا ہزار درم کا مین نے
تجھ پر فیصلہ کیا تھا اور زید بیان کرے کہ تو نے مجھ سے ظلماً ہزار درم دلاے قول قاضی کا
قبول ہوگا اور عمرو سے تاوان نہ دلایا جائیگا کیونکہ فعل قاضی کا حالت قضا مین ہوا ہے
اور قول قاضی کا حالت قضا مین حجت ہوتا ہے اور قاضی کا دوسرے شخصون کو
دلا دینا جائز و صحیح ہے - ماخوذ منہ دعوی کرے قاضی پر کہ تو نے مجھ سے مال
ظلماً لیا قاضی ہونیکے قبل یا عہدہ قضاۃ سے معزول ہونے کے بعد اس مسئلہ مین
قاضی کا قول اپنی ذات سے تاوان ساقط ہونے پر قبول ہوگا - اور ایسا ہی حکم ہے
اس مسئلہ مین بھی کہ قاضی کہے کہ مین نے تیرا ہاتھ کاٹنے کا فیصلہ کیا تھا بغیر کسی حق کے
یا کہے کہ مین نے حکم دیا تھا تیرے ہاتھ کاٹنے کا بسبب فلان شخص کے حق کے معین الحکام
اگر منکر ہو وہ شخص جسکی نسبت قاضی نے فیصلہ کیا ہے اپنے دعوی کرنے کا اُس کے

اجلاس مین اور قاضی کہے تونے میرے اجلاس پر دعوی کیا تھا اور مین نے تجھ سے
ثبوت طلب کیا تھا اور تونے ثبوت پیش کیا اسو جہہ سے فیصلہ کر دیا قاضی کا قول قبول
کیا جاے گا اگر قاضی قضاۃ کے عہدہ پر قائم ہو اور معزول نہ ہوا ہو **معین الحکام**

جزئیہ ۳۷۲ - اگر زید گواہ پیش کرے کہ فلان قاضی نے میرے ہزار درم کا
فیصلہ کیا اور قاضی کہے مین نے فیصلہ نہین کیا گواہون کی گواہی نامنظور کیجائیگی
اور امام محمد کے نزدیک گواہی قبول کیجائیگی میرے نزدیک فی زماننا امام محمد کے
قول پر فتوی دینا چاہیے کیونکہ اکثر قضاۃ ہمارے زمانہ مین ایسے ہین جن کے
قول پر اعتماد نہین ہو سکتا اور یہہ مسئلہ میری راے کی تائید کرتا ہے اور جو مسئلہ
ہدایہ کی کتاب قضا کے آخر مین مذکور ہے وہ یہہ ہے کہ اگر قاضی کہے کہ مین نے
فیصلہ کیا عمرو کے حق مین رجم کا یا ہاتھ کاٹنے کا اور دوسرے سے کہے عمرو کا ہاتھ
کاٹ یا رجم کر ماسور کو جائز ہے قاضی کے حکم کی تعمیل کرے اور امام محمد نے
اس قول سے رجوع کی اور فرمایا کہ نہین قبول کرینگے ہم قول قاضی کا جبتک
کہ دلیل نہ ملے اور اکثر مشائخ نے اسی قول کو پسند کیا ہے اس سبب سے کہ
ہمارے زمانہ کے اکثر قاضیون کا حال خراب ہوگیا ہے مگر یہہ حکم کتاب قاضی
مین نہین ہے کیونکہ اسکی اکثر حاجت پڑتی ہے اور امام ابو نصر فرماتے ہین
اگر قاضی عالم وعادل ہو تو اسکا قول قبول کیا جائیگا اگر قاضی عادل جاہل ہو تو
اس سے رجم کی شرط اور ہاتھ کاٹے جانے کی پوچھینگے اگر وہ اچھی طرح بیان
کردے تو اسکے قول کی تصدیق کی جائیگی اور اگر بیان نہ کرے تو اسکے
قول کی تصدیق نہ کیجاے گی اور اگر قاضی جاہل و فاسق یا عالم فاسق ہو تو
اسکے قول کی تصدیق بغیر معاینہ سبب حکم جائز نہین ہے **جامع الفصولین**

جزئیہ ۳۷۳ - اگر مدعی علیہ کے پاس طلبنامہ قاضی کا پہنچے اور مدعی علیہ

کہے مین اس نام ونسب کا نہین ہون مدعی علیہ کا قول قبول کیا جائیگا اور مدعی کو
بینہ پیش کرنا ہوگا کہ وہی شخص اس نام ونسب کا ہے اور ایسے مسئلہ مین اگر وہ
شخص کہے کہ مین فلان بن فلان ہون اور میرے قبیلہ مین دوسرا شخص زندہ ہی
میرے نام ونسب کا تو قاضی حکم دیگا اُسکے ثابت کرنے کا اگر وہ ثابت کردے
تو خصومت دفع ہوجائیگی **بزازیہ**۔

جزئیہ ۶۷۴۔ بکر دعوے کرے کہ قاضی معزول نے میرے فلان لڑکے کو
ظلماً قتل کیا اور قاضی کہے مین نے قتل کا حکم اُسکے اقرار یا گواہونکی گواہی کی
بنا پر صادر کیا قول قاضی کا بلایمین قبول ہوگا۔ محیط السرخسی۔ **تشریح**۔ امام ابوحنیفہ
سے روایت ہے قاضی تین قسم کے ہوتے ہین ایک وہ جنکا قول مفصل ہو یا مجمل
قبول کیا جاتا ہے وہ متقی ہین۔ دوسرے وہ جنکا قول مفصل ہو تو قبول کیا جاتا
اور مجمل نہین قبول ہوتا ہے وہ قاضی متقی غیر فقیہ ہین تیسرے وہ جنکا قول
نہ مفصل قبول کیا جاتا ہے نہ مجمل وہ قاضی ہین جو نہ متقی ہون نہ فقیہ۔ تاتارخانیہ
نقلاً صاحب ہدایہ۔

جزئیہ ۶۷۵۔ اگر قاضی بیان کرے کہ زید نے اقرار کیا کہ مجھپر ہزار دینار قرض ہین
یا بکر کو عمداً یا خطاءً قتل کرنیکا اقرار کیا قاضی کے قول کی تصدیق کیجائیگی اور اُسکا قول
قبول کیا جائیگا اور فیصلہ نافذ ہوجائیگا اس مسئلہ کی دو صورتین ہین ایک یہہ کہ قاضی
زید کا ایسا اقرار بیان کرے جس سے رجوع صحیح ہے۔ مثلاً سرقہ۔ یا حد زنا۔
یا شرب خمر۔ اور دوسرے زید کے ایسے اقرار کو بیان کرے جس سے رجوع
صحیح نہین ہے مثلاً قصاص۔ حد قذف۔ اموال۔ طلاق۔ جمیع حقوق عباد۔
صورت اولی مین قول قاضی کا نہ قبول کیا جائیگا بالاجماع کیونکہ قاضی کے سامنے
اگر وہ انکار کرجاتا تب بھی اُسکا فیصلہ نافذ نہ ہوتا اور صورت ثانیہ مین قاضی کا

قول قبول کیا جائیگا کیونکہ قاضی امین ہے اور متہم نہین ہے اور قول امین کا قبول کیا جاتا ہے اور اگر قاضی خبر دے ثبوت حق کی جو بینہ سے ثابت ہوا ہو اور کہے کہ گواہ پیش ہوے تھے اور اُنکی تعدیل کی گئی تھی اسوجہ سے مین نے اُنکی گواہی قبول کی تھی قاضی کا قول قبول کیا جائیگا اور اسکا فیصلہ نافذ ہوجائیگا کیونکہ جو چیز بینہ سے ثابت ہوچکی ہے اگر اُسمین کوئی فریق رجوع کرے تو صحیح نہین ہے بخلاف شکل اقرار کے۔

جزئیہ ۲۷۷ - اگر متخاصمین منکر ہون حاکم کے فیصلہ کرنیسے اور وہ کہے کہ مین نے تم دونون کا فیصلہ کردیا ہے اگر یہ قول اُسکا عدالت مین صادر ہوا ہے تو اُسکے قول کی تصدیق کیجائیگی اور اگر اُسنے عدالت کے برخواست ہونیکے بعد کہا ہو تو اُسکے قول کی تصدیق نہ کیجائیگی حدیقۃ المفتی۔

کتاب الوکالۃ

جزئیہ ۲۷۸ - بکر اپنی زوجہ سے کہے۔ شو تو وکیل من وہرچہ خواہی کن زوجہ کہے اگر وکیل توام خویشتن راسہ طلاق بازداشتم۔ شوہر بیان کرے کہ میرا مقصود ہرچہ خواہی کن سے طلاق نہ تھا شوہر کا قول قبول کیا جائیگا اگر کوئی قرینہ کلامیہ طلاق پر دال نہ ہو اگرچہ یہہ کلام طلاق کے ذکر کے وقت شوہر نے کیا ہو۔ زید عمر سے کہے تیرا وکیل میرے پاس آیا تھا اور تیرا پیام پہنچایا اور بیان کیا کہ عمر نے فلان کپڑا طلب کیا ہے اور اُسکی قیمت دریافت کی ہے۔ مین نے قیمت بیان کرکے کپڑا بھیجدیا عمر کپڑا پہنچنے سے انکار کرے اور وکیل دعوی کرے پہنچا دینے کا۔ شیخ امام ابو بکر محمد بن فضل لکھتے ہین اگر عمرو اقرار کرے کہ میرے وکیل نے تجھ سے لیا لیکن مجھے نہین پہنچایا عمرو کو کپڑے کی قیمت کا

تاوان دینا ہوگا اور اگر عمرو انکار کرے وکیل کے قبضہ کرنیکا تو عمرو کا قول قبول ہوگا اور اُسپر تاوان عائد نہ ہوگا۔

جزئیہ ۷۹۳۔ زید عمرو کو وکیل کرے شی غیر معین کے خریدنے کے لیے اور اُسے ثمن حوالہ کرے۔ وکیل سول لے۔ اسکی کئی شکلین ہین۔ اگر موکل نے وکیل کو سو درم کی شئ خریدنے کا حکم دیا ہو اور وکیل سو درم کو خرید کرے لیکن دراہم کی نہ موکل کی جانب اور نہ دوسرے کی طرف نسبت کرے تو وکیل کو بیان کرنا ہوگا اگر وہ بیان کرے کہ مین نے دراہم سے نیت کی ہے وہ دراہم جو مجھے آمر نے دیے تھے اسکے قول کی تصدیق کی جائیگی۔ اور خریدنا آمر کے لیے قرار پائیگا اور اگر وکیل کہے کہ مین نے دوسرے دراہم کی نیت تھی تو خریدنا وکیل کے لیے قرار پائیگا اور اگر بیان کرے کہ مین نے آمر کیلیے نیت کی تھی تو مول لینا آمر کیلیے قرار پائیگا۔ اگر وکیل خریدنے کی نسبت کرے آمر کے دراہم کی جانب تو مول لینا آمر کے لیے قرار پائیگا وکیل نے قیمت مین وہی دراہم دیے ہون یا دوسری اور وکیل کی اسمین تصدیق نہ کیجائیگی کیونکہ اُسنے خرید کیا ہے موکل کے لیے قیمت مین وہی دراہم دیے ہون یا دوسرے۔ مگر جس شکل میں اسکی موکل تصدیق کرے۔ یہہ احکام اُس شکل مین ہین اگر آمر و وکیل مین نزاع ہو یعنی وکیل کہے مین نے اپنی ذات کے لیے خرید کیا اور آمر کہے تو نے میرے لیے خرید کیا یا وکیل کہے مین نے آمر کیلیے خرید کیا اور آمر کہے میرے لیے نہین خرید کیا۔ اور اگر دونون ایک دوسرے کی تصدیق کرین کہ خرید کے وقت وکیل کی کچھ نیت نہین تھی امام ابی یوسف فرماتے ہین باعتبار ثمن دینے کے حکم صادر کیا جائیگا یعنی اگر وکیل نے آمر کے مال سے ثمن دیا ہے تو خرید کرنا آمر کے لیے تصور کیا جائیگا خواہ وکیل نے عقد کی اضافت اپنے مال کی جانب کی ہو یا آمر مال کیطرف اور امام محمد فرماتے ہین کہ سول لینا وکیل کے لیے قرار پائیگا۔

جزئیہ ۳۸۰ - وکیل بہ قضاء دین اگر قرضہ ادا کردے بلا تحریر براءۃ اور گواہ ہو
تو اُسپر تاوان عائد نہ ہوگا مگر جس شکل مین موکل نے اُس سے کہا ہو کہ قرضہ نہ ادا
کرنا مگر گواہون سے - اگر وکیل دعوے کرے کہ مین نے گواہ بنائے اور
موکل اسکا منکر ہو قول وکیل کا قبول کیا جائیگا کیونکہ وہ دعوی کرتا ہے اپنے فرض
منصبی کے ادا کرنیکا - اگر وکیل کرے اپنا قرضہ وصول کرنے کے لیے جو وکیل کے باپ کے
ذمہ ہو یا اُسکے بیٹے یا غلام کے یا اُس شخص کو وکیل کرے جسکی شہادت اُسکے حق مین
شرعاً جائز نہین اور وکیل کہے کہ مین نے قرضہ وصول کیا لیکن وہ میرے پاس سے
ہلاک ہوگیا قول وکیل کا قبول کیا جائیگا اور اگر موکل کہے وکیل سے کہ فروخت کرو اور
زر ثمن کے عوض مین کوئی شی رہن رکھ لے یا کفیل ثقہ لے وکیل اُسکو فروخت کرے
بغیر رہن یا کفیل کے یہہ بیع نہین جائز ہے اگر دونون مین اختلاف ہو اشتراط رہن اور
کفالت مین موکل کا قول قبول ہوگا اور اگر موکل کہے کہ مین نے تجھے اس قیمت پر
فروخت کرنے کا حکم نہین دیا تھا تو قول آمر کا قبول ہوگا -

جزئیہ - ۳۸۱ - زید وکیل کرے بکر کو ودیعت کے قبضہ کرنے کیلیے اور امین کہے
مین نے ودیعت موکل یا اسکے وکیل کو دیدی امین کے قول کی تصدیق کیجائے گی -

تشریح - جو شخص ودیعت یا عاریت کے قبضہ کرنے کے لیے مقرر کیا جائے وہ موکل کے
مرجانے سے معزول ہوجاتا ہے - وکیل کہے کہ مین نے موکل کی حیات مین ودیعت یا عاریت
پر قبضہ کرکے موکل کو حوالہ کردیا - وکیل کے قول کی تصدیق کیجائے گی وکیل بالقبض ودیعت
امین سے کہے کہ مین نے تجھ کو ودیعت حوالہ کردی اور وکیل انکار کرے امین کے قول کی
تصدیق اپنی ذات پر سے تاوان ساقط ہونے مین کی جائیگی اور اس سے وکیل پر
تاوان عائد نہ ہوگا - وکیل کرنا ضمان اور قبضہ کرنے کے لیے جائز ہے خواہ طالب
حاضر ہو یا غائب صحیح ہو یا مریض بخلاف وکالت بالخصومت کے امام اعظم کے نزدیک

وکیل معزول ہوجاتا ہے موکل کے مرجانے سے تو مطلوب کے مرنے سے وکیل اگر بیان کرے کہ مین نے قبضہ کیا اپنے موکل کی زندگی مین اور موکل کے سپرد کر دیا اسکے قول کی تصدیق نہ کیجائیگی۔ صاحب جامع الفصولین کے قول کے مطابق تصدیق کی جائے گی۔

جزئیہ ۴۸۳ ۔ زید دعوی کرے مال کا اور مدعی علیہ کہے مرا واد فی نیست کیونکہ مین نے تیرے وکیل کو دیدیا اور مدعی علیہ اسکے ثبوت پر قادر نہ ہو پھر کہے مین نے تجھکو دیدیا مدعی علیہ کا قول قبول نہ ہوگا مگر درصورتیکہ اپنے دونون کلامون مین توفیق کردے ۔ مثلاً بیان کرے مین نے تیرے وکیل کو دیا بعدہ تو نے وکالت سے انکار کیا پھر مین نے تجھکو دیا قول دافع کا قبول کیا جائیگا۔ اگر بیان کرے مین نے تجھکو دیدیا پھر کہے تیرے وکیل کو دافع کا قول قبول کیا جائیگا۔ اگرچہ وہ اپنے کلام کی توفیق نہ کرے ۔ جامع الفصولین ۔ اگر وکیل کو کپڑا دے کہ قیمت اسکی فروخت کرکے زید کو حوالہ کریگا پھر زید سے قیمت کا مطالبہ کرے اور زید اُسکے پانے سے انکار کرے اور بائع بیان کرے زید کو قیمت دیدی اگر بائع نے بلا اجرت فروخت کیا ہو تو قول اُسکا قبول ہوگا اور ضمان عائد نہ ہوگا وکیل بالخصومتہ بیان کرے کہ مدیون سے مین نے تیرے حق کا قبضہ کیا اور مجھسے وہ ضائع ہوگیا یا مین نے طالب کو دیدیا اقرار اُسکا صحیح ہے اور مدیون بری ہوجائیگا اور وکیل سے قسم لیجائیگی اسیطرح وکیل بالبیع کا قول مع الیمین قبول ہوگا درصورتیکہ وہ دعوی کرے کہ مین نے ثمن موکل کو دیدیا۔ موکل کہے مین نے تجھکو غلام نقد فروخت کرنیکا حکم دیا تھا اور تو نے قرض فروخت کیا وکیل کہے تو نے مطلقاً حکم دیا تھا قول امر کا قبول ہوگا ۔ جامع الفتاوی۔

تشریح ۔ یہہ دو قاعدہ کلیہ ہین جنسے بہت سے مسائل نکلتے ہین ۔ قاعدہ اول ۔ وکیل کا قول ہر دعوی مین مع الیمین قبول ہوگا مگر وکیل بقبض الدین درصورتیکہ دعوی کرے کہ

مین سنے موکل کی حیات مین دین پر قبضہ کر کے موکل کو دیدیا تھا دوسرا قاعدہ یہہ ہے کہ وکیل جو قرض ادا کرنے کے لیے مقرر کیا گیا ہو بیان کرے کہ مین سنے قرض ادا کر دیا اسکا قول قبول ہوگا جیسا کہ مدیون کا قول قبول ہوتا ہے۔

جزئیہ ۳۹۳- وکیل دعوی کرے بیع کا اور بیان کرے کہ تو نے جس شی کے فروخت کا حکم دیا تھا مین سنے اُسے اُسقدر قیمت کے مقابلہ پر فروخت کر ڈالا وکیل کا قول قبول کیا جائیگا قبل معزول ہونیکے۔

جزئیہ ۳۹۴- ہشام نے نوادر مین امام محمد سے نقل کیا ہے زید عمرو کو حوالہ کرے دراہم اور حکم دے ہر مہینے مین میرے اہل وعیال پر ۱۵ درہم خرچ کر۔ عمر بیان کرے مین نے ۱۵ درہم ایک مہینے مین خرچ کیے موکل کہے تو نے پندرہ درہم سے کم خرچ کیے قول دافع کا قبول ہوگا۔

جزئیہ ۳۹۵- ہندہ بکر کو وکیل کرے کہ وہ اُسکا نکاح زید کے ساتھ کر دے بمقابلہ چارسو درم کے اور وکیل اُس عورت کا نکاح کر دے اور ہندہ سال بھر شوہر کے پاس رہے پھر شوہر دعوی کرے کہ وکیل نے بعوض ایک دینار کے میرے ساتھ نکاح کر دیا اور وکیل اسکی تصدیق کرے تو ہندہ کو اختیار ہے چاہے اُتنے ہی مہر پر نکاح کو جائز رکھے یا فسخ کر دے۔ درصورت فسخ شوہر پر مہر مثلی لازم ہوگا جسقدر کہ ہو اور نفقہ عدت کا شوہر پر نہ لازم ہوگا کیونکہ جب ہندہ سنے نکاح فسخ کر دیا تو معلوم ہوا کہ نکاح موقوف مین دخول ہوا ایسی شکل مین مہر مثلی لازم ہوتا ہے اور نفقہ نہین واجب ہوتا ہے اور اگر شوہر انکار کرے تو اسکا بھی وہی حکم ہے کہ قول عورت کا مع الیمین قبول کیا جائیگا ایسی شکل مین احتیاط واجب ہے کیونکہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ عورت سے اولاد ہوتی ہے اور وہ انکار کرتی ہے اُس مقدار مہر سے جسپر وکیل نے نکاح کیا تھا اور قول اسکا قبول ہوتا ہے اور نکاح فسخ

کرادیا جاتا ہے اور ایسا ہی حکم ہے اگر کوئی ولی نکاح کردے اور عورت بالغہ ہو اس
مسئلہ کو ابن مومنیہ نے نقل کیا محیط سرخسی سے ۔

جزئیہ ۳۸۶ ۔ زید دعوی کرے کہ مین جانب فلان غائب وکیل ہون دین
وصول کرنے کے لیے اور مدیون اسکی تصدیق کرے تو مدیون کو قرضہ ادا کرنے کا
حکم دیا جائیگا کیونکہ مدیون نے اقرار کیا ہے اسکے وکیل ہونیکا اور مدیون نے جو دیا ہے
وہ خالص اسکا حق تھا کیونکہ دیون ادا ہوجاتے ہین اپنے مثل سے حتی اگر مدیون
دعوی کرے کہ مین نے دین ادا کر دیا اسکی تصدیق کیجائیگی بمجرد دعوی کے اگر
غائب حاضر ہو کر وکیل کی تصدیق کرے تو حکم مسئلہ کا تمام ہوجائیگا یعنی وکیل کا قبضہ
کرنا عین قبضہ دائن کا تصور کیا جائیگا اور اگر غائب حاضر ہو کر وکیل کی تکذیب کرے
تو مدیون کو دوبارہ دین کا ادا کرنا پڑیگا اور قول غائب کا مع الیمین قبول ہوگا
اور مدیون رجوع کریگا وکیل سے اگر مال اسکے قبضہ مین موجود ہو کیونکہ غرض
مدیون کی وکیل کے قبضہ کرانے مین اپنی برأت ہے اور وہ حاصل نہین ہوئی اگر
مال ضایع ہوگیا ہو تو مدیون کو حق رجوع نہ رہیگا کیونکہ مدیون نے در صورتیکہ
وکالت کی تصدیق کی تو گویا اسکے قبضہ کا باعتبار حقیقت اقرار ہوا اور مقر قبضہ
کرانے مین مظلوم ہے اور یہہ دوسرے پر ظلم نہین کرسکتا ہے ۔ **ہدایہ**

جزئیہ ۳۸۷ ۔ زید بکر کو ہزار درہم حوالہ کر کے حکم دے شئی معین خریدنے کا
اور وکیل کے قبضہ مین درہم قبل لینے ثمن کے ہلاک ہوجائے اسکی دو شکلین ہین
اگر درم خریدنے کے قبل ہلاک ہو گئے ہون پھر وکیل خرید کرے اس شئی کو جسکی
خرید کرنے کا موکل نے حکم دیا تھا نافذ ہوجائیگا مول لینا وکیل پر اگر ہلاک ہو گئے
ہون بعد خریدنے کے تو مول لینا موکل کیلیے قرار پائیگا اور وکیل زر ثمن کی موکل سے
رجوع کریگا یہہ حکم اس شکل مین ہے کہ موکل وکیل دونون متفق ہون ہلاک ہوجانے

دراہم مین قبل خرید کرنے کے یا اُسکے بعد لیکن اگر دونون مختلف ہون اُسمین قول آمر کا مع الیمین اُسکے علم پر قبول ہوگا اور اگر نہ ہلاک ہوے ہون دراہم بلکہ وکیل نے بائع کو دیدیے ہون

جزئیہ ۳۸۸- وکیل بالبیع دعوی کرے کہ مین نے مبیع فروخت کر کے سپرد کر دی اور ثمن پر مین نے قبضہ کیا اور وہ ہلاک ہو گیا یا کہے مین نے موکل کو دیدیا قول وکیل کا قبول ہوگا۔ اگر موکل کہے فروخت کر اور کفیل لے یا اُسکے عوض کوئی شی رہن رکھ لے تو وکیل کو اُسکے خلاف کرنا جائز نہین ہے اور اگر وکیل بیان کرے تو نے مجھکو یہہ حکم نہین دیا تھا قول آمر کا قبول ہوگا۔

جزئیہ ۳۸۹- بکر حامد کو وکیل کرے اپنے کل حقوق کی خصومت کرنے کے لیے اور مخاصم اور مخاصم فیہ کو معین نہ کرے یہہ توکیل جائز ہے اور اگر وکیل و موکل مین نزاع ہو استقراض مین تو قول موکل کا قبول ہوگا کیونکہ وکیل اُسکا قرضدار بنایا جاتا ہے اور اُسے یہہ حق نہین ہے کیونکہ وکیل بالخصومت کو ہبہ اور صلح کرنا جائز نہین اسلیے ہبہ اور صلح من قبیل خصومت نہین ہین دلوالجیہ مین لکھا ہی اگر کوئی شخص کسی سے کہے مین نے فلان کو ہزار درم قرض دیے اور تجھکو مین نے وکیل کیا کہ اُسپر قبضہ کرے اور تو نے قبضہ کر لیا اور مستقرض بیان کرے مین نے وکیل کو دیدیا اور وکیل انکار کرے موکل کا قول قبول ہوگا اور امام ابی یوسف سے منقول ہے کہ وکیل کا قول قبول ہوگا کیونکہ موکل اُسکے امین ہونے کا اقرار کرتا اور امین کا قول قبول ہوتا ہے اور وکیل سے یہہ حلف نہ کرایا جائیگا مین نہین جانتا کہ قرضخواہ نے دین وصول پایا کیونکہ نیابت یمین مین نہین جاری ہوتی بخلاف وارث کے کہ اُس سے علم پر حلف لیا جاتا ہے کیونکہ وارث کیلیے حق ثابت ہوتا ہے تو گویا حلف اصالۃً ہوا نہ نیابتاً۔ حدیقۃ المفتی نقلا عن التاتارخانیہ

جزئیہ ۳۹۰ - دعوی کرے بکر کہ فلان شخص نے میری فلان چیز غصب کی تھی اور
وہ مر گیا اور گواہون سے اپنا دعوی ثابت کر دے - قاضی تلاشی کرے اور شئی مغصوبہ کا
ایک جزو وارث کے قبضہ مین برآمد ہوا اور دوسرا جزو دوسری وارث غائب کے
وکیل کے قبضہ سے اور وارث حاضر اقرار کرے کہ یہہ شئی مجھ کو میراث مین ملی ہے
میرے باپ کی قاضی فیصلہ کریگا وارث حاضر پر اور شئی مقبوضہ کے دلانیکا حکم صادر
کریگا اور جو جزو کہ وکیل کے قبضہ مین ہے اُسکے دلانیکا حکم صادر نہ کریگا - کیونکہ فیصلہ
علی الغائب جائز نہین ہے اور اگر کل شئی وارث حاضر کے قبضہ مین ہو تو قاضی کل شئی
کی ڈگری کہ دلادیگا اگر غائب حاضر ہو کر بیان کرے کہ یہہ شئی میرے بھائی کے قبضہ مین تھی
میراث والی نہ تھی غائب کا قول قبول ہوگا -

جزئیہ ۳۹۱ - خالد اور اُسکے لڑکون سے اُس سامان مین اختلاف ہو جو خالد کے
مکان مین ہو فرزند بیان کرے یہہ سامان ہمارا ہے اور خالد کہے میرا ہے قول خالد کا
قبول ہو کر سامان اُسکا قرار پائیگا اور فرزند بجز اُن کپڑون کے جو اُنکے زیب جسم ہے
دوسرے سامان کے مستحق نہ ہونگے - اگر فرزند یا زوجہ زید کی وفات کے بعد بیان کرے
کہ یہہ سامان مین نے باپ کے بعد پیدا کیا ہے یا زوجہ کہے کہ یہہ سامان مین نے شوہر کے
مرنے کے بعد حاصل کیا ہے - قول فرزند اور زوجہ کا قبول ہوگا اگر فرزند اقرار
کرین کہ سامان انتقال کی روز باپ کے مکان مین موجود تھا یا اسپر بینہ قائم کرین سامان باپ کا
متروکہ قرار پائیگا فرزندون کا یہہ قول کہ یہہ مال ہمارا ہے قبول نہ ہوگا -

جزئیہ ۳۹۲ - ہندہ زید کے ہمراہ مکان مین رہتی ہو اور وہ اُس سے وطی کرتا ہو
اور اُس سے اولاد بھی ہو پھر ہندہ زید کی زوجہ ہونے سے انکار کرے - ابو یوسف
فرماتے ہین کہ اگر اُسنے زید سے اولاد ہونیکا اقرار کیا ہے تو اب اُسکا انکار کرنا
زوجیت سے صحیح نہین ہے بلکہ زید کی زوجہ قرار پائے گی اور ایسا ہی قول عورت کا

قبول ہوگا درصورتیکہ وہ بیان کرے لڑکا اُسکا نہین ہے اگرچہ باہم مخالطت ہو۔

جزئیہ ۳۹۳- زید دعوی کرے مال کا بکر پر کسی سبب سے اور بکر انکار کرے زید کہے بکر نے مجھکو خط لکھدیا ہے اور بکر اُس خط کا انکار کرے قاضی مدعی علیہ کو حکم دے لکھنے کا اور وہ لکھے اگر دونون خط مشابہ ہون اور ایک ہی کاتب کے لکھے ہوے معلوم ہوتے ہون قاضی اسپر حکم صادر نہ کریگا کیونکہ اس مسئلہ کا قیاس مسئلہ (مفصل) ذیل پر نہین ہوسکتا ہے اگر مدعی علیہ بیان کرے یہہ خط میرا ہے اور مین نے لکھا ہی لیکن اُس مال کی نسبت نہین ہے جسکا مدعی نے دعوی کیا ہے اس صورت مین قول مدعی علیہ کا قبول کیا جائیگا اور مال کا دینا لازم نہ ہوگا اور ائمہ بخارا نے فرمایا کہ وہ خط حجت ہوگا اور اس بناپر قاضی فیصلہ کریگا اور ابو العلا النیشاپوری نے اپنے فتاوی مین اس مسئلہ کی نسبت لکھا ہے کہ اگر مدعی علیہ تمسک لکھے کسی شخص کے نام پر فیصلہ صادر ہوگا اُسکے بموجب مدعی علیہ پر جبکہ وہ تحریر مثل اُس تحریر کے ہو جسے معاملات مین لوگ استعمال کرتے ہین اور اس بناپر داد و ستد کرتے ہین اور اگر کاغذ کا انکار کرے تو حلف لی جائیگی۔ اور نکول کرنے کی صورت مین مدعی کے حق مین فیصلہ کیا جائیگا۔ **جامع الفصولین**۔

جزئیہ ۳۹۴- پاخانہ شارع عام پر زید کا اور عمرو دعوی کرے یہہ جدید ہے اور مالک پاخانہ کہے یہہ قدیم ہے قول مدعی جدید کا قبول ہوگا۔

جزئیہ ۳۹۵- خاکروب کسی کے مکان مین ہو اور اُسکی گردن پر چادر ہو خاکروب دعوی کرے کہ چادر میری ہے مکان کا مالک دعوی کرے کہ میری ملک ہے قول مالک مکان کا قبول ہوگا۔ مزدور کے پاس تھیلا ہو اور وہ زید کے مکان مین رہتا ہو زید دعوی کرے کہ تھیلا میری ملک ہے اور مزدور دعوی کرے کہ میری ملک ہے قول مزدور کا قبول ہوگا۔

جزئیہ ۲۹۶- اگر کوئی شخص کہے کہ کل اشیا جو میرے قبضہ میں ہین عمرو کی ہین اور عمرو حاضر ہوکر ان اشیا کو اُسکے قبضہ سے لینا چاہے اور دعوی کرے ایک شئی معین کا جو مقر کے قبضہ مین ہو کہ یہہ میری ہے اس اقرار مین داخل ہے مقر بیان کرے کہ اس شئی کا مین اقرار کے بعد مالک ہوا ہون مقر کا قول قبول ہوگا۔ شوہر اپنی زوجہ کے مال مین تصرف کرتا ہو اور وہ مرجاے اور ورثا دعوی کرین کہ شوہر بلا اجازت عورت کے تصرف کرتا تھا اور شوہر دعوی کرے کہ مجھکو اُسنے اجازت دی تھی شوہر کا قول قبول ہوگا۔ زوجہ اپنے شوہر پر دس دینار ہبہ کرے حالت صحت مین پھر وہ مرجاے اور دعوی کرین ورثا زوجہ کے شوہر پر دس دینار کا شوہر کہے کہ زوجہ نے مجھ پر تبرع کیا تھا شوہر کا قول قبول ہوگا۔

قنیہ -

جزئیہ ۲۹۷- سوال - دعوی کرے بکر کہ مین نے خالد کو فلان چیز یا درہم دیے اور سبب دینے کا نہ بیان کرے اور مدعی علیہ منکر ہو اور کہے کہ تو مستحق واپس لینے کا نہین ہے اور قائم کرے مدعی بینہ اور گواہ گواہی دین دینے شئی یا دراہم کی اور سبب دینے کا نہ بیان کرین کیا یہہ بینہ قبول کیا جائیگا اور اگر مدعی علیہ بیان کرے کہ بکر نے مجھ کو ودیعتاً دیا تھا تا مین اُسکو زید کے پاس پہنچا دون اور مین نے زید کو پہنچا دیا اور زید کا انتقال ہوگیا ہو اور مدعی اسکی تکذیب کرے اور کہے کہ تو نے مجھ سے خرید کی یا قرض لے اس شکل مین کسکا قول قبول کیا جائیگا جواب۔ اگر مدعی سپرد کرنے شئی کا دعوی کرے اور اس سے واپسی کا خواہان ہو اور مدعی علیہ بیان کرے تو واپس لینے کا مستحق نہین ہے اور حلف کرے مدعی علیہ دعوی سے بری ہو جائیگا اگر مدعی سپرد کرنے پر بینہ قائم کرے نہ قبول کیا جائیگا کیونکہ مدعی علیہ سپرد کرنے کا انکار نہین کرتا ہے بلکہ استحقاق واپسی کا منکر ہے جبکہ

مدعی علیہ نے حلف کرلیا اس دعوی پر تو وہ بری ہوجائیگا اور اگر مدعی علیہ مدعی کے
دعوی کا اقرار کرے اور مدعی نے وہ شئ امانت رکھائی ہو اور مدعی علیہ نے
واپس کردی ہو مدعی علیہ کا قول مع الیمین قبول کیا جائیگا اور اگر مدعی علیہ کہے کہ مدعی نے
مجھکو وہ شئ اسلیے دی کہ مین فلان شخص کو دیدون اور مین نے دیدی اگر مدعی علیہ
کی مدعی تصدیق کرے تو مدعی علیہ کا قول مع الیمین قبول کیا جائیگا خواہ فلان شخص
تصدیق کرے یا تکذیب یا وہ زندہ ہو یا مر گیا ہو اگر مدعی تکذیب کرے مدعی علیہ کی
اور کہے کہ مین نے تجھکو قرض دیا تھا یا مین نے بیچ لی تھی اگر مدعی علیہ مدعی کی
تصدیق کرے تو بہا اور اگر تکذیب تو قول مدعی کا مع الیمین قبول کیا جائیگا - سوال
لکھے کوئی شخص اپنے خط سے ایک کاغذ اس مضمون کا کہ فلان شخص کا فلان بیٹا فلان
قبیلہ کا اسکے مثلاً ہزار درم میرے ذمہ قرض ہین کیا حکم ہے اس تحریر کا - جواب
وہ تحریر بمنزلہ اقرار ہوگی اور وہ درہم اسکے ذمہ لازم ہوجائینگے اور اگر اسکو ورثہ
نہ لکھے تو قول کاتب کا مع الیمین قبول ہوگا - بکر دعوی کرے باغ کی زمین کا بسبب
ارث - اور گواہ پیش کرے اپنے دعوی پر اور قاضی زمین کا فیصلہ مرتب کرکے
پھر اختلاف ہو درمیان مدعی اور مدعی علیہ کی نسبت درختون اور سکنے ہین اور
گواہ نہ ہون کسکا قول قبول ہوگا - اس صورت مین بعض کے نزدیک مدعی کا قول
قبول ہوگا اور بعض کے نزدیک مدعی علیہ کا - اگر قابض کہے یہ شئ میری نہین ہے
یا میری ملک نہین ہے یا میرا حق اس شئ مین نہین ہے یا وہ شئ میری نہ تھی اور
وقت کہنے کے کسی قسم کی منازعت نہ ہو پھر اس شئ کا کوئی دعوی کرے اور
قابض کہے کہ وہ شئ میری ہے تو قابض کا قول قبول کیا جائیگا اور تناقض اس مقام
مانع نہوگا کیونکہ اقرار اسکا نہین ثابت کرتا ہے کسی کے حق کو کیونکہ اقرار مجہول
کے لیے باطل ہے -

جزئیہ ۳۹۸ - زید مکان مین رہتا ہو اور دعوی کرے کہ مین کرایہ بکر کو دیا کرتا تھا
پھر دعوی کرے کہ مکان میرا ہے زید کا قول قبول کیا جائیگا - اور یہہ کہنا کہ کرایہ بکر
دیتا تھا نہ تصور کیا جائیگا - اقرار بکر کے مکان ہونیکا -

جزئیہ ۳۹۹ - اگر دعوی کرے قرضے کا اور گواہ پیش کرے جو گواہی دین کہ مدعی نے
اسقدر مدعی علیہ کو دیا اور یہہ نہ بیان کرین کہ مدعی علیہ نے قبضہ کیا پس مدعی علیہ کا قبضہ ثابت
ہوجاوے گا مثل شہادت بیع اور شہادت شرا کے پس قول قابض کا قبول کیا جائیگا
اگر وہ کہے کہ مین نے امانتہً قبضہ کیا تو مدعی کو قرضہ پر گواہ پیش کرنا ہونگے -

جزئیہ ۴۰۰ - مراہق یا مراہقہ جنکا بالغ یا نابالغ ہونا تمیز نہ ہوسکے اور وہ دعوی کرین
بالغ ہوجانے کا اُن کے قول کی تصدیق کی جائے گی اور حکم بالغ ہونے کا دیا جائیگا
کیونکہ بلوغ نہین معلوم ہوتا ہے مگر اُن کے بیان سے اگر بالغ ہونے کو بیان کرین اور
ظاہر اُنکے موافق ہو اُنکے قول کی تصدیق کی جائے گی جیسے عورت حیض کے دعوے
مین تصدیق کیجاتی ہے پھر اقرار کرے کہ مین بالغ ہون پس وصی متروکہ تقسیم کردے اگر
اقرار کے وقت وہ مراہق ہو تو وہ تقسیم جائز ہوجائیگی اور من بعد اگر وہ بیان کرے مین
بالغ نہ تھا اُس کا یہہ قول قبول نہ ہوگا اور اگر مراہق نہ ہو اور معلوم ہو کہ اُس کے
مثل کو احتلام نہین ہوتا تو تقسیم وصی کی جائز نہ ہوگی اور وصی کے قول کی تصدیق
نہ ہوگی اگر بیان کرے تقسیم کے وقت وہ بالغ تھا (فت) اس مسئلہ سے ظاہر ہوا
کہ بارہ سال کی عمر کے بعد اقرار بلوغ کی صحت کے لیے ایک اور بھی شرط ہے وہ
یہہ ہے کہ مثل اُسکا محتلم ہوتا ہو (ط) اس مسئلہ میں اگر نہ ہو مراہق اس قسم کا کہ
مثل اُسکا محتلم نہ ہوتا ہو تو اقرار بلوغ صحیح نہ ہوگا اور قبل بارہ برس کے سن کے
اُسکا اقرار البتہ صحیح نہ ہوگا اور بارہ سال کی عمر کے بعد اگر مثل اُسکا محتلم ہوتا ہو
تو اقرار بلوغ صحیح ہے ظاہر ہوا اس مسئلہ (قض سے) کہ مراہق کی تصدیق کیجائیگی

نسبت بلوغ کے۔

جزئیہ ۴۰۱ - سوال کیا گیا امام محمد سے نسبت اُس لڑکے اور لڑکی کے جنکا سن پندرہ برس سے کم ہو اور لڑکا سبزہ آغاز ہوا اور لڑکی کے موے زہار نکل آتے ہوں اور نکلفت بھی پوری ہوگئی ہو اور وہ بیان کرے کہ ہمکو احتلام ہوا - امام محمد نے فرمایا اُسکے قول کی تصدیق نہ کیجائے گی اور دوسری روایت مین ہے کہ قول قبول ہوگا اور ایک روایت مین یہ ہے کہ لڑکے کی تصدیق کیجائیگی نہ لڑکے کی ۔

جزئیہ ۴۰۲ - اگر کسی شخص کا محتلم ہونا دریافت نہ ہو سکے اور وہ دعوی کرے محتلم ہونیکا اُسکے قول کی تصدیق کیجائیگی دونون صورتونمین خواہ اس اقرار مین نفع ہو یا ضرر۔

جزئیہ ۴۰۳ - اگر اختلاف ہو دائن اور مدیون مین دائن کہے کہ مین نے واپس کیا تھا بطریق فسخ قبضہ اور مدیون کہے بطور ودیعت مدیون کے قول کی تصدیق کیجائے گی۔ اگر دائن و مدیون متفق ہون دینا پر قبضہ کرنے مین بعدہ دائن دعوی کرے فسخ قبضہ کا تو یہہ منکر قرار پائیگا اور اُسکے قول کی تصدیق ہوگی ۔

جزئیہ ۴۰۴ - زید عمرو کے مکان مین جاے اور اُسکے پاس مال ہو یا عمرو کے مکان سے باہر نکلے اور اُسکے شانہ پر سامان ہو عمرو دعوی کرے کہ یہہ مال میرا ہے تو نے میرے مکان سے لے لیا ہے ابو یوسف لکھتے ہین اگر زید عمرو کے مکان مین آتا جاتا ہے اور مال جو اُسکے پاس ہے وہ معلوم ہو مثلا وہ شخص حمال ہو جو زیتون وغیرہ کا بار کیا کرتا ہو اور اُسکے شانے پر زیتون وغیرہ ہو یا وہ فروخت کیا کرتا ہو زیتون وغیرہ کو اور آتا جاتا ہو فروخت کرنے کے لیے اس صورت مین زید کا قول قبول کیا جائیگا کیونکہ قبضہ اُسکا ظاہر ہے اور ظاہر حال بھی اُسکے موافق ہے اگر وہ مال معلوم نہ ہو اس صورت مین قول عمرو کا قبول کیا جائیگا اور امام اعظم فرماتے ہین دونون شکلو مین مالک مکان کا قول قبول ہوگا اور زید کا قول اُسکے ملبوس مین قبول ہوگا - اگر ملبوس مثل اُس ملبوس کے

سے جسے ہمیشہ وہ استعمال کرتا ہے۔

جزئیہ ۴۰۵ ۔ مدعی دعوی کرے کہ مدعی علیہا پردہ نشین نہین ہے اور وکیل مدعی علیہا کا
دعوی کرے کہ میری موکلہ پردہ نشین ہے اس صورت مین اگر قاضی کے نزدیک عورت
مذکورہ کا حاضر ہونا حلف کے لیے ضروری ہو تو دعوی سے کچھ فائدہ نہ ہوگا اور نہ
بینہ قائم کرنے سے قاضی اُسکو حلف کے لیے حاضر ہونیکا حکم دیگا اگرچہ اُس عورت کے اولیا
اس امر کا انکار کرین اگر قاضی کے نزدیک اس مدعی علیہا کا واسطے اداے حلف کے
حاضر ہونا ضروری نہ ہوا اور وہ عورت پردہ نشین ہو پس اگر عورت باکرہ یا شرفا کی اولاد
مین ہو اور وکیل مخدرہ ہونے کا مدعی ہو تو قول وکیل کا بغیر یمین کے قبول ہوگا اگر
مدعی کو مخدرہ نہ ہونے پر گواہ پیش کرنا ہونگے اور اگر وہ عورت متوسط لوگون کی اولاد
مین ہو اور ثیبہ ہو تو قول مدعی کا مع الیمین قبول کیا جائیگا۔ اور مخدرہ ہونا ثابت
کرنا پڑے گا۔

جزئیہ ۴۰۶۔ ایک شخص کا پرنالہ دوسرے کے مکان مین ہو اُن دونون مین
اختلاف ہو پانی مین مالک مکان کو چاہیے کہ پانی نہ بہنے دے تا وقتیکہ وہ گواہ اس
مضمون کے نہ پیش کرے کہ مجکو اُس مکان مین پانی بہانے کا حق ہے اور مالک پرنالہ
نفس پرنالہ سے کسی شی کا مستحق نہ ہوگا۔ فقیہہ ابو لیث نے بیان کیا کہ اگر پرنالہ قدیم ہو
تو صاحب پرنالہ کو پانی بہانے کا حق ہوگا اور امام محمد نے کتاب الشرب مین لکھا ہے
کہ زید کی زمین پر نہر ہو اور اُس مین پانی بہایا جاتا ہو اس کے بعد اُن دونون مین
اختلاف ہو پانی کے مالک کا قول قبول ہوگا کیونکہ درصورتیکہ نہر مین پانی بہایا تو نہر
پانی سے مشغول ہوگی پس نہر مشغول بہ ہو جاے گی اور پانی کے مالک کا قبضہ متصور
ہوگا بخلاف پرنالہ کے کیونکہ موضوع مسئلہ کا یہہ ہے کہ اختلاف کے وقت پرنالہ مین پانی نہو
حتی کہ اگر اُس مین پانی ہو تو پرنالہ کا حکم نہر کا دیا جائیگا اور اگر گواہ گواہی دین کہ ہمنے دیکھا

کہ پرنالہ مین پانی بہتا تھا یہ شہادت قبول نہ ہوگی کیونکہ پانی کا بہنا کبھی بغیر حق ہوتا ہے
اور اگر گواہ گواہی دین کہ مدعی کو پانی بہانیکا حق ہے پس اگر وہ بیان کرین کہ وہی
پانی برسات کا ہے تو اُنکی گواہی قبول ہوگی اور اگر بیان کرین کہ ہمیشہ غسل اور وضو کا پانی
بہایا جاتا تھا اسکا بھی یہی حکم ہے اور اگر بیان نکرین جب بھی اُنکی گواہی قبول ہوگی
اور مالک مکان کا قول اس امر مین کہ پانی غسل یا برسات یا وضو کا بہایا جاتا تھا
مع الیمین قبول ہوگا کیونکہ اصل حق گواہونکی شہادت سے ثابت ہوچکا صفت مجہول
رہگئی تھی وہ مالک مکان کے بیان کرنیسے ظاہر ہوگئی اور اگر گواہ نہ ہون تو مالک سے
حلف طلب کیا جائیگا۔ اگر وہ حلف کرجائے تو بری ہوجائیگا اور اگر نکول کرے تو اُسپر فیصلہ صادر کیا جائیگا

دعوی نسب

جزئیہ ۴۰۷۔ فتاوی مہدیہ مین تنویر اور اُسکی شرح اور ردالمختار کے حوالے سے
لکھا ہے اگر ایک لقیط کا دعوی کرے پس اگر شوہر اُسکی تصدیق کرے یا قابلہ اسکی
طرفسے گواہی ادا کرے یا عورت بینہ قائم کرے۔ یا ایک مرد اور دو عورتین شہادت
ادا کرین ولادۃ پر تو اُسکا دعوی صحیح ہوگا وگرنہ صحیح نہ ہوگا۔ اور فرق اس شکل
اور شکل مرد کے دعوی قبول کرنے مین درصورتیکہ اُس کے پاس بینہ نہو یہ ہے
کہ شکل ثانی مین رفع عار ہوتی ہے لقیط سے اور یہ عورت کے دعوی مین پایا نہین جاتا
پس عورت کا قول بلا بینہ قبول نہ ہوگا اسلئے عورت کا قول درصورت تصدیق کرنے
شوہر یا گواہی ادا کرنے قابلہ کے قبول ہوگا۔

جزئیہ ۴۰۸۔ اگر لڑکا پیدا ہونے کے وقت حرکت کرے یا روے تو اُسے غسل
اور کفن دینگے اور اُسپر نماز پڑھینگے اور وہ وارث ہوگا اور اُسکا مستحق شرعی وارث
بنے گا اور ماں کا قول میراث کی نسبت قبول نہ ہوگا مگر دو مرد کی گواہی یا ایک مرد اور

دو عورتون کی شہادت سے امام اعظم کے نزدیک۔ اور صاحبین فرماتے ہین کہ اس شکل مین
عورت کا قول قبول ہوگا اگرچہ ایک عورت عادلہ کیون نہ ہو اور صاحبین کا قول مرجح ہے
کذا فی فتاوی عمادیہ ۔

جزئیہ ۴۳۹ - اگر دعوی کرے کہ فلان میرا باپ ہے تو اسکی تصدیق نہ کیجائیگی مگر بینہ سے یا مدعی علیہ
اسکی تصدیق کرے ۔ اور اگر دعوی کرے کہ فلان میرا بیٹا ہے اگر فلان اپنا مافی الضمیر بیان
کرسکتا ہے تو اسکا بھی حکم مذکورہ بالا دیا جائیگا ۔ اور اگر فلان صغیر ہو جو اپنا مافی الضمیر بیان
نہ کرسکتا ہو تو مدعی کے قول کی تصدیق کیجائیگی ۔ قول الحسن ۔

جزئیہ ۴۴۰ - اگر مجہول النسب ہونے مین اختلاف ہو اسکی نسبت مصنف قول الحسن لکھتے ہین کہ
میری نظر سے یہ مسئلہ کتب فقہ مین نہین گزرا مگر میرے نزدیک احتمال ہے کہ قول مقرلہ کا قبول ہوگا کیونکہ
وہ منکر ہے اسکے نسب مقر کا اور احتمال ہے کہ قول اسکا قبول ہو جو منکر ہو علامت نسب کا مدعی ہو کیونکہ ظاہر ہے کہ اغلاط
جہان کہین پیدا ہوا ہے حرف النسب ہو جیسا کہ کتاب کافی کے باب العتق مین اسطرف اشارہ کیا گیا ہے ۔

جزئیہ ۴۴۱ - عورت دعوی کرے ولادۃ کا نکاح سے اور مرد انکار کرے دعوی کرے ولادۃ کا تو اسکا نسب ثابت
ہوگا اور عورت کا قول قبول ہوگا ۔ کذا فی فتاوی القروی ۔ اور اگر مرد دعوی کرے کہ یہ لڑکا ہندہ سے کہ بطن
نکاح سے پیدا ہوا اور ہندہ دعوی کرے کہ یہ لڑکا اس سے زنا سے پیدا ہوا ہندہ کا قول
قبول ہوگا اور لڑکے کا نسب مرد سے ثابت نہوگا ۔ کذا فی فتاوی عالمگیری ۔

جزئیہ ۴۴۲ - لونڈی لڑکا جنے اور دعوی کرے کہ یہ لڑکا مولی سے پیدا ہوا ہے مدعی
اسکا انکار کرے اور لونڈی کے پاس شہود نہو تو امام اعظم کے نزدیک مولی سے حلف طلب کیا جائیگا
اور صاحبین کے نزدیک حلف لیا جائیگا اور اگر زید دعوی کرے کہ محمود میرا باپ ہے
اسکا قول تصدیق نہ کیا جائیگا مگر بینہ سے یا مدعی علیہ کے تصدیق کرنے سے ۔ اور اگر تصدیق
مدعی علیہ کا دعوی کرے تو استحسانا تصدیق کیا جاسے گا ۔ کذا فی فتاوی
القروی ۔

کتاب الاقرار

جزئیہ ۱۲۱۴ - ایک شخص بیان کرے مین نے فلان شخص کو مکان مین رکھا پھر مین نے اُسکو نکال دیا
اور رہنے والا کہے بلکہ وہی مکان میرا ہے مقر کا قول بموجب قول امام اعظم علیہ الرحمۃ کے قبول ہوگا اور
ابی یوسف اور امام محمد فرماتے ہین مقرلہ کا یہہ قول کہ مجکو مقر نے نہین رکھا بلکہ گھر میرا ہے مع الیمین
قبول ہوگا اور اسی بنا پر اگر بیان کرے کہ مین نے یہہ چارپایہ عاریت دیا فلان شخص کو اور وہ چارپایہ پر
سوار ہوا پھر مین نے چارپایہ واپس لیا اور اسیطرح سے اگر کہے کہ فلان درزی نے میرا کرتہ نصف درہم پر
سیا پھر مین نے اُس سے قبضہ کرلیا درزی کہے نہین بلکہ وہ میرا کرتہ ہے یا مین نے تجھکو عاریت دیا تھا
اور اگر بیان کرے کہ یہہ میرا کرتہ نصف درہم پر سیا اور یہہ نہ کہے کہ مین نے اُس سے قبضہ لیا اُس کا یہہ
کرتہ درزی کو واپس دلایا جائیگا بالاجماع - اور اگر بیان کرے کہ اس مکان مین سکونت پذیر تھا اور مکان
میرا ہے اور بکر انکار کرے مکان کا فیصلہ بحق ساکن صادر کیا جائیگا - اور اگر کہے زید نے اُس مین
زراعت کی یا مکان بنایا یا باغ لگایا زمین میری ہے اور کل مقر کے قبضہ مین ہو اور زید کہتا
بلکہ زمین میری ہے مقر کا قول مع الیمین قبول ہوگا کیونکہ اقرار زراعت اور حفاظت قبضہ کا
اقرار نہین ہے اگر کہے مجھ پر گیارہ دینار یا گیارہ درہم واجب ہین تو ہر ایک مین سے گیارہ
گیارہ لازم ہوجاینگے اور اگر کہے مجھ پر محمود کے بضع کسون ہین تو اُسکو دس درہم لازم ہونگے
کیونکہ بضع کا اطلاق تین سے کم پر نہین ہوتا ہے اور اگر کہے عشرۃ دراہم وبضع تو اُسکا
قول نسبت بضع کے قبول ہوگا یہانتک اگر وہ بیان کرے کہ مین نے اُس سے ایک درہم
کی نیت کی تھی تو اُسکا قول قبول ہوگا اور اگر وہ کہے مین نے درہم کے کمتر کی نیت کی تھی یا
اُس سے اکثر کی تو اُسکا قول قبول ہوگا امام محمد فرماتے ہین کہ ہمارے شہر مین درہم کا وزن
سبعہ ہوتا ہے نہ اُس سے کم اور نہ زیادہ - مگر یہہ کہ کمی و زیادتی و نقصان فوراً بیان کیا
جاے اور وہ معروف الوزن ہو اور مقر کہے میرا اسپر درہم ہے جسکا وزن نصف درہم ہے

اپنے قول مین تصدیق کیا جائیگا اور اگر قاضی کے روبرو ہزار کا اقرار کرے اور قاضی اُسکے
ذمہ ہزار ثابت کرے پھر مدعی قاضی کے پاس دوسری مجلس مین دعوی کرے اور مقر
اقرار کرے ہزار کا اور طالب دعوی کرے دو مالون کا مطلوب دعوی کرے کہ وہی ایک
مال ہے مطلوب کا قول قبول ہوگا -

جزئیہ ۴۱۴ - اگر زید عمرو کو قاضی کے پاس لے جاے اور دعوی کرے ہزار کا
اور عمرو ہزار کا اقرار کرے پھر زید عمرو کو قاضی کی دوسری مجلس مین بلاے اور
پانسو کا دعوی کرے اور عمرو پانسو کا اقرار کرے طالب کہے کہ تو نے میرے لیے
ہزار اور پانسو کا اقرار کیا مطلوب کہے تیرے مجھپر ہزار ہین مطلوب کا قول قبول ہوگا
اسی طرح اگر مدعی دوسری مجلس مین دو ہزار کا دعوی کرے اور مقر دو ہزار کا اقرار کرے
پھر طالب دعوی کرے تین ہزار کا اور مطلوب کہے طالب کے مجھپر دو ہزار ہین مطلوب کا
قول قبول ہوگا اور اسکا اقرار ثانی اقرار اول سے رجوع سمجھا جائیگا -

جزئیہ ۴۱۵ - زید کہے کہ مین نے بکر کے ہاتھ فروخت کی ہزار درہم کو جو میرے پاس
ودیعت تھی اس کے بعد کہے کہ مین نے اسکا قبضہ نہین کیا اسکا قول قبول ہوگا اور
اگر اقرار کرے مبیع اور ثمن وصول پانیکا اسکے بعد ثمن کے وصول ہونیسے انکار کرے
اور مشتری سے حلف طلب کرے موجب قیاس اُس سے حلف نہ لیا جائیگا اور
یہی قول ابی یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا ہے کیونکہ استحلاف کبھی ہوتا ہے
دعوی صحیحہ کے بعد اور تناقض کی شکل مین حلف طلب نہین کیا جاتا اور استحسانا حلف لیا جائیگا اور
یہی قول ابی یوسف کا ہے اور امام محمد لکھتے ہین کہ مقر کا قول قبول ہوگا -

جزئیہ ۴۱۶ - اگر اقرار کرے اپنی ذات پر چارپایہ کا تو اُسکی قیمت دینا پڑیگی
اور اگر وہ چارپایہ لاکر بیان کرے کہ یہہ وہی چارپایہ ہے اُسکا قول قبول ہوگا - اگر
گھوڑا لاے یا تاتاری اسپ یا گدھا یا اونٹ اُسکا قول قبول ہوگا اور اسکے سوا مین

قبول نہ ہوگا اور اگر بیان کرے مجھ پر ثوب ہروی ہے تو خالد کا من بعد لا ثوب ہروی
یہہ قول اُسکا نزدیک کل کے قبول ہوگا اور اگر کہے کہ مجھ پر ثوب ہے اور یہہ نہ کہے
کہ کونسا کپڑا ہے اور کپڑا لاوے عام اس سے کہ وہ کہنہ ہو یا جدید من بعد وہ بری نہوگا
تاوقتیکہ وہ دوسرا نہ لاوے ایک شخص کہے کہ مجھ پر فلان شخص کے ہزار درہم ہین
ثمن مبیعہ کے یا کہے قرض کے اسکے بعد کہے کہ وہ زیوف یا نبہرجہ - ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
فرماتے ہین کہ وہ دعوی زیوف یا نبہرجہ کی نسبت تصدیق نہ کیا جائیگا - اُس کا یہہ کلام
کہ زیوف اور نبہرجہ اُس کلام سے متصل ہو یا منفصل - مگر یہہ کہ بیع پر دونون سے
حلف لیا جائیگا درصورتیکہ اسباب سوداگری موجود ہو - ابی یوسف اور امام محمد فرماتے
ہین کہ وہ اس دعوی مین کہ وہی زیوف ہین یا نبہرجہ تصدیق کیا جائیگا درصورتیکہ یہہ
کلام متصل ہو اور نہ تصدیق کیا جائیگا اگر کلام منفصل ہو بسبب سکوت کے اسی طرح
اس مسئلہ کا حکم ہے - اگر کہے مجھ پر بکر کے ہزار درہم کھرے ہین شئ مبیعہ کے ثمن کے
اور کہے محمود کے مجھ پر ہزار درہم ہین اور سبب بیان نہ کرے اسکے بعد کہے
کہ وہی زیوف ہین یا نبہرجہ - فقیہہ ابوجعفر علیہ الرحمۃ فرماتے ہین کہ کتاب اصل مین
اس مسئلہ کو بیان نہین کیا ہے اور مشائخ کا اسمین اختلاف ہے بعض فرماتے ہین
کہ اسمین وہی اختلاف ہے جسکو ہمنے بیان کیا اور بعض فرماتے ہین کہ اُس کے
زیادتی مین اجماعاً تصدیق کرینگے -

جزئیہ ۷۱۴ - مسعود کہے کہ مین نے فلان غائب سے قبضہ کیا اسکے بعد کہے
کہ وہی زیوف ہین اسکا قول قبول ہوگا اور اگر کہے کہ وہ ستوقہ ہین تو اُس کا
قول قبول نہ ہوگا - اور اگر مقر اپنے اقرار کے بعد قبل اسکے کہ وہ کچھہ کہتا مر جاوے اُس کا
وارث کہے کہ وہی زیوف ہین اُسکے قول کی تصدیق نہ کیجائیگی عمرو کہے حامد کے میرے پاس
ہزار درہم ودیعت ہین اسکے بعد کہے کہ وہی زیوف ہین تصدیق کیا جائیگا - اور اگر کہے

کہ مین نے فلان سے ہزار غصب کیے پھر کہے وہی زیوف ہین یا نبہرجہ اُسنے یہہ کلام
متصل کہا ہو یا منفصل اُسکا قول قبول ہوگا اور ابی یوسف کی روایت کے بموجب قرض نہ
غصب کے ہر او غصب مین نہ تصدیق کیا جائیگا۔ اگر کلام منفصل ہو جیسا قرض کی نسبت مگر یہی
روایت غیر مشہور ہے اور اگر غصب کا اقرار کرے اور اسکے بعد کہے وہی ستوقہ ہے
یا رصاص تصدیق کیجائیگی جبکہ کلام اُسکا متصل ہو اور اگر کلام منفصل ہو تو اُسکی تصدیق نہ
کیجائیگی اور اگر کہے میرے پاس فلان شخص نے ہزار ودیعت رکھاتے اسکے بعد کہے
وہی زیوف ہین یا نبہرجہ اُسکا قول قبول کیا جائیگا عام اس سے کہ کلام متصل ہو یا منفصل
اور اگر وہی ستوقہ ہین یا رصاص اُسکی تصدیق کیجائیگی۔ درصورتیکہ کلام متصل ہو اور
منفصل ہونے کی شکل مین تصدیق نہ کیجائیگی ایک شخص کہے کہ مین نے یہہ شے
مول لی بکر سے ہزار ستوقہ کو امام اعظم فرماتے ہین کہ اُسکو کھرے درہم لازم ہوجائینگے
اور ابی یوسف سے منقول ہے کہ اُسکی تصدیق کیجائیگی اور بیع فاسد ہوجائیگی۔

جزئیہ ۱۴۸ ۔ اگر بکر اقرار کرے کہ محمود کا مجھپر کرہ حنطہ ہے بابتہ ثمن مبیعہ کے یا قرضہ کر
پھر کہے وہی زیوف ردی ہین کہا گیا اُسکا قول قبول ہوگا کیونکہ کھوٹا ہونا عیب نہین ہے
اسی طرح سے جو چیزین کیل یا وزن کیجاتی ہین بجز دراہم اور دنانیر کے اور اگر اقرار کرے
دس پیسون کا بابتہ ثمن مبیعہ کے یا قرضہ کے اسکے بعد کہے وہی بازار مین نہین چلتے ہین
نہ تصدیق کیجائیگی امام اعظم کے نزدیک اور ابی یوسف اور امام محمد فرماتے ہین اُسکی تصدیق
کیجائیگی قرضہ مین اگر کلام متصل ہو اور بیع مین نہ تصدیق کیجائیگی۔ ابی یوسف کے قول کے مطابق
اور امام محمد رحمتہ اللہ فرماتے ہین کہ اُسکی تصدیق کیجائیگی اور اُسکو مبیعہ کی قیمت لازم ہوجائیگی
اگر وہ ہلاک ہوگئی ہو اور اگر بیان کرے مین نے فلان شخص کے دس فلوس غصب کیے
یا میرے پاس دس فلوس امانت رکھاتے اسکے بعد بیان کرے وہی کاسد ہین اُسکا
قبول ہوگا مسلم الیہ راس المال کے قبضہ کرنے کا اقرار کرے اسکے بعد دعوی کرے

که وہی زیوف ہین اگر اُسنے اقرار کیا ہو کھرے پر قبضہ کرنے یا اپنے حق کے قبضہ
کرنے یا راس المال کے بھرپانیکا یا دراہم کے بھرپانیکا یا راس المال پر قبضہ کرنیکا
اُسکا یہہ قول که وہی زیوف ہین نه قبول ہوگا اور اگر دراہم پر قبضہ کرنے کا اقرار کیا ہو
زاں بعد دعوی کرے زیافه کا قیاس کے مطابق رب السلم کا قول قبول ہوگا اور
مسلم الیه کو بینه قائم کرنا پڑیگا اور استحسان مین قول مسلم الیه کا مع الیمین قبول ہوگا
اور رب السلم کو اس مضمون کے بینه قائم کرنے ہونگے که مین نے دراہم کھرے دیے۔

جزئیه ۴۱۹ - اگر اقرار کرے صحت مین که فلان شخص کے میرے پاس ہزار درہم
ودیعت ہین پھر کہے مرض موت مین که وہ ہزار درہم معین ہین ہم اُسکے قول کی تصدیق
کرینگے اور مالک ودیعت کو اُن پر ترجیح دینگے اور اگر مرض موت مین اقرار کرے
اپنی زوجه کے مہر کا تصدیق کیا جائیگا۔ زوجه کے تمام مہر مثلی پر اور اگر اقرار کرے
زمین کا جسپر زراعت ہو یا درخت یہه اقرار مین داخل ہونگے اور اگر بینه قائم کیا
جاوے قبل فیصله کے یا بعد فیصله کے که زراعت مقر کی تھی تو مقر تصدیق کیا جائیگا اور
درخت مین نه تصدیق کیا جائیگا۔ اور اگر کہے که مین نے لیے تجھ سے ہزار درہم ودیعت
اور مقرله بیان کرے که تو نے غصب کی مقرله کا قول قبول ہوگا اور مقر ضامن قرار پائیگا
اگر اپنے وارث کیلیے اقرار کرے اور مقر بعد مرجاے اور مقرله اور مقر کے ورثا
مین اختلاف ہو مقرله کہے که وہی اقرار صحت مین ہوا تھا وہ صحیح ہے ورثا کہین
که وہ مرض مین ہوا۔ ورثا کا قول قبول ہوگا اور اگر دونون گواہ پیش کرین تو مقرله کے
گواہ اولی ہین اور اگر مقرله کے پاس گواہ نه ہون تو اُس کو یہه حق ہے که مقر کے
ورثا سے حلف لے۔

جزئیه ۴۲۰ - اگر زید اقرار کرے که فلان بن فلان کا اسقدر مجھ پر ہے پس ایک
شخص اُسی نام ونسب کا آوے اور مال مقرله کا دعوی کرے مقر بیان کرے که مین نے

اقرار دوسرے شخص کے لیے کیا ہو از روئے قضا اُسکی تصدیق کیجائیگی اور اسپر فیصلہ صادر نہ کیا جائیگا۔ جامع الفتاوی۔ جو شخص دوسرے کو تمام حقوق شرعیہ سے بری کر دے اور اُنمین ایک تحریر ہو جاوے اُسکی نسبت پھر بری کرنے والا دعوی کرے کہ میرا حق مقر لہٗ پر تاریخ براۃ کے بعد واجب ہوا ہے۔ اور مقر لہٗ انکار کرے اور کہے کہ وہی براۃ کے قبل تھا جو براۃ سے ساقط ہو گیا کس شخص کا قول قبول ہوگا۔ جواب۔ اگر مقر بالبرآت ثابت نہ کرے تاریخ اس دعوی کی جو متاخر ہو براۃ کی تاریخ سے وگر نہ منکر کا قول مع الیمین قبول ہوگا قاری الہدایہ۔

جزئیہ ۴۲۱۔ مریض اپنے وارث کے لیے اقرار کرے دین کا نہین جائز ہے اور ودیعۃ مستہلکہ مین جائز ہے اور بیان ہوا باب ثالث مین۔ (ج) شکل اُسکی یہہ ہے کہ بیان کرے میرے باپ نے مرض مین ہزار درہم دوسرے کی ودیعت رکھے یا اپنی صحت مین اور بر ولوا ہون سکے اور انتقال کے وقت اُسکے ہلاک ہو جانیکا اقرار کیا تصدیق کیا جائیگا کیونکہ اگر سکوت کرے اور مر جاوے اور نہ معلوم ہو کہ اُسنے کیا کیا تو اُسکے مال سے قرضہ دلایا جائیگا اور جب اُسنے اقرار کیا ہلاک ہو جانے کا تو بطریق اولی اُسکا قول قبول ہوگا اور اگر پہلے اقرار کرے اُسکے تلف ہونیکا اپنے قبضہ سے اس بعد نکول کرے یمین سے اور مر جاوے اس شکل مین متوفی کے وارث پر کچھ لازم نہ آئیگا۔

جزئیہ ۴۲۲۔ مریض کا دین دوسرے شخص پر واجب ہوا ہے جنایتہ اُسکے بدن کے یا دین ہو یا مثل اُسکے۔ مریض اُسکے قبضہ کرنیکا اقرار کرے تصدیق کیا جائیگا برات مین نہ اپنی ذات اور نہ اپنے مال پر حق وجوب مین۔

جزئیہ ۴۲۳۔ زید کہے کہ فلان شخص کی مجھ پر کوئی شئے ہے تو اُسے لازم ہے کہ بیان کرے ایسی شئے جسکی قیمت ہو کیونکہ وہ اپنے ذمہ وجوب کو بیان کرتا ہے اور

جس چیز کی قیمت نہین ہوتی ہے وہ ذمہ پر واجب نہین ہوتی ہے۔ پس جس شکل مین
اسکے سوا بیان کرے تو اس سے رجوع سمجھا جائیگا۔ مولف لکھتا ہے کہ اسکا قول
مع الیمین قبول ہوگا اگرچہ مقرلہ اسکے اکثر کا دعوی کرے۔ کیونکہ انہین منکر ہے
اور اسی طرح اگر کہے زید کا مجھ پر حق ہے اور اسیطرح اگر کہے کہ مین نے غصب کی
بکر سے کوئی شئی لازم ہے کہ بیان کرے وہی شئی جو مال ہے نہین روکنا ٹوک واقع
ہوتی ہو عادۃً اس شکل مین غاصب کا قول مقبول ہوگا اور اگر کہے کہ فلان کا مجھپر مال ہے
اسکو حکم دیا جائیگا مال کی تصریح کرے کیونکہ وہی مجمل ہے اسکا قول قلیل وکثیر مین قبول
ہوگا کیونکہ کل قلیل وکثیر مال ہے کیونکہ مال اسے کہتے ہین جس سے انسان مالدار
ہوجائے مگر درہم سے اقل مین تصدیق نہ کیجائیگی کیونکہ عرف مین وہ مال شمار نہین
ہوتا ہے اور اگر کہے زید کا مجھ پر ہے یا میری جانب تو اسنے دین کا اقرار کیا اور
اگر کہے وہی ودیعت ہے اسکا یہہ کلام اقرار سے متصل صادر ہوا ہو تو اس کی
تصدیق کیجائیگی۔ کیونکہ لفظ احتمال رکھتی ہے مجاز کو اس لیے وہی مقر اسکی حفاظت کا
ضامن قرار پاتا ہے اور مال محل ضمان ہے۔ اور اگر اقرار کرے کہ مین نے متاع فروخت
کی تو قول مقر کا الخ قبول ہوگا اور اگر کہے کہ مین نے اس سے خریدا لیکن مین نے
اسکا قبضہ نہین کیا تو اسکا قول بالاجماع قبول ہوگا اور اگر کہے مجھ پہ ہزار مین متاع کی
ثمن سے یا کہے کہ مین نے ہزار درہم قرض لیے اسکے بعد کہے کہ وہی زیوف ہین
اور مقرلہ کہے کھرے۔ تو اسے کھرے لازم ہوجاینگے موجب قول امام اعظم کے
اور صاحبین لکھتے ہین اگر اسکا کلام متصل ہو تو تصدیق کیا جائیگا اور اگر منفصل ہو تو
تصدیق نہ کیا جائیگا اور اسی خلاف پر اگر کہے وہی ستوقہ یا رصاص ہین یا کہے
مگر وہی زیوف ہین۔

جزئیہ ۴۴۴ - اگر اقرار کرے کہ فلان شخص نے زراعت کی اس زمین پر یا بنایا

اس مکان کو یا انگور کے درخت لگائے - اور یہہ کل مقر کے قبضہ مین ہون اور فلان
شخص اسکا دعوی کرے اور مقر کہے بلکہ وہ میرے ہین مین نے تجھسے مدد چاہی تھی
تو نے مدد کی یا تو نے اجرت لیکر مدد کی مقر کا قول الخ قبول ہوگا جیسا کہے میرے لیئے
درزی نے یہہ کپڑا سیا نصف درہم کی اجرت پر اور یہہ نہ کہے کہ مین نے اس سے
قبضہ بھی کیا یہہ اقرار قبضہ کا ہے اور مقر کا قول قبول ہوگا - ہدایہ - عمرو بیان کرے
کہ میرے ہزار درہم جو بکر پر قرض تھے وہ محمود نے بکر کی جانب سے مجھکو دیدیئے
اور مقر لہ یعنی محمود انکار کرے اور کہے کہ میرا مال تھا جسپر تو نے قبضہ کرلیا قول مقر لہ کا
مع الیمین قبول ہوگا اور قاضی اسکے واپس کرنیکا حکم صادر کریگا اور اسی طرح عمرو اگر
اقرار کرے کہ ہزار درہم مجھکو محمود نے دیئے وہ میری امانت تھی اور محمود انکار کرے
محمود کا قول قبول ہوگا کیونکہ وہ منکر ہے - ہدایہ

جزئیہ ۴۲۵ وصی اقرار کرے کہ میت کا مال جو میرے پاس ہے وہ ایک وارث کا
یہہ مال کل وارثون کے لیے قرار پائیگا اور جس مقدار کا وصی نے ایک وارث کے
واسطے اقرار کیا ہے وہ ایک کو نہ دلایا جائیگا بلکہ کل ورثا مین مشترکہ قرار پائیگا اگرچہ
وصی امین ہے اور قول امین کا قبول ہوتا ہے لیکن صرف اپنی ذات کی برات کی نسبت
نہ دوسرے کے واسطے کی بابت - اسیطرح اگر امانت ہندہ دعوی کرے وصی سے
اپنے مال واپس پانیکا تو اس شکل مین بھی وصی کا قول اسکے حق ارث مین قبول ہوگا
علاوہ اس سے کہ وہ اقرار کرے کہ مین نے بالغ وارثون کو دیدیا ہے یا وہ مال مجھکو
نہین ملا لیکن وصی کا قول نہ قبول ہوگا حق کبار کے اسقاط کی نسبت کیونکہ اس نے
صغیر کے حق کا اقرار کیا ہے اور وہ جز ترکہ کا ہے اور مشترک ہر ان سب مین المبسوط
والمختصر المحیط -

جزئیہ ۴۲۶ - اگر خالد اقرار کرے کہ فلان شخص کا مین نے مکان غصب کر لیا اور بنا

کہ وہی بصرہ مین ہے تصدیق کیا جائیگا کیونکہ مکان محل ہے پس مکان کے بیان کی نسبت
اُسکا قول قبول ہوگا۔ پس اُسے لازم ہے کہ مقرلہ کو مکان سپرد کر دے اگر اس پر
قادر ہوا اور اگر عاجز ہو مثلاً مکان خراب ہوگیا ہو یا کہ وہی مکان وہ ہے جو زید کے
قبضہ مین ہے اور زید انکار کرے قول مقر کا نزدیک امام اعظم کے قبول ہوگا اور
ابی یوسف کے نزدیک دوسرے کا قول تصدیق کیا جائیگا اور تاوان عائد نہوگا اور
امام محمد کے نزدیک مکان کی قیمت کا تاوان دینا ہوگا یہہ فرق مبنی ہے اس پر کہ [illegible]
نزدیک عقار کی قیمت کا تاوان نہین دلایا جاتا ہے اور امام اعظم کے نزدیک عقار کی
قیمت کا تاوان دلایا جاتا ہے اور اگر ہزار درہم کا جسکی ادائی کی مدت مقرر ہو اقرار کرے
مثلاً بیان کرے کہ فلان شخص کے دس دراہم مجھ پر ہین جنکی ادائی کا ایک مہینا مقرر ہے
اور مقرلہ کہے نہین بلکہ اُنکی ادائی فی الفور واجب ہے مقرلہ کا قول قبول ہوگا کیونکہ
یہہ اقرار ہے اپنی ذات پر اور دعوی مدت کا دوسرے پر ہے پس اُسکا اقرار
مقبول ہے اور اُسکا دعوی نہ قبول کیا جائیگا مگر حجت سے اور مقرلہ سے حلف لیا جائیگا
مدت کی نسبت کیونکہ وہی منکر ہے اور قول منکر کا مع الیمین قبول ہوتا ہے یہہ خلاف ہے
اس شکل کے اگر اقرار کرے اور بیان کرے کہ مین کفیل ہوا فلان شخص کی جانب
دس درہم کا ایک مہینے کے لیے اور مقرلہ کہے نہین بلکہ کفیل ہوا تو اُسکا فی الفور
مقر کا قول نزدیک امام اعظم اور امام محمد کے قبول ہوگا کیونکہ اس مقام پر ظاہر مقر کا
ثابت ہے کیونکہ کفالت مین عادۃً مدت مقرر کیجاتی ہے بخلاف دین کے۔

جزئیہ ۲۲۴۔ اگر محمود کہے مین نے تجھ سے ہزار لیے اور اُنکو ہلاک کر دیا اور تو حربی
دارالحرب مین یا کہے مین نے تیرا ہاتھ کاٹا مقرلہ کہے نہین بلکہ کاٹا تونے اور مین
مستامن یا ذمی تھا دارالاسلام مین مقر کا قول قبول ہوگا اور مقرلہ کو ہاتھ کاٹنے
اور ہزار درہم تلف کرنیکا تاوان دینا پڑیگا منجانب مقر امام اعظم اور ابی یوسف کے

نزدیک - اور امام محمد اور زفر کے نزدیک اُسے کچھ تاوان دینا نہ پڑیگا - اور اسی بنا پر
اگر زید بیان کرے کہ مجھ پر ہزار درہم ہین اور وزن نہ بیان کرے اگر بیان کرے
کہ فلان شخص کے ہزار درہم گن کر ہین ہزار درہم تول کر دینا پڑینگے اور عدد کا بیان کرنا
لغو قرار پائیگا - اور اہل بلدہ کا وزن کرنے کی نسبت جو رسم و رواج ہو اُسی مطابق حکم
صادر کیا جائیگا اور ہمارے ملک اور خراسان اور عراق مین وزن سبعہ ہے **تشریح**
وزن سبعہ یہہ ہے کہ ہر ہر درہم سات مثقال کے ہون اگر ان شہرون مین اقرار کیا گیا ہے تو
اُسکو یہی وزن لازم ہو جائیگا اور اگر اقرار کیا گیا ایسے شہر مین جسمین معاملہ کرتے ہین دراہم کو
وزن کرکے جنکا وزن سبعہ سے کم ہے اُسکا اقرار اُسی وزن پر محمول ہوگا کیونکہ مطلق
کلام کی اضافت کیجاتی ہے متعارف پر حتی کہ اگر دعوی کرے وزن کا جسکا وزن بلد کے
وزن سے کمتر ہو نہ تصدیق کیا جائیگا اور اگر بلدے مین اوزان مختلف ہون تو اعتبار
کیا جائیگا جسکا وزن زیادہ رواج ہو جیسا بغداد مین مختلف وزن کے دراہم کا رواج ہے
اور اگر دونون کا رواج بھی مساوی ہو تو اُسکا قول محمول کیا جائیگا اقل پر کیونکہ
اقل یقینی ہے اور زیادتی مشکوک ہے اور وجوب زیادتی بھی مشکوک ہے اور
اگر دونون کا رواج مساوی نہ ہو اور اُسکے ثبوت مین شک ہو تو شک سے کچھ
ثابت نہ ہوگا اور اگر زیادتی بیان کرے جو اُس وزن سے شہر مین مروج ہے
زیادہ نہ ہو یا اُس سے کم ہو مثلاً بیان کرے مجھ پہ ہزار درہم ہین وزن خمسہ کے
اگر کلام متصل ہو تو قبول کیا جائیگا - ورنہ قبول نہ ہوگا اور اسی طرح اگر کہے بکر کے مجھ پر
ہزار درہم ثنائیل مین اُسکو وہی لازم ہو جاینگے کیونکہ اُسنے وزن معروف پر زیادتی
کی ہے اور اقرار زیادتی کی نسبت متہم نہین ہے - اُسکا قول قبول ہوگا -
جزئیہ ۸۴۴ - اگر مالک مال دعوی کرے ہلاک کر دینے کا اور امین اُسکی نہ تصدیق
کرے اور نہ تکذیب من بعد صلح کرے کسی شئ کے مقابلہ پر یہہ صلح کل فقہا کے نزدیک جایز ہے

پس اگر بعد اس کے دونون مین اختلاف ہو۔ امین بیان کرے کہ مین نے
تجھ سے بیان کیا تھا کہ ودیعت ہلاک ہوگئی یا مین نے تجھے واپس کر دی
یہہ کہنا صحیح نہین ہے مالک مال کا قول قبول ہوگا اور صلح باطل نہ ہوگی فتاوی
قاضی خان۔

جزئیہ ۴۲۹ - اگر دونون مین اختلاف ہو صلح ہونے کے بعد امین کہے کہ مین نے
دعوی برات کرنے کے بعد صلح ہوئی طالب کہے کہ اسکے قبل ہوئی طالب کا قول قبول ہوگا
مگر یہہ کہ مطلوب بینہ قائم کرے یہہ حکم بنا کیا گیا ہے ابی یوسف کے قول پر
قبیل کتاب المزارعت نقله مفتی الاسکوب۔

جزئیہ ۴۳۰ - ایک جماعت کسی ترکہ پر صلح کرے اور انمین ایک مراہق بھی ہو اور
مراہق بالغ ہونے کا اقرار کرے اور بعض ورثا بیان کرین کہ وہ بالغ نہین ہے
یہہ صلح باطل نہین ہے بعض فقہا لکھتے ہین کہ صبی کے قول کی تصدیق کیجاویگی اگر وہ تیرہ
برس کا ہوا اور اس سے کم مین بالغ ہونا نادر ہے۔

کتاب المضاربة

جزئیہ ۴۳۱ - مختصر المحیط مین لکھا ہے دونون مختلف ہون عموم مین رب المال کہے
مین نے تجھکو مال حوالہ کیا خاص طعام مین مضاربت کرنے کے لیے عامل کہے تو نے کچھ
تجارت معین نہین کی اگر یہہ خلاف تصرف کرنے کے قبل ہو تو مضارب کو عام تصرف
کرنا جائز نہ ہوگا اور اگر تصرف کرنے کے بعد ہو عامل کا قول استحسانا قبول ہوگا اور
موجب قیاس رب المال کا۔ اور یہی قول زفر اور حسن کا ہے۔ اور اگر متفق ہون
عقد خاص مین اور جنس مین اختلاف ہو رب المال کہے مینے گندم کی اجازت دی تھی رب المال کا

قول قبول ہوگا اور اگر مضارب بیان کرے تونے مجھے اجازت دی تھی نقد اور قرض فروخت کرنے کی رب المال کہے مین نے تجھ کو نقد فروخت کرنے کی اجازت دی تھی۔ مضارب کا قول قبول ہوگا اور رب المال کے گواہ۔ اور اسی طرح اگر کہے مین نے تجھ سے کہا تھا کہ فلان شئ خرید کر عامل کہے تونے مجھ سے کہا عام چیزین خرید کرنیکو اسی طرح اگر دونون اختلاف ہو سفر سے منع کرنے مین ظاہر الروایت مین عامل کا قول قبول ہوگا اور مطابق روایت نوادر ضمان دینا ہوگا۔

جزئیہ ۴۴۲ ۔ رب المال اپنا مال حوالہ کرے اور اُسمین نفع حاصل ہو عامل بیان کرے وہی قرضہ ہے رب المال بیان کرے بضاعت ہے یا مضاربت فاسدہ یا صحیحہ رب المال کا قول قبول ہوگا۔ اگر مال مضارب کے قبضہ مین ہلاک ہوجاے بعد اس قول کے تو اُسپر تاوان اصل و نفع کا عاید ہوگا کیونکہ وہی شخص اُس چیز کا دعوی اپنی ذات کے لیے کرتا ہے جو اُسکے پاس امانت ہے ہرگاہ کہ ہمنے رب المال کا قول قبول کیا تو عامل امین ٹھرلگا اور امانت کا منکر۔ اور امانت مین تاوان دلایا جاتا ہے انکار کی وجہ سے۔ **کذا فی محیط السرخسی** ۔ اگر درہم جنکی مقدار معلوم ہو بطور مضاربت حوالہ کیے جائین تو جائز ہے اور اُسکی مقدار اور صفت مین مضارب کا قول مع الیمین قبول ہوگا۔

جزئیہ ۴۴۳ ۔ مضارب و رب المال مین اختلاف ہو نفع تقسیم کرلینے کے بعد مضارب بیان کرے کہ راس المال کے قبضہ کرنے کے بعد ہمنے نفع تقسیم کیا رب المال راس المال کے قبضہ کرنے سے انکار کرے رب المال کا قول قبول ہوگا اور اگر دونون مین اختلاف ہو رب المال کہے کہ مین نے تیرے لیے ثلث نفع اور دس درہم کی شرط کی تھی مضارب کہے ثلث کی مضارب کا قول قبول ہوگا۔ اگر رب المال کہے کہ مین نے تیرے لیے ثلث نفع کی شرط کی تھی۔ مضارب بیان کرے نہین بلکہ تونے میرے واسطے ثلث کی شرط کی تھی رب المال کا قول قبول ہوگا۔ اگرچہ اسمین فساد عقد نکلتا ہے کیونکہ وہی اُس زیادتی کا انکار

کرتا ہے جسکا مضارب کو دعویٰ ہے۔

جزئیہ ۴۳۴۔ اگر رب المال بیان کرے کہ مین نے تیرے لیے نصف نفع کی شرط کی تھی
مضارب کہے تو نے میرے لیے سو درہم کی شرط کی تھی یا کچھ شرط نہین کی تھی مجھے اجرت مثلی
ملنا چاہیے۔ رب المال کا قول قبول ہوگا کیونکہ مضارب اجرت کا دعویٰ کرتا ہے رب المال پر
اور وہ انکار کرتا ہے اور اگر رب المال کہے مین نے تجھکو بضاعۃً حوالہ کیا مضارب
بیان کرے نہین بلکہ مضاربۃً بالنصف ہے۔ رب المال کا قول قبول ہوگا کیونکہ وہ نصف
نفع کا مستحق بناتا ہے اپنی جانب کو اسی طرح اگر مضارب کہے کہ مین نے تجھسے قرض لیا
رب المال بیان کرے کہ مین نے بضاعۃً یا مضاربۃً دیا رب المال کا قول قبول ہوگا
اگر رب المال کہے کہ مین نے تجھکو قرض دیا مدفوع الیہ کہے نہین بلکہ وہ مال مضاربۃً دیا گیا
مضارب کا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۴۳۵ اگر رب المال بیان کرے کہ راس المال دو ہزار درہم تھے اور مین نے
تیرے لیے ثلث نفع کی شرط کی تھی۔ مضارب کہے نہین بلکہ راس مال ہزار درہم ہین
اور تو نے میرے لیے نصف نفع کی شرط کی تھی اور مضارب کے قبضہ مین دو ہزار درہم
ہون اور وہ اقرار کرے کہ وہی مضاربت کا مال ہے راس مال مین رب المال کا
قول مع الیمین قبول ہوگا مضارب تین ہزار درہم لیکر آئے اور بیان کرے کہ منجملہ اسکے
ہزار درہم ودیعۃً یا بضاعۃً بکر کے ہین یا مجھ پر دین ہے اسکا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۴۳۶۔ زید کے پاس دو ہزار درہم ہوت اور وہ مالک سے بیان کرے کہ
تو نے مجھے ہزار درہم حوالہ کیے مین نے انمین ہزار درہم نفع حاصل کیا رب المال کہے
وہ سب راس مال ہے مضارب کا قول قبول ہوگا اور اگر مضارب کہے تو نے مجھکو ہزار درہم
مضاربۃً حوالہ کیے اور مین نے ہزار درہم نفع حاصل کیا رب المال کہے نہین بلکہ مین نے
وہ بضاعۃً دیے تھے رب المال کا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۴۳۷ اور اگر رب المال بیان کرے کہ راس مال خرید کرنے کے قبل ضائع ہو گیا مضارب بیان کرے نہین بلکہ بعد خرید کرنے کے رب المال کا قول قبول ہوگا کیونکہ وہ دعوی کرتا ہے رب المال پر ثمن واپس لینے کا اور رب المال انکار کرتا ہے۔ فتاوی بزازیہ۔

جزئیہ ۴۳۸۔ مضارب کے پاس دوہزار درہم ہون اور رب المال سے بیان کرے تو نے مجھے ہزار درہم حوالہ کیے رب المال بیان کرے نہین بلکہ مین نے دوہزار بحیثیت مضاربت حوالہ کیے رب المال کا قول امام اعظم کے نزدیک قبول ہوگا اور اسی طرح روایت کی گئی ہے ابی یوسف سے پھر انھون نے اس سے رجوع کی اور فرمایا کہ مضارب کا قول قبول ہوگا اگر وہ شخص جسکے قبضہ مین مال ہو بیان کرے تو نے مجھے مال مضاربۃً بالنصف حوالہ کیا مین نے اسمین ہزار درہم نفع حاصل کیا رب المال کہے مین نے تجھ کو بضاعۃً حوالہ کیا تو نے ہزار درہم نفع حاصل کیا رب المال کا قول قبول ہوگا۔ نقلہ ابن المؤید من **الخلاصہ**

جزئیہ ۴۳۹۔ رب المال کہے یہی ہزار درہم قرض ہین اور قابض مضاربت کا دعوی کرے اگر یہہ اختلاف تصرف کے بعد ہے تو رب المال کا قول قبول ہوگا اور گواہ بھی اُسکے اور مضارب ضامن ہوگا اور اگر اختلاف تصرف کے قبل ہے تو قابض کا قول قبول ہوگا اور اُسپر ضمان عاید نہ ہوگا اور اگر دونون مین اختلاف ہو اُس نفع کی مقدار مین جو اُنھون نے شرط کی ہے تو مضارب کا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۴۴۰ سوال۔ رب المال بکر کو اپنا مال حوالہ کرے کہ اُس سے تجارت کرے بحیثیت مضاربت بکر تجارت کرے اور دوبارہ سفر کرے مال چوری جائے رب المال دعوی کرے کہ مین نے دوبارہ سفر کرنے کی اجازت نہین دی مضارب کہے تو نے مجھے سفر کرنے سے منع نہین کیا کسکا قول قبول ہوگا۔ جواب۔ جیسا رب المال مضاربت مقید کا دعوی کرے اور مضارب مطلق مضاربت کا۔ مضارب کا قول مع الیمین قبول ہوگا تاوقتیکہ رب المال

مضاربت مقیدکی نسبت گواہ پیش نہ کرے ویساہی سوال مذکورہ مین مضارب یعنے بکر کا قول قبول ہوگا۔ سوال۔ عامل مال لیکر سفر کرے اور اسباب تجارت خرید کرے اور اُسکو زید کے ہمراہ روانہ کرے رب المال کے پاس اسباب راستہ ہی مین ہلاک ہوجاے تو کیا حکم ہے جواب۔ عامل پر ضمان عائد نہ ہوگا کیونکہ اُسکو یہہ حق ہے کہ مال مضاربت کو ودیعت رکھاے اور اُسکا قول قبول ہوگا کیونکہ مالک نے عامل کو اُسکی اجازت دی تھی مگر جبکہ مالک ثابت کرے کہ اُسنے سفر سے منع کیا تھا۔ سوال۔ عامل کے پاس مال مضاربت ہوا اور وہ مرگیا رب المال یا اُسکے ورثا مال اور نفع کا عامل کے ورثا پر دعویٰ کرین اور وہ دعوے کرین کہ ہمارے مورث نے رب المال کو مال مضاربت اور اُسکا نفع حوالہ کردیا اُسکا قول قبول ہوگا۔ جواب۔ اگر مضارب مرجاے اور مال مضاربت کی نسبت کچھ بیان نہ کرے اس شکل مین مضارب کے ترکہ سے وہ مال دلایا جائیگا اور اُسکے ورثا کا قول قبول ہوگا مگر جبکہ وہ ثابت کرین کہ مال مالک کو واپس کردیا گیا یا مضارب نے مرنے کے پہلے بیان کیا کہ مین نے مال مضاربت اور اُسکا نفع مالک کو دیدیا۔ قاری الہدایہ

جزئیہ ۱۳۴۷۔ اگر مضاربت فاسدہ ہوئی ہو تو مضارب کو اُسپر عمل کرنا جائز نہین ہے مضارب نفقہ اور نفع مقررہ کا مستحق نہ ہوگا بلکہ اُسکو اجرت مثلی دلائی جائیگی عام اس سے کہ مضاربت مین نفع ہوا ہو یا نہ ہوا اور کل نفع کا رب المال مستحق ہوگا اور نقصان بھی اُسی کے ذمہ عائد ہوگا اور مضاربت فاسدہ مین مضارب کا قول ہلاک اور ضائع ہونے مین مع الیمین قبول ہوگا۔ اسیطرح ذکر کیا گیا ہے ظاہر الروایت مین اور مال مضارب کے قبضہ مین امانت سمجھا جائیگا اور طحاوی نے بیان کیا ہے اور لکھا ہے کہ مضارب پر تاوان عائد نہ ہوگا بموجب قول امام اعظم علیہ الرحمۃ کے اور صاحبین کے نزدیک مضارب کو تاوان دینا ہوگا جیسا اجیر مشترک کا حکم ہے کہ اگر مال اُسکے قبضہ مین ہلاک ہوجاے۔ بدائع

کتاب الودیعۃ

جزئیہ ۴۴۴ - فقیہہ ابو اللیث اور ہمارے بعض اصحاب نے فرمایا اگر امین کہے ودیعت جاتی رہی اور مجھ کو نہیں معلوم کیونکر جاتی رہے تو اُسکا قول قبول ہوگا اور اُسپر تاوان عائد ہوگا اور اسی پر فتویٰ ہے

جزئیہ ۴۴۵ - امین مرجاے اور امانت نہندہ اور اُسکے ورثا میں اختلاف ہو۔ امانت نہندہ بیان کرے کہ امین مرگیا اور کچھ بیان نہیں کیا اور متوفی کے ترکہ سے میں امانت پانیکا مستحق ہوں ورثا کہیں کہ اُسکی وفات کے بعد امانت موجود تھی۔ ابن الشجاع لکھتے ہیں ہمارے اصحاب کے قول کے قیاس پر طالب کا قول قبول ہوگا اور متوفی کے متروکہ پر تاوان عائد نہ ہوگا اور بر بنا ر قیاس قول امام اعظم رح ورثا کا قول مع الیمین قبول ہوگا کیونکہ ورثا قائم مقام متوفی کے ہیں امین بیان کرے کہ میں نے امانت اپنے قاصد کے ہاتھ تیرے پاس بھیجدی اور نام بتاے اُس شخص کا جو امانت نہندہ کے عیال میں ہو یہہ قول اُسکا مانند اس قول کے متصور ہوگا کہ میں نے تجھے واپس کردے اور اگر بیان کرے کہ میں نے امانت تیرے پاس اجنبی کے ہاتھ روانہ کی۔ اس شکل میں ضامن قرار پائیگا مگر یہہ کہ مالک ودیعت اقرار کرے مجھے پہنچ گئے۔ اور اگر امین امانت نہندہ کے مرنے کے بعد کہے کہ میں نے وصی کو واپس کردیے۔ اُسکا قول مع الیمین قبول ہوگا اور تاوان عائد نہ ہوگا

جزئیہ ۴۴۶ عمرو بکر سے بیان کرے تو نے میرے پاس امانت رکھائی ہزار درہم اور وہ ضائع ہوگئے طالب کہے تو جھوٹا ہے بلکہ تو نے مجھ سے غصب کیے امین کا قول قبول ہوگا۔ اور اگر رب المال کہے میں نے تجھے قرض دیے امین کہے تو نے میرے پاس امانت رکھائے یا بیان کرے کہ میں نے تجھ سے امانتاً لیے ہیں اور وہ ضائع ہوگئے اسکا قول قبول ہوگا اور ضمان عائد نہ ہوگا۔ زید بکر کے پاس ہزار درہم امانت رکھے اور اسکے امین پر ہزار درہم دین ہوں پھر بکر زید کو ہزار درہم دے اور چند روز کے بعد ان میں اختلاف ہو طالب کہے میں نے امانت لی اور تجھ پر دین باقی ہے امین کہے

مین سے فرق نہین دیتے اور امانت ضائع ہوگئی امین کا قول قبول ہوگا اور اُس پر کچھ تاوان عائد نہوگا کیونکہ وہی وارث ہے۔

جزئیہ ۴۷۵ - امین امانت نہندہ سے بیان کرے کہ مین نے تجھے کچھ امانت واپس دی اور مرجاے امانت نہندہ کا قول مقبوض کی مقدار مین مع الیمین قبول ہوگا کیونکہ یہہ امانت من حیث الظاہر دین ہے پس امانت نہندہ کا قول مع الیمین قبول ہوگا جماعت بکر کو دراہم اسلیے حوالہ کرے کہ وہ اُسکی جانب سے خراج ادا کردے بکر دراہم رومال مین باندھکر اپنی آستین مین رکھ لے پھر مسجد مین جائے اور درہم اُسکے پاس سے جاتے رہین اور نہ معلوم ہوکہ کیونکر جاتے رہے اور صاحب مال اُسکی تصدیق نہ کرے فقہا لکھتے ہین کہ وہ ضامن قرار نہ پائیگا اور نظیر اُسکی یہہ ہے۔ اگر امین کہے کہ امانت جاتی رہی اور مجھے نہین معلوم کیونکر جاتی رہی اُسکا قول بلا دینے ضمان کے مع الیمین قبول ہوگا اگر امانت نہندہ امانت طلب کرے امین کہے کہ مین اسوقت نہین دیسکتا ہون شیخ امام ابوبکر بلخی علیہ الرحمہ فرماتے ہین اگر امانت امین سے اسقدر فاصلہ پر ہو کہ اُسکے حوالہ کرنے پر قادر نہ ہو یا وقت تنگ ہو تو ضمان عائد نہوگا اور اُسکا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۴۷۶ - امین کو تاوان دینا ہوگا بسبب جہل کے جس شکل مین وارث ودیعت کو نہ جانتے ہون لیکن اگر وارث جانتے ہون اور امین کو علم ہوکہ وہ جانتے ہین سکے بعد امین بلا بیان مرجائے تاوان عائد نہ ہوگا۔ اور اگر وارث بیان کرے مجھے ودیعت کا علم ہے اور طالب انکار کرے اگر وارث ودیعت کی توضیح کرے اور بیان کرے کہ ودیعت فلان شئ ہے اور مجھے اُسکا علم ہے اور وہ ہلاک ہوگئی وارث کے قول کی تصدیق کی جائیگی مگر ایک مسئلہ مین وہ یہہ ہے کہ وارث نے عورکو ودیعت کی خبردی تو وارث پر اسیلیے تاوان ہوگا کہ اُسنے مال کی حفاظت نہین کی اور اگر مال کی حفاظت کرتا تو اُسپر تاوان عائد نہ ہوتا۔

جزئیہ ۴۴۷ - قدوری مین لکھا ہے اگر امین کہے کہ میرے مکان مین آگ
لگی مین نے امانت دوسرے کو ضرورتاً دیدی امام اعظم اور ابی یوسف کے نزدیک
تصدیق نہ کیا جائیگا اور منتقی مین لکھا ہے اگر اسکا علم ہو کہ مکان مین آگ لگی تو اُس کا
قول قبول ہوگا ورنہ قبول نہ ہوگا اور اصل مین ہے اگر دونون مین اختلاف ہو
ایک کہے مین نے تجھسے ہزار درہم ودیعةً لیے اور وہ ضائع ہوگئے دوسرا کہے
تو نے غصب کرلیے ۔ مقر پر تاوان عائد ہوگا اور اگر کہے تو نے مجھکو حوالہ کیے بودیعت
رکھائے دوسرا کہے تو نے غصب کرلیے اُسپر تاوان عائد نہوگا اور اگر کہے میرے پاس ہزار درہم
امانت تھے وہ مجھے واپس کردے مقرلہ کہے تو جھوٹا ہے وہ میرے تھے مقرلہ کا قول
قبول ہوگا ۔ اور اگر بیان کرے میرے پاس کپڑا مانگا تھا تو نے پہن کر مجھے واپس کردیا
یا چارپایہ تیرے پاس تھا تو اُسپر سوار ہوا اور بعد مجھے واپس کردیا مقرلہ کہے تو جھوٹا ہے
وہ میرا اسپہ تھا صاحبین کے نزدیک اس مسئلہ اور مسئلہ اولی مین ایک حکم ہے اور بنا بر قول
امام اعظم مقر کا قول قبول ہوگا ۔ زید بکر کے پاس ہزار درہم ودیعت رکھائے بکر آٹھ سے
صرف کرکے دو سو واپس کردے اور حلف کرے کہ امانت مین سے میرے پاس
کچھ نہین ہے اُسکا قول قبول ہوگا اور وہ ضامن نہ ہوگا ۔

جزئیہ ۴۴۸ - مضارب قبل اپنے مرنے کے بیان کرے کہ مین نے مال مضاربت
بکر کے پاس امانت رکھا اسکے بعد مضارب مرجائے اُس پر اور اُسکے ورثا پر تاوان
عائد نہ ہوگا ۔ اور اگر بکر اپنے پاس امانت رکھنے سے انکار کرے تو اُسکا قول مع حلف
قبول ہوگا اور اُسپر اور اُسکے ورثا پر کچھ تاوان عائد نہ ہوگا اور اگر قبل اس بیان کے
کہ میرے پاس کوئی شے ہے مرجائے اور نہین معلوم ہوتا ہے کہ مضارب نے اُسکے پاس کوئی شے
رکھائی ہے مگر اُسکے قول سے مضارب کے قول کی تصدیق نہ امین پر کیجاوے گی اور نہ
اُسکے ورثا پر ۔ اور اگر مضارب مرجائے اور عمر جی القائم ہو ۔ اور بیان کرے کہ مین نے

وہی مضارب کی حیات مین اُسے واپس کر دیا عمرو کا قول قبول ہوگا اور اُسپر اور میت پر
ضمان عائد نہ ہوگا۔ اگر کہے اُسکی مجھ پر کوئی شئے نہین تھی پھر اُسکا دعوی کرے اُسکا قول دوسرے کے مقابلہ مین
انکار پر تصدیق کیا جائیگا اور ضمان واجب نہ ہوگا درصورتیکہ ہلاک ہوجائے اور اگر کہے
کہ مین نہین جانتا ہون ضائع ہونے کو یا ضائع نہین ہوئی اُسپر ضمان عائد نہ ہوگا اور اگر
کہے ضائع ہوگئی تو اُسکا قول قبول ہوگا اور اگر کہے کہ میرے مال مین سے کچھ نہین گیا
اور امانت ضائع ہوگئی تو اس شکل مین بھی تاوان اسپر عائد نہ ہوگا اور اگر کہے امانت
جاتی رہی اور مجھے علم نہین ہے کیونکر جاتی رہی اُسکا قول قبول ہوگا اور اگر ابتدا کہے
نہین معلوم ہے مجھے ودیعت کیونکر جاتی رہی فقہا کا اسمین اختلاف ہے صحیح یہہ ہے
کہ اُسپر تاوان عائد نہ ہوگا۔ زید امانت رکھاے دو مضاربون مین سے ایک کے پاس
اسکے بعد امانت تہدہ بلا بیان مرجاے ضمان اُن دونون پر عائد ہوگا پس اگر شخص
زندہ کہے امانت متوفی کی حیات مین اُسکے قبضہ مین ضائع ہوگئی اسکے قول کی تصدیق
نہ کیجائیگی کیونکہ وہی زندہ دوسرے کے مرجانے کے بعد اجنبی متصور ہوتا ہے زندہ کا
قول کہ وہ ضائع ہوگئی قبول نہ ہوگا کیونکہ اگر اُن دونون مین سے ایک کے قول کو
قبول کرین تو ممکن ہے کہ شخص زندہ سے معاوضہ لین اور شخص مذکور اُس معاوضہ کو
متوفی سے واپس نہین لے سکتا ہے اور وہ دونون علتین مقتضی ہین کہ وہ وارث امین کا
جو اُسکے عیال مین ہو اُسکا دعوی کرے بعد وفات مورث تو اُسکے قول کی تصدیق
کیجائیگی کیونکہ امین بسبب انکار کے ضامن قرار پاتا ہے اگر دعوی کرے کہ میرے
قبضہ سے ضائع ہوگیا نہ تصدیق کیا جائیگا پس اسیطرح اگر اُسکا شریک اُسکے ضائع ہونیکا
دعوی کرے یا وارث جو متوفی کے عیال مین نہ ہو دعوی کرے ہلاک ہونیکا تو نہ تصدیق
کیا جائیگا اور جو شخص اُسکے عیال مین ہو اگر وہ امین ہو تو اُسکے قول کی تصدیق
کیجائیگی۔ اگر امین بدون بیان کرنے کے مرجاے تو امانت اُسکے ترکہ مین دین متصور ہوگی

اور وارث اگر مورث کا واپس کرنے میں تصدیق کیا جائیگا اگر متوفی اپنی بیماری میں امانت
معین کر دیوے یا اسکا علم ہو تو امانت بحیثیت مورث کے قبضہ میں تھی ویسا ہی اسکے
قبضہ میں متصور ہوگی اور مالک یا واپس کرنے میں اسکا قول قبول ہوگا۔ بزازیہ

جزئیہ ۵۴۳ سوال - یہ دعویٰ کرے امین کے ورثا پر کہ مین نے اسکے مورث کے
پاس امانت رکھی تھی اور ورثا انکار کرین اور متوفی کے ترکہ میں شی امانت برآمد نہ ہو اور
مدعی گواہ پیش کرے تو کیا حکم صادر ہوگا۔ جواب - اگر امانت دہندہ نے بینہ قائم کیا ہو
امانت رکھنے کا اور امین لا بیان مرگیا ہو اور اسنے وصیت میں امانت کا ذکر نہ
کیا ہو اور نہ اسکی کیفیت وارثوں سے بیان کی ہو تو امانت کا تاوان متوفی کے
ترکہ پر عاید ہوگا اگر گواہ پیش ہوے ہون شی امانت کی قیمت پر تو قاضی اسقدر متوفی کی
ترکہ سے دلا دیگا اور اگر اسکے پاس گواہ نہ ہون تو ورثا کا قول مع الیمین قبول ہوگا
اور ورثا کا یہ قول کہ ہمارے مورث نے امانت واپس کر دی قبول نہ ہوگا کیونکہ ان پر
ضمان لازم ہو چکا ہے بجز اپنے قول کے بری نہ ہونگے تاوقتیکہ بینہ نہ قائم کرین کہ
مورث نے اپنی حیات میں واپس کر دی۔ فتاوی الہدایہ -

جزئیہ ۵۴۴ سوال - امین اور عامل نے موت کے وقت گواہ بنایا ہو کہ امانت کے
مال اسکے مالک کو واپس کر دیا یا ہمارے قبضہ سے وہ ہلاک ہوگیا کیا ورثا بری
ہوجاوینگے۔ جواب - اگر مرجاوے وہ شخص جسکے پاس مال ودیعت ہو یا قرض ہو
یا سوا اسکے ہو جو امانت ہو اسکا قول مالک کو واپس کرنے یا اسکے تلف ہونے
یا نقصان کا قبول ہوگا

جزئیہ ۵۴۵ سوال - کوئی مال بیچ کرنے کیلیے حوالہ کیا جاوے اور اس سے دوکاندار
مال بیچ [illegible] بیان کرے مالک کو تو اسے قیمت [illegible] دلال [illegible]
اور [illegible] کو دوکان میں [illegible] - دوکاندار [illegible] کرے

تو کپڑا لے گیا دلال سے کہے مین نہین لے گیا بلکہ تیرے پاس کپڑا چھوڑ گیا دلال کے قول کی
تصدیق کی جاوے گی کیونکہ وہی امین ہے۔ اور اگر دونون متفق ہون کہ دوکاندار نے
کپڑا اُس سے ثمن معلوم پر فروخت کرنے کے لیے لیا دوکاندار کو اُسکی قیمت کا تاوان دینا
پڑیگا اور بمجرد دعوی ہبہ یا رہن نہ ہوگا اور اگر دونون ثمن پر متفق نہ ہون تو دوکاندار پر
تاوان عائد نہوگا۔ قنیہ۔ امین دعوی کرے واپس کردینے یا اُسکے ہلاک ہوجانیکا
مالک تلف کردینے کا دعوی کرے امین کا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۴۵۲ - اگر امین مرجاوے بلا بیان اور اُسکے ورثا کہین کہ امانت موجود تھی
امین کی وفات کے بعد وہ ہلاک ہوئی مالک اسکی تصدیق کرے یہہ صحیح ہے کیونکہ
ودیعت ظاہر مین دین قرار پائیگی ترکہ مین ورثا کی تصدیق نہ کیجائیگی اگر امین مرجاوے
اور اُسکے ورثا کہین کہ امانت اُسنے اپنی حیات مین واپس کردی اگر انھون نے
امین سے واپس کردینے کو سنا ہے تو ورثا کے قول کی مع الیمین تصدیق کیجائیگی
اُن کے علم پر اگر واپس کردینے کو امین سے نہین سنا ہے تو ورثا کی تصدیق نہ کیجائیگی
امین کہے مالک سے کہ مین نے ان مین سے کچھہ واپس کردی اسکے بعد وہ مرجاوے
مالک نے جو امین سے سماعت کیا ہے اُسمین مالک کی تصدیق کیجائیگی جامع الفصولین
فی الفصل الثالث والثلاثین - امین بلا بیان مرجاوے تو تاوان عائد ہوگا یعنی اگر امین مرجاوے
اور ورثا کو ودیعت کا حال معلوم نہ ہو تاوان دیگا ایسی شکل مین مرجاوے اور ودیعت کا
حال معلوم نہ ہو لیکن جس شکل مین وارث ودیعت کو جانتے ہون اور امین جانتا ہو کہ
میرے وارثون کو اسکا علم ہے اور اسکے بعد امین مرجاوے تو تاوان عائد نہ ہوگا
امین امانت دہندہ سے کہے تونے امانت پر قبضہ کیا میرے مکان مین - امانت دہندہ
اسکا انکار کرے امین کا قول مع الحلف قبول ہوگا اور اگر امین نکول کرے تو اُسپر ضمان
عائد ہوگا یا امین کہے کہ ودیعت جاتی رہی یا ضائع ہوگئی اور مجھے نہین معلوم کہ کب جاتی رہی

یا بیان کرے کہ مین نے ودیعت کو اُنھین مین رکھ لیا تھا اور گر گئی ان شکلون مین امین پر تاوان عائد ہوگا اسیطرح سے اگر وہ بیان کرے کہ مین نے اُسی اپنے مکان مین رکھا تھا اب اُسکا مقام بھول گیا۔ اگر امانت دہندہ امین سے کہے کہ ودیعت بکر کو حوالہ کردی مین نے کہے کہ مین نے حوالہ کردی اور بکر اسکی تکذیب کرے اور ودیعت ضائع ہوجاے امین کی مع الحلف تصدیق کیجائیگی۔

جزئیہ ۴۵۳۔ قاضی ابو البشر نے لکھا ہے اگر امین یہ کہے کہ مین نے اُسکو امانت رکھا اجنبی کے پاس اور امانت مجھے واپس کردی میرے پاس سے وہ ہلاک ہوگئی اور امانت دہندہ اُسکی تکذیب کرے امانت دہندہ کا قول قبول ہوگا اور امین پر ضمان عائد ہوگا کیونکہ اُسنے تاوان کے وجوب کا اپنی ذات پر اقرار کرنے کے بعد دعوی برات کا کیا ہے اسکا قول قبول نہ ہوگا تاوقتیکہ گواہ پیش نہ کرے اسیطرح اگر کہے کہ مین نے اجنبی کے ہاتھ بھیجدیا اور امانت دہندہ انکار کرے امانت دہندہ کا قول قبول ہوگا اور اسیطرح سے اگر بیان کرے کہ مین نے تیرے قاصد کو حوالہ کردی اور امانت دہندہ انکار کرے قاصدی کا امین پر تاوان عائد ہوگا اور امانت دہندہ کا قول قبول ہوگا اور امین تاوان کا قاصد پر رجوع نہین کرسکتا درصورتیکہ اُسنے امانت دہندہ کے قاصد ہونے کی تصدیق کی ہو اور اگر امین بیان کرے کہ مین نے تجھکو واپس کردیا اپنے ہاتھ سے یا اُس شخص کے ہاتھ سے جو میرے عیال مین ہے امانت دہندہ اسکی تکذیب کرے امین کا قول مع الیمین قبول ہوگا اگر امین اقرار کرے کہ مین نے اُسکو استعمال کیا اسکے بعد اُسکے مقام پر رکھدیا اور وہ ہلاک ہوگئی اسکے قول کی تصدیق نہ کی جائیگی۔

جزئیہ ۴۵۴۔ منتقی مین لکھا ہے اگر امین کہے کہ امانت ضائع ہوگئی دس دن ہوے امانت دہندہ گواہ پیش کرے کہ وہ اُسکے پاس دو دن ہوے موجود تھی امین اگر کہے

کہ مجھے وہ ملگئی پھر ضائع ہوگئی اسکا قول قبول ہوگا۔ اور تاوان عاید نہ ہوگا۔ اور اگر پہلے
کہے میرے پاس نہین ہے پھر بیان کرے کہ مجھے ملگئی اور ضائع ہوگئی تو تاوان دینا
پڑیگا۔ لسان الحکام۔ امین دعوی کرے کہ مین نے امانت ماذون کو حوالہ کی مالک اور
ماذون دونون اسکے قول کی تکذیب کرین امین کا قول برائت مین قبول ہوگا نہ وجوب
ضمان مین وہ غلام جسے مولی نے امانت کے واپس کرنے کی اجازت دی ہو اگر
وہ واپس کرنیکا دعوی کرے اور امین اور امانت دہندہ دونون اسکی تکذیب مین
درصورتیکہ امانت موجود ہو تو غلام کا قول قبول ہوگا اور اگر تلف ہوگئی ہو تو اسکا
قول قبول ہوگا۔ مگر اس شکل مین کہ امین بیان کرے تو نے مجھے حکم دیا امانت
زید کو حوالہ کردے مین نے زید کو حوالہ کردی مالک امر کی تکذیب کرے مالک کا
قول قبول ہوگا اور امین پر ضمان عاید ہوگا اور یہ خلاف ہے ابن ابی لیلی کی
اصل مین امام محمد نے لکھا ہے کہ امین اور امانت دہندہ مین اختلاف ہوا امین کہے
کہ ہلاک ہوگئی یا مین نے تجھے واپس کردی مالک کہے تو نے ہلاک کردی امین کا
قول مع الیمین قبول ہوگا۔

جزئیہ ۵۵۴۔ امانت دہندہ امین سے کہے کہ تو نے بغیر میری اجازت کے ہلاک کیا
امین بیان کرے بلکہ تو نے آپ ہلاک کیا یا دوسرے نے تیری اجازت سے
امین کا قول قبول ہوگا اگر امین کہے کہ وہ ضائع ہوگئی اسکے بعد بیان کرے
کہ مین نے تجھے واپس کردی لیکن مجھے وہم ہوا امین کے قول کی تصدیق کیجائیگی
اور ضامن قرار پائیگا کیونکہ دعوی ہلاک سے واپس کرنے کی نفی کرتا ہے اور
ہلاک کی نفی واپسی کے دعوی سے ہوتی ہے اس شکل مین یہہ لازم آتا ہے کہ
جس شئ کو ثابت کرچکا ہے اسکی نفی کرتا ہے اور جس شئ کی اسنے نفی کی ہے اُسے
ثابت کرتا ہے اور یہی تناقض ہے امین کا دعوے واپسی اور ضائع ہونے کا

سماعت نہ ہوگا کیونکہ تنناقض کا قول قبول نہین ہوتا ہے۔ اگر امین اور مالک دونون مختلف ہون امین بیان کرے وہ ہلاک ہوگئی یا امین نے تجھے واپس کر دی مالک کہے تو نے اُسے ہلاک کر دیا اگر یہہ قول خلاف کے قبل ہو تو امین کا قول قبول ہوگا اور اگر اُسکے بعد ہو تو مالک کا قول قبول ہوگا اور وہ شکلین جنمین امانت کے ہلاک ہوجانے سے ضمان لازم آتا ہے اُنمین بھی اگر درمیان امین اور امانت دہندہ کے اختلاف واقع ہو تو وہی حکم ہے۔

کتاب العاریۃ

جزئیہ ۷۵۶ - زید عمرو سے بیان کرے مین نے تجھسے چارپایہ عاریت لیا اور اُسکو چارہ گھاس کھلائی مالک چارپایہ بیان کرے نہین بلکہ تو نے چارپایہ غصب کرلیا اگر سفر اُسپر سوار نہ ہوا ہو تو اُسکا قول قبول ہوگا اور ضمان عائد نہ ہوگا اور اگر سوار ہوا ہو تو اُسکا قول قبول نہ ہوگا اور ضمان عائد ہوگا اور اگر مالک بیان کرے کہ مین نے تجھے کرایہ سے دیا دوسرا کہے نہین بلکہ تو نے عاریت دیا راکب کا قول مع الیمین قبول ہوگا اور اُسپر ضمان عائد نہ ہوگا۔ ایک شخص دوسرے سے بیان کرے تو نے چارپایہ مجھے عاریت دیا اور مین نے اُسکو نفقہ دیا دوسرا کہے تو نے غصب کرلیا اگر اُسپر سوار نہ ہوا ہو تو اس شکل مین ضمان عائد نہ ہوگا۔ اگر بیان کرے کہ مین اُس پر سوار ہوا تو اُسپر ضمان عائد ہوگا کیونکہ وہی سبب ضمان ہے۔ اور اگر بیان کرے کہ مین نے تجکو کرایہ سے دیا راکب کا قول مع الیمین قبول ہوگا۔

جزئیہ ۷۵۷ - زید عمرو کا چارپایہ اس گمان سے خالد کو دے کہ خالد نے عمرو سے مانگ لیا ہے اور عمرو اس چارپایہ پر قبضہ کرنے کی اجازت دیچکا ہے عمرو مالک چارپایہ اسکا انکار کرے اسکا قول مع الیمین قبول ہوگا اور زید عمرو کو

ضمان دیگا اور تاوان کا تا الد سے رجوع نہین کر سکتا کیونکہ یہہ اسکی تصدیق کر چکا ہے بزازیہ
وجامع الفصولین۔ اگر معیر و مستعیر دونون مختلف ہون ایام یا مکان یا اس شی مین جسکا عاریتہ
پر عمل کیا جاتا ہے مالک چارپایہ کا قول قبول ہوگا **لسان الحکام**

جزئیہ ۷۵۸ ۔ اگر معیر او مستعیر دونون مین اختلاف ہو نفع مین معیر دعوی کرے ایسے
انتفاع کا جو کارخاص کے ساتھ زمانہ مخصوص مین مقید ہو مستعیر دعوے کرے مطلق انتفاع کا
معیر کا قول مقید مین قبول ہوگا کیونکہ اصل عارت مین معیر کا قول قبول ہوتا ہے اسیطرح
اسکی صفت مین بھی قبول ہوگا۔ قاری الہدایہ۔ باپ اپنی دختر کو ایسا جہیز دے جو اسکے مثل
لڑکیون کو دیا جاتا ہے اسکے بعد کہے مین نے عاریتہً دیا مگر چند اشیاء اسکے قول کی تصدیق
نکیجائیگی مگر درصورتیکہ جہیز دینے کے وقت لوگون کو گواہ بنائے کہ مین عاریت دیتا ہون
کہا گیا اسکے قول کی تصدیق کیجائیگی کیونکہ وہی واقع ہے تا وقتیکہ ملک کا اقرار نہ کرے
اسکا قول قبول ہوگا مولانا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ ہمارے نزدیک یہہ ہے اگر باپ
شریف ونجیب ہے تو اسکا قول عاریت مین قبول نہ ہوگا اور اگر اوسط درجہ کا آدمی ہے
تو اسکا قول قبول ہوگا خلاصہ نقلہٗ المولی عبد الغنی فی مجموعہ

جزئیہ ۷۵۹ ۔ اگر مستعیر تصرف کرے اور دعوی کرے کہ مالک نے مجھے تصرف کرنیکا
اذن دیا تھا مالک انکار کرے مالک کا قول قبول ہوگا مگر جبکہ مستعیر ثبوت پیش کرے

کتاب الہبہ

جزئیہ ۷۶۰ ۔ سات شکلون مین ہبہ سے رجوع نہین ہو سکتا ہے۔ قرابتہ۔ ہلاکت۔
صلہ زوجیت۔ عوض کا وصول پانا۔ شئی موہوبہ کا موہوب لہ کے قبضہ سے نکل جانا۔ عین ہبہ
زیادتی یا اسکا متغیر ہو جانا۔ واہب یا موہوب لہ کا مرجانا۔ اور اگر موہوب لہ کہے کہ شئی موہوبہ
ہلاک ہو گئی اسکا قول قبول ہوگا اور یمین عاید نہ ہوگا اور اگر واہب و موہوب لہ مختلف ہون

ہبہ سے رجوع کرنے کے وقت واہب بیان کرے کہ ہبہ تھا موہوب لہ کہے صدقہ تھا مجھے حق رجوع نہین ہے واہب کا قول قبول ہوگا خزانہ ۔

جزئیہ ۱۶۴ - اگر ہدیے درہم و دینار لڑکون کو دیئے جاوین اور کچھ معطی سے استفسار کیا جائیگا اگر وہ بیان کرے کہ وہی صغیر کو ہبہ ہے تو صغیر کا قرار پائیگا - اسیطرح اگر باپ اپنی دختر کے زفاف کی دعوت داماد کے مکان مین ترتیب دے اور لوگ ہدیہ دین اسکا بھی وہی حکم ہے اور اسیطرح حکم ہے اگر معطی شوہر کا دوست یا عزیز یا زوجہ کا شناسا یا عزیز ہو مگر معطی انکار کرے اور بیان کرے کہ فلان شخص کو ہدیہ دیا معطی کا قول قبول ہوگا بعض فقہا لکھتے ہین کہ ہر شکل مین ہدیہ باپ کی ملک ہونگے کیونکہ اسنے دعوت ولیمہ کی ہے بعض کا قول ہے کہ ہدیے لڑکے کے قرار پائینگے کیونکہ لڑکے کے لیے دعوت ولیمہ کی تھی اور معطی کا قول ہدیہ دینے کے وقت کہ مین نے باپ کو ہدیہ دیا معتبر ہوگا کیونکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ باپ معزز و شریف ہوتا ہے اور معطی اُس سے کہتا ہے کہ یہ آپکے خدمت گذارون کے لیے ہے حالانکہ اس سے اُسکی ذات خاص مقصود ہوتی ہے اور اعتماد اُس حکم پر ہے جو ہمنے پہلے بیان کیا ۔

جزئیہ ۲۶۴ زید بکر سے بیان کرے تو نے مجھے ہزار درہم ہبہ کیے بعد سکوت کے بیان کرے کہ مین نے اُسپر قبضہ نہین کیا اسکا قول قبول ہوگا کیونکہ ہبہ کے اقرار سے قبضہ کا اقرار نہین ہوتا ہے ۔ اگر موہوب لہ دعوی کرے ہلاک کا تو اُسکا قول بغیر یمین قبول ہوگا اور جو زیادتی موہوبہ مین ہوگی اُسمین قول واہب کا قبول ہوگا لیکن عمارت بنانے اور سلائی کرنے اور اُسکے مثل مین موہوب لہ کا قول قبول ہوگا بکر کی قبضہ مین مکان ہو اور وہ خالد سے کہے تو نے وہی مکان مجھے صدقہ دیا مین نے اُسپر قبضہ کرلیا اور خالد بیان کرے نہین بلکہ تو نے بغیر میرے اذن کے قبضہ کرلیا بکر کا قول قبول ہوگا ۔

جزئیہ ۴۲۳ - ایک شخص بعد مراجعت سفر تحفہ لاتے اس شخص کے بیٹے جسکے پاس بھیجا آیا ہے اور اس سے کہے کہ تو انکو درمیان اپنے اور اپنی زوجہ اور اولاد کے تقسیم کر دے اگر معطی سے استفسار کرنا ممکن ہو تو اسکا قول قبول ہوگا اور اگر استفسار ممکن نہ ہو تو جو اشیاء مرد کے استعمال کے لیے مخصوص ہین وہ اسکی قرار پائینگی اور جو اشیاء عورتون کے استعمال کے لیے خاص ہین وہ اسکی قرار پائینگی اور جو دونون کے استعمال کے لیے مخصوص ہین اسکی دو شکلین ہین ایک یہہ کہ معطی شوہر کے شناسا مین سے ہو یا عورت کے شناسا مین سے معطی جسکے شناسا مین سے ہوگا اُسی کا ہدیہ قرار پائیگا۔

جزئیہ ۴۲۴ - بکر زید کے غلام کو لونڈی ہبہ کرے اور غلام اسکا قبضہ کرے من بعد واہب رجوع کرنا چاہے اور مولی غائب ہو۔ اگر شی موہوبہ قبضہ مولی مین موجود ہو تو رجوع نہ ہو سکیگا کیونکہ اگر مال حاضر کے قبضہ مین ہوتا تو اُس سے مخاصمت کی جا سکتی اور اگر مال غلام کے قبضہ مین ہو اور وہ ماذون ہو تو واہب رجوع کر سکتا ہے اور اگر محجور ہو تو رجوع نہ کر سکیگا اگر غلام و واہب دونون مختلف ہین اذن و حجر کی نسبت تو واہب کا قول قبول ہوگا کیونکہ سبب رجوع ہبہ ہے اور وہ ثابت ہے اور غلام اسکو باطل کیا چاہتا ہے اسکا قول قبول نہ ہوگا اور اگر گواہ پیش کرے تو وہ بھی قبول نہ ہونگے۔ کذا فی البزازیہ فتاوی عالمگیری جلد چہارم باب رجوع ہبہ صفحہ ۱۳۶ مطبوعہ دہلی۔

جزئیہ ۔ ۴۲۵ - زوجہ مرجائے شوہر و زوجہ کے ورثا مین اختلاف ہو مہر مین شوہر دعوی کرے کہ زوجہ نے اپنی صحت مین مہر مجھے ہبہ کر دیا ورثا دعوی کرین مرض موت مین ہبہ ہوا شوہر کا قول قبول ہوگا۔ مگر یہہ روایت جامع الصغیر کے مخالف ہے اعتماد اسی روایت پر ہے کیونکہ ورثا تصدیق کرتے ہین کہ مہر شوہر پر واجب تھا اور اسکے ساقط ہونے مین اختلاف کرتے ہین قول منکر سقوط کا قبول ہوگا کیونکہ

یہہ حادث ہے اقرب زمانہ کی طرف منسوب کیا جاے گا۔ جمع الفتاوی نقلہ فی الحدیقہ۔

جزئیہ ۴۶۵ - واہب رجوع کرنا چاہے موہوب لہ کہے مین تیرا بھائی ہون یا بیان کرے مین تجھکو دوعوض دے چکا ہون یا تو نے مجھے صدقہ دیا قیاس یہہ ہے کہ موہوب لہ کا قول قبول کیا جاے منتقی مین لکھا ہے اگر واہب رجوع کرنا چاہے موہوب لہ دعوی کرے کہ شی موہوبہ ہلاک ہو گئی موہوب لہ کا قول بلا یمین قبول ہوگا اگر واہب شی کو معین کر دے اور کہے کہ یہی موہوبہ ہے موہوب لہ کو اسپر حلف دیا جائیگا۔ خانیہ نقلہا صاحب الحدیقہ۔ واہب بیان کرے تو نے عوض کی شرط کی تھی موہوب لہ بیان کرے مین نے شرط نہین کی تھی موہوب لہ کا قول مع الیمین قبول ہوگا۔ حنانی نقلہ عبد الغنی۔ ایک شخص مرجاے اور بعض ورثا منجملہ متروکہ عین کا دعوی کرین کہ مورث نے ہمکو اپنی صحت مین وہ ہبہ کرکے اُس پر قبضہ کرا دیا تھا بقیہ ورثا کہین کہ مرض مین ہوا تھا اُسکا قول جو دعوی کرتا ہے ہبہ کا مرض مین قبول ہوگا۔ فی آخر فصل ما یتعلق بالنکاح و المہر والدین فتاوی قاضیخان نقلہ غانم البغدادی۔

کتاب الاجارہ

جزئیہ ۴۶۷ - اگر آجر دعوی کرے فقد رجوع کا مستاجر دعوی کرے کہ تفسیر مین غلطی ہوئی۔ مولانا رضی اللہ عنہ فرماتے ہین مناسب ہے آجر کا قول قبول کیا جاے کیونکہ وہی متکلم ہے اُسکا قول بیان مین قبول کیا جائیگا۔ یا اسلیے کہ یہ قول ابتدا سے عقد ہے نظاہر اسپر قول مدعی ابتدا کا قبول ہوگا۔

جزئیہ ۴۶۸ اگر ان دونون مین اختلاف ہو مثلاً آجر کہے کہ مین نے زمین زراعت شدہ ٹھیکہ سے دی۔ مستاجر بیان کرے اُس زمین پر زراعت نہ تھی اس مسئلہ مین آجر کا قول قبول ہوگا کیونکہ آجر بادعاے ہذی مذکور ٹھیکہ سے انکار کرتا ہے بخلاف متبایعین کے

درصورتیکہ دونون مین اختلاف صحت وفساد عقد مین حکم شرط اس صورت مین مدعی صحت کا قول قبول ہوگا کیونکہ مدعی فساد عقد کا انکار نہین کرتا حتی کہ اگر ایک انمین سے عقد کا منکر ہو تو قول منکر کا قبول ہوگا۔ قاضی الامام علی السغدی فرماتے ہین کہ حالت موجودہ پر حکم دیا جائیگا اگر فی الحال زمین پر زراعت ہو تو اس مدعی کا قول جو زمین پر زراعت ہونے کا دعوی کرتا ہے قبول ہوگا۔

جزئیہ ٤٦٩۔ غاصب مکان کرایہ سے دے اسکے بعد مغصوب منہ کہے کہ مین نے تجھ کو حکم دیا تھا کرایہ سے دینے کا غاصب بیان کرے تو نے حکم نہین دیا تھا مغصوب منہ کا قول قبول ہوگا اور اگر غاصب کرایہ پر شی مغصوب دے اور اسکی مدت گزر جائے مغصوب منہ بیان کرے کہ مین نے اسکی مدت ختم ہونے کے پہلے اجازت دی اسکا قول تا وقتیکہ بینہ نہ قائم کیا جائے قبول نہ ہوگا۔ صراف زید کے دراہم اجرت لیکر پرکھے اور اسمین کھوٹے اور ستوقہ نکلین اور صراف تمیز نہ کرے اور دراہم دینے والا بیان کرے کہ یہہ وہ نہین ہین جو تو نے صحت سے کئے آجیر کا قول مع الیمین قبول ہوگا کیونکہ وہ کھرے سے لینے کا منکر ہے یہہ حکم اس شکل مین ہے کہ مالک دراہم نے حق کے بھرپانے کا اقرار نہ کیا ہو یا اقرار کھرے دراہم پانیکا نہ کیا ہو اگر اقرار مذکورین کیے ہون لبعدہ بعض دراہم بسبب کھوٹے ہونیکے واپس کرنا چاہے دافع انکار کرے تو اسکا قول قبول نہوگا۔

جزئیہ ٤٧٠۔ عمرو اپنا مکان محمود کو کرایہ سے دیکر اسکی کنجی محمود کو حوالہ کرکے کہے کہ تو قبضہ کرلے اور وہ قبضہ کرلے اور اسکی مدت ختم ہونے کے بعد محمود اگر بیان کرے کہ مین نہ دروازہ کھولنے پر قادر ہوا نہ اسمین رہا۔ مالک مکان بیان کرے نہین بلکہ تو قدرت پاکر اسمین رہا۔ فقہا فرماتے ہین اگر آجر نے متاجر کو اس قفل کی کنجی جو اسمین پڑا ہوا ہو دی ہو تو مالک مکان کا قول قبول ہوگا اور اگر ایسا نہ ہو تو متاجر کا

قول قبول ہوگا اور اُسے کرایہ نہ دینا پڑیگا اور اگر گھی ایک زمانہ تک گم ہوجائے
من بعد اُسکے ہاتھ لگے تو مستاجر پر زمانہ گزشتہ کا کرایہ دینا پڑیگا کیونکہ مکان اُسکو حوالہ کیا جانا
صحیح ہے اگرچہ وہ اُسمین سکونت پذیر نہوا ہو بسبب اپنے قصور کے بکر محمود کو بوجھ
حوالہ کرے کہ فلان بلدہ مین دلال کو پہنچا دے محمود اُسکے کہے کے موجب
پہنچا دے دلال محمود سے کہے بوجھ کا وزن زیادہ تھا اب اس سے کم نکلا بقدر کمی
زر اجرت نہ دونگا بعد اسکے دونون مین اختلاف پڑے۔ دلال بیان کرے کہ مین نے
کل مزدوری ادا کر دی محمود مزدوری کے بھر پانے سے انکار کرے مزدوری وصول
ہونے مین محمود کا قول قبول ہوگا اور درمیان محمود اور دلال کے نزاع باقی نہ رہیگی
بلکہ مالک اور محمود مین خصومت قائم ہوگی اور اگر آجر و مستاجر مین اختلاف واقع ہو آجر
بیان کرے کہ مین نے مکان و زمین کرایہ پر دی اور وہی خالی تھی اور دوسرا کہے
نہین بلکہ مکان خالی تھا اور زمین مزروعہ تھی یہہ جائز نہین ہے فقہا کا اختلاف ہے
بعض لکھتے ہین کہ قول آجر کا قبول ہوگا امام ابو علی النسفی فرماتے ہین حالت موجودہ
ملاحظہ کی جائیگی۔ اگر زمین خالی یا مکان خالی ہو قول مستاجر کا قبول ہوگا اور اگر زمین مین
زراعت ہو تو قول آجر کا قبول ہوگا۔ کیر گاوبان کو گائے چرانے کے واسطے
سپرد کرے پھر گاوبان شب کو آئے اور دعوی کرے کہ مین نے گائے واپس
کر دی اور اُسے قریہ مین داخل کر دیا مالک اُس سے اپنی گائے طلب کرے اور
گائے دستیاب نہ ہو چند دن کے بعد گائے صحرا کی نہر مین مری ہوئی ملے۔ فقہا لکھتے ہین
کہ اگر اہل قریہ کا یہہ رواج ہو کہ اُسمین گائین داخل کر دیجاتی ہین گاوبان کا یہہ قول
مع الیمین کہ مین نے گائے قریہ مین داخل کر دی قبول ہوگا اور اگر گاوبان مشترک
ہون اور وہ ایک موضع مین گائین چراتین اور گائے ہلاک ہوجائے اُس کا
مالک بیان کرے کہ مین نے تجھ سے یہہ شرط کی تھی کہ اُسے دوسرے موضع پر چرانا

گا وہ یان بیان کرے نہین بلکہ تونے مجھ سے یہہ شرط کی تھی کہ گاے اسی موضع مین چرائی
جاے گی تو گاے کے مالک کا قول قبول ہوگا - اور اگر چرواہے اور بکری کے مالک
مین اختلاف ہو مالک بیان کرے تو نے جب اُسے ذبح کیا تو وہ زندہ تھی چرواہا
بیان کرے نہین بلکہ جب مین نے ذبح کیا تو مردہ تھی چرواہے کا قول قبول ہوگا
اور اگر گاے کے مالک اور بکری کے چرواہے اور گاوہان سے یہہ شرط کی تھی
کہ اگر بکری یا گاے ہلاک ہو جاے تو گاوہان یا چرواہا اُسکی نشانی پیش کرے یہہ شرط
صحیح نہین ہے اور ہلاک ہو جانے مین گاوہان اور چرواہے کا قول قبول ہوگا اگرچہ
وہ نشانی نہ پیش کرے -

جزئیہ ۴۷۱ - چرواہا اگر بکریون کو باہم خلط کرے اگر وہ تمیز پر قادر ہو تو اُسپر
تاوان عائد نہوگا - اور چرواہے کا قول تعین چارپایہ کی نسبت قبول ہوگا اور اگر چارپایے
آپس مین ملجاتے ہین اور چرواہا اسکی تمیز پر قادر نہو تو اُنکی قیمت کا تاوان چرواہے کو دینا
ہوگا اور قیمت کی مقدار مین اسی کا قول قبول ہوگا -

جزئیہ ۴۷۲ - اگر زید حجام کو ایک دانت اُکھیڑنے کے لیے اجرت پر بلاے
حجام دانت اُکھیڑے زید کہے مین نے یہہ دانت اُکھیڑنے کو نہین کہا تھا اسکا قول
قبول ہوگا اور حجام کو دانت کی دیتہ جراحت دینا پڑے گی اور وہی ہر دانت کے
عوض مین دیتہ کا بیسوان حصہ ہے - تتمہ درزی کو کرتہ سینے کے لیے کپڑا حوالہ کرے درزی
اُکہری قبا سیے اُسکے مالک کو اختیار رہےہ اگر چاہے کپڑا اُسکے پاس رہنے دے
اور قیمت کا تاوان لے یا قبا لے اور اُسے سلائی مثلی دے جو سلائی مقررہ سے
زیادہ نہو اور اگر دونون مین اختلاف ہو کپڑے کا مالک کہے مین نے تجھسے کہا تھا
کرتہ قطع کر درزی کہے نہین بلکہ تونے مجھے حکم دیا تھا قبا قطع کرنے کا کپڑے کے مالک کا
قول قبول ہوگا اور اگر کپڑے کے مالک نے حکم دیا ہو درزی کو کرتہ قطع کرنے کا

درزی پاجامہ سیے اس مسئلہ اور مسئلہ اولی کا ایک ہی حکم ہے۔

جزئیہ ۱۴۵۴ ۔ اگر مستاجر اور کنوان کھودنے والے مین اختلاف ہو پانچ ہاتھ کھودنیکی مستاجر بیان کرے اور دس ہاتھ کھودنے کی شرط کی تھی کھودنے والا کہے نہین بلکہ تو نے پانچ ہاتھ کھودنے کی شرط کی تھی مستاجر کا قول مع الیمین قبول ہوگا اور کنوان کھودنے والے کو اس حساب سے مزدوری دلائی جائیگی اور اس سے مستاجر کے دعوی پر حلف لیا جائیگا اور باقی اجارہ فسخ کرا دیا جائیگا۔ اور اگر یہی اختلاف قبل کھودنے کے ہو تو دونون سے حلف لیکر معاہدہ فسخ کرا دیا جائیگا۔ اگر بخارا سے بغداد تک حج کے لیے اونٹ کرایہ پر لیے اسکے بعد بخارا سے نکلنے کے زمانہ مین اختلاف ہو اسمین قول اس شخص کا قبول ہوگا جو نکلنا چاہتا ہے اس زمانہ مین جو معمولاً اہل بخارا کے نکلنے کے لیے مقرر ہے۔

جزئیہ ۱۴۵۶ ۔ اگر کسی نے مکان سال بھر کے لیے کرایہ کو لے اسکے بعد دعوی کرے کہ مین نے مکان گیارہ مہینے کے لیے ایک درہم کرایہ پر اور ایک مہینہ بھر نو درہم کرایہ سے لیا آجر دعوی کرے کہ مین نے مکان سال بھر کے لیے دس درہم کرایہ سے دیا اور ہر ایک اپنے دعوی پر گواہ پیش کرے منتقی مین ابویوسف سے منقول ہے مالک مکان کے گواہون پر فیصلہ لیا جائیگا اسکی وجہہ یہ ہے کہ مالک مکان گیارہ مہینے کی زیادتی کرایہ کا دعوی کرتا ہے پس اسکے گواہون پر فیصلہ صادر کیا جائیگا۔ باقی رہا ایک مہینہ جسکی زیادتی کرایہ کا مستاجر مدعی ہے مالک مکان منکر ہے اگر چاہے اسکی تصدیق کرے یا تکذیب اگر وہ دونون مختلف ہون منتقی کے قول مین بعد ختم ہونے مدت کرایہ کے مستاجر کے پاس۔ یا اس مکان مین مستاجر کے آنے کے بعد جسکے کرایہ کا دعوی ہے مستاجر کا قول مع الیمین قبول ہوگا اور فقہا کے نزدیک ان دونون سے حلف نہ لیا جائیگا لیکن بنابر قول امام اعظم اور ابویوسف کے کیونکہ یہہ بمنزلہ اسکے ہے۔ اگر دونون بین اسباب تجارت

ہلاک ہو جانے کے بعد بیع مین اختلاف ہو تو اُنکے نزدیک دونون سے حلف لیا جائیگا
اور امام محمد کے نزدیک زیادتی کرایہ پر اگر حلف لیا جاتے تو دو عقدون مین سے
ایک ثابت نہ ہوگا اور منفعت بدون عقد کے باقی رہیگی اور حلف لینا مفید نہ ہوگا
اور اگر دونون نے کرایہ مین بعد گزرنے کل مدت کرایہ تھوڑی مدت کے اختلاف
کرین تو اُنسے حلف لیکر عقد کرایہ باقیمین فسخ کرا دیا جائیگا اور مستاجر کا قول جسقدر
مدت گزری ہے اُسمین قبول ہوگا۔

جزئیہ ۵۷۴ - بکر دو شخصون سے چارپایہ کرایہ پر لے چارپایہ کے مالکون مین اختلاف
ہوا ایک کہے ہمنے بکر کو دس درہم کرایہ سے دیا دوسرا کہے کہ نہین ہمنے پندرہ درہم
کرایہ پر دیا بکر کہے کہ تمنے دس درہم کرایہ سے دیا مصنف کتاب لکھتے ہین اگر یہ اختلاف
سوار ہونے کے قبل ہو تو قول اُس شخص کا جو دعوی کرتا ہے پندرہ درہم کا اُسکے
حصہ مین قبول ہوگا اور اگر اختلاف سوار ہونے کے بعد ہو تو قول بکر کا کرایہ مین
قبول ہوگا۔

جزئیہ ۶۷۴ - محمود زید کے چارپایہ پر بغداد تک سوار ہو پھر کہے تو نے چارپایہ
عاریت دیا تھا مالک چارپایہ کہے مین نے ایک درہم کرایہ سے دیا راکب کا قول
قبول ہوگا کیونکہ مالک چارپایہ نفع حاصل کرنے کا دعوی کرتا ہے اور راکب انکار
کرتا ہے اگر زید بکر کے چارپایہ پر مقام حیرہ تک سوار ہو کر جاوے اور دعوی کرے
کہ مجھے مالک نے چارپایہ عاریۃً دیا مقام مذکور تک اور مالک بیان کرے مین نے
ایک درہم کرایہ سے دیا تجھے موضع بیانہ تک اگر چارپایہ زندہ و صحیح ہے تو راکب کا
قول قبول ہوگا اور اُسے کچھ دینا نہ پڑیگا - اور اگر چارپایہ ہلاک ہو گیا ہو تو مالک چارپایہ کا
قول قبول ہوگا اور راکب کو اُسکی قیمت کا تاوان دینا ہوگا کیونکہ راکب مقام بیانہ تک
تجاوز کرنیکا مقر ہے اور مدعی ہے اذن کا اور مالک اذن کا انکار کرتا ہے۔

جزئیہ ۴۷۷۔ اگر درزی اور کپڑے کے مالک میں اختلاف ہو درزی کہے میں نے سیا اور مالک کہے میں نے سیا اگر وہ کپڑا مالک کے ہاتھ یا اسکے مکان میں ہے تو مالک کا قول مع الیمین قبول ہوگا اور درزی سلائی پانے کا مستحق نہ ہوگا۔ اور اگر کپڑا درزی کے قبضہ میں ہو یا دونوں کے قبضہ میں ہو تو درزی کا قول مع الیمین قبول ہوگا اور وہ سلائی پانیکا مستحق ہوگا۔

جزئیہ ۴۷۸۔ رنگریز کو کپڑا رنگنے دے اسکے بعد کپڑے کے مالک اور رنگریز میں اختلاف ہو رنگائی میں رنگریز کہے رنگائی ایک درہم ہے مالک بیان کرے رنگائی دو دانق ہے۔ اور اگر دونوں کے پاس گواہ نہوں تو دیکھینگے کہ رنگائی سے کپڑے کی قیمت کتنی بڑھی ہے۔ اگر ایک درہم یا اس سے زیادہ بڑھ گئی ہے تو رنگریز کا قول قبول ہوگا اور اسکو ایک درہم دلایا جائیگا بعد حلف لینے کے اس امر کی قسم ہے خدا کی میں نے کپڑا دو دانق کی رنگائی سے نہیں رنگا اور اگر رنگنے میں کپڑے کی قیمت دو دانق سے کم بڑھی ہو تو کپڑے کے مالک کا قول قبول ہوگا رنگریز کے دعوی پر حلف اوٹھانے کے بعد اور اگر کپڑے میں رنگائی کی وجہ سے نصف درہم کی قیمت بڑھ گئی ہو تو رنگریز کو اس حلف دینے کے بعد کہ قسم ہے خدا کی میں نے دو دانق کے عوض میں نہیں رنگا نصف درہم دلایا جائیگا اگر رنگ اس قسم کا ہو جس سے کپڑے کی قیمت کم ہوتی ہے تو کپڑے کے مالک کا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۴۷۹۔ درزی کو کپڑا دیا جاوے تا وہ قبا بھری ہوئی سی دے اور اُسی استر اور روئی حوالہ کی جاتے اور درزی قبا سیئے اسکے بعد اُن میں اختلاف ہو کپڑے کا مالک کہے یہ میرا استر نہیں ہے۔ اس شکل میں درزی کا قول مع الیمین قبول ہوگا۔

جزئیہ ۴۸۰۔ اگر دھوبی کو کپڑا ایک درہم دھلائی سے دیا جاوے دھوبی

مالک کو ایک کپڑا دیکر بیان کرے یہہ کپڑا تیرا ہے اور مالک کہے کہ کپڑا میرا نہین ہے
بنا بر قول امام اعظم دھوبی کا قول قبول ہوگا اسیطرح اگر دھوبی دعوی کرے کہ مینے
کپڑا مالک کو دیدیا کیونکہ امام اعظم کے نزدیک دھوبی امین ہے اور یہی حکم اجیر
مشترک کا حکم ہے۔ امام اعظم کے قول پہ فتوی ہے۔ اگر اسباب مزدور کو دیا جاوے
کہ فلان موضع مین پہنچا دے مزدور بوجھ اٹھاوے اسباب کا مالک بیان کرے کہ میرا
یہہ اسباب نہین ہے اور مزدور بیان کرے کہ وہی تیرا اسباب ہے ابو یوسف
فرماتے ہین مزدور کا قول مع الیمین قبول ہوگا اور اسکو مزدوری نہ دلائی جاویگی۔

جزئیہ ۴۸۱ - ایک شخص زمین کرایہ پر دے پھر انمین اختلاف واقع ہو مستاجر کہے
مین نے جب اُسے ٹھیکہ پر لیا تو غیر مزروعہ تھی مالک زمین کہے مزروعہ تھی شیخ امام
بکر بن فضل رحمۃ اللہ فرماتے ہین مالک زمین کا قول قبول ہوگا بخلاف متابعین کے اور
قاضی امام علی سغدی رحمۃ اللہ فرماتے ہین ٹھیکہ زمین بحالت موجودہ حکم دیا جائیگا
اگر زمین خالی ہے تو قول اُسکا قبول ہوگا جو دعوی کرتا ہے کہ عقد کے وقت زمین
خالی تھی۔ اگر مزروعہ ہے تو قول مالک زمین کا قبول ہوگا جیسا چکی مین اگر دونون
مختلف ہون پانی کے جاری ہونے یا اُسکے بند ہونے مین مولانا رضی اللہ عنہ
فرماتے ہین قول اُسکا مقبول کیا جائیگا جو دعوی کرتا ہے کہ زراعت نہ تھی زمین کے
ٹھیکہ مین دو روایتین ہین صحیح یہہ ہے کہ وہ جائز ہے اور حکم خالی کرنے اور
تفویض کرنے کا صادر ہوگا۔

جزئیہ ۴۸۲ - ایک شخص اپنا مکان سال بھر کے لئے کرایہ پر دے اور
مدت مذکورہ گزر جاوے اور مالک مکان اُسے صاف کرکے خود رہے کرایہ دار کہے
کہ میرے اُسمین درہم تھے تو نے مکان صاف کرکے راکھ مین پھینکدیے اور مین
تجھ سے اُسکا تاوان پانے کا مستحق ہون اور مالک مکان انکار کرے تو اُسی کا قول قبول ہوگا

جزئیہ ۵۰۳ زید جولاہے کو سوت حوالہ کرکے کہے کہ ایک رطل سوت اپنے پاس سے
اسمین ملا دے اس شرط پر کہ مین سوت کی قیمت اور بنوائی کی مزدوری اتنے درہم دونگا
یہہ جائز ہے اور اگر ان دونون مین کپڑے کے بن جانے کے بعد اختلاف ہو جولاہا
کہے مین نے سوت ملا دیا مالک کہے نہین اگر مالک کے سوت کا وزن معلوم ہوا اور
دونون متفق ہون کہ مالک کا سوت ایک من تھا اگر کپڑا موجود ہے تو تولا جائیگا - اگر
زیادہ نکلے اور مالک بیان کرے کہ یہہ زیادتی مانڈی کی ہے اور جولاہا کہے یہہ زیادتی
اس سوت کی ہے جو مین نے ملایا ہے - فقہا علیہ الرحمۃ لکھتے ہین جولاہے کا قول قبول
ہوگا کیونکہ مانڈ اتنا وزن نہین بڑھا سکتا ہے اور اگر قاضی ماہرین سے اسے دریافت
کرے تو احسن ہے پس اگر ماہرین بیان کرین کہ مانڈ اتنا وزن زیادہ نہین کرتا ہے
تو جولاہے کا قول مع الیمین قبول ہوگا اور اگر جولاہا حلف کرے تو مالک سے دراہم معینہ
جولاہے کو دلاکر کپڑا دلایا جائیگا اور اگر ماہرین کہین کہ مانڈی سے اسقدر زیادتی
ہوسکتی ہے تو مالک کا قول مع الیمین قبول ہوگا پس اگر وہ حلف کرے تو اسکو اختیار
دیا جائیگا چاہے جولاہے سے اپنے سوت کا تاوان لے اور کپڑے سے دست بردار
ہوجاوے یا کپڑا لے لے اور جولاہے کو اسکے حساب سے بنوائی دے اور اگر
کپڑا قبل وزن معلوم ہونے کے مالک کے پاس سے تلف ہوجاوے تو مالک کا قول
مع الیمین علی العلم قبول ہوگا کہ مجھے نہین معلوم کہ جولاہے نے سوت ملا دیا اور اگر وہ حلف
کرے تو اسکو کپڑے کی بنوائی دینا پڑیگی نہ سوت کی قیمت اسکے بعد زر مسمی تقسیم کیا جائیگا
اس کپڑے کے مثل کی بنوائی اور ایک رطل سوت کی قیمت پر اور ایک رطل کی
قیمت اسمین سے کم کر دیجائیگی اور حاکم شہید کے نزدیک بہتر یہہ ہے کہ اس قسم
مین سے اسکا حصہ بھی نکال ڈالا جاوے جو زیادتی عمل کی وجہ سے چھوڑ آیا ہے
یہہ حکم اس شکل مین ہے کہ اختلاف ہوا اور واقع کے سوت کا وزن معلوم ہوا اور

اگر وزن معلوم نہ ہو تو قول دافع کا مع الیمین قبول ہوگا اور وہی کپڑے کا مالک ہی
عام اس سے کہ کپڑا موجود یا تلف ہوگیا ہو اس مشکل مین ماہرین سے دریافت کرینگے
کیونکہ وہ صادق اور کاذب کی شناخت نہین کر سکتے مین اور مسئلہ زرگر اور رنگنے مین زیادتی
کی شناخت ماہرین سے کرانا لازم ہے درصورتیکہ وہ شناخت کر سکتے ہون - اور ایسا ہی مدایہ کے
مسئلہ مین ہمنے بیان کیا ہے درصورتیکہ ایک شخص کپڑا تفویض کر کے حکم دے اپنے پاس سے
روئی ملا دینے کا - فتاوی **قاضی خان** سے - اگر دھنیے کو جبہ اور روائی حوالہ
کرکے کہا جائے کہ اپنے پاس سے تھوڑی روئی ملا دے - دھنیا جبہ مین دس استار
روئی بھر کر لائے اور آمر سے بیان کرے تونے دس استار روئی مجھے دی تھی مین نے
دس استار روئی اپنے پاس سے ملا دی جبہ کا مالک کہے مین نے تجھ کو دس پندرہ
استار روئی دی اور تونے پانچ استار روئی ملائی دھنیے کا قول قبول ہوگا -

جزئیہ ۴۸۴ - زید ایک مکان کرایہ سے لے دھوبی کے رکھنے کے لیے
اسے اختیار ہے اگر چاہے لوہار رکھے درصورتیکہ دونون کے رکھنے مین ایک ہی
قسم کی مضرت ہو اور اگر مستاجر کہے کہ مین نے تجھ سے دھوبی رکھنے کی شرط کی تھی
آجر انکار کرے آجر کا قول قبول ہوگا اگر عمرو نے چکی اور اسکا مکان مع اسباب کے
مدت مقررہ کیلیے کرایہ معین پر لے اور دونون پانی کی مقدار کے بند ہونے مین
اختلاف کرین مستاجر کا قول قبول ہوگا اور اگر نفس پانی کے بند ہونے مین اختلاف
ہو تو حالت موجودہ پر حکم صادر کیا جائیگا - اور اگر زر اجرت کی مقدار مین اختلاف
ہو آجر کہے کہ دو درہم ہین کفیل بیان کرے ایک درہم ہے مستاجر بیان کرے
نصف درہم مستاجر کا قول قبول ہوگا - کفیل کو اپنی ذات خاص پر درہم کے نصف کی
زیادتی کا اقرار کرنا جائز ہے اور مستاجر کی ذات پر جائز نہین کفیل کا قول مدعی کی
زیادتی مین قبول ہوگا بسبب منکر ہونے کے - ایک شخص بیلچہ کرایہ پر لیکر راہ مین

ڈالدے سن بعد اپنا مُنھ پھیرے اور مزدور کو پکارے اور اُس مقام سے نہ ہٹے پھر بیلچہ نہ پاسکے اگر زیادہ عرصہ تک مُنھ نہین پھیرے رہا ہے حتی کہ اُسکا ضائع کنندہ قرار پاتا تو اُس پر تاوان عائد نہ ہوگا اور اُسی کا قول مع الیمین قبول ہوگا درصورتیکہ آجر اسکی تکذیب کرے۔

جزئیہ ۴۸۵۔ مکان مین رہنے کے بعد مستاجر و آجر مین اختلاف ہو رہنے والا بیان کرے تو نے مجھے بغیر کرایہ مکا نمین رکھا اسکا قول مع الیمین قبول ہوگا اور مالک مکان کے گواہ۔ اور علی ہذالقیاس دوکان کا بھی یہی حکم ہے۔ زید عمرو کو مکان دس درہم کرایہ سے دے اور مکان کا جا مدبینہ سے مستحق نکلے اور دعوی کرے کہ مین مکان آجر کو تفویض کرکے حکم دیا تھا کہ اُسے کرایہ پر دیا کرایہ مجھے ملنا چاہیے آجر یعنے زید بیان کرے کہ مین نے مکان اُس سے غصب کرکے کرایہ کو دیا کرایہ کا مین مستحق ہون مالک مکان کا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۴۸۶۔ اجیر مشترک مثل دھوبی وغیرہ کے اگر دعوی کرے کہ مین نے واپس کردیا نہ تصدیق کیا جائیگا تاوقتیکہ اس پر بینہ قائم نہ کرے اسیطرح ہشام نے امام محمد سے روایت کی ہے اور یہہ حکم اُس شخص کے قول کے مطابق ہے جو اجیر مشترک کے قبضہ کو قبضہ ضمان قرار دیتا ہے اور امام اعظم کے نزدیک قول اجیر مشترک کا مثل امین کے مقبول ہوگا۔ کذا فی المحیط۔ اور نوازل کی کتاب نکاح مین لکھا ہے اگر کرایہ نہ بیان کیا جائے تو عرف مین جو کرایہ دیتے ہین وہی دینا پڑیگا اور اگر کرایہ کی مقدار مین اختلاف ہو تو دافع کا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۴۸۷۔ مکان چھوڑ دینے کے بعد آجر و مستاجر مین اختلاف ہو مکان کے تختون اور الماریون کی نسبت مستاجر کا یہہ قول کہ مین نے اُنھین بنایا ہے قبول ہوگا مگر درصورتیکہ رواج اسکے خلاف ہو اور اگر دونون مین اختلاف ہو کسی حجری

یا اُس لکڑی مین جو چھت مین لگی ہوئی ہے تو مالک مکان کا قول قبول ہوگا اور اسیطرح
جو اینٹین کہ فرش کے مثل بچھی ہوئی ہون یا اینٹون کے ٹکڑے اور جو شی مرکب ہو
اُسکا بھی یہی حکم ہے لیکن لکڑیان رکھی ہوئی اور کچی اینٹین اور چونا اور دروازہ رکھا
ہوا مستاجر کا قرار پائیگا سیطرح کنوئین اور کھڑکی کھدی ہوئی اور تنور مین مکان کے
مالک کا قول قبول ہوگا۔ اگر مکان کے مالک نے مستاجر کو مکان مین کچھ بنانے کا
حکم دیا ہو اور یہہ اجازت ہو کہ نذر کرایہ سے اُسکے خرچ کو لینا اس شکل مین اگر دونو
بنا مین متفق ہون اور خرچ کی مقدار مین مختلف ہون مکان کے مالک کا قول قبول
ہوگا اور اگر مالک بنا اور اُسکے بنانے کے حکم دینے سے انکار کرے تو مالک
مکان کا قول قبول ہوگا اور اگر مکان مین دو پٹ کا دروازہ نصب ہو اور ایک
پٹ اُسکا گر گیا ہو اور ان دونون مین اُس ٹوٹا ہوا گرے ہوئے پٹ مین اختلاف
ہو مکان کے مالک کا قول قبول ہوگا بشرطیکہ معلوم ہو کہ اُسنے مکان کرایہ سے
دیا اسی طرح لکھا مکان نذر کرایہ دے اُسکے نقش و نگار مطابق ہون کل مکان کی نقش و نگار
بلکہ ایک زمین کرایہ معین پر لے تاکہ اُسمین اینٹین اور ظروف گلی لگائے مستاجر
اور مالک زمین مین اختلاف بھٹی کی نسبت مالک زمین بیان کرے کہ مین نے
بھٹی بنائی اور مستاجر بیان کرے کہ مین نے بنائی مستاجر کا قول قبول ہوگا اور بھٹی کے
سوا دوسری عمارت مین مالک زمین کا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۴۸۸۔ زید مالک کشتی پر دعوی کرے کہ اُسنے مجھے اس غرض سے
دس درہم مزدوری پر لیا کہ مین اُسکی کشتی کا سکان تھامے رہون مقام ترمذ سے
مقام امد تک اور مالک کشتی دعوی کرے کہ مین نے زید کو اپنی کشتی پر ترمذ سے
امد تک پانچ درہم کرایہ سے بٹھایا۔ اس شکل مین ہر ایک کا قول دوسرے کے
مقابلہ مین قبول ہوگا اور ایک کو دوسرے سے مزدوری و کرایہ نہ دلایا جائیگا۔

اور اگر دونون گواہ پیش کرین تو ملاح کے گواہ قبول ہونگے اور مالک کشتی کو کرایہ نہ دلایا جائیگا اور ملاح کو مالک کشتی سے دس درہم دلائے جائینگے۔ اگر زید دعوی کرے بکر پر کہ مین نے خچر مقام ترمذ سے بلخ تک بکر کو دس درہم کرایہ سے دیا اور بکر دعوی کرے کہ مجھ کو زید نے ملازم رکھا تاکہ مین خچر کو فلان شخص کے پاس جو بلخ مین رہتا ہے پہنچا دون۔ ہر ایک کا قول دوسرے کے مقابلہ مین مع الیمین قبول ہوگا اور کرایہ واجب نہ ہوگا اگر دونون گواہ پیش کرین تو مالک خچر کے گواہ ترجیح ہونگے۔ اگر ملاح کو دس کر طعام حوالہ کرے تاکہ کشتی پر بار کرے اور ہر کر کا کرایہ مثلاً ایک درہم مقرر کرے بعد اسکے کہ ملاح موضع شرط تک پہنچا دے مالک طعام بیان کرے کہ میرا طعام کم ہوگیا اور ملاح انکار کرے مالک طعام کا قول قبول ہوگا اور ملاح کو چاہیے کہ وہ اسکو اپنے دے اور بقدر اسکے کرایہ سے لے یہہ اس شکل مین ہے کہ کرایہ نہ دیا گیا ہو اور اگر کرایہ دیدیا گیا ہو تو قول ملاح کا قبول ہوگا اور مالک طعام سے کہا جائیگا کہ تو اپنے طعام کو کیل کر جسقدر تیرے طعام مین کم ہوگیا ہے اسکا ضمان کرایہ سے دلایا جائیگا۔

جزئیہ ۴ جب زید بکر کو عین حفاظت کرنے کے لیے تفویض کرے اور وہ ہلاک ہوجاے محافظ کہے کہ دو مہینے کے بعد ہلاک ہوئی مین اسکی اجرت پانے کا مستحق ہون مالک کہے کہ وہ ایک مہینے کے بعد ہلاک ہوگئی مالک کا قول قبول ہوگا کیونکہ وہ زیادہ اجرت کے لازم ہونیکا انکار کرتا ہے اور ایسا ہی حکم ہے اگر مقرض مدت گزر جانے کے بعد عین لیکر آوے اور مستقرض بیان کرے کہ یہہ عین وہ نہین ہے جسکی حفاظت کی مین نے اجرت ٹھرائی تھی بلکہ وہ دوسری ہے تب اسکا قول انکار اجرت مین قبول ہوگا اور قول مقرض کا اس امر مین کہ یہہ وہی عین ہے جسکی حفاظت کے لیے اجرت ٹھرائی گئی تھی قبول ہوگا کیونکہ وہ مقرض قابض ہے اور بہ نسبت

ستقرض کے زیادہ عالم ہے

جزئیہ ۴۹۰ - رنگ ساز یا رنگریز مکان کرایہ کو لیکر اسمین ایک زمانہ تک رہے پھر اُسکے چھوڑ دینے کے بعد مکان کے مالک اور کرایہ دار مین اختلاف ہو کہ کس شئی مین جو رنگساز یا رنگریز حسب عادت بناتے ہین کرایہ دار کہے کہ مین نے اُسے بنایا مکان کا مالک بیان کرے کرایہ دینے کے وقت وہ موجود تھی مطابق قیاس موجر کا قول مع الیمین قبول ہوگا اور استحساناً مستاجر کا قول قبول ہوگا اور اگر اختلاف ہو مکان کی بنا یا بنا کی اُس لکڑی مین جو عمیت مین یا اُسکے امثال مین نصب ہو تو مکان کے مالک کا قول مع الیمین قبول ہوگا اور اگر اختلاف ہو اُس لکڑی کی نسبت جو مکان مین رکھی ہو یا چوڑ دروازہ مکان مین رکھا ہو یا سریا خشک خام اینٹین یا پختہ اینٹین یا چونہ ان شکلون مین مستاجر کا قول مع الیمین قبول ہوگا۔

جزئیہ ۴۹۱ - سوال - بکر ایک شخص کو اجرت دے کہ وہ ملاح کے ساتھ جائے کشتی مین یا بار بندجہاز مین پہنچا دے اسکے بعد دونون مین اختلاف ہو الغرام کار میں مستاجر دعوی کرے عدم الفا کا موجر ایفا کا دعوے کرے کس شخص کا قول قبول ہوگا - جواب مستاجر کا قول مع الیمین قبول ہوگا اور موجر کے گواہ کیونکہ وہ ایفا کا دعوی کرتا ہے اور مستاجر منکر ہے - سوال - مستاجر اور چارپایہ کے مالک مین اختلاف ہو مستاجر بیان کرے کہ مین نے چارپایہ کرایہ کو لیا جو بوجھ چاہون اُسپر بار کرون اور جس شخص کو چاہون سوار کراون موجر بیان کرے تونے کرایہ کو لیا تھا اسباب بار کرنے اور خود سوار ہونے کے لیے کس شخص کا قول قبول ہوگا جواب موجر کا قول مع الیمین قبول ہوگا مگر جس شکل مین بینہ قائم کیا جائے قاری الہدایہ

جزئیہ ۴۹۲ - زید اپنے قرض خواہ کو شانہ حوالہ کرے اور اُسے شانہ کی حفاظت کرنے کے لیے اجارہ پرلے اور مدت کے بعد قرض خواہ شانہ لاسکے

اور جو صفت تمام ہو گئی ہے اسکی اجرت طلب کرے مستاجر بیان کرے یہہ میرا نشانہ
نہین ہے مستاجر کا قول اجرت مین قبول ہوگا اور اُس سے اجرت دینا پڑیگی
کیونکہ وہ تعین کی حفاظت کرنے اور وجوب اجرت کا منکر ہے اور قرض خواہ کا قول
تعین نشانہ مین قبول ہوگا اور وہ نشانہ سپرد کر دینے سے ہوا دا سے علیحدہ بری
ہو جائیگا کیونکہ قابض زیادہ عالم ہوتا ہے فقہا کہتے ہین کہ قابض کا قول شی مقبوض
کی مقدار اور اسکی صفت وتعین مین قبول ہوگا۔ یہہ شکل اُسکے خلاف ہے
کہ اگر مشتری شی مبیعہ کو بسبب عیب واپس کرنا چاہے۔ بائع بیان کرے کہ یہہ
شی مبیعہ نہین ہے بائع کے قول کی تصدیق کیجائیگی نہ مشتری کا قول باوجودیکہ
وہ قابض ہے۔ مناسب یہہ ہے کہ اسکی یون توضیح کیجاے کہ مالک کا قول
تعین مین قبول ہوگا درصورتیکہ تملیک پائی جاے ورنہ قابض کا قول قبول
ہوگا مثل تعین مغصوب کے۔

جزئیہ ۳۵۴ چروا ہا مشترک ہو اور بکری بسبب غرق ہو جانے یا درندہ کے
پھاڑ ڈالنے یا بلندی پر سے گر پڑنے یا مثل اُسکے ہلاک ہو جاے بکری کا مالک
کہے کہ مین نے تجھ سے شرط کی تھی کہ تو بکری کو فلان جگہہ چراتا نہ اُس مقام پر
جہان تو نے چرائی چروا ہا بیان کرے تو نے شرط یہہ کی تھی کہ بکری اُسی
موضع مین چرائی جاے جہان مین نے چرائی بالاجماع مالک بکری کا قول مقبول ہوگا
اور چروا ہے پر تاوان عائد ہوگا اور چروا ہے کے گواہ قبول ہونگے حتی کہ
چروا ہے پر تاوان عائد نہ ہوگا۔ امام اعظم کے نزدیک اور ایسا ہی حکم ہے
اگر چروا ہا خاص ہو اور حسب مذکورہ بالا اختلاف ہو تو مالک کا قول تصدیق
کیا جائیگا اگر دھوبی سے یہہ شرط کی گئی ہو کہ آج ہی کام سے فراغت کرا ورنہ
فراغت نہ کرے اور دوسرے دن کپڑا تلف ہو جاے آئمہ ثلاثہ نے جواب دیا

که دهوبی پر تاوان عائد هوگا اور اگر دونون مین اختلاف هو کپڑے کا مالک کہے
بدان شرط داوم که ده روز تمام کن - اور مدت گزر گئی اور مین تجھ سے ضمان لینے کا
مستحق هون دهوبی کہے نہین بلکہ تو نے بلا قید مجھے حواله کیا تا مین دهو دون اور
مدت کی تعیین نہین کی مناسب ہے که دهوبی کے قول کی تصدیق کیجائے کیونکه
وه شرط اور ضمان کا منکر ہے اور آجر اسکا مدعی ہے اگر دهوبی سے یہه شرط کیجائے
که آج کپڑا دهو دے یا مثل اُس عمل کے اور دهوبی اُس روز کپڑا نه دهووے
اور بعد چند روز کے کپڑا دهو دے لایق ہے که دهولائی اُسے نه دلائی جاوے
کیونکه عقد اجاره باقی نہین رہا اور اسکا حکم مثل اس مسئله کے ہے که کپڑے سے انکار
کرے اور زان بعد وه کپڑا جو انکار کے بعد دهویا ہے لائے دهولائی نہین
واجب هوتی ہے اگر عقد کے باطل هونے کے بعد دهوئے - اور یہه بیان هو چکا
کیونکه وه بسبب انکار غاصب هوجاتا ہے اور اگر دهوبی کپڑے کو انکار کے
قبل دهوئے تو دهولائی واجب هوجائیگی **جامع الفصول** -

جزئیه ۴۹۴ - غاصب کرایه سے دے چند سال کے لیے اسکے بعد مالک
اجازت دے یہه اجازت زمانه ماضیه سے متعلق نه هوگی اگر مالک کہے که مین نے
غاصب کو اجازت دی کرایه پر دینے کے وقت اس شکل مین مالک کے قول کی
تصدیق کیجائیگی اور غاصب کے قول پر التفات نه کیا جائیگا - زید چارپایه دس درم
کرایه کو لے بعد ادائے اُس موجر کو حواله کر دے بعد اوس مین پہنچنے کے بعد موجر بعض
درهم مستاجر کو واپس کرکے بیان کرے که یہه زیوف هین یا ستوقه رب المال کا
قول مقبول هوگا کیونکه وه اپنے حق کے ایفا کا انکار کرتا ہے اور اپنے قول مین
متناقض نه قرار پائیگا اور موجر کا قول ستوقه مین مقبول نه هوگا اور اگر اقرار کرے
اجرت یا اپنے حق کے پھر پانے کا یا درهم کے کھرے هونیکا تو موجر کا قول قبول نه هوگا

اگر مقرض مستقرض کو قبالہ حوالہ کرے اور وہ قبالہ کو کسی شے مین رکھکر حفاظت کرے تو
مستقرض اجرت پانیکا مستحق نہوگا اور اگر مستقرض نے قبالہ خط کی حفاظت کے لیے کرایہ لیے
ہو بانہین سے کیونکہ حفاظت خط کی اپنے حق کے زندہ کرنے کے واسطے ہے
اور اگر وہ شے جسمین قبالہ لپٹا ہوا تھا ہلاک ہوجاے اور سال بھر کے بعد دونون مین
اختلاف ہو مقرض بیان کرے کہ فی الحال ہلاک ہوگئی مستقرض بیان کرے کہ سال بھر
ہوا ہلاک ہوئے قول مستاجر مستقرض کا قبول ہوگا کیونکہ وہ اجرت کی زیادتی کا
انکار کرتا ہے۔

جزئیہ ۴۹۵۔ مستاجر موجر کو سال بھر کا کرایہ حوالہ کرے اور مستاجر دو مہینے کے بعد
مرجاوے مستاجر کے ورثا موجر سے دس مہینے کا کرایہ مانگے سو موجر بیان کرے میرے
مکان بعوض کرایہ وصول شدہ دو مہینے کرایہ پر دیا اور مستاجر کو بقیہ سال بھر مسلم کردیا تھا
ورثا کہین سال بھر کے کرایہ پر دیا تھا موجر کا قول قبول ہوگا کیونکہ وہ مالک ہوچکا ہے
کرایہ کا مستاجر کے ورثا اسکے حق کو باطل کرتے ہین اگر دونون مین اختلاف ہو
مدت کے گزرنے مین تو مستاجر کا قول مقبول ہوگا۔ قنیہ

جزئیہ ۴۹۶۔ درزی کو کپڑا اور استر حوالہ کیا جاے کہ اسکی قبا سی دے
درزی کپڑا سی کر لاے کپڑے کا مالک بیان کرے کہ استر میرا نہین ہے درزی کا
یہ قول مع الیمین کہ وہی استر ہے قبول ہوگا اور کپڑے کے مالک کو اختیار ہے
اگر چاہے استر کو لے لے۔

جزئیہ ۴۹۷۔ مکان کا مالک کرایہ دار کو تعمیر کرنے کا حکم دے اس شرط سے
کہ جو اسمین صرف ہو وہ کرایہ مین محسوب کرے اگر ان دونون مین اختلاف ہو
مستاجر کہے تو نے مجھہ کو تعمیر کا حکم دیا اور مین نے تعمیر کی موجر کہے مین نے تجھہ کو
تعمیر کا حکم نہین دیا مکان کے مالک کا قول مع الیمین قبول ہوگا یہہ حکم اس شکل مین ہے

که مشکل الحال نه هو یعنے اُس کام کے کاریگر مختلف بیان کرین بعض کہین اس قسم کی تعمیر کے
اخراجات کرایه دار کے ذمه عادةً هوتے هین اور بعض کہین نہین بلکه مالک کے ذمه
هوتے هین اس شکل مین دعوی معتبر هوگا مع الیمین اور اگر اُس فن کے ماهرین بالاجماع اُن
دونون مین سے ایک کے قول کے ساته اتفاق کرین تو اُسکا قول قبول هوگا۔ اگر
موزه ساز اور موزه کے مالک مین اختلاف هو موزه کا مالک کہے تو نے بلا اجرت
موزه بنایا موزه ساز بیان کرے مین نے ایک درهم بنوائی سے بنایا دونون سے
حلف لیا جائیگا موزه ساز سے اس مضمون کا قسم ہے خدا کی مین نے بلا بنوائی موزه
نہین سیا اسکے حلف کرنے کے بعد موزه کے مالک سے حلف لیا جائیگا قسم ہے
خدا کی مین نے موزه ساز سے موزه کے سینے کی بنوائی ایک درهم نہین ٹهرائی تهی
اسیطرح سے تمام صنعتون کا حکم ہے اور تمام کتب مین جابجا بیان کیا گیا ہے که صناع کا
قول قبول هوگا اور اُسپر مزدوری لازم نه هوگی اور دونون سے حلف لینا بیان
نہین هوا ہے۔ کتاب الاستحلاف مین جو مذکور هوا وه حکم بربنا رقیاس ہے اور
اسکے سوا اور کتب مین جو بیان هوا ہے وه استحسانا ہے۔ **مجمع الفتاوی**۔

جزئیه ۴۹۸۔ زید محمود کو حکم دے که کپڑا زعفرانی یا کسم کا رنگ دے محمود دوسرے
رنگ رنگے پهر دونون مین اختلاف هو۔ کپڑے کا مالک کہے مین نے سرخ کپڑا
رنگنے کو کہا تها رنگریز بیان کرے تو نے مجھے کپڑا زعفرانی رنگنے کو کہا تها کپڑے کے
مالک کا قول مع الیمین قبول هوگا درزی بکر کے مکان مین کپڑا سیے اور اُن دونون کا
کپڑے مین اختلاف هو مکان کے مالک کا قول قبول هوگا کیونکہ کپڑا اگرچه صورةً درزی کے
قبضه مین ہے لیکن معناً مالک کے قبضه مین ہے۔

جزئیه ۴۹۹۔ اگر مزدور پر کپڑے کا پشتاره بار هو اور وه بزاز کے مکان مین
هو اور دونون پشتاره مین اختلاف کرین اگر پشتاره اس قسم کا هو جسمین کپڑا رکهکر

مزدور اٹھاتے ہین تو قول مزدور کا قبول ہوگا اور اگر ایسا نہ ہو تو قول مالک مکان کا
قبول ہوگا۔ لسان الحکام۔ اگر اجیر اور سامان کے مالک مین اختلاف ہو اجیر کہے مین نے
کپڑا واپس کر دیا کپڑے کا مالک انکار کرے اجیر کا قول امام اعظم کے نزدیک قبول
ہوگا کیونکہ اجیر اُنکے نزدیک قبضہ مین امین ہے اور اُسکا قول مع الیمین قبول ہوتا ہے
لیکن اُسکا دعوی اجرت پر تصدیق نکیا جائیگا صاحبین کے نزدیک کپڑے کے
مالک کا قول قبول ہوگا۔ زید عمرو سے مکان یا حمام ایک مہینے کے لیے کرایہ لے
اور دو مہینے رہے تو زید پہلے مہینے کا کرایہ دینا پڑیگا۔ کذا ذکر عامۃ الروایات
اور اگر مکان یا حمام اُسکی رہنے کی وجہ سے دوسرے مہینے مین منہدم ہو جائے اور
کرایہ دار کا یہ قول کہ وہ پہلے مہینے مین منہدم ہوا قبول ہوگا اور اُسپر ضمان عاید نہوگا
جنتیہ ۵۰۔ درزی اور کپڑے کے مالک مین اختلاف ہو کپڑے کا مالک
بیان کرے مین نے تجھکو حکم دیا تھا قبا سینے کا درزی کہے کرتہ سینے کا یا کپڑے کا
مالک رنگریز سے بیان کرے مین نے تجھے سرخ کپڑا رنگنے کا حکم دیا تھا تو نے زرد
زنگار رنگ دیا رنگریز بیان کرے نہین بلکہ تو نے زرد رنگنے کا حکم دیا تھا کپڑے کے
قول قبول ہوگا۔ اسیطرح اگر کپڑے کی صنعت کا انکار کرے مالک کپڑے سے حلف
لینگے کیونکہ مالک اُس شی کا انکار کرتا ہے اگر اقرار کرتا تو وہی لازم ہو جاتی اور
حلف لینے کی شکل مین درزی ضامن قرار پائیگا۔ ہدایہ۔ مستاجر کے تھوڑا منتفع ہونیکے بعد
دونون مین اختلاف ہو مثلاً کرایہ دار کچھ مدت مکان مین رہے یا چارپایہ پر تھوڑی
مسافت طے کرے اسکے بعد اختلاف پڑے تو مدت گزشتہ مسافت مین مستاجر کا
قول مع الیمین قبول ہوگا اور دونون سے حلف لیکر عقد کرایہ باقی مین فسخ
کرا دینگے۔ اگر دونون مین اختلاف ہو مدت اجارہ گزرنے کے بعد یا اُس مقام پر
پہنچنے کے بعد جہان تک چارپایہ کرایہ سے لیا تھا تو دونون سے حلف نہ لیا جائیگا

اور مستاجر کا قول مقدار بدل مین مع الیمین قبول ہوگا اور موجر پر حلف وارد
نہوگا۔ اور اگر خلاف استحقاق مین ہو تو مستحق علیہ کا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۵۰۱۔ اگر دونون اجرت کی مقدار مین اختلاف کرین اور اسکے
پاس گواہ نہون کپڑے کے مالک کا قول مع الیمین قبول ہوگا۔ اسیطرح
حکم ہر رنگ جو قیمت دار ہو اور اگر رنگ سیاہ ہو تو کپڑے کے مالک کا قول
مع الیمین قبول ہوگا موافق قاعدہ امام اعظم علیہ الرحمۃ کے کیونکہ اُن کے نزدیک
سیاہی سے کپڑے مین نقصان آجاتا ہے اسیطرح جس رنگ سے کپڑے مین
نقصان آجاتا ہے اور اگر کاریگر اور مستاجر اصل اجرت مین مختلف ہون مثل جولاہے
دھوبی۔ موزہ ساز۔ رنگریز کے۔ کپڑے اور موزے کا مالک بیان کرے
تو نے بلا قیمت میرے لیے اُسے بنایا کاریگر کہے نہین بلکہ مین نے ایک درہم
اجرت سے بنایا کپڑے اور موزے کے مالک کا قول مع الیمین قبول ہوگا
امام اعظم کے نزدیک اور اُنپر اجرت لازم نہوگی ابو یوسف فرماتے ہین کہ اگر وہ
شخص آزاد ثقہ ہو تو اجرت لازم ہوگی ورنہ لازم نہوگی۔ امام محمد فرماتے ہین اگر
اُس نے کوئی کام پیشہ کے لیے اختیار کیا ہے تو اُسکا قول قبول ہوگا اور اگر پیشے
کے لیے اختیار نہین کیا ہے تو اُسکے مقابل کا قول قبول ہوگا اور اسیطرح حکم ہے
اگر دونون متفق ہون کہ اجرت کی شرط نہین کی تھی لیکن کاریگر کہے مین نے اجرت پر
عمل کیا کپڑے کا مالک کہے مین نے تجھسے کچھ شرط نہین کی تھی اور تو کچھ پانے کا
مستحق نہین ہے۔

کتاب الغصب

جزئیہ ۵۰۲۔ زید عمرو کے چارپایہ پر بوجھ لادے بغیر اُسکی اجازت و حکم کے

چار پایہ کے پیٹھ پر ورم ہو جائے مالک چار پایہ کی پیٹھ چیرے اگر اُس سے نقصان آجائے یا چار پایہ ہلاک ہو جائے اور مالک کہے چار پایہ مرگیا یا ورم سے نقصان آگیا حال کے نہین بلکہ پیٹھ چیرنے سے حاصل غاصب کا قول قبول ہوگا کیونکہ وہ ضمان کا انکار کرتا ہے۔ بزازیہ - اسیطرح اگر چار پایہ مرجائے اور اُن دونون مین اختلاف ہو تو اُس شخص کا قول جسنے چار پایہ پر بوجھ لادا ہے مع الیمین قبول ہوگا اگر حلف کرے تو چار پایہ کے ضمان سے بری ہو جائیگا اور ضمان نقصان سے بری نہوگا۔

جزئیہ ۵۰۳ - غاصب کپڑا لاکر بیان کرے مین نے یہہ غصب کیا مالک کہے نہین بلکہ تو نے دوسرا کپڑا اہر دی یا مردی غصب کیا۔ غاصب کا قول قبول ہوگا زید عمرو پر دعوے کرے تو نے مجھ سے جبہ غصب کر لیا غاصب کہے کہ مین نے ابرہ غصب کیا غاصب کا قول قبول ہوگا اور اگر بیان کرے کہ مین نے تجھ سے جبہ غصب کیا اسکے بعد کہے کہ بیان تہ میری ہے یا استر میرا ہے یا کہے کہ مین نے تجھ سے انگشتری غصب کی مگر اُسکا نگینہ میرا ہے یا کہے مین نے تجھ سے یہہ مکان غصب کیا پھر کہے بنا میری ہے یا کہے مین نے تجھ سے زمین غصب کی اسکے بعد بیان کرے کہ درخت میرے ہین ان شکلون مین اُسکا قول تصدیق کیا جائے گا خلاصۃ الفتاوی۔ غاصب دعوی کرے کہ مین نے کپڑا رنگا مالک دعوی کرے کہ غاصب نے مجھسے رنگا ہوا کپڑا غصب کیا یا دیوار کی بنا یا تلوار کے حلیہ مین اختلاف ہو مالک کا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۵۰۴ - اگر دعوی کیا جائے کہ عمرو نے مسلم کی شراب پھینک دی مسلم بیان کرے مین نے اُسے سرکہ ہو جانے کے بعد پھینک دیا قول متلف یعنی پھینکدینے والے کا قبول ہوگا۔ قنیہ۔

جزئیہ ۵۰۵ - چار پایہ مغصوبہ مرجائے اور غاصب و مغصوب منہ مین اختلاف ہو

غاصب کہے کہ مین نے چارپایہ تجھکو واپس کردیا اور تیرے پاس ہلاک ہوگیا مالک
چارپایہ کہے نہین بلکہ چارپایہ تیرے پاس بسبب سوار ہونیکے ہلاک ہوگیا اور ہر ایک کے
پاس گواہ نہون مالک چارپایہ کا قول قبول ہوگا جیسا کہ مالک سے کہے کہ مین نے
تیرے حکم سے کہایا اور مالک مال انکار کرے قول مالک کا قبول ہوگا اور اگر
کپڑے کے مالک اور غاصب مین اختلاف ہو کپڑے کی قیمت مین اور کپڑے کو
غاصب نے ہلاک کردیا ہو غاصب کا قول مع یمین قبول ہوگا اور کپڑے کے
مالک کے پاس گواہ نہون اور غاصب گواہ پیش کرے کہ کپڑے کی قیمت اسقدر تھی
اور مالک اسکی تکذیب کرے اور غاصب سے حلف طلب کرے تو اس سے حلف
لیا جائیگا اور غاصب کے گواہ قبول نہونگے ہمارے مشائخ لکھتے ہین مناسب ہے
غاصب کے گواہ قبول کیے جائین اسکی ذات سے حلف ساقط ہونے کے لیے
جیسا امین دعوی کرے واپس کرنیکا تو اسکا قول قبول ہوگا۔ تاتارخانیہ۔

کتاب الشفعہ

جزئیہ ۵۰۲ مشتری کہے مین نے یہہ مکان جسکو مدعی بسبب شفعہ لینا چاہتا ہے
سال بھر ہوا خرید کیا اور مدعی کو خرید کرنیکا علم ہوا اُسنے حق شفعہ طلب نہین کیا قاضی
مدعی سے استفسار کریگا کہ کب مشتری نے یہہ مکان خرید کیا اگر مدعی بیان کرے کہ
مین نے علم ہونے کے وقت حق شفعہ طلب کیا یہہ کہنا اسکا صحیح قرار پائیگا اور یہی
اسکو کافی ہوگا اور اگر مشتری بیان کرے کہ علم کے وقت حق شفعہ شفیع نے طلب
نہین کیا شفیع کا قول قبول ہوگا اگر شفیع بیان کرے کہ مجھے سال بھر ہوا بیع کا علم ہوے
اور مین نے شفعہ طلب کیا مشتری کہے کہ تو نے طلب نہین کیا مشتری کا قول قبول ہوگا

اور اگر شفیع بیان کرے کہ مجھے خرید کرنیکا علم نہین ہوا مگر اب شفیع کا قول قبول ہوگا اور مشتری کو یہہ بینہ قائم کرنا چاہیے کہ شفیع کو اسکے قبل بیع کا علم ہوا اور اُسنے شفعہ طلب نہین کیا اور اگر مشتری کہے کہ شفیع نے شفعہ طلب نہین کیا یہانتک کہ وہ مجھسے ملا اور شفیع کہے کہ مین نے شفعہ طلب کیا مشتری کا قول قبول ہوگا اور حلف لیا جائیگا خدا کی قسم ہے شفیع نے شفعہ طلب نہین کیا وہ مجھسے ملا اور شفیع سے استفسار کیا جائیگا کہ کب تجھ کو علم ہوا اگر وہ بیان کرے کل یا آج کے دن اس ساعت سے قبل اُسکا قول قبول نہ ہوگا مگر درصورتیکہ گواہ پیش کرے۔

جزئیہ ۷۰۵۔ زید دعوی کرے شفعہ کا جوار کے سبب سے دوسرے شفیع کے قبل اور دوسرے شفیع کو معلوم نہ ہو کہ بسبب جوار شفعہ ہوتا ہے مدعی علیہ انکار کرے اور بیان کرے کہ اسکو شفعہ نہین ہے مدعی علیہ کا قول قبول ہوگا اور اُس سے حلف لیا جائیگا کہ قسم ہے خدا کی نہین ہے اس شخص کو میرے جانب سے شفعہ اس مکان مین اگر مدعی علیہ حلف ادا کرے تو اس سے حلف اُسکے مذہب کے موافق لیا جائیگا اور مدعی کا حق فوت ہوجائیگا۔ دو شخص آپسمین بیع کرین شفیع حق شفعہ طلب کرے بائع و مشتری کی حضوری مین بائع کہے ہمارے درمیان بیع معاملت ہوئی اور اسکی مشتری تصدیق کرے شیخ الامام ابو بکر محمد بن الفضل فرماتے ہین بمقابلہ شفیع اُن دونون کے قول کی تصدیق نہ کیجائیگی مگر درصورتیکہ بیع ایسی کمتر قیمت پر ہوئی ہو کہ مبیعہ کے مثل کی بیع ایسی قیمت پر نہین ہوتی ہے تو وہ بیع معاملہ قرار پائیگی اور شفیع کو حق شفعہ نہ ہوگا مثل اس اختلاف کے کہ بائع و مشتری بیع کرین بائع کہے کہ مین نے بیع معاملہ کی مشتری بیان کرے نہین بیع بہ خوشی ہوئی اگر بیع ایسی قیمت پر ہوئی ہو کہ مبیعہ کے مثل کی بیع اس قلیل قیمت پر نہین ہوتی ہے تو بائع کا قول قبول ہوگا اور اگر ایسا نہو تو مشتری کا قول قبول ہوگا۔ اگر زید مکان خرید کرے اپنے لڑکے

صغیر کے لیے اور شفیع مکان کو بسبب شفعہ لینا چاہے اور بائع و مشتری مختلف ہون شفیع
قیمت مین قول زید کا قبول ہوگا۔

جزئیہ ۵۰۸۔ مشتری و شفیع دونون قیمت مین اختلاف کرین مشتری کا قول مع الیمین
قبول ہوگا۔ نقلہ المولی غانم البغدادی من الوجیز۔ اگر عمارت کو منہدم کر دے اور اختلاف
مشتری اور شفیع کا عمارت کی قیمت مین مشتری کا قول مع الیمین قبول ہوگا اور اسکے
گواہ بھی قبول ہونگے حسب قیاس قول امام اعظم اسیطرح امام محمد نے لکھا ہے اور
ابی یوسف لکھتے ہین مطابق امام اعظم گواہ شفیع کے قبول ہونگے من الوجیز۔

جزئیہ ۵۰۹۔ ایک شخص مکان خرید کرے اسکے بعد شفیع حاضر ہوکر مکان لینا چاہے
مشتری بیان کرے مین نے اسمین یہہ بنا بنائی شفیع کہے نہین بلکہ تو نے خرید کیا اسکو بنا سمیت
مشتری کا قول قبول ہوگا اسیطرح اگر زمین خرید کرے اسکے بعد شفیع حاضر ہوا اور
اُسپر درخت ہون اور اُن دونون مین اختلاف ہو طریقہ مذکورہ پر مشتری کا قول
قبول ہوگا درصورتیکہ وہ ظاہر کی تکذیب نکرتا ہو اور اگر ظاہر تکذیب کرتا ہو مثلاً مشتری بیان
کرے کہ مین نے اُس زمین پر کل درخت لگائے مشتری کا قول قبول نہ ہوگا اور اگر
بیان کرے کہ مین نے خرید کی بیس دن ہوے اور اُسپر مین نے درخت لگائے اسکا
قول قبول ہوگا درصورتیکہ وقت بیان ظاہر کے تکذیب نہ کرے اور اگر مشتری بیان
کرے کہ مین نے بنا بمقابلہ پانسو درہم خرید کی بعد اسکے مین نے زمین خرید کی یا بیان کرے
مین نے پہلے زمین خریدی بغیر بنا کے اسکے بعد بنا خرید کی دوسرے عقد مین تجھ کو
بنا مین شفعہ نہین ہے اور شفیع کہے نہین بلکہ تو نے بنا خرید کی عقد واحد مین مطابق
قیاس مشتری کا قول قبول ہوگا اور استحسانا شفیع کا قول قبول ہوگا کیونکہ مشتری
شفعہ کا انکار کرتا ہے بنا مین بسبب تفریق عہد کے بعد موجود ہونے سبب شفیع کے
ظاہراً مشتری کا قول قبول نہ ہوگا اور اگر مشتری بیان کرے مجھ کو پہلے بنا ہبہ کی بعد

استحقاق کو کافی نہین ہے اور جار کو چاہیے کہ مشتری کو حلف دے لیکن بیع قطعی پر امام محمد کے
نزدیک اور علم بیع پر ابی یوسف کے نزدیک اور اسی پر فتوی ہے دو جار مین سے
ایک کا قول نسبت اُس دیوار کے جو جار کے مکان پر ہو مثلاً تحت اُسکے زید کا علاقہ ہو
اور زید اپنا حق شفعہ دیدے تصدیق کیا جائیگا۔

جزئیہ ۱۱۵۔ مشتری دعوی کرے دو ہزار درہم کا اور شفیع ہزار کا مشتری کا قول
مع الیمین قبول ہوگا اور اگر بائع و مشتری و شفیع کے درمیان اختلاف ہوا ور مکان
بائع کے قبضہ مین ہو یا مشتری کے اور ثمن ادا نہ کیا گیا ہو بائع کا قول قبول ہوگا
اور دونون کو حلف دیا جائیگا اور رد کرائی جائیگی بیع کیونکہ اختلاف بیع مین ہے اور
بیع قائم ہے۔ شفیع اگر چاہے تو اُس قیمت پر لے جسے بائع بیان کرے کیونکہ وجوب
بائع کے ایجاب سے ہوا ہے پس اُسکا قول قبول ہوگا۔ من الایضاح والمحیط والجامع
معین الحکام فتاوی ابی اللیث مین لکھا ہے اگر مشتری شفیع کی طلب شفعہ کا انکار کرے
تو اُسکا قول مع الیمین قبول ہوگا۔ بعد اسکے دیکھینگے اگر مشتری اسکا انکار کرے کہ شفیع نے
خبر بیع سننے کے وقت شفعہ طلب نہین کیا۔ تو مشتری سے حلف لیا جائیگا علم پر کیونکہ شفیع
سماعت بیع کے وقت شفعہ طلب کرسکتا ہے۔ اور اگر مشتری انکار کرے کہ شفیع نے
مجھ سے ملاقات کرنے کے وقت شفعہ طلب نہین کیا اس شکل مین حلف لیا جائیگا بیع قطعی پر
اور اگر شفیع بیان کرے مین نے وقت علم ہونے کے شفعہ طلب کیا شفیع کا قول مع الیمین
قبول ہوگا اور اگر شفیع بیان کرے کہ مجھے فلان روز خریدنے کا علم ہوا اور مین نے
اسیوقت شفعہ طلب کیا اور مشتری بیان کرے تو نے شفعہ طلب نہین کیا مشتری کا قول
قبول ہوگا اور اگر مدت قریبہ بیان کیجاے مثلاً شفیع بیان کرے کہ دس دن ہوے
مجھے شفعہ کا علم ہوا اور ہنگام علم مین نے شفعہ طلب کیا اور مشتری بیان کرے تو نے
شفعہ طلب نہین کیا علم ہونے کے وقت۔ مشتری کا قول قبول ہوگا اور اگر مشتری کہے

علم ہوا تجھے اُسوقت کے پہلے جسمین تو نے شفعہ طلب کیا اور تو نے شفعہ طلب نہین کیا
شفیع کا قول قبول ہوگا اگر مدعی علیہ ان سب کا انکار کرے مثلاً کہے مدعی کو شفعہ نہین ہے
میری طرف مدعی علیہ کا قول قبول ہوگا نقلہا من الخانیہ ۔

جزئیہ ۵۱۲ ۔ بائع اور مشتری دونون متفق ہون کہ بیع مین بائع کو خیار شرط تھا اور
شفیع انکار کرے امام اعظم اور امام محمد کے نزدیک ان دونون کا قول قبول ہوگا اور
ابو یوسف کی دو روایتون مین سے ایک روایت کے مطابق قول شفیع کا قبول ہوگا
جامع الصغیر مین لکھا ہے کہ بائع دعوی کرے اور مشتری اور شفیع اسکا انکار کرین تو
مشتری کا قول قبول ہوگا نوادر مین لکھا ہے کہ بائع کا قول قبول ہوگا اور یہی بربنا
قیاس ہے اسی طرح اگر مشتری خیار کا دعوی کرے اور بائع اور شفیع انکار کرین
اور اگر مکان خریدا جاے اور شفیع مشتری سے بیان کرے کہ اس مکان کو میرے
ہاتھ فروخت کر مشتری بیان کرے تونے حق شفعہ ہبہ کردیا شفیع کہے مجھے بیع کا علم
نہین ہوا شفیع کا قول مع الیمین قبول ہوگا خانیہ نقلہا صاحب الحدیقہ ۔

جزئیہ ۵۱۳ ۔ شفیع کے لیے اشہاد شرط نہین ہے حتی کہ اگر شفیع مواثبت طلب
کرے اور اسپر گواہ نہ بناے طلب صحیح ہوگی فی ما بینہ وبین اللہ تعالی لیکن اشہاد
شفعہ کے اظہار کے لیے ہے عند الخصومت ۔ درصورتیکہ فریق ثانی انکار کرے کیونکہ
جائز ہے کہ مشتری نہ تصدیق کرے شفیع کی طلب مین یا فی الفور اسکی تصدیق نکرے
اس مسئلہ مین شفیع کا قول قبول ہوگا اور قاضی کے روبرو اُسکے اظہار کے گواہون کے لیے
ضرورت و احتیاج پڑے گی ۔

جزئیہ ۵۱۴ ۔ جو اختلاف رجوع کرتا ہے ثمن کی طرف پس وہ نہین خالی ہے یا یہ
ہوگا جنس ثمن یا اُسکی مقدار یا اُسکی صفت مین اگر اختلاف ثمن کی جنس مین ہو مثلاً مشتری
کہے مین نے خریدا سو دینار کو اور شفیع بیان کرے بلکہ ہزار درہم کو مشتری کا قول

قبول ہوگا اور شفیع کو گواہ پیش کرنا ہونگے کہ مشتری نے ہزار درہم کو خرید کیا۔ کیونکہ شفیع دعوے کرتا ہے تملیک کا مشتری پر بعوض اوس جنس کے اور مشتری انکار کرتا ہے قول منکر کا مع الیمین قبول ہوتا ہے اور اگر بائع شفیع کے قول کی تصدیق کرے مثلاً بیان کرے کہ مین نے فروخت کیا ہزار کو اس شکل مین دیکھینگے اگر بائع نے ثمن پر قبضہ نہین کیا ہے تو بائع کا قول قبول ہوگا اور شفیع مبیع خریدیگا ہزار کو عام اس سے کہ مبیع بائع کے قبضہ مین ہو یا مشتری کے اور ثمن بائع کو دیا ہو کیونکہ بائع نے اگر ثمن پر قبضہ نہین کیا ہے تو مالک ہوگا اُس ثمن کا پس قول اُسکا مقدار ثمن مین قبول ہوگا اور اگر بائع نے ثمن پر قبضہ کرلیا ہو۔ تو اُسکی تصدیق کرنے پر التفات نکیا جائیگا اور مشتری کا قول قبول ہوگا کیونکہ اگر بائع ثمن پر قبضہ کرلے تو اُسکا حق مبیع مین باقی نہین رہتا ہے اور وہ اجنبی ہوجاتا ہے یہ حکم اُس شکل مین ہے کہ بائع و مشتری کے پاس گواہ ہون یا شفیع اور مشتری کے پاس نہ ہون۔ حسن نے ابی حنیفہ سے روایت کی ہے اگر مبیع بائع کے قبضہ مین ہو اور بائع ثمن کے وصول ہونیکا اقرار کرے اور گمان کرے کہ ہزار درہم ہے بائع کا قول قبول کیا جائیگا کیونکہ مبیع اگر بائع کے قبضہ مین ہے تو اُسکی ملکیت او سپر ہے گی ثمن کی مقدار مین اُسی کا قول قبول ہوگا۔

جزیہ ۱۵ د۔ اگر زید ایک مکان بعوض اسباب خرید کرے اور اُن دونون نے قبضہ نہ کیا ہو کہ اسباب ہلاک ہوجائے بیع فسخ ہوجائیگی یا مشتری نے مکان پر قبضہ کیا ہو اور بائع کو اسباب نہ تفویض کیا ہو کہ وہ ہلاک ہوجائے بیع فسخ ہوجائیگی اور شفیع کو حق شفعہ باقی رہیگا بمقابلہ اسباب کی قیمت کے اور اگر بائع و مشتری مین اسباب کی قیمت مین اختلاف ہو بائع کا قول مع الیمین قبول ہوگا کیونکہ شفیع دعوی کرتا ہے ملک کا اور مشتری انکار کرتا ہے اگر ایک انمین سے گواہ پیش کرے تو اُسکے گواہ قبول

ہونگے اور اگر دونون ساتھ ہی گواہ پیش کرین تو بائع کا قول نزدیک ابی یوسف کے
اور امام محمد رحمۃ اللہ کے قبول ہوگا اور یہی قول امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا ہے ۔

جزئیہ ۵۱۶ - اگر مشتری مکان عمارت منہدم کر دے تو ساقط ہوجائیگی شفع
عمارت کی قیمت کی قدر پھر اُن دونون مین اختلاف ہو عمارت کی قیمت مین لیس اگر بنا
خالی ہے یا یہہ کہ اُن دونون مین اختلاف ہوگا عمارت کی قیمت مین اور دونون متفق
ہون کہ زمین بغیر عملہ کے قیمت ہزار درہم ہے یا دونون مختلف ہون عمارت کی قیمت
اور زمین بغیر عملہ کی نسبت ساتھ ہی اور اگر اُن دونون مین صرف عمارت کی قیمت
مین اختلاف ہو تو مشتری کا قول مع الیمین قبول ہوگا کیونکہ شفیع دعوی کرتا ہے
مشتری پر زیادتی سقوط کا اور وہ اسکا انکار کرتا ہے اور اگر دونون مین اختلاف ہو
عمارت اور زمین بغیر عملہ کی قیمت مین ساتھ ہی تو زمین بغیر عملہ کی اُسوقت کی قیمت
لگائی جائیگی اور عمارت کی قیمت مین قول مشتری کا قبول ہوگا

جزئیہ ۵۱۷ - اگر مشتری و شفیع مین اختلاف ہو ثمن کی صفت مین مشتری بیان کرے
کہ مین نے خرید کیا ثمن مؤجل پر شفیع بیان کرے نہین بلکہ تو نے مول لیا ثمن معجل
مشتری کا قول قبول ہوگا کیونکہ فی الحال ثمن کا ادا ہوجانا اصل ہے اور مدت
عارض ہے مشتری استدلال کرتا ہے اصل پر پس اُسکا قول قبول ہوگا کیونکہ
عاقد جبکہ دوسرے سے مبیع کی قیمت ٹھہراتا ہے تو اُسے زیادہ علم ہوتا ہے دوسرے اور
مدت ثابت ہوتی ہے بالشرط شفیع دعوی کرتا ہے مشتری پر شرط مدت کا اور مشتری
انکار کرتا ہے تو اُسی کا قول قبول ہوگا مشتری مکان خرید لے اور بیان کرے
کہ مین نے عرصہ خرید کیا علحدہ ہزار درہم کو اور بنا ہزار درہم کو شفیع بیان کرے تو نے
دونون کو ساتھ ہی خرید کئے شفیع کا قول قبول ہوگا اور اُنمین سے جو گواہ پیش
کرے اُسکے گواہ قبول ہونگے اور اگر دونون ساتھ ہی گواہ پیش کرین یا دونون

دونون وقت نہ بیان کرین مشتری کے گواہ نزدیک ابی یوسف کے قبول ہونگے
اور امام محمد کے نزدیک شفیع کے گواہ قبول ہونگے ابی یوسف فرماتے ہین اگر
مشتری دعوی کرے کہ مین نے مکان مین بنا بنائی اور شفیع کہے مکان کو تو نے
خرید کیا اسمین بنا تھی مشتری کا قول قبول ہوگا کیونکہ مشتری نے بنا کے خرید کرنے کا
اقرار نہین کیا ہے اور شفیع مشتری پر بنا کی استحقاق کا دعوی کرتا ہے اور مشتری انکار
کرتا ہے -

جزئیہ ۵۱۸ - اگر دو مکان خریدے جاوین اور اُسکے شفیع ملاصق ہون مشتری کہے
کہ مین نے پہلے ایک مکان خرید کیا بعد دوسرا اور مین دوسرے مین شریک ہون
شفیع کہے نہین بلکہ مول لیا تم نے اُن مکانون کو ایک صفقہ مین اور مجھ کو اُن مکانون
شفعہ ہے شفیع کا قول قبول ہوگا - اور اگر انمین سے ایک گواہ پیش کرے تو
اُسکے گواہ قبول ہونگے اور اگر دونون ساتھی گواہ پیش کرین تو اسمین ابی یوسف
اور امام محمد کا اختلاف ہے جسکو پہلے ہم بیان کر آئے ہین امام محمد سے روایت کیگئی ہے
کہ ایک شخص مکان خرید کرے اور شفیع شفعہ طلب کرے مشتری بیان کرے کہ مین نے
نصف کو خرید کیا من بعد دوسرا نصف - پیر نصف اول مین شفعہ ہے شفیع بیان کرے
نہین بلکہ تو نے خرید کیا کل صفقہ واحدہ مین اور کل مین استحقاق ہے شفیع کا قول
قبول ہوگا - پس اگر مشتری بیان کرے کہ مین نے ربع خرید کیا پھر مین ربع تجھ کو ربع
شفعہ ہے شفیع کہے نہین بلکہ تو نے تین ربع خریدے من بعد ایک ربع شفیع کا
قول قبول ہوگا اگر مشتری بیان کرے مین نے صفقہ واحد مین خرید کیا شفیع بیان کرے
تو نے خرید کیا نصف من بعد نصف اور مین نصف کا مستحق ہون شفعہ کی وجہ سے مشتری کا
قول قبول ہوگا اور شفیع کل مکان لے سکتا ہے یا اسکو چھوڑ سکتا ہے کیونکہ شفیع
تفریق صفقہ کا ارادہ کرتا ہے اور اسمین شرکت کا ضرر ہے شفیع کا قول قبول نہوگا

کو در صورتیکہ بینہ قائم کرے ۔

جزئیہ ۵۱۹ - ایک مکان ہزار درہم کو خرید کرے اور دونون قبضہ کرلین شفیع
اُس مکان کو بسبب شفعہ خریدنا چاہے بائع ومشتری بیان کرین کہ بائع کو خیار تھا
اور بیع نافذ نہین ہوئی تجھ کو شفعہ نہین پہنچتا ہے شفیع خیار کا انکار کرے بائع اور
مشتری کا قول قبول ہوگا اور شفیع کو ثبوت پیش کرنا ہوگا کہ بیع قطعی ہوئی نزدیک
ابی حنیفہ اور امام محمد کے اور یہی ابی یوسف کی دو روایتون مین سے ایک روایت ہے
اور ابی یوسف سے دوسری روایت یہ ہے کہ شفیع کا قول قبول ہوگا اور اگر
بائع ومشتری دونون تصدیق کرین کہ ثمن دنانیر تھے شفیع دعوی کرے کہ ثمن
دراہم تھے اُن دونون کا قول قبول ہوگا اور اگر بائع غائب ہو اور مکان مشتری کے
قبضہ مین ہو اور شفیع مشتری سے مکان لینا چاہے مشتری کہے کہ بائع کو بیع مین
خیار تھا اور اسکی شفیع تکذیب کرے مشتری کا قول قبول ہوگا اگر متعاقدین مین اختلاف
ہو اُس عقد مین جو اُنھون نے کیا ہے بائع خیار کا دعوی کرے مشتری کہے اُسمین
خیار نہین ہے مشتری کا قول قبول ہوگا اور شفیع مکان کو لیگا باعتبار روایت مشہور
اور ابی یوسف سے روایت کی گئی ہے کہ بائع کا قول قبول ہوگا اور اگر مشتری
دعوی کرے کہ مین نے ثمن موجل پر مکان خرید کیا بائع دعوی کرے تعجیل ثمن کا
بائع کا قول قبول ہوگا بخلاف اُس شکل کے کہ بائع بیع کا انکار کرے اور مشتری
بیع کا دعوی کرے بائع کا قول قبول ہوگا کیونکہ بائع زوال ملک کا دعوی کرتا ہے
اور اگر شفیع مکان بیع شدہ کو بسبب شفعہ لینا چاہے اور بائع ومشتری بیان کرین
بیع فاسد تھی تجھ کو حق شفعہ نہین ہے شفیع بیان کرے بیع جائز ہے اور مجھے
شفعہ ہے اور اسکا حکم اس اختلاف کے بنا پر ہے کہ بائع کو شرط خیار ہو تو امام
اعظم اور امام محمد اور ابی یوسف کی ایک روایت کے بموجب عاقدین کا قول قبول ہوگا

کہ میں نے اپنے حق کا قبضہ نہیں کیا دوسرا کہے تو نے قبضہ کیا ان دونوں سے
حلف لیکر تقسیم دوبارہ کرادیجاوے گی۔ تیسرے یہہ کہ وہ عقد میں مختلف ہوں دونوں سے
حلف لیا جائیگا چوتھے یہہ کہ دونوں میں زیادتی کی نسبت تنازع ہوا اور ایک کہے
تو نے اپنے حق سے زیادہ لیا اور زیادتی بعد حصہ پانے کے غصب کرلی۔ دوسرا
بیان کرے میں نے اپنے حق کا قبضہ کیا اور زیادتی نہیں لی دوسرے شخص کا قول
قبول ہوگا اور اسکے مقابل سے گواہ اور اگر دونوں سے حلف لیا جائیگا اور
دوبارہ کرائی جائیگی تقسیم۔ پانچویں یہہ کہ ہر ایک قبضہ کرلے اور اپنے حق وصول پانے پر
گواہ پیش کرے اسکے بعد ان میں تنازع ہوا ایک کہے کہ وہ حق میرا تیرے قبضہ میں باقی ہے
اور تیرا حق میرے قبضہ میں ہے یا کہے کہ پہلے تقسیم کی اور پھر تو نے حق لیا اور جز
نہیں لیا اسکا دعوی سماعت نہ ہوگا۔ کیونکہ قبضہ اور حق وصول ہو جانے پر گواہ پیش
ہو جانے کے بعد کوئی باقی نہیں رہتا ہے حتی کہ اگر ان دونوں میں نزاع ہو قیمت
میں ان میں سے ایک کہے قیمت اسکی اس قیمت سے جو تو نے قرار دی ہے
زیادہ ہے دوسرا انکار کرے اس شکل میں اسکا قول قبول نہ ہوگا اور نہ اسکا
دعوی سماعت ہوگا۔ لڑکا اقرار کرے کہ میں بالغ ہوں اور وصی متوفی نے تقسیم کردی
شیخ ابوبکر محمد بن فضل سے لکھتے ہیں اگر لڑکا مراہق ہو تو اسکا قول قبول ہوگا اور اسکی
تقسیم کرنا جائز ہوگی اور اگر مراہق نہ ہوا اور معلوم ہو کہ اسکا مثل مراہق نہیں ہوتا ہے
تو اسکی تقسیم جائز ہوگی اور نہ اسکا قول قبول ہوگا کیونکہ وہ ظاہر کی تکذیب کرتا ہے۔

جزئیہ ۲۲۵- اگر ایک ان میں سے دوسرے کو کہے تو نے اکاون غلطی سے لیے اور
میں نے انچاس غلطی سے لیے بلکہ تقسیم بالمساوات پچاس پچاس کی ہونا چاہیے
تھی دوسرا کہے میں نے پچاس ہی لیے تو قائل اول کا قول [illegible] نہیں قبول ہوگا کیونکہ وہ
مدعی نقض تقسیم ہے۔ بدائع شرح التحفہ۔

کتاب المزارعت

جزئیہ ۵۳۳۔ زید کو زمین اور تخم بہ بنا مزارعت جا نزدہ دے اور عامل زراعت کرے اور غلہ پیدا ہو زراعت کرنیوالا کہے تو نے نصف غلہ مجھے دینے کی شرط کی تھی مالک زمین کہے مین نے تجھے ثلث غلہ دینے کی شرط کی تھی مالک زمین کا قول مع الیمین قبول ہوگا کیونکہ وہ زیادتی اجرت کا انکار کرتا ہے ہمارے نزدیک اُن دونون سے حلف نہ لیا جائیگا کیونکہ تحالف کا فائدہ فسخ ہے اور منفعت حاصل ہونے کے بعد فسخ ممکن نہین۔ اگر دونون مین قبل زراعت کے اختلاف ہو تو دونون سے حلف لیا جائیگا اور مزارعت رد کرائی جائیگی اور زراعت کرنے والے سے پہلے حلف لیا جائیگا اور اگر اُن مین سے ایک شخص نکول کرے تو اُسپر فیصلہ کیا جائیگا۔ اور اگر تخم عامل کا ہو اور زمین مین زراعت پیدا ہو اور دونوان مین طریقہ مذکورہ پر اختلاف ہو عامل کا قول مع الیمین قبول ہوگا اور دونو سے حلف نہ لیا جائیگا۔ اور اگر دونوان مین اختلاف قبل زراعت کرنے کے ہو دونون سے حلف لیا جائیگا اور عقد مذکور رد کرایا جائیگا ایک شخص دوسرے کو زمین اسلیے سپرد کرے کہ وہ اپنے تخم اور بیل سے زراعت کرے اس شرط پر جو پیداوار ہو وہ دونون کے قرار پائیگی اور اُس مین پیداوار ہو مالک تخم بیان کرے مین نے شرط کی تھی مجھے بیس قفیز پیداوار دینے کی دوسرا کہے بلکہ تو نے پیداوار مین سے نصف دینے کی شرط کی تھی مالک تخم کا قول قبول ہوگا۔ اور اگر بعد زراعت کرنے زمین کے کچھ پیداوار ہو مالک زمین کہے مین نے نصف پیداوار کی تیرے لیے شرط کی تھی مالک زمین کہے تو نے مجھسے بیس قفیز کی شرط کی تھی مجھے زمین کا محاصل تجھسے لینا ہے زراعت کرنے والے کا قول قبول ہوگا کیونکہ زمین کا مالک دعوی کرتا ہے مالک تخم پر زمین کے محاصل کا اور وہ انکار کرتا ہے اور اگر اُن مین یہہ اختلاف قبل زراعت کرنے کے ہو

مالک زمین کا قول قبول ہوگا اگرچہ وہ عقد کا مدعی ہے کیونکہ دوسرا اُسپر زمین کی استحقاق منفعت کا دعوی کرتا ہے اور مالک اُسکا انکار کرتا ہے ایک شخص دوسرے کی زمین پر زراعت کرے بعد اُسکے تیار ہوجانے کے مالک زمین کہے مین نے زمین تجھے اجارہ پر دی اور تونے میرے تخم سے زراعت کی زراعت کرنے والا کہے کہ مین نے تجھ سے ٹھیکہ پر لیکر اپنے تخم سے زراعت کی مالک تخم کا قول قبول ہوگا اور اگر زراعت کرنیکے بعد اقرار کرے اور کہے مین نے اُس زمین پر غصبًا زراعت کی مقر کا قول قبول ہوگا کیونکہ وہ دوسرے شخص کے استحقاق پیداوار کا انکار کرتا ہے۔

جزئیہ ۵۲۴۔ زید کی زمین مزروعہ پر درخت ہون جنکی جڑین پھیل کر دوسرے کی زمین پر درخت اُگین اور یہہ بغیر سینچے ہوے کسی شخص کے خودبخود نکلین یہہ اصل مالک کی قرار پاینگی۔ اگر مالک زمین تصدیق کرے کہ ان درختوں کی جڑ ہ ون سے نکلے اور اگر وہ تکذیب کرے تو صاحب زمین کا قول قبول ہوگا اور اگر مالک زمین نے اُنھین سینچا ہو اور اس سبب سے درخت اُگے ہون تو وہ درخت مالک زمین کے قرار پاینگے۔ **فتاوی قاضیخان**۔

جزئیہ ۵۲۵۔ زید بکر کو زمین اور قلم درخت حوالہ کرے کہ باغ لگایا جاے۔ انگور کی ٹٹیان تیار ہونے کے بعد بکر کہے مین نے یہہ قلم درخت خود رائے اور اس زمین پر اپنے قلم درخت سے باغ لگایا او۔ اُسے اُکھاڑنا چاہے زمین کا مالک تکذیب کرے عامل کا یہہ قول کہ مین نے خود رائے قبول ہوگا اور اُسکا یہہ قول کہ مین نے اپنے پاس سے باغ لگایا تصدیق نہ کیا جایگا کیونکہ سزاوار یہہ تھا کہ قول مذکور تصدیق کیا جاتا کیونکہ مالک زمین باغ لگانے والے کی تصدیق کرتا ہے اور درخت اُسکے قبضہ مین ہین لیکن یہہ دال ہے اُس مسئلہ کی صحت پر جو فتاوی مین بیان ہوا وہ یہہ ہے کہ درصورت تیار ہوجانے زراعت کے مالک زمین کہے تو میرا اجیر تھا تونے میرے تخم سے زراعت کی

زراعت کرنے والا بیان کرے مین نے زمین ٹھیکہ پر لی اور اپنے تخم سے زراعت کی
زراعت کرنیوالے کا قول قبول ہوگا - اور اگر معاملہ کی مدت ختم ہوجاوے اور ثمرہ تیار نہو عقد
باقی رہیگا عامل کے قبضہ مین زراعت کے تیار ہونے تک بغیر زراعت دینے کے اور اگر زراعت
کرنیوالا اوسط سال مین فرار ہوجاوے تو مالک زمین نے جو زراعت کرنے والے پر صرف کیا ہے
اُسکے واپس لینے کا مستحق ہوگا اور زراعت کرنے والے کا قول مقدار نفقہ مین اسکی
علم پر مع الیمین قبول ہوگا - متاجر زمین پر زراعت کرے پھر زراعت نہ ہوگی اور پیداوار
متاجر کی قرار پائیگی اگر زمین زراعت کے واسطے مقرر ہو کیونکہ عامل نے زراعت
بتاویل اجارہ کی تھی اور اگر اجارہ کے وقت کچھ معلوم نہو - اسکے بعد عامل دعوی کرکر
کہ مین نے زمین پر زراعت کی غصباً عامل کا قول قبول ہوگا جو مکان غلہ رکھنے کے لیے
مقرر ہو اُسمین رہا رہے اسکے بعد دعوی کرے مین مکان مین غصباً رہا اسکے قول کی
تصدیق نہ کیجائیگی اور یہ فعل اُسکا اجارہ قرار پائیگا - فی فتاوی **قاضی خان** -

جزئیہ ۵۲۶ - اگر دونون مین جواز زراعت اور اُسکے فساد مین اختلاف ہوا ایک
دعوی کرے نصف کا دوسرا دعوی کرے چند قفیز مشخصہ کا مدعی فساد کا قول قبول ہوگا
قبل زراعت کے اُسکے بعد مالک تخم کا قول جو دعوی کرتا ہے فساد یا جواز کا - مالک
کہے کہ مین نے تیرے لیے نصف زراعت اور دس قفیز کی شرط کی تھی اور عامل کہے
نصف کی شرط ہوئی تھی عامل کا قول قبول ہوگا - وجیز الفقہا غانم البغدادی -

کتاب الحیطان

جزئیہ ۵۲۷ - کوچہ غیر نافذ جسمین پانچ شخصون کے مکانون کا حق مرور ہو اُنمین سے
ایک شخص اُسپر چھت بنائے اور دعوی کرے کہ میری چھت ہے اور ہر ایک اُن مین سے
دعوی کرے وہ چھت میری ہے اگر چھت کا راستہ ایک کی ملک مین ہے یا ایک شخص کا

اسباب اُسمین رکھا ہو تو چھت اُسکی قرار پائیگی اور اُسکا قول مع الیمین قبول ہوگا اور اگر چھت کا راستہ اُن مین سے ایک مدعی کی ملک مین نہ ہو اور اُسکا اسباب اُس مین ہو تو وہ کل مدعی کی ملک قرار پائیگی اور ہر ایک کو چاہیے کہ بقدر اپنے حصہ کے درصورتیکہ گواہ نہ ہون حلف لے اور جو اُنمین سے گواہ پیش کرے چھت اُسکی ملک قرار پاوے گی اور اگر سب سات ہی گواہ پیش کرین تو ہر ایک کے حق مین فیصلہ کیا جائیگا اُس شی کا جو دونو کے قبضہ مین ہے - قاضی خان فی دعوے الحائط و الطریق - ابی یوسف لکھتے ہین اُس چھتے کی نسبت جو دو دیوارون پر ہو ایک دیوار اُن مین سے چھتے کے مالک کی ہو اور دوسری شخص غیر کی - اور مالک چھتے کی کڑیان بھی رکھی ہون چھتے کا مالک اور مکان کا مالک نزاع کرے پس اگر دونون دیوار مین نزاع کرین تو دیوار مالک چھتے کی قرار پائیگی اور اسیطرف امام محمد نے اشارہ کیا ہے اور بعض مشائخ لکھتے ہین کہ اُس دیوار کا فیصلہ مالک مکان کے حق مین کیا جائیگا اور اگر دونون متفق ہون کہ دیوار مکان کے مالک کی ملک ہے لیکن اُن مین کڑیون کی جگہہ کی بابت اختلاف ہو مالک مکان کہے تو اپنی کڑی نکال لے ہمارے اصحاب کا ظاہر مذہب یہہ ہے کہ قول مالک مکان کا قبول کیا جاے اور خصاف کے متن کے خلاف ہے

کتاب الذبائح

جزئیہ ۵۰۲ - زید گوشت خرید کرنا چاہے اُس سے بکر بیان کرے کہ یہہ گوشت خرید نہ کر کیونکہ ذبیحہ مجوس کا ہے قصاب سے یہہ خرید کر کیونکہ ذبیحہ مسلم کا ہے اور قصاب عادل ہو کراہیت بموجب قول ابی جعفر کے زائل ہوجائیگی اور نزدیک دوسرے مشائخ کے کراہیت زائل نہوگی - تاتارخانیہ نقلاً فی الحدیقہ - کافر کا قول قبول ہوگا اگر بیان کرے مین نے گوشت خرید کیا مسلم یا کتابی سے پس حلال ہے یا مجوسی سے خرید کیا

پس حرام ہے کافر کا قول مقبول ہوتا ہے معاملات میں بسبب ضرورت کے کیونکہ معاملات کثیرالوقوع ہین۔ صدرالشریعہ۔

کتاب الاضحیہ

جزئیہ ۵۲۹۔ اگر بائع و مشتری مختلف ہون مشتری بیان کرے کہ مین نے خرید کیا قربانی کے لئے بائع اسکا انکار کرے اگر یہہ اختلاف زمانہ قربانی مین ہو تو مشتری کا قول قبول ہوگا درصورتیکہ ہو قربانی کرتے ہین اُن مین سے یہہ بھی ہو۔ قاضیخان فی البیوع۔ اگر کہے الضحیت بالکوفۃ فلذا۔ یہہ حقیقت تضحیہ پر محمول ہوگا اُسکی قربانی کرنے پر کوفہ مین جزا مرتب ہوگی اور اگر اُس سے یوم اضحیٰ مراد لیا ہے تو تصدیق کیا جائیگا اور اگر کہے نہ دیکھونگا ہلال کوفہ مین مراد اس سے یہہ ہے کہ چاند ہونیکے وقت کوفہ مین نہ ہونگا۔ اگرچہ اُس نے چاند کی کوفہ مین حقیقۃً نیت کی ہو۔

کتاب الکراہت

جزئیہ ۵۳۰۔ مولی اپنے غلام سے کہے اگر آج کے روز تو مکان مین داخل نہ ہو تو آزاد ہے وہ دن گزرجاسے غلام کہے کہ مین مکان مین داخل نہین ہوا اور مولی بیان کرے کہ مکان مین داخل ہوا مولی کا قول قبول ہوگا اگرچہ ظاہر حال غلام کے موافق ہو۔ اگر کوئی مسلمانون کی جماعت سے ملے جو کھانا کھاتی اور پانی پیتی ہو اُنہین سے ایک شخص کھانا کھانے اور پانی پینے کی دعوت دے اور اُن مین سے دوسرا شخص ثقہ بیان کرے تو جانتا ہے یہہ گوشت مجوس کا ذبح کیا ہوا ہے اور اس پانی مین شراب ملی ہے اور دعوت دینے والا بیان کرے کہ ذبیحہ مجوس کا نہین ہے اور پانی مین شراب نہین ملی ہے بلکہ حلال ہے اُنکی حالت دیکھی جائیگی اگر وہ عادل ہون تو جس نے حرام ہونے کو بیان کیا

اسکے قول پر التفات نہوگا اور اگر وہ متہم ہون تو اس شخص کو اسکے قول پر عمل کرنا چاہیے
کھانا نہ چاہیے عام اس سے کہ مخبر حُر ہو یا غلام مرد ہو یا عورت کیونکہ دیانات مین ایک
شخص ثقہ کا قول قبول ہوتا ہے اور اگر وہ دونون شخص جنھون نے بیان کیا ہے کہ وہ حلال ہے
غلام ثقہ ہون اور جو شخص حلال ہونیکا دعوی کرتا ہے ایک ہو اسکے کھانے مین قباحت نہین ہے
کیونکہ خبر دینے مین غلام اور حُر دونون برابر ہین دو شخصون کے قول کو ترجیح ہے اور اگر
وہ دونون شخص جو دعوی کرتے ہین کہ وہ حرام ہے غلام ثقہ ہون اور جو شخص بیان کرتا ہے
کہ وہی حلال ہے ایک ہو تو اُسے کھانا مناسب نہین ہے کیونکہ قول دو شخص کا مرجح ہے -

کتاب الشرب

جزئیہ ۱۳۵۰ - امام محمد نے کتاب شرب مین بیان کیا ہے اُس نہر کی نسبت جو زید کی
زمین مقبوضہ مین ہو اور اُسمین پانی بہتا ہو اور دونون مین اختلاف ہو نہر کے پانی مین
مالک کا قول قبول ہوگا - بدائع فی الدعوی - زید دعوی کرے بکر کی زمین پر میری نہر ہے
اور زمین کا مالک انکار کرے اور پانی نزاع کے وقت مدعی کی زمین کی جانب بہتا ہو
مدعی کا قول قبول ہوگا - اور اگر نزاع کے وقت مدعی کی زمین کی طرف پانی نہ بہتا ہو
تو اس شکل مین قول اُس مالک زمین کا جسپر نہر ہے قبول ہوگا - قاضیخان - اگر گواہ گواہی
دین کہ اُس نہر مین وضو اور غسل برسات کا پانی ہمیشہ بہتا ہے یہہ گواہی جائز ہے اور
اگر گواہ وہ بیان نہ کرین مکان کے مالک کا قول قبول ہوگا اور اگر گواہ نہون تو مالک
مکان سے حلف لیا جائیگا اور حکم صادر کیا جائیگا نکول کی صورت مین - بزازیہ - بنداب
دو زمینون کے درمیان مین ہو ایک اُن مین سے دوسرے کی نسبت اعلی ہو اور
بنداب پر درخت ہون اور یہہ معلوم نہ ہو کہ کس نے درخت لگائے ہین پس اگر پانی
زمین سفلی مین رکتا ہو بغیر بنداب کے تو مالک علیا کے قول کی تصدیق کیجائیگی اور

بنداب پر جو درخت ہین وہ اسکے قرار پاینگے - اگر پانی زمین سفلی مین بند آب کی وجہ سے
رکتا ہو تو جو درخت بنداب پر ہین وہ دونون مین نصف نصف قرار پاینگے مگر جبکہ
دوسرا ثبوت پیش کرے کہ وہ درخت میرے ہین - تاتارخانیہ

جزئیہ ۱۳۴۵ - کسی نے نہر کھودی زمین غیر مملوکہ مین حاکم کے حکم سے امام اعظم کے نزدیک
نہر کے لیے حریم نہین ہے اور صاحبین کے نزدیک نہر کیلیے حریم ہے اور اس مسئلہ مین
امام اعظم اور صاحبین کا اختلاف ہے اسکی دلیل یہ ہے کہ امام اعظم کے نزدیک نہر کیلیے
حریم نہین ہے تو ظاہر حال مالک زمین کا شاہد ہوگا پس اسکا قول قبول ہوگا اور صاحبین کے
نزدیک نہر کیلیے حریم ہے ظاہر نہر کے مالک کا قول شاہد ہوگا اور اسکا قول قبول ہوگا
بعض فقہا لکھتے ہین کہ جو خلاف صاحبین اور امام اعظم کا بیان ہوا اسکی بنا مسئلہ مذکورہ پر
صحیح نہین ہے اور وہی فقہا لکھتے ہین کہ نہر کے لیے بالاتفاق حریم ہے اور اسمین اختلاف
نہین ہے کیونکہ کنوان اور چشمہ مین حریم بالاجماع ہے اور روایت ملی کی ہے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی کہ حضرت نے کنوین اور چشمہ کے لیے حریم قرار دیا ہے کہ کنوان اور چشمہ اسلیے محتاج ہین
اور بغیر حفر کے ان دونون سے نفع حاصل نہین ہو سکتا ہے کیونکہ نہر کو حریم کی ضرورت ہے
مثل کنوان اور چشمہ کے بلکہ اسے اشد ضرورت ہے جبکہ شرع نے کنوان اور چشمہ کا حریم
مقرر کر دیا تو نہر کا حریم مقرر کرنا بدرجہ اولی ثابت ہوا یہہ دال ہے کہ اختلاف بنا کی اس
اصل پر صحیح نہین ہے اور یہہ اختلاف ابتداً قرار دیا جائیگا صاحبین کے قول کی دلیل
یہہ ہے کہ نہر کے لیے حریم ہے بالاتفاق تو ظاہر حال نہر کے مالک کا شاہد ہوگا اور ظاہر پر
عمل کرنا چاہیے تاوقتیکہ اسکے خلاف پر دلیل قائم نہ کیجاے - اسی بنا پر چشمہ اور
کنوین کے مالک کا قول قبول ہوگا اور اس شکل کا بھی یہی حکم ہوگا - ابی حنیفہ کی دلیل
یہہ ہے اگر بنداب برابر ہو زمین کے تو ظاہر ہے کہ بنداب مالک زمین کا ہوگا کیونکہ
اگر نہر کے لیے حریم ہوتا تو مرتفع ہوتا پس ظاہر نہر کے مالک کا شاہد ہوگا نہ یہہ کہ مالک زمین

اُسکے منہدم کرنیکا مجاز نہوگا کیونکہ حریم مین نہر کے مالک کا تعلق ہے اور ہدم کی شکل مین وہ
تعلق باطل ہوجائیگا اور جائز ہے کہ انسان اپنی ملک مین تصرف کرنیسے باز رکھا جائے دوسرے کے
تعلق کی وجہہ سے -

کتاب الاشربہ

جزئیہ ۵۳۳ - اگر بیان کرے کہ مین نے شراب کو دودھ سمجھا تھا یا کہے کہ مجھے اُسکے شراب
ہونیکا علم نہین ہوا اُسکا یہہ قول قبول نہ ہوگا کیونکہ شراب بو اور مزے سے پہچانی جاتی ہے پہلے
گھونٹ لینے کے اور اگر بیان کرے کہ مین نے شراب کو سرکہ سمجھا تھا اُسکا یہہ قول قبول ہوگا
کیونکہ دوسری شی مین بعد غلیان اور شدت کے شراب کی بو اور اُسکا مزا پیدا ہوجاتا ہے -
قاضیخان - **تشریح** - شراب اور سور کی قیمت یون معلوم ہوتی ہے کہ جو شخص اہل ذمہ مین سے
ایمان لایا ہو یا مسلمانون مین سے جس نے توبہ کی ہو اُس سے دریافت کرنا چاہیے -
اور اگر اس مین اختلاف ہو مشتری کا قول قبول ہوگا - تاتارخانیہ نقلا ابن **موید** -

کتاب الصید

جزئیہ ۵۳۴ - زید و عمر زید کے مکان مین شکار کیلین اسکے بعد اُن مین اختلاف ہوا اگر
دونون اصل اباحت مین متفق ہون اور شکار پر کسی کو غلبہ نہ ہو تو شکار پکڑنے والے کا قرار
پائیگا عام اس سے کہ اُسنے شکار ہوا یا درخت یا دیوار پر سے پکڑا ہو کیونکہ وہی آخذ ہے
نہ مالک مکان بمصداق فرمان رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ شکار کا مالک آخذ ہے
اور اگر اُن دونون مین اختلاف ہو مالک مکان کہے مین نے تیرے قبل سامان شکار کے
پکڑنے کا مہیا کیا تھا یا اُسکے ورثا یہی تقریر کرین اور شکار پکڑنے والا انکار کرے دیکھا
جاویگا آیا وہ ہوا سے پکڑا گیا اس شکل مین وہ آخذ کا قرار پائیگا کیونکہ وہ آخذ ہی اور ہوا پر کسیکا قبضہ نہین ہے اور اگر شکار مالک مکان کی

دیوار یا مالک درخت کے درخت پر سے پکڑا جاے تو وہ مالک کا قرار پاے گا کیونکہ دیوار اور درخت اُسکے قبضہ میں ہے اسیطرح اگر اُن مین اختلاف ہوا پرسے پکڑنے مین قول مالک مکان کا قبول ہوگا کیونکہ اصل یہہ ہے کہ جو چیز مکان مین ہوتی ہے وہ مالک کے قبضہ مین ہوتی ہے - فی آخر الفصل الثانی من لسان الحکام

کتاب الرہن

جزئیہ ۵۲۵ - اگر کپڑا رہن ہو اور راہن اُسے فک رہن کرے وہ پھٹا ہوا ہو راہن کہے یہہ کپڑا مرتہن کے پاس قبل اُسکے پہننے کے پھٹ گیا یا اُسکے جسم سے اوتارنے کے بعد پھٹ گیا ہو مرتہن بیان کرے نہین بلکہ پہننے سے پھٹ گیا مرتہن کا قول قبول ہوگا اور راہن کے گواہ اور اگر راہن کہے کہ مرتہن نے کپڑا نہین پہنا اور تیرے پاس پھٹا مرتہن بیان کرے تو نے اسکو پہنا اور تیرے پاس پھٹ گیا

جزئیہ ۵۲۶ - اگر مرتہن کے پاس کوئی شی رہن ہلاک ہو جاے پھر اُن دونون مین اختلاف ہو راہن کہے شی مرہونہ مرتہن کے پاس ہلاک ہوگئی مرتہن کہے تو نے شی مرہونہ رکھنے کے قبضہ کر لیا اور تیرے قبضہ سے وہ ہلاک ہوگئی راہن کا قول قبول ہوگا اور اگر مرتہن کہے شی مرہونہ ہلاک ہوگئی راہن کے پاس قبل اسکے کہ اُسپر قبضہ کرتا مرتہن کا قول قبول ہوگا اور راہن کے گواہ -

جزئیہ ۵۲۷ - مرتہن کہے تو نے ان دونون کپڑون کو رہن رکھا مین نے اُن پر قبضہ کیا راہن کہے نہین اُن دونون مین سے ایک کپڑا مین نے رہن رکھا راہن کا قول قبول ہوگا -

جزئیہ ۵۲۸ - ایک شخص پر ہزار درہم قرض ہون وہ طالب کے پاس مال رہن رکھے پھر دونون مین اختلاف ہو راہن کہے پانسو درہم تھے مرتہن کہے ہزار درہم تھے راہن کا قول قبول ہوگا کیونکہ وہ زیادتی تعلق دین بالرہن کا انکار کرتا ہے اگر راہن

دعوی کرے کہ شئ مرہونہ ہزار درہم کی ہے اور مرتہن پانسو کا اور شئ مرہونہ موجود ہو جو ہزار درہم کے مساوی ہے دونون سے حلف لیا جائیگا اور عقد فسخ کرا دیا جائیگا پس اگر شئ مرہونہ قبل تحالف کے ہلاک ہو جاوے تو مرتہن کا قول قبول ہوگا کیونکہ وہ زیادتی سقوط دین کا انکار کرتا ہے ۔ قاضی خان ۔ اور اگر دونون مین اختلاف ہو تو راہن کا یہہ قول کہ وہ رہن کے قبل ہلاک ہوئی قبول ہوگا اور کتاب اصل مین لکھا ہے اگر راہن بمقابلہ مرتہن گواہ پیش کرے کہ مین نے اُسکے پاس رہن رکھا اور اُس نے اُسپر قبضہ کیا اور اُسے گواہ نہ جانتے ہون مرتہن سے شئ مرہونہ کا استفسار کیا جائیگا اور مرتہن کا قول مع الیمین نسبت ازدیادی قبول ہوگا اور اگر مرتہن اقرار کرے کہ راہن نے میرے پاس کوئی شئ رہن رکھی پھر کہے وہی شئ مرہونہ کپڑا ہے ۔ مرتہن کا قول مع الیمین قبول ہوگا ۔ خلاصہ ۔

جزئیہ ۵۳۹ ۔ اگر دونون مین اختلاف ہو شئ مرہونہ کی نسبت راہن بیان کرے یہہ شئ مرہونہ نہین ہے مرتہن بیان کرے بلکہ شئ مرہونہ وہی ہے جو تو نے میرے پاس رہن رکھی ہے مرتہن کا قول قبول کیا جائیگا ۔ **قنیہ**

جزئیہ ۵۴۰ ۔ سوال ۔ مرتہن دعوی کرے کہ مین نے عین مرہونہ واپس کر دی راہن اسکی تکذیب کرے تو کیا مرتہن کا قول قبول ہوگا ۔ جواب ۔ مرتہن کا قول مع الیمین شئ مرہونہ کے واپس کرنے مین قبول نہوگا بلکہ راہن کا قول مع الیمین شئ مرہونہ نہ واپس کرنے مین قبول ہوگا ۔ فتاوی الہدایہ ۔ اگر راہن و مرتہن مین اختلاف ہو شئ مرہونہ کی قیمت اُسکے ہلاک ہو جانے کے بعد مرتہن کا قول قبول کیا جائیگا ۔ اور بینہ راہن کے ۔ اگر راہن کہے مین نے اس عین کو رہن رکھا اور تو نے مجھ سے قبضہ کیا عین مرتہن کے قبضہ مین موجود ہو اور وہ انکار کرے یا مرتہن بیان کرے تو نے دوسری شئ میرے پاس رہن رکھی مرتہن کا قول قبول ہوگا اور بینہ بھی اُسکے

قبول ہونگے اور راہن کا بینہ قبول نہوگا۔ جبکہ راہن و مرتہن دونون مین اختلاف
ہو راہن کہے کہ شے مرہونہ تیرے قبضہ مین ہلاک ہوگئی مرتہن کہے کہ مین نے اسپر
بربنا رہن قبضہ کیا مین بعد وہ تیرے قبضہ مین ہلاک ہوگئی راہن کا قول قبول ہوگا
اور بینہ بھی اُسیکا۔ تتمۃ الفتاوی نقلہا عالم البغدادی -

جزئیہ ۵۴۱ - ورثا مرتہن کے راہن کو نہ پہچانتے ہون اور شے مرہونہ کو جانتے
ہون تو وہ لقطہ قرار نہ پائیگی بلکہ اُسکی حفاظت کرنا چاہیئے مالک کے حاضر ہونے تک
شے مرہونہ کے تعین اور زر رہن کی مقدار مین منکر کا قول قبول ہوگا

جزئیہ ۵۴۲ - اگر راہن دعوی کرے شے مرہونہ کے ہلاک کا اور مرتہن کہے
نہین ہلاک ہوئی مرتہن کا قول مع الیمین قبول ہوگا اور اگر راہن کپڑا مرہونہ
مرتہن سے عاریت لے یا راہن مرتہن کو اُس سے نفع لینے کی اجازت دے
اسکے بعد راہن شے مرہونہ کو ملک کرائے اور وہ پھٹ گئی ہو پھران دونون مین
اختلاف ہو راہن کہے کہ یہہ کپڑا تیرے قبضہ مین قبل پہننے کے پھٹ گیا یا بعد پہننے
اور راہن کو واپس کرنیکے - مرتہن کہے نہین بلکہ وہ پہننے مین پھٹ گیا مرتہن کا قول
ہوگا - یہہ حکم اُس شکل مین ہے کہ دونون پہننے مین متفق ہون اور لیکن اگر مختلف ہون
اُس کپڑے کے پہننے مین راہن کہے مین نے اُس کپڑے کو نہین پہنا مرتہن کہے
تو نے اُسے پہنا وہ پھٹ گیا راہن کا قول قبول ہوگا -

کتاب الجنایات

جزئیہ ۵۴۳ - لڑکے کی آنکھ اُسوقت جب وہ پیدا ہوا یا بعد چند روز کے پھوڑ
ڈالے - پھوڑنے والا کہے جو آنکھ مین نے پھوڑی اُسمین روشنی نہ تھی یا مجھے علم
نہین ہے اُسمین روشنی تھی یا نہین - اُسکا قول قبول ہوگا اور اُسپر حکومت عدل ہے

اگر دو گواہ گواہی دین کہ وہ آنکھ صحیح تھی اور اُسمین بیماری نہین معلوم ہوتی تھی اور زید اُس آنکھ سے دیکھتا تھا نصف دیت نفس کی لازم ہوگی ایک شخص کہے مینے اُسی شخص کو تلوار سے عمداً مارا اور مجھے نہین معلوم کہ وہ اُسی ضرب سے مرگیا لیکن زخمی مرا اور مقتول کا ولی کہتا ہے تیری ضرب سے مرگیا قاتل اُسکے عوض مین قتل کیا جائیگا اور اگر قاتل کہے مرگیا اُسی ضرب سے یا سانپ نے اُسکو کاٹا یا دوسرے شخص کی ضرب سے جسنے عصا سے مارا۔ ولی کہے بلکہ تیری ضرب سے ضارب کا قول قبول ہوگا اور اُسپر نصف دیت لازم ہوگی ایک شخص دوسرے کے دانت کو صدمہ پہنچائے اور اُس سے دانت ہلجائے تو قاضی مضروب کے لیے ایک سال کا انتظار کریگا اگر مضروب سال کے اندر دانت گرا حاضر ہوا اور بیان کرے تیری ضرب سے دانت گر گیا ضارب کہے دوسرے شخص کی ضرب سے گر گیا مضروب کا قول قبول ہوگا۔ اور اگر مضروب سال کے بعد حاضر ہو تو ضارب کا قول قبول ہوگا۔ فتاوی قاضیخان۔

جزئیہ ۴۴۵ ۔ زید عمرو کو اپنی زوجہ یا لونڈی یا کسی دوسرے محارم کے ساتھ علامت زنا یعنی مساس یا بوسہ و کنار کرتے ہوئے دیکھے تو چاہیے دونون کو قتل کرے درصورتیکہ وہ خوشی و رغبت سے اُن افعال کے مباشر ہون اور اگر خوشی و رغبت سے مباشر نہون تو صرف جبر کرنے والے کو قتل کرنا چاہیے اور بینہ قائم کرنے کی ضرورت نہین ہے بینہ اسکا قائم مقام ہے اصح یہہ ہے کہ اگر وہ دونون ایک فرش یا ایک حجرہ یا ایک مکان مین ہون تو اُنھین قتل کرنا چاہیے بینہ قائل پر واجب ہوگا کہا گیا اگر قتل اُس شخص سے سرزد ہو جس سے ایسا معلوم ہوتا ہوا اور اسکی قبل دونون متہم ہون قاتل کا قول قبول ہوگا۔ کذا فی الفتاوی نقلہ صاحب العدلیہ اگر زید کو دانت اکھیڑنے کا حکم دیا جائے درد کی وجہہ سے اور دہ معین کر دیا جاوے سے اسکا

دوسرا دانت اُکھاڑے اسکے بعد دونون مین دانت کے اُکھیڑنے مین اختلاف ہو تو مضروب کا
قول قبول ہوگا اور اگر حلف کرے تو دیت اُکھاڑنے والے کے مال سے دلائی جائیگی
کیونکہ اُس نے عمداً دانت اُکھاڑا اور قصاص شبہہ سے ساقط ہوجائیگا۔ جامع الفتاوی

جزئیہ ۵۴۵- اگر کنوان کھودنے والے اور متوفی کے ورثا مین اختلاف ہو
کنوان کھودنے والا کہے کہ وہ عمداً کنوئین مین گرا ورثا کہین بلکہ وہ خطاءً گرا کنوان
کھودنے والے کا قول قبول ہوگا ابی یوسف کے دوسرے قول کے مطابق اور
یہی قول امام محمد کا ہے اور ابی یوسف کے قول اول کے مطابق ورثا کا قول
قبول ہوگا اُنکے قول اول کی یہہ دلیل ہے کہ ظاہر حال ورثا کا شاہد ہے کیونکہ شخص
عاقل عمداً کنوئین مین نہین گرتا ہے اور قول اُس شخص کا قبول ہوتا ہے جسکا ظاہر
حال شاہد ہو اور دوسرے قول کی دلیل یہہ ہے کہ حاصل اختلاف کا رجوع کرتا ہی
وجوب ضمان کی طرف ورثا دعوی کرتے ہین کنوان کھودنے والے پر ضمان کا
اور وہ انکار کرتا ہے اور قول منکر کا مع الیمین قبول ہوتا ہے جو دلیل ظاہر کی بیان
ہوئی وہ دوسرے ظاہر کے معارض ہے اور وہ یہہ ہے کہ جو راستہ مین چلتا ہے
وہ کنوان دیکھکر چلتا ہے پس دونون مین تعارض ہوا ضمان اصل کے عدم پر باقی
رہیگا۔ **بدائع للکاشانی**-

جزئیہ ۵۴۶- ایک شخص بکر کے دانت پر ضرب لگائے جس سے وہ ہل جائے
قاضی اُسے ایک سال کی مدت عطا کریگا تا ضارب کے فعل کا اثر ظاہر ہوجائے اگر اسکے
بعد مضروب آئے اور دانت سال کے پہلے گر پڑا ہو پھر ضارب و مضروب مین اختلاف
ہو دانت کے گرجانے کی نسبت قبل سال کے مضروب کا قول قبول ہوگا تا مدت
مفید ہوجائے اور یہہ خلاف ہے اُس شکل کے کہ زخم سر مین ہڈی تک پہنچایا جائے
اور وہ منقلہ ہوجائے یعنی اُس سے سر کی ہڈی ٹوٹ جائے اور اُن دونون مین اختلاف ہو

ضارب کا قول قبول ہوگا کیونکہ سر کا زخم جو ہڈی تک پہنچ جاوے وہ منقلہ نہین ہوتا ہے
لیکن تجربہ یہ موثر ہوتی ہے دانت کے گرجانے کو پس دونون مسئلہ مین فرق ظاہر ہے
اگر دونون مین دانت کے مقدمہ مین اختلاف ہو سال کے گزر جانے کے بعد ضارب کا
قول قبول ہوگا کیونکہ وہی اپنے فعل کے اثر سے انکار کرتا ہے اور جو قاضی نے
مہلت عطا کی تھی وہ ختم ہولی منکر کا قول قبول ہوگا اور اگر دانت نہ گرے تو ضارب پر
کچھ عائد نہ ہوگا اور ابی یوسف سے منقول ہے حکومت الم کی واجب ہوگی اور اگر دانت
نہ گرے لیکن دانت سیاہ ہوجاے خطائی شکل مین عاقلہ پہ ارش واجب ہوگی اور عمدی
شکل مین ارش ضارب کے مال مین واجب ہوگی اور قصاص واجب نہ ہوگا کیونکہ ہمکو
کو ممکن نہین ہے کہ دوسرے کو ضرب پہنچاے جس سے دانت سیاہ ہوجاے۔

کتاب الوصایا

جزئیہ ۵۴۷ - اگر زید عمرو کے لیے شی مقررہ کی وصیت کرے وارث کہے
یہ شی میری ہے ابو القاسم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین وارث کا قول نسبت شی مخصوص
قبول ہوگا درصورتیکہ وہ شی معروف نہ ہو اور موصی لہ کو بینہ قائم کرنا پڑیگا۔
جزئیہ ۵۴۸ - فقیہ ابو اللیث رحمۃ اللہ علیہ کتاب مریض مین لکھتے ہین اگر مریض
بیان کرے کہ بکر کا مجھپر حق ہے ورثا اسکی تصدیق کرین ثلث مال کی نسبت تصدیق
کیے جاوینگے۔ محمود مرجاے اور اولاد صغار اپنی چھوڑے قاضی اسکا وصی مقرر کرے
اسکے بعد حامد دعوی کرے میت پر امانت کا اور زوجہ دعوی کرے مہر کا ابو القاسم
فرماتے ہین وصی کو جائز نہین کہ دین اور امانت مین سے کچھ ادا کرے تا وقتیکہ
یہ بینہ سے ثابت نہ کیا جاے لیکن اگر عورت دعوی کرے مہر مثلی کا تو مہر مثلی عورت کو
دلایا جائیگا درصورتیکہ اسکا نکاح ظاہر و معروف ہو اور جو مہر عادۃً معجل ہوتا ہے

وہ نہ دلایا جائیگا اور مہر معجل سے جتنا زیادہ ہے اُسمین زوجہ کا قول قبول ہوگا۔ ابواللیث
فرماتے ہین اگر عورت نے بعد وطی دعوی کیا ہو تو اُسے مہر معجل نہ دلایا جائیگا کیونکہ ظاہر ہے
کہ عورت شوہر کو اپنے ساتھ وطی نہین کرنے دیتی تا وقتیکہ مہر وصول نہ کرلے۔

جزئیہ ۹۴۵ - لڑکا بالغ ہوکر اپنا مال وصی سے طلب کرے وصی بیان کرے کہ مال
میرے پاس سے ضائع ہوگیا وصی کا قول قبول ہوگا کیونکہ وہ امین ہے اور اگر وصی
کہے مین نے تیرا مال تجھ پر صرف کیا تصدیق کیا جائیگا لڑکے کے نفقہ مثلی پر۔ اور وصی کا
قول جو ظاہر کی تکذیب کرتا ہے اُن مین قبول نہ ہوگا اگر دونون مدت مین اختلاف کرین
وصی بیان کرے کہ تیرا باپ دس سال ہوے مرگیا یتیم کہتا ہو میرا باپ پانچ سال ہوے
مرگیا لڑکے کا قول قبول ہوگا۔ مشائخ نے اسمین اختلاف کیا ہے شمس الائمہ سرخسی رحمۃ اللہ
لکھتے ہین کہ وہ قول امام محمد کا ہے لیکن مطابق قول ابی یوسف رح کے وصی کا قول قبول ہوگا
اور یہہ چار مسئلہ ہین۔ اول جو مذکور ہوا۔ دوسرے یہہ کہ وصی دعوی کرے کہ میت نے
غلام چھوڑے مین نے اُن پر فلان زمانہ تک اسقدر نفقہ صرف کیا پھر وہ غلام مرگئے
اور ابن اسکی تکذیب کرے محمد و حسن بن زیاد رحمہما اللہ نے کہا کہ قول وصی کا قبول ہوگا
تیسرے یہہ کہ وصی دعوی کرے کہ یتیم کا غلام فرار ہوگیا تھا اور غلام مذکور کو عمرو لایا مین نے
اسکو چالیس درہم انعام دیے اور ابن انکار کرے وصی کا قول بربنا۔ قول ابی یوسف
قبول ہوگا اور مطابق قول امام محمد اور حسن بن زیاد رح کے قول ابن کا قبول ہوگا مگر درصورتیکہ
وصی دعوی پر ثبوت پیش کرے فقہا کا اسپر اتفاق ہے اگر وصی بیان کرے کہ مین نے
زید کو اجرت سے لیا تا غلام لے آئے اُسکا قول قبول ہوگا۔ چوتھے یہہ کہ وصی بیان کرے
کہ مین نے تیرے باپ کے انتقال کے بعد ہزار درہم سالانہ تیری زمین کا دس سال تک
ادا کیا۔ یتیم بیان کرے کہ میرا باپ پانچ سال ہوے مرگیا بربنا۔ قول امام محمد ابن کا
قول قبول ہوگا کیونکہ وصی دعوی کرتا ہے تاریخ سابقہ کا اور ابن انکار کرتا ہے اور

اور مطابق قول ابی یوسف کے وصی کا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۵۵۰- وصی اپنے مال سے کپڑا خرید کرے صغیر کے لیے یا جو شئی لڑکے کے استعمال کرنے مین وصی تبرع کرنے والا قرار نہ پائیگا اور اگر وصی اپنے مال سے میت کو کفن دے اُسمین اُسکا قول قبول ہوگا۔ **فتاوی غانم**۔

جزئیہ ۵۵۱- اگر وصی اقرار کرے نفقہ کا یتیم یا منتظم وقف پر اور مال یا باغ اور وقف اُسکے قبضہ مین ہو یا مثل اسکے دوسرا امین جسکے قبضہ مین یتیم کا مال ہو اُسکا قول بلا یمین قبول ہوگا درصورتیکہ وہ ثقہ ہو کیونکہ علت یہ ہے آدمی وصیت قبول کرنے سے پرہیز کرینگے اگر اجورہ پر دے واقف یا منتظم وقف یا وصی وقف یا قاضی یا اُسکا امین اسکے بعد کہے کہ مین نے غلہ کا قبضہ کیا وہ ضایع ہوگیا یا اُسے مین نے موقوف علیہم پر تقسیم کر دیا اور وہ انکار کرین قول اُسکا مع الیمین قبول ہوگا۔ نقلہ صاحب الحدیقہ الندیہ۔ قاضی کو مناسب ہے کہ امینون سے حساب لے یتیمون کے مال کا جو اُنکے قبضہ مین ہو تاکہ خائن معلوم ہوجاے اور اُسے تبدیل کرے اسیطرح منتظمین وقف اوقاف پر اور اُنکے قول نسبت اُن غلون کے مقدار مین جو اُنکے قبضہ مین آے ہون قبول ہونگے وصی اور منتظم وقف اس حکم مین برابر ہین اور قاعدہ کلیہ ہے کہ قول قابض کا مقدار مقبوضہ مین قبول ہوتا ہے۔

جزئیہ ۵۵۲- وصی یا منتظم وقف دعوی کرے کہ مین نے اپنا مال صرف کیا اور اُسکو مال وقف اور یتیم سے واپس لینا چاہے اُسے یہہ حق نہین ہے یا اپنے دین کا دعوی یتیم یا وقف پر کرے یہہ دعوی صحیح نہ ہوگا یہہ حکم اُس شکل مین ہے کہ اُس نے اپنے مال سے صرف کیا ہو شخص اجنبی صرف کرے بعض ورثا پر اور بیان کرے کہ مین نے وصی میت کے حکم سے صرف کیا اور اسکا وصی بھی اقرار کرے یہہ علم نہین ہوتا ہے مگر وصی کے قول سے وصی کے صرف کرنیکے بعد اُسکا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۵۵۳ - باپ کو جائز ہے اپنے طفل کا مال لیکر صرف کرے یا اُس مال سے مضاربت
کرے یا کسی کے پاس رکھائے اور وکیل کرے اُسکی خرید و فروخت اور اجارہ پر دینے
کے لیے یا مال امانت رکھاتے اور مال اُسکے دین اور اپنے دین میں رہن رکھے پس اگر
مال ہلاک ہو جائے تو باپ پر ضمان عائد ہوگا بقدر اپنے دین کے اور لائق ہے کہ ان
امور پر گواہ بنالے اگر گواہ نہ بنائے تو اُسکی تصدیق کیجائیگی دیانۃً اسی طرح اگر اپنا مال
طفل کے مال میں شریک کرے اور اُسکا مال طفل کے مال سے کم ہو اگر اُس نے
اُسپر گواہ بنایا ہے تو نفع کی جس طرح شرط کی ہے اُسکے موجب لیگا ورنہ باپ کی
تصدیق کی جائیگی از روے دیانت کے نہ قضاءً ۔

جزئیہ ۵۵۴ - وارث دعوی کرے کہ وصی نے غبن سے ترکہ فروخت کیا اور وصی دعوی
کرے کہ بیع اُسکے مقدار سے ہوئی وصی کا قول قبول ہوگا کیونکہ وہ اصل پر استدلال کرتا
فی دعوی الوجیز نقلہ عبد الغنی فی مجموعہ ۔ کذا فی دعوی خزانۃ الاکمل من الاشباہ والنظائر ۔
وصی کا قول قبول ہوگا اُس شیٔ میں جو اُسنے صرف کی ہے مگر تین شکلوں میں ایک یہ
متفق علیہ ہے وہ یہ ہے کہ قاضی یتیم کے ذی رحم محرم کا نفقہ اُسکے ذمہ لازم کردے
پھر دعوی کرے پہنچا دینے کا ۔ کذا فی شرح الملتقی ۔ اس حکم کی دلیل یہ ہے کہ یتیم کے حوائج
میں سے وہ نہین ہے اور وصی کا قول قبول ہوتا ہے اُس میں جو یتیم کے حوائج میں
ہو انتہی پس لائق ہے کہ یتیم کی زوجہ کے نفقہ کا بھی حکم ایسا ہی ہو ۔ کیونکہ وہ بھی
یتیم کے حوائج میں سے ہے دو شکلوں میں اختلاف ہے ۔ حاصل یہ ہے کہ وصی کا
قول قبول ہوتا ہے مگر چند مسائل میں ۔ اول یہ ہے کہ وصی دعوی کرے میت کے
دین ادا کرنے کا ۔ ثانی دعوے کرے کہ یتیم نے دوسرے شخص کا مال ہلاک کر دیا
میں نے اُسکا تاوان ادا کیا ۔ تیسرے یہ کہ جو غلام مفرور کو لایا تھا اُسے انعام دیا
بغیر اجازت کے چوتھے یہ کہ میں نے یتیم کی زمین کا خراج اُس زمانہ کا جب وہ

زراعت کی صلاحیت نہین رکھتے تھے ادا کر دیا پانچوین یہہ کہ وصی دعوی کرے یتیم کے محرم پہ صرف کرنے کا۔ چھٹے یہہ وصی دعوی کرے کہ مین نے یتیم کو تجارت کرنے کی اجازت دی اور اُسنے قرض لیا اور وہ مین نے ادا کر دیا۔ ساتوین یہہ کہ یتیم پہ دعوی کرے کہ مین نے اپنے مال سے اُسکے حوائج ضروری کا سرانجام دیا درصورتیکہ اُسکا مال میرے قبضہ مین نہ تھا اور اُسے واپس لینا چاہے۔ آٹھوین یہہ کہ مین نے تجارت کی اور اُسمین نفع حاصل ہوا وصی دعوی کرے کہ مین مضارب تھا۔ نوین وصی دعوی کرے میت کی دین ادا کر دینے کا اپنے مال مین سے بعد فروخت کرنے ترکہ اور اُسکے ثمن وصول پانے کے قبل ثمن کے قبضہ کرنے کے۔ دسوین یہہ کہ مین نے یتیم کا نکاح ایک عورت سے کر دیا جسکا مہر اپنے مال مین سے ادا کر دیا اور عورت مر گئی یہہ کل شکلین فتاوی عتابی کے باب وصیت مین بیان ہوئے ہین اور اُسنے ایک ضابطہ بیان کیا ہے وہ یہہ ہے کہ جس شئے پہ وصی مسلط ہو اُس مین وصی کے قول کی تصدیق کیجائیگی اور جس پہ مسلط نہ ہو اُسمین وصی کے قول کی تصدیق نہ کیجائیگی۔ من الاشباہ والنظائر **فی الوصایا**

کتاب الخنثیٰ

جزئیہ ۵۵۵ خنثیٰ کہے مین مرد ہون یا عورت اُسکا قول قبول نہ ہوگا اگر وہ مشکل ہو کیونکہ وہ دعوی کرتا ہے مخالف قضیہ دلیل کا اور اگر مشکل نہ ہو تو مناسب ہے کہ اُسکا قول قبول کیا جائے کیونکہ یہ نسبت دوسرے شخص کے اپنی حالت کا زیادہ عالم ہے۔ ہدایہ۔

کتاب الفرایض

جزئیہ ۵۵۶۔ زید مرجائے اور ہزار درہم دوسرے شخص کے قبضہ مین

چھوڑے قابض بیان کرے میرا باپ مرگیا اور وہ تیرا باپ تھا اور اُسنے یہہ ہزار درہم چھوڑے مقرلہ بیان کرے وہ میرا باپ تھا نہ تیرا باپ کے مال سے دونون نصفا نصف مستحق ہونگے کیونکہ اقرار نہین ثابت ہوتا ہے مگر مقر کے اقرار سے اور اُسنے اقرار نہین کیا مگر نصف کا اسیطرح سے جسکے قبضہ مین مال ہو اور وہ دعوی کرے کہ مین اُسکا مستحق ہون متوفی کے نسب کی بنا پر۔ اور اگر قابض اقرار کرے دوسرے وارث کیلیے جو معروف نہو مقرلہ اُسکی تکذیب کرے پس مقر کا قول قبول ہوگا اور اگر قابض زوجیت کا دعوی کرے اور دوسرے وارث کے لیے اقرار کرے مقرلہ زوجیت کا انکار کرے قابض کسی شی کی پانے کا مستحق نہوگا تا وقتیکہ ثبوت پیش نکرے فرق یہہ ہے کہ قرابت سبب اصلی ہے استحقاق کے لیے اور زوجیت سبب عارض پس جس شکل مین وہ سبب کا اقرار کرے اور اپنی ذات کے لیے حق عارض کا دعوی کرے مقر کے قول کی تصدیق نہوگی تا وقتیکہ ثبوت پیش نکرے لیکن نسب مین وہ دونون برابر ہین جامع الفصولین۔

جزئیہ ۵۵۷۔ ایک شخص مرجائے اُسکی زوجہ بیان کرے کہ متوفی نے مجھے مرض مین بائنہ کر دیا اور مین عدت مین بیٹھی ہون اُسکے ارث پانے کی مستحق ہون ورثا بیان کرین تجھے متوفی نے صحت مین بائنہ کر دیا زوجہ کا قول قبول ہوگا مگر درصورتیکہ ورثا ثبوت پیش کرین کہ اُسنے صحت مین بائنہ کر دیا یہہ خلاف ہے اُس شکل کے کہ اگر زوجہ بیان کرے کہ مین ایمان لائی اپنے شوہر کی وفات کے قبل ورثا کہین بعد وفات کے ورثا کا قول قبول ہوگا۔ اگر ورثا بیان کرین متوفی نے زوجہ کو اپنے مرض مین بائنہ کر دیا زوجہ کہے کہ میری عدت نہین گزری عورت کے قول کی تصدیق مع الیمین کیجائیگی اگرچہ مدت طول پکڑ جائے پس اگر عورت نکول کرے تو وارث نہوگی۔ جامع الفصولین

جزئیہ ۵۵۸۔ اور اگر اقرار کرے لڑکا متوفی کے پوتے کا اور پوتا اُسکے قول کی تصدیق کرے اور کہے کہ یہہ میت کا لڑکا نہین ہے مقر کا قول قبول ہوگا اور

مال ان دونون مین نصفا نصف قرار پائیگا استحسانًا اور مطابق قیاس مقرلہ کا قول قبول ہوگا
اور کل مال اسکو ملیگا تا وقتیکہ دوسرا شخص نسب پر بینہ نہ قائم کرے اسی طرح اگر متوفی کی دختر
کیلیے اقرار کرے اور وہ اسکے قول کی تصدیق کرے لیکن انکار کرے کہ یہہ متوفی کا لڑکا
نہین ہے استحسانًا مقر کا قول قبول ہوگا اور اگر عورت اقرار کرے شوہر متوفی کے بھائی کا
اور بھائی اسکی تصدیق کرے اور انکار کرے کہ عورت متوفی کی زوجہ نہین ہے مقر کا قول
قبول ہوگا امام اعظم و امام محمد رحمہما اللہ کے نزدیک - اور عورت کو چاہیے کہ اپنی زوجیت
کو گواہون سے ثابت کرے اور امام ابی یوسف کے نزدیک زوجہ کا قول قبول ہوگا اور
مال درمیان ان دونون کے بقدر میراث تقسیم ہوگا اور اگر عورت کا شوہر زوجہ کے
بھائی کا اقرار کرے اور بھائی شوہر کے قول کی تصدیق کرے لیکن انکار کرے کہ وہ
زوجہ کا شوہر نہین ہے اس شکل مین بھی وہی اختلاف ہے اگر میت دو بیٹے معروف چھوڑے
ایک ان مین سے تیسرے بیٹے کے بھائی ہونیکا اقرار کرے پس اگر دوسرا بھائی معروف اسکی تصدیق کرے
تو وہ سب شریک ہونگے میراث مین جیسا کہ ہمنے بیان کیا اور اگر بھائی
معروف اسکی تکذیب کرے پس مال دونون بھائی معروف مین
پہلے نصفا نصف تقسیم کیا جائیگا اور بھائی منکر کو نصف دیا جائیگا اور دوسرا نصف
درمیان بھائی مقر اور مقرلہ کے نصفا نصف تقسیم کیا جائیگا نزدیک عامہ علما کے اور نزدیک
ابن ابی لیلی کے نصف مال کے تین ثلث کرکے تقسیم کرینگے دو ثلث مقر کو اور ایک ثلث
مقرلہ کو - اگر ایک شخص مرجاوے اور ہزار روپے دوسرے شخص کے قبضہ مین چھوڑے
اور قابض کہے کہ مین متوفی کا عینی بھائی ہون اور تو بھی عینی بھائی ہے اور مقرلہ مقر کی
بھائی ہونیسے انکار کرے مقر کا قول استحسانًا قبول ہوگا - بدائع -

فصل فی القضا بالمواریث

جزئیہ ۵۵۹۔ نصرانی مرجاے اور اُسکی زوجہ مسلمہ بیان کرے کہ مین ایمان لائی بعد اُسکے مرجانے کے ورثا کہین تو ایمان لائی قبل مرنے کے ورثا کا قول ہوگا زفر علیہ الرحمۃ فرماتے ہین کہ زوجہ کا قول قبول ہوگا کیونکہ اسلام حادث ہے اوسکو منسوب کرینگی قریب زمانہ کی طرف۔ ہماری دلیل یہہ ہے کہ فی الحال سبب حرمان ثابت ہے، تو بنا حکم حالیہ زمانہ ماضیہ بھی ثابت ہوجائیگا۔

جزئیہ ۵۶۰۔ مسلم مرجاے اُسکی زوجہ نصرانیہ ایمان لاکر اُسکی موت کے بعد آوے اور بیان کرے کہ مین ایمان لائی قبل اُسکی وفات کے اور ورثا اسکے عکس کا دعوی کرین ورثا کا قول قبول ہوگا۔ ہدایہ فی القضا۔ ایک شخص مرجاے اور دو لڑکے چھوڑے ایک مسلم دوسرا نصرانی۔ مسلم بیان کرے کہ متوفی قبل اپنی وفات کے ایمان لایا اور مین اُسکا وارث ہون نصرانی کہے وہ ایمان نہین لایا اور مین اُسکا وارث ہون نصرانی کا قول قبول ہوگا لیکن متوفی پر نماز پڑھائی جائیگی مسلم کے اس بیان سے میرا باپ ایمان لایا۔ حدیقہ نقلا عن الخانیہ۔

جزئیہ ۵۶۱۔ عورت دعوی کرے مجھے شوہر نے بائنہ کر دیا اپنے مرض مین اور وہ مفرور ہوگیا مین وارث ہون ورثا بیان کرین اسنے حالت صحت مین بائنہ کر دیا تو وارث نہین ہے زوجہ کا قول قبول ہوگا اور وہ وارث ہوگی اگر وہ مرجاے اور زوجہ بیان کرے کہ مین ایمان لائی بعد اُسکے انتقال کے ورثا کہین تو ایمان لائی انتقال کے پہلے ورثا کا قول قبول ہوگا۔ زیلعی۔

کتاب المداینات

جزئیہ ۵۶۲۔ اگر طالب بیان کرے کہ وہ مالدار ہے اور قرضہ ادا کرسکتا ہے اور مدیون کہے کہ مین مفلس ہون فقہا اس مسئلہ مین کلام فرماتے ہین بعض لکھتے ہین مدیون کا قول کہ مین مفلس ہون قبول ہوگا بعض لکھتے ہین اگر

اگر دین اس شی کا بدل ہو جو مال ہے مثل قرض اور ثمن بیع کے مدعی مالدار کا قول قبول
ہوگا اور یہی روایت کی گئی ہے ابی حنیفہ سے اور اسی پر فتوی ہے اور اگر دین اُسکا بدل
نہو تو مدیون کا قول قبول ہوگا بعض کہتے ہین کہ حکم کیا جائیگا مسئلہ مذکورہ مین اگر مدیون نے فقیرونکا
لباس پہنے ہو اُسکا قول قبول ہوگا اور اگر وہ مالدارون کا لباس پہنے ہو تو مدعی کا
قول قبول ہوگا کیونکہ وہی مالداری کی علامت ہے مگر حلوبہ اور فقہا کے شیخ الامام شمس الائمہ
ابو محمد عبدالعزیز بن احمد حلوانی نے قول مذکور کو فقیہ ابی جعفر ہندوانی کی جانب منسوب
کیا ہے اسی بنا پر اگر مدیون فقرا کا لباس پہنے ہوئے ہو اور دعوی کرے کہ مین فقیر
نہین ہون یا مالدارون کا لباس پہنے ہوئے عدالت مین حاضر ہو تبکے قبل قاضی اُس
سے بینہ طلب کریگا اگر بینہ اپنے دعوی پر قائم کرے تو قاضی قبول کریگا اور دونو تبکہ
اُسکے پاس ثبوت نہو تو مدیون کا قول قبول ہوگا کیونکہ ظاہر اُسکا شاہد ہے زوجہ
مالدارونکا نفقہ طلب کرے اور شوہر مفلسی کا دعوی کرے شوہر کا قول قبول ہوگا بعض
فقہا فرماتے ہین کہ جس عقد سے بدل مال واجب ہوتا ہے اُسمین مدیون کا قول کہ مین مفلس
ہون مقبول ہے اور اگر مدیون کا مالدار ہونا پہلے سے معلوم ہو یا اُس دین کے واجب
ہونے سے جو مطلوب سے کہ مال کا بدل ہے اور مطلوب دعوی کرے امر حادث کا او
وہ مال کا ہلاک ہوجانا ہے قول اُس شخص کا جو استدلال کرتا ہے اصل پر قبول ہوگا
جزئیہ ۳۰۵ - اگر طالب بیان کرے کہ مفلس مرگیا اور دین تجھ پر ہو وارثا یا کفیل
سے کہ وہ مالدار مرگیا اور اگر یہی حال الیہ مرجائے طالب کا قول قبول ہوگا روایت کی گئی
ابی حنیفہ سے نوادر مین کہ طالب کا قول قبول ہوگا مگر دعوی مفلسی مین اور اسی وجہ
مطالبہ مقبول ہونے تک نہ کیا جائیگا اور اگر مدیون دعوی کرے اُنھین دیون مین تنگ
طالب انکار کرے طالب کا قول قبول ہوگا یہہ دلیل ظاہر الروایت کے مطابق ہے
کیونکہ مطلوب استدلال کرتا ہے اصل پر اور وہی افلاس ہے اور بنی آدم مین افلاس

اصل ہے اور رضا عارض ہے پس طالب امر عارض کا مدعی قرار پائیگا اور مطلوب استدلال
کرتا ہے اصل پر مطلوب کا قول قبول ہوگا بخلاف دعوی مدت کے کیونکہ مدت نہین ثابت ہوتی
مگر شرط سے اور شرط عارض ہے پس مدعی مدت امر عارض کا مدعی قرار پائیگا اور دعوی مفلسی
اگرچہ بمعنی دعوی مدت کے ہے مگر وہ ثابت ہوتی ہے بغیر شرط کے پس وہ بمنزلہ دعوی بیت
قرار پائیگی اور اگر حق کفیل کا بغیر شرط ثابت ہوجائے تو قول مدعی مدت کا قبول ہوگا اسیطرح
عبارت محیط کی ہے۔

جزئیہ ۵۶۴۔ اگر مدیون بیان کرے جو مجھ پر لازم ہوا ہے بغیر عقد اور بلا بدل مال ہے
قاضی دریافت کریگا کہ وہ کس سبب سے تجھ پر لازم ہوا ہے اگر وہ جواب دے بدل خلع
یا مال غصب یا نفقہ زوجہ یا اقارب کا ہے یا دیت جنایت یا عوض ہے صلح قتل عمد کا یا مہر ہے
کہ جسکا بعض معجل مقرر ہوا تھا دخول کرنے کے قبل اگر مدیون کی دائن تصدیق کرے تو
مدیون کا قول مع الیمین قبول ہوگا۔ فقر وعسرت مین اور اگر دائن مدیون کی تکذیب کرے
اور بیان کرے وہ ثمن ہے اسباب تجارت کا۔ صاحب قول الحسن لکھتے ہین کہ مناسب
لایق ہے کہ ان صورتون مین دائن کا قول قبول ہوا اور مدیون کو قید کرین۔ بدل الخلع کے
معنی یہہ ہین کہ جس مقدار پر زوجہ نے شوہر سے خلع لیا ہو اُسے شخص اجنبی پر اُتار دیا ہو
پس اگر شوہر دعوی کرے زوجہ پر کہ اُسنے مجھ سے خلع لیا بعوض شی جسکو اپنے ذمہ لازم
کیا یا اجنبی پر۔ اگر خلع واقع ہوا ہو شی پر جو اجنبی پر اُتار اگیا ہو عورت اور اجنبی اسکا
اقرار کرے لیکن عورت بیان کرے کہ مین فقیر یا مفلسہ ہون اور اجنبی بھی ایسا ہی بیان
کرے شوہر بیان کرے کہ وہ دونون مالدار ہین صاحب قول الحسن لکھتے ہین کہ عورت
اور اجنبی کا قول قبول نہ ہوگا (نفقۃ الزوجات والاقارب) کے معنی یہہ ہین زوجہ کو نفقہ
شوہر نے ایک زمانہ تک نہ دیا ہو اور زوجہ نفقہ کا دعوی عدالت مین پیش حاکم کرے
اور حاکم نفقہ کا فیصلہ صادر کرے زوجہ بیان کرے کہ شوہر مالدار ہے اور شوہر کہے

کہ مین مفلس ہون شوہر کا قول قبول ہوگا اور یہی حکم نفقہ اقارب مین بھی ہے (ارش الجنایتہ)
کے معنی یہہ ہین اگر جنایتہ کی وجہہ سے مال واجب ہوا ہوا ور جسکا قصور کیا ہے وہ دعوے
کرے جنایت کرنے والے پر اور وہ جنایتہ کی تصدیق کرے یا اُسپر ثبوت پیش کیا جاے
جنایتہ کرنے والا کہے کہ مین مفلس ہون مجنی علیہ بیان کرے کہ وہ مالدار ہے جنایتہ
کرنے والے کا قول قبول ہوگا (صلح عن دم عمد) اسکے معنی یہہ ہین اگر ایک شخص دوسرے کو
عمداً قتل کرے اور اُسکے وارث سے بمقابلہ مال صلح کرے اور قاتل دعوی کرے
کہ مین فقیر ہون اس شکل مین قاتل کا قول قبول ہوگا کیونکہ وہ مال کا بدل نہین ہے
(مہر المعجل) اسکے معنی یہہ ہین کہ زید نکاح کرے عورت کے ساتھ بمقابلہ ہزار درہم
اور نہ بیان کرے اُس مین کسیقدر مہر موجل ہے جس شہر مین وہ عورت رہتی ہے
اُسکا رواج دیکھین گے آیا یہہ رسم ہے کہ زوجہ سے دخول کرنے کے قبل کل ہزار
درہم ادا کیے جاتے ہین تو زوجہ مجاز ہے کہ شوہر کو اپنے ساتھ وطی نہ کرنے دے
تاوقتیکہ کل ہزار درہم مہر کے وصول نہ کرلے زوجہ کا قول اُسکی مقدار مین قبول ہوگا
اور شوہر کا یہہ قول کہ مین مفلس ہون قبول نہ ہوگا اگر اُس شہر کا یہہ رواج ہو کہ مہر مین سے
تھوڑا قبل دخول کے ادا کرتے ہین مثل ہماری شہر کے اور عورت اُسکی نالش حاکم کے
روبرو کرے شوہر بیان کرے کہ مین مفلس ونادار ہون اسکا قول قبول نہ ہوگا اور
عورت کا قول قبول ہوگا اور اگر مہر معجل ادا کر دے مِن بعد اُسکے ساتھ دخول کرے
عورت بقیہ مہر طلب کرے شوہر کہے کہ مین فقیر ہون زوجہ کہے تو مالدار ہے اس
شکل مین شوہر کا قول قبول ہوگا - اور اگر مہر موجل ہوا ور عورت مہر طلب کرے شوہر
کہے کہ مین فقیر ہون اسکا قول قبول کیا جائیگا حاصل یہہ ہے تاجیل کی دو قسمین
ہین ایک تاجیل بطریق العرف ہے کہ شوہر عورت کے ساتھ بمقابلہ ہزار درہم نکاح کرے
جسمین سے پانچسو ادا کرنیکی شرط ہو قبل دخول کی اور باقی مابعد اس شکل مین اگر شوہر عورتکو پانچسو درہم قبل دخول کے ادا کرنا چاہیے تھے ادا کر دے اور

اور اسکے ساتھ دخول کرے اور زوجہ شوہر سے دوسرے پانچسو طلب کرے شوہر کہے
کہ میں فقیر ہوں اسکا قول قبول ہوگا۔ دوسرے تاجیل الطریق التنصیص ہے مثلاً مرد عورت کے
ساتھ ہزار درہم پر نکاح کرے منجملہ اسکے پانچ سو درہم فی الحال ادا کرنے کا وعدہ کرے
اور پانچ سو ایک سال تک شوہر پانچ سو درہم قبل دخول کے زوجہ کو ادا کرے اور اسکے بعد
اسکے ساتھ دخول کرے زوجہ ان پانچسو کے دوسرے پانچسو کا شوہر پر دعوی کرے
شوہر کا قول قبول ہوگا۔ تاجیل عرفی اور تاجیل نصی میں جو فرق نہیں ہے پس اگر کل مہر
ادا کرنا فی العقد قرار پایا ہو اور اسکے بعد زوجہ کے تمکین سے انکار کرنے کی شرط ٹھہری ہو
کیا تا ہو اور کل مہر کا تعجیل سکے قرار پایا گیا تو زوجہ کا قول شوہر کے مال ادا ہونے میں قبول ہوگا
یا نہیں مناسب ہے کہ عورتوں کی عادت پر نظر کی جائے اور یہ دیکھا جائے کہ اس عورت کا مہر
معجل رواج میں کسقدر ہوتا ہے اور جو رواج سے ثابت ہوگا اس میں زوجہ کا قول قبول
ہوگا اور اسکے خلاف میں شوہر کا قول قبول ہوگا۔ فقط۔

بقلم عجز رقم حقیر سید علی رضا بمقام لکھنو باتمام رسید شوال [illegible]

تقریظ ریختۂ کلک عنبرین سلک فاضل کامل زبدۃ الاقران والاماثل
بحر الزاخر سحاب الماطر استاذ اساتذۃ الدہر عماد دہیا بقیۃ العصر مولانا العلام
والحبر القمقام ثانی اعشی و حبیبۂ ثالث باقر نصیر لعرب زمان قحطان دوران
جامع علوم شریعت و طریقت مولانا الحاج سید شاہ محمد عبدالحق صاحب مدظلہ العالی
المخاطب بشمس العلماء۔

تبارک الذی احیی العلما بعلوم الدین و انار قلوبهم من سرورا و جعلها لهم لحصول النجاة فی الدنیا
والنجاة فی الآخرة سببا و وهبهم ببرکتها جلالة و عزا و شرفا و مهابة و سمتا و مجدا و ادبا - و وفقهم
بکمال کرمه فتقاموا فی خدمتها من اشاعتها و تدوینها علی رغم انف اول العصبات رغبا و صلی الله
وسلم و بارک علی من اختاره من الخلق و ارسله بالهدی و دین الحق و جعل آله و اصحابه و علماء امته
بدورا و جعل جزاهم یوم القیامة جزاء موفورا و رفعهم فی الدارین و اصطفاهم و اجتبی - اما بعد
فقد اجلت نظری و سرحت طرفی اجمالا فی اکثر ابواب هذا الکتاب الذی یروق الخاطر و یسر الناظر
فوجدته کتابا جامعا لاکثر المسائل الفقهیة المفتقرة الیها فی نظم الدنیا و الدین و رایته سفرا اودع
فیه الشهی فی مطاوی الکتب الکبار للطالبین الذی صار لهم الدین الحنفی مذهبا - لا غرو فان
سیل الفیض العلم سیقطع و ابداع العلوم الفقهیه و اختراع الفنون الکلمیة الربانیة من القوی
الروحانیة لم یمتنع کیف و مؤلفه اوحد الکملاء و مقدام الاذکیاء ابو یوسف العصر و یحیی بن حسن الدهر
و زفر الزمان و ابو اللیث الاوان الفقیه الاجل زبدة علماء حضره فرنگی محل ذو المفاخر و المجد
الشیخ محمد عبده الله تزید توفیقا و جعل الصواب رفیقا و سدد احواله و اسعد ماله و صین عن شرور
سنوانی الدین و دامت حیاته دهرا طویلا لنفع المسلمین ختم الله لنا و له الحسنی و جعل آخرتنا و آخرته

امن الا ولی آمین یارب العالمین وصلی اللہ علی خاتم الرسل و الانبیاء و آلہ النجبا و اصحابہ الکملا

تقریظ

رشحۂ خامہ اعجاز ہنگامہ فیض مشکل فرہنگ جسم الفاضل الفائق النحریر ایقا
محیط اسرار کونی والہی دانا ئے اسرار سپیدی و سیاہی مرکز دائرہ کمال محیط
مرکز اجلال توقیع طراز جلالت طغرا نگار ایالت مولائی و مکرمی جناب
مولانا مولوی میر افضل حسین صاحب رکن مجلس عالیہ عدالت ممالک محروسہ
سرکار نظام الملک آصفجاہ خلد اللہ ملکہ و دولتہ و افاض علی العالمین برہ و احسانہ

یہہ ترجمہ رسالہ قول الحسن کا ہے اول تو رسالہ اسم باسمی ہے ثانیا مترجم نے جو ایک جدید
فقیہہ ہین الحاقات ضروری سے اُسکا حُسن دوبالا کردیا ہے حکام اور وکلا و جمیع طلبہ علم فقہ
کے لیے اُن ترجمون سے مفید تر ہے جو اسوقت تک اُردو زبان مین ہوے ۔

تقریظ

نگاشتہ کلک اعجاز سلک فاضل متبحر و کامل متبقر الفاضل الفاضل
والباذل الکامل صراف خزینہ معقول منقول نقاب جینہ فروع واصول
سابی کلام اخظل مقام جناب مولانا مولوی محمد سعید خانصاحب دام ظلہ مفتی
مجلس عالیہ عدالت ممالک محروسہ سرکار نظام الملک آصفجاہ دام دولتہ و ملکہ

مولوی حبیب اللہ صاحب نے بہ محنت و مشقت تام اردو مین مسائل فقہی کو جمع کرکے قول الحسن کا

ترجمہ کیا جو مفید خاص و عام ہے اللہ تعالیٰ انکو جزائے خیر دے ۔

تقریظ من نتائج طبع جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول مقبول بارگاہ رب ذو المنن مولوی محمد افضل حسن لکھنوی فرنگی محلی ادام اللہ مجدہ

حامداً و مصلیاً محمد افضل حسن لکھنوی فرنگی محلی شوقین علم فقہ کی خدمت میں عرض پرداز ہے کہ میں نے رسالہ قانون علاقہ شرعیہ کو اول سے آخر تک کئی بار دیکھا ہر مرتبہ ایک نیا حظ اٹھایا اول تو زبان برادرم مولوی حبیب اللہ سلمہ کی اچھی دوسرے تقریر کی یہ صفائی کہ ادنیٰ درجہ کا آدمی بھی جسقدر بھی نوشتہ و خواندہ آتا ہے مضمون کتاب بلا اعانت استاد سمجھ سکتا ہے تفہیم کے لیے دقت بیجا نہیں اٹھانا ہے تیسرے حسن ترتیب ایسی کہ آجتک کسی فتاوی یا رسالہ فقہ کی دیکھنے میں نہیں آئی ہے اگر برادر مذکور کو اسکا موجد کہیں تو بجا ہے - الحاقات ضروریہ جو کتب معتبرہ سے برادر عزیز نے جن جن مقام پر کئے ہیں اس سے کتاب قول الحسن کی رونق ہو گئی ہے اس کتاب کا ادنیٰ یہ وصف ہے کہ اب وکلا اور حکام سے علت وارد کرنے میں غلطی نہ ہوگی اور علت اس شخص سے لیا جائیگا جس سے درحقیقت لینا چاہیے تھا اللہ جل شانہ عزیز مترجم اور مولف کے مرتبہ بڑھائے اور عہدہ اسکے جلیلہ پہنچائے ۔

تقریظ

طراز بستہ قلم جادو رقم فرزانہ محقق آوان یگانہ فرزدق زمان بحتری المعی مقام لوذعی ثانی زفر ثالث جعفر ادیب روکش سحبان سخنور وصاف بیان جناب مولانا مولوی محمد ہاشم صاحب دہلوی مد ظلہ العالی علی رؤس الانام

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ الذی زین الاسلام بالعلم والعلماء کما زین بالاجرام المنورۃ

الارض والسماء وانزل علم الدين وفقهنا به على لسان سيدنا محمد ذي الاصطفاء والاجتباء
وذالك نعمة انعمنا ها وكذالك يهدي اليه ويجتبي اليه من يشاء صلى الله عليه وسلم وعلى آله
واصحابه ومن اقتدى بهم بخير الاقتداء الى يوم البعث والنشاء وقد رفع العلوم بيد رفع
دين فان العلم للاسلام وسم ويرفعنا بعلم كان عزا وحفظ الخصم خزيان وحسم - اما بعد
مدت دراز سے بہت علما ترجیح احد القولین مین متردد تھے کہ یہ عین کس پیا احد الفریقین
مین سے وارد ہوتی ہے اور کس کی یمین قبول ہوتی ہے - سو جناب مولوی محمد
صاحب نے اسمین سعی کی اور یہ مشکل حل فرمائی اور سب علما کو یہ نعمت عزیز کہ میسر
دی مین نے اس کتاب کو بغور دیکھا اور بہت حظ حاصل کیا فی الواقع بہت عمدہ
کتاب ہے اور ترجمہ حسب محاورہ درست اور صحیح کیا گیا ہے اور ترتیب بہت منضبط
اور طرز جدید ہے اور موجب صواب اور موجب ثواب ہے - میں اسکا بہت
شکر ادا کرتا ہون وشکر الله تعالى سعيهم ودعاهم الله تعالى سعيهم واخر دعوانا ان
الحمد لله رب العالمين وصلى الله على سيدنا محمد واله واصحابه اجمعين

تقریظ فارسی ریختہ کلک گوہرین سلک ادیب نامور فرزانہ روشن گہر
صراف خزینہ سخن گستری نقاب دفینہ خاقانی وانوری ثانی جریر وفرزدق
ثالث سحبان وعمعق حسان الہند ملک الشعرا اسان الشعرا ابو القاسم
مولوی محمد فضل رب صاحب عرشی غازیپوری شاعر حضور نظام خلد الله ملکہ

الله الله خامہ عطارد رقم فرہنگ آموز معلم اول واول ثانی آموزگار درگاہ انسے در

زرین نورد ستان منقول خامه گهر افشان فرزانه فریدون باربار ثانی نجم الدین و یحیی ثالث
ابن الهمام وقت‌ها مولانا محب الله فرنگی محلی که از کشایش لب نکیسا زمزم آفرین جان بخش
جلوه‌های خرام خامه نبوی انگیز را بر فردوس نشینان جنان افشانده که از تنگ کلاه و قبا
نفر دغستان تا [illegible] دیبار وی تماشا آفرین سپهر گشته و از مندان هر دستگاهی را ازین تنگ شکر
چقدر لب به گلشکر آلائی آمده که اگر فراوانی معنی همراه را کلاوه از پیچاپیچ دل گهر آمای کشا
نگار لب بجدائی از لب بیالودن درآید اما از بی مهری‌های بی مدار سپهر که در دشوار بها
آسمان بند و آسانی با آسمان پیوند است چه برگویم که ساغر نوا گرانباری دلیرانه کام بخشی به
سنگستان سیاه اندیشه‌های تیرگی زای جفای کسی درآمده - بریشم دلربای قانون
سازمندی را ناخن کژ کاسه باربار کرده اند - داد داد از دور دوران داد داد آنچه
در چشم کم بینان تهی مغز بستودگی پیکر در کشیده به نکوهیده سیری در شیدستان نخجیران خرد کار
بهم دمیده آهنگی نام برآورده است با این رنگارنگ اندوه تیرگی زای روان آنچه از
توسن آسمان رس اندیشه سپهر سا تم غبار را بهی تیز خیز نگاه [illegible] هر نگاهان جاده خرا [illegible]
توتیای می [illegible] آئین پیرائی با دشکیبر اندیشه و دم نافه ریز ناطقه کهن اندازه ها
نوآئین نوائی بس از دیرباز که [illegible] ی پروری و روش سخن آرائی کم نافرهی پرمیان
تا هست و بود تا [illegible] و بود دلی افشانی [illegible] افسرده اخگرهای کانون دری و پهلوی تابش گرم جا فروز
ستاره شهر و غبار سخن در برزستان سره گفتار بیندان بی آمیزه تازی بپشتیبانی راستی
اندیشگیش بر فروشتم‌ها سروشش آفرین سرود سیت ایزد نگارین نورد ریخته کلک گهربار
مولانا که از لبهای لاهوتی ستایان و چشم شناسان فرتاب ایزدی بر این نوآئین نوا
باربدی [illegible] سرودی رسید - آری هرچه در شهرستان این کارنامه طلعت و دلیعت آمد
می سزد که گوهر آگین طیلسان بر دوش آرای سومناتیان شمع در گریه و گل در خنده
آورباشد کارنامه این موبدی فرگاه افروز دانش آفرین که در جولانگاه نگاه بال آرای

چاپ شهرت نگار و ناتوان بین شکر شدنی است ایزد نگهبانی پناه چشم زخم تحریف نگار سگالش
کم سواد باد و از عرشی هرزه گرد بادیهٔ هیچ میرزی در ید برای این نگارشته لبستر گ انهماک
کاهش روان و انهماق روح از استنکاف در پرستش چالش آور فروغستان آباد باد تاریخ

وله تاریخ

صد طبله گوهر معانی | ناسفته نهار فکر سفتم

تاریخ کتاب مستطابش
سفتم بگوهر عجیب گفتم
۱۳۰۸ھ

تقریظ قلم مشکین رقم مشیر دولت علیهٔ نظامیه ندیم حضرت آصفیه شمشه

کاخ شوکت و اجلال - شهپر سپهر دولت و اقبال - کیوان رفعت
برجیس دیدار - سپهر رفعت ناهید پرستار - فرزانه یگانه سخنور معنی آفرین
در علم و فن راسخ فخر آتش و ناسخ خلاق المعانی عالیجناب نواب
داور علیخان بهادر داور جنگ داور الدوله داور الملک بهادر -

لسان الملک و مشیر و ندیم خاص الخاص حضور نظام خلد اللہ ملکہ و دولتہٗ

فاضل اجل و فقیہہ بے بدل مولوی محمد محبیب اللہ صاحب وکیل درجہ اول کے کتاب مستطاب یعنی قانون حلف جسکو مصنف نے مختلف فتاوای معتبرہ و کتب ہاے مستندہ سے مسائل حلف استنباط و التقاط کرکے دفعہ وار مدون و مرتب کیا ہے آسان کام نہ تھا - اول تو عربی زبان سے اردو محاورے مین لانا گدوسے خشک سے روغن نکالنا اور آتشکدہ سے دریا کا کام لینا تھا - دوسرا کام اُس سے زیادہ مشکل یعنی ہوا کا مٹھی مین اور دریا کا کوزے مین بند کرنا تھا نہ کسی فقیہہ نے مسائل حلف کہین ایک جگہہ کسی کتاب مین مرتب کیا تھا نہ کسی مولف نے بجز دو چار مسائل کے کل جزئیات حلف کو کسی ایک جگہہ فراہم کیا - مصنف نے کس قدر خون جگر کھایا ہوگا اور کتنی کتابون کے ورق اُلٹنے پڑے ہونگے کہ پچیس تیس جزو مین فقط مسائل حلف کو مرتب کرکے پیش نظر رکھدیا ہے انصاف بالاے طاعت حق یہہ ہے کہ مصنف روشن بیان اسی کام کے لیے دنیا مین آیا تھا کہ شریعت محمدی اور قانون الہی کو زمانہ کے خیال کے مطابق انگریزی آئین کیطرح دفعہ وار مرتب کرکے قبولیت کی میز پر رکھدے آفرید گار گیتی مصنف کو جزاے خیر دے جسنے شریعت محمدی جاری کرنے مین اپنے گران بہا وقت کو صرف کیا ہے اور مسلمانون کو توفیق عمل کہ مسائل حلف مین بغیر اس قانون کے تمسک نہ کرین - قابل قدر مصنف نے جو کام کیا ہے مین امید توی رکھتا ہون کہ گورنمنٹ نظام حرسہ اللہ الی یوم القیام اُسکی قدردانی درخور لیاقت فرمائیگی اور کسی حالتمین ایسے قابل کارآمد لوگون سے غافل نہ رہیگی -

تقریظ ریختہ کلک عنبرین سلک چشم و چراغ دودمان ایالت نوبہار

حدیقۂ ایالت ندیم دولت سلطانی مُشیر حضرت خاقانی فرخ گہر والانہاد

سعادت مجسم عقل مشکل عالیجناب نواب محمد اسمٰعیل مرزا المخاطب

به اسد یار جنگ بہادر اڈیکانگ حضور نظام دام دولتہٗ ابن

عالیجناب نواب داور الدوله داور الملک بہادر دام اقبالہٗ تلمیذ رشید

حسان الہند ملک الشعرا ساسان پنجم ابوالقاسم مولوی فضل ربنا حسب

عرشی شاعر حضور نظام

یارب اینکه می بینم و می نگرم ندانم که درین نگرستن نظارۂ کدام سخنہاے نظر فریب وگفتار دلفروز شناسا می بینم که دیده از دیدن حروف و مدرکه از نظاره معانی آن می شکیبد پاکیزگی محاوره را نازم یا گرانمایگی نہاد این گوہرین نامه برپندار استایم - ارزش سخن بپایه که سرزمین عرب را انجا کناے ہندگستان کشان آورد چنانکه تازی زبان را لبناء اردو کشید بگوییم که چسان آورد - آسمان را زمین کردن یعنی چنان را چنین کردن کار ہنرور باشد - نه حوصله هر بشر نامه نگار چون به نبردگاه قلم دست به خنجر زد کلاه خویش بر کلاه صاحبین و ابوجعفر زد - مسائل صلت را براہل روزگار چنان قدر آسان کرد که آگہی از ضبر مشتق مد آید قدردانی باید که برخیزد و دامنش از گہرہاے ثناہا پر کند - دانم و گمانم که گورنمنٹ به تربیت جوہرش خود را معطل نخواہد داشت و نگاه

و روشن است بروش را اتفاقی و سعت خواهد گماشت باشد که عاقی مروانه تمیز و کار گه
در این چنین کسی را کریم شکار کند

تقریظ ریختۂ خامۂ گوہر پاش نشاۂ خرد مصوّر فرزانہ روشن گہر روشن ضمیر
بہ دولت جوان و بہ دانش پیر صاحب حضور نظام ندیم سلطان جلیس مقام
عالیجناب محمد اشرف مرزا المخاطب بہ نواب مظفر یار جنگ بہادر نبیرۂ
عالیجناب نواب داور الدولہ داور الملک بہادر دام اقباله و
ضاعف اجلاله شاگرد رشید جناب حسان الہند ملک الشعرا استاد ششم
ابو القاسم مولوی فضل رب صاحب عرشی شاعر حضور نظام۔

مولانائے بست پیشہ بلند اندیشہ مولوی محمد حبیب اللہ صاحب وکیل درجہ اول بفراہم
آوردن مسائل ملت تبیان کارے کردہ کہ دوش ہمت خامہ آنرا برتابد و مدرکہ
فرازی پایۂ دانش را دریابد وزبک کلک گوہرین گہر ہائے ستایش ریزد حدائق نگاہ
از چہرۂ حوادث وسپہری آشوبش نگاہ دارد و دلبکاستش رساند۔

فرہنگ قانون حلف

باب الالف

امام ۔ پیشِ نماز۔

اقتدا ۔ باتباع پیش نماز نیت نماز کی باندھنا۔

اذان ۔ نماز کی بانگ اسمین اذن کا اسم مصدر ہے جیسے سلام و تسلیم

افطار ۔ روزہ کھولنا

اطلاق ۔ بالکسر روان کرنا ۔ رہا کرنا قید سے کھولنا ۔ اور کھلنا ۔

اشیاء مشتمل ۔ جو شوہر و زوجہ کے لایق ہے جیسے فرش ۔ ظروف ۔ مویشی ۔ لونڈی غلام حویلی ۔ زمین باغ

اشیاء غیر مشتمل ۔ جو اسباب شوہر و زوجہ مین سے ایک کے لایق ہو جیسے پگڑی ۔ تار کتابین ۔ گھوڑا ۔ زرہ ۔ یہ خاص استعمال مرد کے لیئے ہین ۔ اور ہنی کرتے زیور وغیرہ یہ خاص عورت کیلئے ہین ۔

احتلام ۔ خواب مین جماع کرنا ۔

انزال ۔ بکسر اول اوتارنا اور کنایہ ہے مرد یا عورت کی لذت جماع سے منی نکل جانی سے

امتداد ۔ لمبا کھینچا ہوا ۔

استثنار ۔ معتد چیز زمین سے بعض کو نکالنا اور عالمانہ طور پر اسکی تعریف اصول مین ہے

قسم طلاق وغیرہ کی ساتھہ ۔ ان شاء اللہ تعالیٰ کہنا ۔

اخرس ۔ گونگا ۔

اخبار ۔ وہ کلام ہی جسمین احتمال صدق وکذب ہو اور مترادف تحریر کا ہی ۔

استخراج ۔ باہر نکالنا ۔ کسی کو نکالنا چاہنا

استیفا ۔ تمام کرنے کی طلب ۔ ور تمام لینا

آخذ ۔ لینے والا ۔

ایمان ۔ بالفتح جمع ہے یمین کی اور یمین عبارت ہی اوس عقد سے جس سے قوت ہو جاتے ارادہ حالف لیے قسم کھانیوالیکا کسی فعل کے کرنے یا چھوڑنے پر ۔

آئسہ ۔ وہ عورت ہے جسکے حیض آنے [illegible]

اصح ۔ دو حکموں مین سے ایک کو اصح کہا تو مراد کہ دوسرا بھی صحیح ہے لیکن اجتہادی [illegible] یا بسبب نوع عمل کے ۔

آبق ۔ عبارت ہی لونڈی غلام کی چلی جاتی سے ازراہ شرارت اور سرکشی کے یہی تعریف کی ابن کمال نے ۔

اقرار ۔ اصطلاح شرع مین عبارت ہی غیر شخص کی اوس حق کی خبر کے دینے سے جو غیر ثابت اور لازم ہے ۔

اقالہ ۔ شرع مین عبارت ہے رفع بیع سے یعنی بیع کو بعد اوسکے ثبوت کے زائل کرنا اور مٹا دینا ۔

ایداع ۔ غیر شخص کو مسلط کرنا ہی اپنے مال کے لیے صریحاً تسلیط ہو یا دلالتاً ۔

امانت و ودیعہ ۔ جو شخص اپنا مال دوسرے کے قبضہ مین رکھائے ۔

امین ۔ امانت دار ۔

استعارہ ۔ عاریت لینا ۔

اجارہ ۔ کے معنی لغت مین اجرت کے ہین اور کبھی ایجار کے معنی مین استعمال کیا جاتا ہی اور فقہا کی اصطلاح مین یہ معنی کہ کسی چیز کی منفعت بعوض معین

آجر ۔ وہ شخص ہی کہ کرایہ پر کوئی چیز دے اور اسکو موجر بھی کہتے ہین ۔

اجیر ۔ وہ شخص ہے جو بذات خود اجرت پر کام کرے

اجرت ۔ مزدوری ۔

آمر ۔ حکم کرنے والا ۔

استار ۔ ساڑھے چار مثقال کا ہوتا ہی اور مثقال ساڑھے چار ماشہ کا ہوتا ہے اس حساب سے ایک استار ایک تولہ آٹھہ ماشہ کا

دوری کا ہوا۔

اجتہاد۔ اصطلاح فقہا میں عبارت ہے
استنباط کرنا مسائل شرعیہ کا مرتبہ قیاس
کلام اللہ و حدیث سے۔

ایلا۔ لغت میں کوئی قسم ہو اور شرع میں
وہ قسم جو شوہر نے زوجہ کے ترک قربت پر
چار مہینے کیواسطے کہائی ہو۔

ام ولد۔ وہ لونڈی ہے جسکے پیٹ سے
مالک کی اولاد ہوئی ہو

اکراہ۔ لغت میں عبارت ہے انسان کو
بہ تکلیف کرنے سے اوس شے پر جسکو وہ
پسند نکرتا ہو یعنی آدمی سے وہ کام
کرانا جو اوسکو برا معلوم ہو خواہ کراہت
طبع ہو یا شرعی اور شرع میں اکراہ زبردستی
کرنے والے کے ایسے فعل خواہ وہ کام نے کو
کہتے ہیں جو حرکت تامہ کل میں وہ اثر پیدا
کردے کہ جس فعل کو اول شخص اوس سے
چاہے اسکو ناچاری کرنا پڑے۔

اضحیہ۔ اصطلاح شرع میں عبارت ہے
حیوان مخصوص کے ذبح کرنے سے عبادت کی
نیت سے۔

آخذ۔ لینے والا۔

اشربہ۔ جمع ہے شراب کی اور
شراب لغت میں عبارت ہے ہر چیز رقیق
مائع سے جو پی جائے چنانچہ پانی اور
رس اور شربت اور عرق خواہ حلال ہو
یا حرام نشہ کرے یا نہ کرے اور اصطلاح
شرع میں شراب آدمی جو نشہ کرے
مست اور بیہوش کردے۔

اقوی مسائل سے کہتے ہیں کہ جب ایک
مسئلہ میں دو حکم مختلف مذکور ہوں تو
اونمیں سے جو مسئلہ اختیار کیا جائے

امالی۔ جمع املا کی ہے اور املا یہ ہے کہ
فقیہ کے گرد اوسکے تلامذہ دوات و قلم کے
ساتھ بیٹھے اور جو کچھ استاد ارشادات
وہ بولتا گیا یہ لوگ اوسکو لکھتے گئے اسطرح
متعدد مجالس میں مجموعہ ایک کتاب ہو گئی
اور اسی قسم سے ہیں متفرق تلامذہ کے
پاس جنکو نوادر کہتے ہیں جیسے
نوادر ابن سماعہ و ابن رستم یعنی ابراہیم
و نوادر ہشام وغیرہ از امام محمد و نوادر بشر عن ابو
یوسف وغیرہ پس انکو نوادر یا نوادر اسی
وجہ سے کہتے ہیں کہ متفرق روایات ہیں

ارشاد تم — حقوق پیدا ہونے کے ... مجتہد کی طبیعت
کی ایجاد ... اور اسکی تعمیت میں صرف ہوا ہو
... خواہ صحیح ولایا جاوے —
امام — سے مراد امام ابو حنیفہ ہیں اور کبھی امام اعظم
بھی کہتے ہیں —
ائمہ ثلثہ — یعنی امام مع صاحبین رحمہم اللہ
ائمہ اربعہ — سے مراد امام اعظم و امام مالک
و امام شافعی و امام محمد رحمہم اللہ تعالیٰ —
امام ثانی — و امام قاضی ابو یوسف
امام ربانی — امام محمد رح

باب الباء

بالغہ — زن نارسیدہ مرد یا کسی اور وجہ سے
بکارت زائل ہوئی ہو —
بالغ — جب لڑکے کو احتلام ہو یا عورت کو
حاملہ کرے یا وطی کرنے کے وقت اسکو
انزال ہو اور اگر ان میں سے کوئی نہ پایا جاوے
تو جب وہ پندرھواں سال تمام ہو چکے اور
لڑکی کو جب حیض آ جاوے یا احتلام ہو یا حمل
رہجاوے اور اگر ان میں سے کوئی نہ پایا جاوے
تو جب وہ پندرھواں سال تمام ہو چکے —
بینہ — حجت قویہ کو کہتے ہیں فقہا کی عرف
میں گواہوں کیلئے ہے اسلئے ایک گواہ کو
بینہ نہیں بولتے ہیں الاشباہ —
بئر معطن — وہ کنواں ہے جسکے گرد جانوروں کو
سیراب کرکے آسائش دیتے ہیں اور مراد وہاں ایک
ہی ہے —
بائع — فروخت کرنے والا —
بیوع — بیع کا لفظ مصدر ہے اسکا تثنیہ اور جمع
صحیح نہیں ہوتا ہے مصنف نے باعتبار انواع
بیع اور مبیع اور ثمن کے بیوع کا لفظ استعمال
کیا بیع عبارت ہے ایک چیز کی مبادلہ سے دوسری
چیز کے ساتھ خواہ وہ چیز مال ہو یا نہ ہو اور
شرع میں بیع عبارت ہے باہم لینے سے ایک
مرغوب چیز کو بدلے دوسری مرغوب چیز سے
بیع صحیح — یہ ہے کہ رکن بیع یعنی ایجاب و قبول
اور کل مبیع ہر ایک خلل سے سالم ہو —
بیع باطل — جسکے رکن میں خلل ہو جیسے بیع مجنون کی
بیع فاسد — اوسے کہتے ہیں اگر ایجاب قبول
میں خلل نہ پڑے لیکن اسکے ثمن میں واقع ہووے
اسطرح پر کہ ثمن شراب یا سور یا خلل ہو بیع بقدر ...
ہو اسمیں ایسی شرط ہو جو مقتضائے عقد کے مخالف ہو
بیع تولیہ — اوسے کہتے ہیں صرف —

لاگت پر فروخت کرے بلا نفع۔

بیع کاذب۔ اوسی کہتے ہین کہ مبیع کو
جسکے ثمن پر بائع و مشتری راضی ہو جائے
بدون لحاظ پہلی قیمت فروخت کرین۔

بیع سلم اصطلاح شرع مین عبارت ہے مدت کی چیز
کو بیع کرنا [illegible] مال کے ساتھہ۔

بیع صرف لغت مین بمعنی زیارت کے
ہو اور شرع مین ثمن کا فروخت کرنا
ثمن سے خواہ بیع جنس کی جنس
سے ہو مثلاً چاندی کی چاندی سے اور
سونے کی سونے سے۔

بیع الوفا۔ کی صورت یہ ہے کہ کوئی
جنس بیع کرے ہزار درہم سے مثلاً
اس شرط سے کہ جب بائع مشتری کو ثمن
پھیر دے تو مشتری اوسکو جنس بیع
پھیر دے اسکو شافعی مذہب مین رہن
معاد کہتے ہین اور مصر مین بیع الامانہ
بولتے ہین اور شام مین بیع الانحالہ
کہتے ہین۔

بیع التلجیہ۔ یہ ہے کہ عقد کو دو شخص
ظاہر کرین اور اوسکا دل مین قصد
نہ رکھین ایسے عقد کی طرف التجا واقع
ہوتی ہے دشمن کے خوف سے اور
وہ حقیقت مین بیع نہین ہے بلکہ ہزل
اور بیہودگی کے مانند ہے مغرب مین
ہے کہ تلجیہ عبارت ہے اوس امر کے کرنے کی
جسکا باطن مخالف ہے اوسکے ظاہر سے
فتاوی عالمگیری مین ہے کہ تلجیہ وہ
عقد ہے جسکو بضرورت امر ایسا ادا
کرتا ہو۔

بیع الفضولی۔ اصطلاح فقہہ مین
وہ ہے جو اپنے غیر کے حق مین تصرف کرے بدون اذن شرعی
یہ بیع مالک کی اجازت پر موقوف ہے

بیع شرط یعنی شرط بیع مین کی جاتی
اگر موافق اور مقتضائے عقد ہے یا شرط بیع
کی تاکید کرتا ہے تو بیع صحیح ہے اور
شرط بھی معتبر ہے اور جو امر بلدہ مین
متعارف اور مشہور ہے اوسکا شرط
کرنا صحیح ہے یا جس سے طرفین کا کچھ
فائدہ نہین تو بیع صحیح ہے اور شرط
لغو ہے۔

بضاعۃ۔ پونجی۔ کچھ مال جس سے تجارت کرین

بیت المال۔ اُس مکان کو کہتے ہین جسمین مال غنیمت اور مال متوفی وغیرہ وغیرہ رکہا جائے اور جسمین مسلمانون کا حق ہو۔

بضع۔ جماع کرنا کس۔ مہر عورت کا طلاق

بہائی رضاعی۔ ایک شخص دوسرے کی مان کا دودہ پئے یہ دونون آپسمین رضاعی بہائی کہلاینگے۔

باب التا

تمول۔ بہت مالدار ہونا۔

تخریج۔ باہر نکال لانا۔

تبرع۔ بخشش کرنے جو واجب و فرض نہو یعنی بنظر ثواب بخشش کرنے۔

تحلیل۔ یہ کہ عورت مطلقہ دوسرے شخص سے نکاح کرے اور وہ اس سے جماع کرنے کے بعد طلاق دیدے

تعلیق۔ ایک چیز کا دوسری چیز کے ساتھ تعلق کرنا۔

تغلیظ۔ ایک چیز کو دوسرے کی چیز پر سخت کرنا۔

توام۔ ایک بطن سے دو بچے پیدا ہون عام اس سے کہ دونون لڑکے ہون یا ایک لڑکا دوسرا لڑکی یا ایک لڑکی دوسرا لڑکا۔

تعین۔ وہ چیز ہے کہ اوس سے امتیاز اسکی غیر سے اس حیثیت کہ اوسمین غیر مشارک نہو۔

تعریف۔ عبارت ہے ذکر کرنا شے کا اسطرح کہ مستلزم ہوا وسکے پہچاننے سے دوسری شے کا پہچاننا

تفسیر دہی۔ اصل مین کشف اور اظہار ہے اور شرع مین معنی آیہ کے توضیح کرنا اور اوسکا شان نزول اور قصہ اور وہ سبب جسپر کہ وہ نازل ہوئی بیان کرنا۔

ترادف۔ اطلاق ہونا دو معنون پر ایک اوسمین سے اتحاد ہے صدق پر اور دوسرا متحد ہے مفہوم مین بحیثیت اول دونومین فرق ہی۔

تصرف۔ خرچ کرنا۔ دخل دینا۔

ترجمہ۔ ایک بات کو دوسری زبان مین بیان کرنا۔

تدبیر۔ آزادی کو معلق کرنا اپنی موت پر۔

تخصیص۔ خاص کرنا۔

تفہیم۔ یہ جو سمجھا معنی کا فہم سامع مین بواسطہ لفظ۔

تولیت۔ والی کر دینا کسی کے ذمہ کام ڈالنا۔

تحالف۔ دو شخصون کا باہم حلف کرنا۔

تحلیف۔ قسم دلانا۔

تعلیق۔ قسم یہ ہے کہ اگر ایسا ہے تو تو آزاد ہے۔

تغیر۔ وہی انتقال ایک شئے کا ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف

ترکہ۔ لغت مین وہ ہے جو شخص چھوڑ کے اور باقی رہے اور اصطلاح شرع مین ترکہ وہ ہے جسے انسان چھوڑے اور اوسمین غیر کا حق متعلق نہو۔

تعزیر۔ وہی سزا دینا ہے۔

باب الجیم

جبل۔ پہاڑ۔

جنون۔ عقل اسطرح مختل ہو کہ افعال واقوال اوس سے عقل کے مطابق صادر نہون مگر شاذ و نادر۔

جدید۔ ضد ہے قدیم کی تعریف اسکی یہ ہے کہ اوس زمانہ کے لوگون مین سے کوئی موجود نہو جسکے سامنے وہ بنایا گیا ہو۔

جوار۔ ہمسائگی۔

جماع۔ عورت سے صحبت کرنا۔

جنین۔ اوس لڑکے کو کہتے ہین جو مان کے پیٹ مین ہو۔

جنایات۔ لغت عرب مین برے کام کا کرنا ہے جنایت مصدر ہے جمع اوسکی جنایات ہے اور شرع مین جنایت اوس فعل حرام کا نام ہے جو مال یا جان مین واقع ہو۔

جنایت علی النفس۔ قتل کو کہتے ہین اور جنایت علی الاطراف کو قطع ہوتی ہین

جانی۔ جنایت کنندہ۔

باب الحاء

حج - بفتح و کسر اول لغت عرب مین عظیم الشان
شے کی طرف قصد کرنے کو کہتے ہین اور
شرع مین قصد کرنا بیت اللہ کا صفت
مخصوصہ کے ساتھ مخصوص وقت مین -
حدث - نجاست حکمیہ کا نام ہے جو صلوٰۃ
وغیرہ کو مانع ہے -
حفظ - نگاہ رکھنا -
حذف - گرا دینا -
حمل - بچے کے سبب سے پیٹ کا بوجھ
حاملہ - جو مشتمل حمل
حریت الاصل - جو شخص ابتدا سے
آزاد ہو -
حجرہ - گھر کا کونا چھوٹا گھر -
حرمت مصاہرت - جو مرد عورت
سسرال کے رشتہ سے حرام ہو جائے -
حلف - قسم -
حالف - قسم کھانے والا -
حانث - گنہگار بسبب خلاف کرنے
قسم کے -
حضانت - بفتح و کسر عبارت ہے تربیت
ولد سے -

حوالہ - لغت مین بمعنی نقل اور زوال
ہے اور اصطلاح شرع مین حوالہ عبارت
ہو دین کی نقل کرنے سے معنی محیل کے
ذمہ سے محتال علیہ کے ذمہ کیطرف -
حیطان - جمع ہے حائط کی اور حائط
کے معنی دیوار کے ہین اور حائط کی جمع
حیاط اور حوائط بھی آئی ہے -
حق المرور - راہ چلنے کا حق دوسرے کی
ملک مین -
حق الشرب - نہر مین پانی لینے کا حصہ
معین ہو -
حق المسیل - پانی اور بدرو اور
پرنالہ کے جاری ہونے کا حق جو گھر سے
باہر کو نکلے اور اولتی کا پانی جو باہر کیطرف
گرے -
حریم - گرد اگرد چشمہ و کنوان و نہر کا
ہر ایک کے ضرورت ہی شرع مین حد
مقرر ہی -
حدود - جمع ہے حد کی اور حد اصطلاح
شرع مین عبارت ہے عقوبت مقدرہ
سی جو واجب یعنی فرض ہوئی ہے بحیثیت

حق خدا افعال قبیحہ سے باز رکھنے کے لیے
تشریح عقوبت عبارت ہی اوس درد
اور تکلیف سے جس کا انسان مستحق ہوتا ہے
بسبب گناہ کے دنیا مین۔
حکومت عدل۔ یہ ہے کہ حر کو غلام
فرض کرکے یہ دیکھینگے کہ اسکی قیمت
پہلے اثر کے کسقدر تھی اور اب اثر کی وجہ سے
کسقدر رہگئی ہی مثلاً اگر پہلے قیمت ہزار
درہم تھے اور اب نوسو درہم رہگئے
تو یہی تفاوت لگیگا ہزار درہم سے
جو قیمت تھا اور سو درہم دسوان حصہ
ہے ہزار درہم کا اور دسواں حکومت
عدل ہی۔

باب الخاء

خلط۔ ملی ہوئی شے۔
خلافت۔ متقدمین مین امام محمد [illegible]
تک ہین۔
خلوت۔ تنہائی مکان کا خالی ہونا۔
خلع۔ لغت مین معنی ازالہ ہے یعنے
ایک چیز کو دوسری چیز سے زائل کرنا
اور جدا کرنا اور نکالنا جیسے کپڑے کو
بدن سے اور موزہ کو پاؤن سے اور
خلع مستغرق ہے ازالہ زوجیت مین
بضم اول و ازالہ زوجیت غیر مین بفتح اول
مستعمل ہی اور باعتبار شرع کے چنانچہ
بحر الرائق مین عبارت ہے ازالہ ملک
نکاح سے۔
خمر۔ شراب۔
خنزیر۔ سور۔
خوف۔ ڈر۔
خیانت۔ امانت مین چوری کرنا۔
خیار شرط۔ یہ ہے کہ ہر شخص عاقدان سے
کہ وہ بائع ہو یا مشتری دستے جانتے ہے
کہ کئی دن تک مدت کا اختیار ہے
کہ اتنے مین بیع قایم رکھینگے یا فسخ کر دینگے
خیار وصف۔ اسکو کہتے ہین کہ مال
مین ایسا وصف مرغوب بیان کیا جائے
کہ جس سے خریدنے کی ترغیب
پیدا ہو پھر مبیع مین وہ وصف نہ پایا
جاوے تو مشتری کو اختیار ہے
کہ بیع کو فسخ کر ڈالے۔

خیار تعیین - اسکو کہتے ہین کہ اگر سب اشیا کی قیمت علیحدہ علیحدہ بیان ہوئی ہو اور یہ شرط کیجائے کہ مشتری انمین سے جو شے چاہے لیلے یا بائع جو شے چاہے دیوے -

خیار رویت - کے یہ معنی ہین کہ اگر کوئی شی بغیر دیکھے ہوئے خرید کرے تو اوسے اختیار ہے کہ جب چاہے فسخ کردے یا قبول کرے

خیار عیب - اسکو کہتے ہین کہ ایک شے خریدے اور اوسمین ایک عیب قدیم نکلے تو مشتری کو اختیار ہے کہ واپس کردے یا اوس قیمت سے نہ لے -

خنثیٰ مشکل - وہ ہے جو مرد عورت دونون کی علامت رکھتا ہو اور کسی کو غلبہ نہو -

باب الدال

دخول - مرد کا ذکر عورت کے اندام نہانی مین کل داخل ہو یا کچھ -

دستاویز - جس سے اپنا حق ثابت کر سکے

دعویٰ - کوئی شخص اپنا حق دوسرے سے حاکم کے روبرو طلب کرے -

ودیعت مستہلکہ - جو امانت ہلاک ہوگئی ہو

درہم - چار دہ قیراط ہفتاد و ہفت دہ و نیم رتی یعنی دو ماشہ و یک و نیم رتی -

دینار - بالکسر سہ و نیم ماشہ طلا کو کہتے ہین

دانق - معرب دانگ چہار سرخ و سدس سرخ

دار الاسلام - وہ ہے جہان حکم امام المسلمین کا جاری ہو -

دار الحرب - وہ ملک ہے جو ولایت کفار مین ہو اور اوسمین حکم اسلام جاری نہو اور کفار احکام شرع جاری کرنیکو مانع ہون بلکہ احکام کفر کو علی سبیل الاشتہار جاری کرین اور کوئی شخص اہل اسلام سے بلا اجازت و امان کفار اوس جگہ اقامت نہ کر سکے زیادات امام محمد -

دار - جسمین بیوت و منازل و صحن غیر مسقف ہے -

دیت - اصطلاح شرع مین اوس مال کا نام ہے جو جان کا بدلہ ہے اور صاحب عنایہ کہتے ہین کہ آدمی کے عوض کا نام دیت ہے اور مال کے عوض کا نام قیمت ہے -

دیت شبہ عمد - کی شتر اونٹنیان ہین چار قسم کی
[illegible] ایک سال اور پچیس ۲۵ دو سال کی
اور پچیس [illegible] تین سال کی اور پچیس ۲۵
چار سال کی [illegible] ہے -
[illegible] پانچ
[illegible]
[illegible]
[illegible]
دیت قتل خطا [illegible]
[illegible]
[illegible]
کہ اگر کوئی [illegible] خطا سے جنایت کرے [illegible]
کسی کو قتل کر ڈالے تو اوسکا مالک اگر چاہے
بدلے جنایت قتل کے مالک کو دیدے
تو جنایت کا بدلی ہو گیا وارث مقتول مالک
ہو جائیگا اور اگر مالک چاہے فی الحال قدریہ
اوسکے دیت دے -

باب الذال

ذبائح - جمع ہے ذبیحہ کی ذبیحہ اوس
حیوان کا نام ہے جو ذبح کیا جائے -

جیسے ذبح بالکسر حیوان مذبوح کا نام ہے
ذی رحم - جس سے پیٹ کا ناتا ملا ہو -

باب الراء

رکعت - نماز کی ایک جز کو کہتے ہین -
رقیت - غلامی کرنا -
رضاع - بفتح و کسر لغت مین چوسنا ہے
چہاتی کا اور شرع مین چوسنا ہو بچی چہاتی کا
اگر چہ عورت کنواری ہو یا مردہ یا بڈھی ہو
رحم - بچہ دان جس سے اولاد ہوتی ہو
رب المال - مالک مال کو کہتے ہین -
راس المال - سرمایہ تجارت
رب السلم - صاحب دراہم کو کہتی ہین
ربح اور [illegible] نفع کو کہتے ہین جو تجارت سے حاصل
ہوتا ہے -
رہن - کسی کے مال کو اپنے حق کے عوض مین
اپنے پاس رکھ لینا کہ اوس مال سے اپنا حق حاصل
کر سکے اور اوس مال کو مرہون و رہن کہتی ہین
راہن - وہ شخص ہے کہ جسنے رہن دیا -

باب الزاء

زکوۃ ـ لغت مین پاک ہونے اور بڑھنے کو کہتے ہین اور شرعاً مالک کرنا ہے فقیر کو اوس حصہ مالی کا جسکو شارع نے معین کیا ہو اور وہی چالیسوان حصہ ادس نقد کا ہے جسپر سال گذرا ہو ـ

زنا ـ وطی کرنا فرج مین بغیر شبہہ اور ملک کے

باب السین

سرقہ ـ لغت مین دوسرے کی چیز لے لینا اور مسروق کو جو سرقہ کہتے ہین باعتبار ربوا کہتے ہین اور شرع مین باعتبار حرام ہونے کے سرقہ اوس طرح کے لینے سے عبارت ہے یعنے دوسرے کی چیز کو مخفی طور پر لینا خواہ وہ چیز بقدر نصاب ہو یا نہو اور باعتبار ہاتھ کاٹنے کے شرع مین سرقہ عبارت ہے مکلف کے لینے سے اگرچہ مکلف عورت ہو یا غلام یا کافر یا مجنون لیکن مجنون نے اپنی ہوش کی حالت مین چوری کی ہو تو وہ بھی مکلف مین داخل ہے ـ

سریہ ـ چھوٹا لشکر جسکے ساتھ خود سلطان یا خلیفہ اسلام نہ جاوے ـ

سیر ـ لغت عرب مین معاملات طبعیہ کو کہتے ہین اور اصطلاح شرع مین یہ ہے کہ جو غزوات جو برتے جاوین وقت ہدایت اور رہنمائی کے ـ

سلف ـ امام اعظم سے لیکر امام محمد تک ہین ـ

باب الشین

شرکت ـ بکسر اول و سکون ثانی بقول معروف لغت مین عبارت ہے خلط سے یعنے دو حصون کو اسطرح ملانا کہ جدائی باقی نرہے اور شرع مین دو قسمین ہین شرکت ملک اور شرکت عقد شرکت ملک دو شخصون کا شریک ہونا ایک مال کے مالک ہونے مین شرکت عقد شریک ہونا ہے ایجاب و قبول مین اور یہ چار طرح ہو سکتی ہے اول شرکت معاوضہ اوسکو کہتے ہین کہ مال اور تصرف اور دین مین دونون شریک برابر ہون دوسری شرکت عنان یہ ہے کہ کل تجارت مین شرکت ہو یا بعض مین اسمین برابری کا لحاظ وجوہ مذکورہ سے شرط نہین ہے تیسری شرکت صنائع یہ ہے کہ صنعت اور حرفت مین شرکت ہو

اور باقی امور میں شرکت شرط نہیں ہے
شرکت وجوہ یہ ہے کہ نقد مال میں صرف
وہ ملکی وجاہت ہی بالغ نے نفع دیا دیکو
اپنا شریک کر لیا ہو ۔
شفعہ ۔ لغت میں یعنی ضم ہے یعنے ملانا اور
شرع میں شفعہ عبارت ہے کہ جس قیمت پر
مشتری نے خرید کیا ہے اوسی قیمت پر لینا ۔
شفیع ۔ وہ شخص ہے جسکو حق شفعہ ہو ۔
شرب ۔ بکسر ایک حصہ پانی ہے
اور شرع میں مزارع اپنا پانون کے نفع
[illegible] اپنے میرابی کی غرض سے
شیخین ۔ فقہاء حنفیہ میں ابو حنیفہ اور
ابو یوسف مراد ہیں ۔

باب الصاد

صوم ۔ لغت میں کسی چیز سے باز رہنا ہے
مطلق اور مذہب میں ہو کہ وہ باز رہنا ہے
انسان کا کھانے سے اور شرع میں باز رہنا
افطار کرنے والی چیزون سے باز رہنا حقیقتاً
ہو یا حکماً ۔ امساک ہو وقت مخصوص سے کہ
وہ روز شرعی سے یعنی طلوع صبح سے
غروب آفتاب تک ۔
صاحبین ۔ سے مراد امام ابو یوسف
اور امام محمد رح ہیں
صغیر ۔ لڑکا
صغیرہ ۔ لڑکی ۔
صدقہ ۔ وہ مال ہے جو ہبہ کیا جاوے
ثواب حاصل کرنے کے لیے ۔
صلح ۔ شرع میں عبارت ہے اوس عقد سے
جو دفع اور رفع خصومت کے واسطے یعنی
جھگڑے کو مٹا دے ۔
صید ۔ وہ حیوان ممتنع متوحش ہے کہ جسکا
پکڑنا ممکن نہیں مگر بحیلہ ۔

باب الضاد

ضیعت ۔ وہ ہے جس پر کسی نے عمل نہ کیا ہو
ضمان درک ۔ یہ ہے کہ مشتری غلام
مول لے پھر احتمال ہو کہ غلام شاید دوسرے کی ملک ہو
جو استحقاق ثابت کر کے مجھسے لے لے تو میرا ثمن
ڈوب جائے پس یہ بائع سے ضمانت طلب کرے
کہ اگر ایسی صورت ہو تو وہ کسی شخص کو ضامن
ہووے کہ میرے ثمن کا تلف ہونے ذمہ دار رہے یعنی شخص

ضامن ہو وہ درک کا ضامن ہوگا اور
جو بیعنامہ لکھا جائے اسمین مبیع کا عقد اور مبیع کا
حلیہ اور ثمن کے نوع وصفت وزن لکھے
اور پورے ہونے کے بعد لکھے کہ فلان شخص
بن فلان جو فلان قوم کا ہے وہ مشتری کے
واسطے ضامن ہوا کہ ہر طرح کا درک جو مشتری کو بیع کے
اسمین پیش آوے وہ مجھپر خلاص اوسکا
واجب ہی —

باب الطاء

طہارات — جمع ہے طہارت کی اور شرع مین
طہارت کے معنے یہ ہین کہ پاک ہونا ہے کیا
حکمی یا حقیقی —
طلاق — لغت عرب مین بمعنی رفع قید کے
یعنے بند کھولنا لیکن فقہا نے عورت کے
رفع قید نکاح مین طلاق بولنا قرار دیا ہے
اور بجز عورت کے رفع قید مین اطلاق مستعمل
ہوتا ہے اور طلاق شرع مین رفع قید نکاح کو
کہتے ہین لفظ مخصوص سے جو رفع قید فی الحال کرے
جیسے طلاق بائن سے خواہ آخر کار رفع قید ہو
جیسے طلاق رجعی سے بعد گذرنے عدت کے
در مختار —
طالق — طلاق دینے والا —
طلاق رجعیہ — ایام عدت مین
اگر زوج بسبب رجعت کرے تو نکاح باقی رہیگا
اور اگر نہ کرے تو زوجہ مطلقہ ہو جائیگی —
طہر — پاک ہونا عورت کا حیض سے —
طرفین — سے مراد ابو حنیفہ و محمد ہین —
طلب مواثبہ — یہ ہے کہ شفیع جس جائے
بیع کی خبر سنے فوراً ایسا کلام کرے جو
طلب شفعہ پر دلالت کرے مثلاً کہے کہ مین
مبیع کا شفیع ہون اور شفعہ طلب کرتا ہون

باب الظاء

ظاہر الروایت — سے امام محمد کی چھہ کتابین
مراد ہین مبسوط — زیادات — جامع صغیر
جامع کبیر — سیر صغیر — سیر کبیر —
ظاہر المذہب — سے مراد متون ہین اور
متون سے مراد وہ کتابین ہین جو نقل مذہب کے
مستلزم ہین جیسا یہ قدوری — کنز

باب العین

عدت - بکسر شرع مین اوس توقف
اور انتظار کو کہتے ہین جو عورت یا مرد کو لازم
آتا ہی وقت پائے جانے بہت انتظار کی
اور مرد کے اسباب انتظار سی د مواضع [illegible]
جو مانع ہین وطی کے ہرچند انتظار مرد پہ
اطلاق عدت کا شرعا جائز ہی لیکن اصطلاح
فقہا مین عدت مخصوص ہی عورت سے کے
انتظار کو نہ مرد کے گذرنے فتح القدیر
عقود جمع عقد کی اور عقد کے معنی بیان ہو چکے ہین
عصر [illegible] یہ لفظ لغت مین سوائے [illegible]
وارث [illegible] کی باقی ہر طرح کے اسباب [illegible]
مال کو کہتے ہین -
عموم - سب کو گھیر لینا -
عقار - لغت مین زمین و درخت ومتاع
کو بولتے ہین اور شرع مین زمین جس پر
عمارت ہو یا نہو -
عتق - اصطلاح شرع مین عبارت ہی
اسقاط حق ملکیت سے یعنی مولے اپنے
حق کو مملوک سے اپنے وجہ سے ساقط کرے
کہ اوسکا مملوک اوس اسقاط کے نسبت احرار
و داخل ہوسکیگا یعنے غلام آزاد ہو جائے -

عتیق - آزاد شدہ -
عطن - وہ کنوان ہی جس سے ہاتھون سے کھینچکر
پانی لیتے ہین -
عادل - وہ شخص ہی جو مجتنب ہو گیا ہے
اوس سے جو صغائر پر اور اکثر ہو صلاح اوسکے
ثواب وسلا فسادا و خطلے صدق اوسکے
استعمال مین ہو اور کذب سے مجتنب ہو نظام
دیانت اور مروت -
عیب - اوسے کہتے ہین جس سے ثمن مبیع کا
کم ہو جائے تجارون کے نزدیک -
عیب قدیم - اوسے کہتے ہین جو موجود
ہو مبیع مین بائع کے پاس -
عاریت - شرع مین عبارت ہو منافع کی
مالک کر دینے سے دوسرے شخص کو مفت
لینے بلا عوض -
عادل - وہ شخص ہی جسکو راہن اور
مرتہن امانت دار رہن اوسکے پاس رکھ دین
علویہ - اولاد حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی
مراد ہے لیکن بطن حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کی
سے نہو
عامۂ مشایخ - سو مراد اکثر مشایخ ہوتے ہین -

قتل عمد - یہ ہی کہ جسمین بالقصد ضرب سلاح سے
ہو یا جاری مجرائی سلاح سے تفریق
اجزا مین -
قتل شبہ عمد - وہ ہی جسمین جانکر ضرب ہو
اوس چیز سے جو سلاح نہین اور نہ قائمقام
سلاح کے خواہ اوس سے غالبا ہلاک ہو -
قتل خطاء - اسکی دو قسمین مین - یا خطا اوس
چوک پر ہی جو فاعل کے گمان مین ہیا یہ
فاعل نے تیر مارا ایک شخص کو شکار سمجھکر اور
وہ مسلمان نکلے یا خطا [illegible]
چنانچہ تیر مارا نشانہ یا شکار کو اور وہ آدمی کو
لگے یا نشانہ کی حد سے [illegible]
قتل قائمقام خطا یعنی خطا نہین لیکن بمنزلہ
خطا کے ہے جیسے سونے والا منقلب ہو جائے
کسی مرد پر اور وہ مر جائے -
قتل سبب یہ ہے کہ کوئی شخص کنوان کھودے
یا پتھر رکھے دوسرے کی ملک مین اور دوسرا
شخص اسمین گرکے یا ٹھوکر کھا کے مر جائے -
قود - قصاص - اور قصاص کے اصطلاح شرع
یہ معنی ہین کہ فاعل کے ساتھ وہ فعل کیا جائے
جو اوسنے مقتول کے ساتھ کیا خواہ وہ
فعل قتل ہو - یا قطع عضو - یا ضرب - یا
جراحت -
قوی - جسپر شارع نے عمل کیا ہو -

باب الکاف

کفالت شرع مین عبارت ہی ملانے ذمہ
کفیل سے ذمہ اصیل کیجانب مطلقا خواہ مطالبہ
دین یا عین کا ہو -
کفیل اوسکو کہتے ہین جسپر کفالت سے
مطالبہ لازم ہوا ہو -
کراہیت - بفتح اول وکسرہا و تخفیف یائے تحتانی کے
ناپسند ہی اور مراد ہین کراہیت درست
کیسے ہی معنی ہین مگر ثبوت کراہیت مین
غرض قطعی نہین ہوتی ہے -

باب اللام

لقیط - شرع مین انسان کے اوس بچہ کا
نام ہی جسکو لوگون نے پھینک دیا محتاجی کے
خوف سے یا تہمت زنا سے بچنے کے لئے -
لقطہ - بضم لام و بفتح قاف اور بسکون قاف
بھی جائز ہے اور اصطلاح شرع مین نقطہ وال [illegible]

کیا جائے -

مدعی علیہ - وہ ہے کہ خصومت ترک کرے تو نہ چھوڑا جائے اور قاضی اوسپر جبر کرے

مدعی - وہ شی ہے جسکا مدعی دعوی کرے اور اسکو مدعی بہ بھی کہتے ہین -

مجہول النسب جس شخص کا نسب کسی شخص سے معروف نہو -

مقر - اقرار کنندہ -

مقر لہ - جسکے لیے اقرار کیا گیا ہو -

مقر بہ - جس حق کا اقرار کیا گیا -

مصالح عنہ - وہ ہے جس سے صلح ہوئی ہو -

مصالح علیہ اسکو کہتے ہین جسپر صلح ہوئی ہو

مضاربت شرع مین شرکت فی النفع کا عقد ہے جو عقد کہ منعقد ہو مال اور عمل سے مال رب المال کیطرف سے اور عمل مضارب کیطرف سے -

مضارب - اوسکو کہتے ہین جسے مال اپنا حوالہ کرکے کہے کہ تو اس سے تجارت کر اور اوسمین جو نفع ہوگا اسمین ہمارا ہی شراکت ہے اور وے قبول کرے

مضاربت مطلق جسمین زمانہ اور مکان اور قسم تجارت اور بایع و مشتری معین نہو اور جو مقید ہو کہ اتنے دن تک یا اسی بلدہ مین یا یہ کہ قسم خاص تجارت یا فلان سے معاملہ کرنے رہنا پر مضاربت مقید ہے -

مودع - اسکو کہتے ہین جو امانت رکھے -

مودع اسکو کہتے ہین جو امانت رکھنے کو قبول کرے اور اوسے مستودع اور امین بھی کہتے ہین -

مستعیر - عاریت لینے والا -

مستعار - وہ شی ہے جو عاریت دیجائے -

مستاجر - وہ شخص ہے جو کوئی شی کرایہ پر لے -

مستاجر فیہ - جو شی کسی کو اسلئے دین کہ اوسمین اپنا کام کرین مثلا کپڑا درزی کو سینے کو دیا جائے

ماجور - اوسکو کہتے ہین جو شی کرایہ پر دیجائے -

مشکل - بضم میم دشوار ضد آسان -

منہدم - بضم میم و کسر دال ویران ہونیوالی - گرنی والی -

مغصوبہ - جس چیز پر سے قبضہ صحیح اٹھا کر قبضہ ناجائز کر لیا جائے -

موہوب - جو شی کہ ہبہ کیگئی ہو -

موہوب لہ - جسے ہبہ کیا جائے -

مغصوب منہ - جسکا مال غصب کیا گیا ہو -

مشفوع - وہ عقار ہے جس سے حق شفعہ متعلق ہو

مسکین ۔ وہ ہو کہ جسکے پاس کچھ نہو

مرافق بعض نے کہا کہ حقوق ہین بظاہر الروایت

مگر اور امام یوسف سے ایک روایت ہین مرافق وغیرہ کو بھی شامل ہے

مزارعہ ۔ جس زمین پر زراعت کیجائے ۔

مزارع ۔ زراعت کرنیوالا ۔

محمول ۔ جسکے واسطے حمل کیا جائے ۔

مقرض ۔ قرض دینیوالا یعنی دائن ۔

ملاصق ۔ چسپیدہ شدہ ۔

مشاکک ۔ فاعل از باب تفعیل شک کرنیوالا

ماخذ منہ ۔ جس سے اخذ کیا جائے ۔

مخاصم ۔ جس شخص کے ساتھ لڑائی کیجائے

متخاصم فیہ ۔ جس شی مین لڑائی کیجائے ۔

مستقرض ۔ طلب قرض کرنیوالا قرضدار

متمول ۔ مالدار ۔

ملک ۔ اصطلاح فقہ مین اتصال شرعی ہی
درمیان انسان اور شی کے اور اسی سے اوسمین مطلق
تصرف کا اختیار ہوتا ہی اور دوسرے کے تصرف سے
مانع ہوتا اور یہ شی مملوک کہلاتی ہی ۔

ملک مطلق ۔ خالی ہونا بیان کا سبب معین

مزارعت ۔ شرع مین عبارت ہی اوس
عقد سے جو زراعت پر منعقد ہو بہ تعداد بعض
خارج یعنی تہائی یا چوتہائی اناج پیدا ہوئے
زراعت پر ۔

محلوف ۔ جسکو قسم دلائی ہے ۔

مستحلف ۔ قسم لینے والا ۔

مساقات ۔ باعتبار لغت و شرح کے
عبارت ہی معاہدہ دفع شی سے یعنی درختان
انگور کے پہل دینا اوس شخص کو جو درخت کے
اصلاح کرے

مرہون ۔ جو شی رہن رکھی جائے

مرتہن ۔ وہ شخص ہی کہ جسنے رہن لیا ۔

معطی ۔ عطا کنندہ

مسترد ۔ جو شی پھیر دیا گے ۔

ماکول ۔ اشیاء خوردنی ۔

معطی لہ ۔ جسے عطا کیا جائے ۔

مساکین ۔ جمع مسکین ۔ جو نان شبینہ کا محتاج

میت ۔ بفتح میم ۔ مردہ ۔

معنی حقیقی ۔ یہ ہے کہ لفظ معنی موضوع لہ
مین استعمال کئے جائے ۔

معنی اضافی ۔ یہ کہ لفظ غیر معنی موضوع لہ
مین استعمال کیجائے ۔

موصی ۔ وصیت کنندہ ۔

موصی - جسکے لئے وصیت کیجائے -
مجنی - جسپر جنایت واقع ہو -
متاع - مال و اسباب -
مواریث - جمع میراث - ترکہ -
مداینات - جمع ہے مداینۃ کی اُسکے معنی ہین
کہ ادھار پر خرید و فروخت کرنا - قرض مانگنا
قرض دینا اور اصطلاح شرع مین عام معاملات کو
کہتے ہین مثل بیع و رہن وکفالت وحوالہ وغیرہ
مشائخ - سے وہ فقہا مراد ہین جنہون نے
امام رحمۃ اللہ کو نہین پایا -
متقدمین - سے مراد وہ فقہا ہین جنہون نے
امام یا صاحبین مین سے کسیکو پایا -
متاخرین - سے مراد ہے کہ جنہون نے ائمہ ثلثہ مین
کسیکو نہین پایا -
مبارأۃ - دونون مین سے ہر ایک دوسرے کو
بری کرے یعنی دو آدمیون مین معاملہ تھا ہر ایک نے
دوسرے سے اپنے حقوق کا سمجھوتا کر لیا ہر ایک نے
دوسرے کو کہدیا کہ تو میرے تمام حقوق سے
جو کچھ اسوقت بھول چوک کی ہون بری ہے
یا جان بوجھ کر بری کر دیا -
منزل - لغت مین موضع نزول اور
اصطلاح مین دار سے کم اور بیت سے زیادہ
اور کم سے کم دو بیت ہون اور ہدایہ مین
لکھا ہے کہ منزل تین بیوت وصحن و چھت و
یا دوسری منازل ہو جسمین آدمی وعیال رہے -

باب النون

نکاح - فقہا کے نزدیک ایک عقد مخصوص کا نام ہے
نفقہ - لغت عرب مین اسکو کہتے ہین جسے
آدمی اپنے عیال وغیرہ پر خرچ کرے اور شرع مین
یہ تعریف ہے کہ طعام و لباس و سکونت دینا
واجب ہو -
نفقۂ سفر - جس قدر سفر کے واسطے درکار ہے
کسی مدت سفر کیلئے ہو -
ناشزہ - اس عورت کو کہتے ہین جو شوہر کے
گھر سے ناحق بلا عذر شرعی نکل گئی ہو - اور
اصطلاح فقہ مین عبارت ہے کہ زوجہ شوہر کے
مکان سے ناحق چلی جائے اور وطی نکرنے دے
نہی - باز رکھنا -
نطفہ - منی مرد کی زوجہ کے رحم مین قرار پکڑے
ناضح - وہ کنوان ہے جس سے بیل واونٹ وغیرہ
سے پانی بھرتے ہین -

نہوش - تیز دوڑنے -

نسب - محرکہ نژاد یا قرابت آبائی جمع انساب اصطلاح شرع مین تعریف یہ ہے کہ مولی اپنی لونڈی فروخت کرڈالے پھر بعد مشتری کے یہان لڑکا پیدا ہووے اُس لڑکے کی ولدیت اپنی جانب منسوب کرے

باب الواو

وضو - پاکی مخصوصہ -

وطی - جماع کرنا -

وثاق - بالفتح عقد مستحکم اُٹھانا -

ولا - بکسر اول محبت اور تقرب -

ولا شرعی - عبارت ہو اُس قرابت سے جو قرابت نسبی کے بعد ہو جس قرابت سے ہوئی غلام آزاد کا وارث ہوتا ہو اور اوسکے نکاح کرنے اور اُسپر نماز پڑھنے کی ولایت حاصل ہوتی تھی -

وکالت - بالفتح و بکسر واو لغت مین اسم ہو توکیل سے اور توکیل یہ کہ اپنا کام وکیل کو سپرد کرے بوجہ اعتماد اپنے اسکے یا عاجزی کی وجہ سے

ولی - وہ شخص ہو جسکا بحکم شرع تصرفات کرنا

وکیل - وہ شخص جو قائم با مر مفوض الیہ ہو

ودیعت - وہ چیز ہو جو امین کے پاس چھوڑے جائے فقط حفاظت کے لئے -

وصایا - جمع ہو وصیت کی وصیت شرع مین عبارت ہو تملیک بعد الموت سے -

باب الہا

ہبہ - لغت عبارت ہو دوسرے پر فضیلت حاصل کرنا اگرچہ تفضیل بغیر مال کے ہو اور شرع مین یہ عبارت ہو عین کی مالک کر دینے سے مفت یعنی بدون عوض نہ یہ کہ عدم عوض شرط ہی ہو مین

ہدیہ - وہ مال ہو جو کسی شخص کو دیا جاوے یا بھیجا جاوے اُسکے پاس بسبب اُسکی بزرگی کے -

ہمارے نزدیک ہمارے اصحاب کے نزدیک - ہمارا مذہب ہے ہمارے اصحاب کا یہی قول ہو یہ سب الفاظ مقارب ہین اور مراد اس سے ائمہ حنفیہ و مشرب حنفیہ کا متفق ہونا اور اشارہ دیگر ائمہ مثل مالک رحمۃ اللہ وغیرہ کا مخالف ہونا -

تمام شد